بسم اللہ الرحمن الرحیم

إِنَّ اللّٰهَ وَمَلٰٓئِكَتَهٗ يُصَلُّوْنَ عَلَى النَّبِيِّ ۭ يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا صَلُّوْا عَلَيْهِ وَسَلِّمُوْا تَسْلِيْمًا

صراط القریب اِلیٰ الحبیب



مصنف

محمد یار شاہ نقشبندی

بسم اللہ الرحمن الرحیم

صراط القریب
اِلی الحبیب

مصنف

محمد یار شاہ نقشبندی

نام کتاب : صراط القریب اِلی الحبیب

مصنف : محمد یار شاہ نقشبندی

کمپوزنگ : الحسین کمپوزنگ سنٹر، اُردو بازار لاہور

تاریخ اشاعت : جولائی 2012

تعداد : 1100

ہدیہ : 200 روپے

عرض

بندہ ناچیز پر تقصیر اس کتاب کو قبولیت کے لئے قطب الاقطاب غوث الاغیاث سیدی مرشدی حضرت سیّد محمد اسمٰعیل شاہ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کرمانوالا شریف اور قطب الاقطاب غوث الاغیاث شیر ربانی حضور میاں شیر محمد رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ شرقپور شریف کے وسیلہ سے اللہ تبارک و تعالیٰ اور اس کے محبوب پیغمبر حضور نبی کریم رؤف الرحیم رحمۃ اللعلمین صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کی بارگاہ میں پیش کرتا ہے حقیقت یہ ہے کہ یہ محض سیدی مرشدی حضرت صاحب رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کا فیض ہے ورنہ بندہ ناچیز کم علم و کم کوش کو ایسی توفیق کہاں اس سے پہلے فقہی مسائل کا مجموعہ کتاب عطائے حبیب جو دو جلدوں پر مشتمل ہے کو رحیم و کریم مہربان و قادر مطلق نے اپنے فضل و کرم سے سیّدی مرشدی کے وسیلہ سے رحمۃ اللعلمین صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کے صدقہ بہت زیادہ قبولیت سے نوازا اس کے فضل و کرم سے اب بھی امید ہے کہ اپنے پیاروں کے صدقے اس کتاب کو اس سے بھی بہت زیادہ قبولیت عطا فرمائے گا اور بندہ کی دنیا و آخرت کی بھلائی کا اسے سبب بنائے گا۔ آمین اللھم آمین

خادم العلماء والمشائخ بالخصوص قطب زماں
میر طیب شاہ بخاری مدظلہ العالی سجادہ نشین
آستانہ عالیہ حضرت کرمانوالہ شریف

محمد یار شاہ نقشبندی

بِسۡمِ اللّٰهِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِيۡمِ ○

انتساب

بحضور سید الانبیاء والمرسلین
شفیع المذنبین رحمۃ اللعلمین امام
الاولین والآخرین حبیب رب
العلمین صلّی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ
وسلم

بفیضان کرم

قطب الاقطاب غوث الاغیاث شیر ربانی حضرت میاں شیر محمد رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ

و

قطب الاقطاب غوث الاغیاث سیّدی مرشدی حضرت سیّد محمد اسماعیل شاہ
رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ

کرمانوالا شریف

فہرست

11175

بِسۡمِ اللّٰهِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ ○

اِنَّ اللّٰهَ وَمَلٰٓئِكَتَهٗ يُصَلُّوْنَ عَلَى النَّبِیِّ يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا صَلُّوْا عَلَيْهِ وَسَلِّمُوْا تَسْلِيْمًا ○

(سورۃ احزاب پ ۲۲)

بے شک اللہ تبارک وتعالیٰ اور اس کے فرشتے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم پر صلوٰۃ بھیجتے ہیں اے ایمان والو تم بھی آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم پر درود بھیجا کرو اور خوب سلام بھیجا کرو۔

(صَلَّى اللّٰهُ عَلٰى حَبِيْبِهٖ مُحَمَّدٍ وَّآلِهٖ وَسَلَّمَ)

حمد باری تعالیٰ

اول حمد ثنا الٰہی جو مالک ہر ہر دا
اس دا نام چتارن والا ہر میدان نہ ہردا
جو جو رزق کسے دا کیتوس لکھیا کدی نہ ٹالے
لکھ کروڑ تکے بریایاں پھر بھی اونویں پالے
واہ واہ صاحب بخشنہارا تک تک ایڈ گناہاں
عزت رزق نہ کھسے سہا ڈِادیندا پھیر پناہاں
ہر عاجز پر رحمت کردا کرے قبول دعائیں
بن منگے لکھ دان دوائے محرم دل دا سائیں

مناجات بدرگاہ مجیب الدعوات

رحمت دا مینہ پا خدایا باغ سُکا کر ہریا
بوٹا آس امید میری دا کردے میوے بھریا
مٹھا میوہ بخش اجیہا قدرت دی گھت شیری
جو کھاوے روگ اس دا جاوے دور ہووے دلگیری
سدا بہار دئیں اس باغے کدے خزاں نہ آوے
ہوون فیض ہزاراں تائیں ہر بھکھا پھل کھاوے
بال چراغ عشق دا میرا کردے روشن سینہ
دل دے دیوے دی روشنائی جاوے وچ زمیناں

نعت شریف

واہ کیا جود و کرم ہے شہ بطحا تیرا
نہیں سنتا ہی نہیں مانگنے والا تیرا

دھارے چلتے ہیں عطا کے وہ ہے قطرہ تیرا
تارے کھلتے ہیں سخا کے وہ ہے ذرّہ تیرا

فرش والے تیری شوکت کا علو کیا جانیں
خسروا! عرش پہ اُڑتا ہے پھریرا تیرا

تیرے قدموں میں جو ہیں غیر کا منہ کیا دیکھیں
کون نظروں پہ چڑھے دیکھ کے تلوا تیرا

چور حاکم سے چھپا کرتے ہیں یاں اس کے خلاف
تیرے دامن میں چھپے چور انوکھا تیرا

تیرے ٹکڑوں پہ پلے غیر کی ٹھوکر پہ نہ ڈال
جھڑکیاں کھائیں کہاں چھوڑ کے صدقہ تیرا

ایک میں کیا میرے عصیاں کی حقیقت کتنی
مجھ سے سو لاکھ کو کافی ہے اشارہ تیرا

میری تقدیر بری ہو تو بھلی کر دے کہ ہے
محو و اثبات کے دفتر پہ کڑوڑا تیرا

وَرَفَعْنَا لَكَ ذِكْرَكَ کا ہے سایہ تجھ پر
بول بالا ہے تیرا ذکر ہے اونچا تیرا

مٹ گئے مٹتے ہیں مٹ جائیں گے اعدا تیرے
نہ مٹا ہے نہ مٹے گا کبھی چرچا تیرا

تو گھٹانے سے کسی کے نہ گھٹا ہے نہ گھٹے گا
جب بڑھائے تجھے اللہ تعالیٰ تیرا

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ ○

نَحۡمَدُہٗ وَنُصَلِّیۡ وَنُسَلِّمُ عَلٰی رَسُوۡلِہِ الۡکَرِیۡمِ وَعَلٰی آلِہِ الطَّیِّبِیۡنَ الطَّاھِرِیۡنَ وَاَصۡحَابِہِ الۡمُکَرَّمِیۡنَ وَعَلٰی اُمَّتِہٖ اَجۡمَعِیۡنَ اَمَّا بَعۡدُ

مالک کائنات رب العالمین رحمن ورحیم کی طرف سے پارہ بائیس سورۃ احزاب میں ایمان والوں کو محبوب پیغمبر صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ وسلم پر صلوٰۃ وسلام بھیجنے کا حکم فرمایا گیا ہے اور یہ حکم جس انداز میں ہے اس سے پیارے آقا حضور نبی کریم رؤف الرحیم رحمۃ للعٰلمین صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ وسلم کی عظمت شان کا اظہار بھی ہوتا ہے اور صلوٰۃ وسلام کا مقام ومرتبہ بھی ظاہر ہوتا ہے۔

آیت درود شریف سے شان محبوب صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ وسلم :

اللہ تبارک وتعالیٰ نے مومنوں کو صلوٰۃ وسلام پڑھنے کا حکم فرمانے سے پہلے فرمایا اِنَّ اللّٰہَ وَمَلٰٓئِکَتَہٗ یُصَلُّوۡنَ عَلَی النَّبِیِّ یعنی بے شک اللہ تبارک وتعالیٰ اور اس کے فرشتے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ وسلم پر صلوٰۃ بھیجتے ہیں تفسیر روح البیان جلد نمبر ۷ صفحہ ۲۲۳ سورۃ احزاب میں اسی آیت کے تحت ہے ھٰذَا التَّشۡرِیۡفُ الَّذِیۡ شَرَّفَ اللّٰہُ بِہٖ نَبِیَّنَا عَلَیۡہِ السَّلَامُ اَتَمُّ مِنۡ تَشۡرِیۡفِ اٰدَمَ عَلَیۡہِ السَّلَامُ بِاَمۡرِ الۡمَلٰٓئِکَۃِ بِالسُّجُوۡدِ لَہٗ لِاَنَّہٗ لَا یَجُوۡزُ اَنۡ یَّکُوۡنَ اللّٰہُ تعالیٰ مَعَ الۡمَلٰٓئِکَۃِ فِیۡ ھٰذَا التَّشۡرِیۡفِ وَقَدۡ اَخۡبَرَ تَعَالٰی عَنۡ نَّفۡسِہٖ بِالصَّلٰوۃِ عَلَی النَّبِیِّ (صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی

عَلَيْهِ وَآلِهٖ وَسَلَّمَ) ثُمَّ عَنِ الْمَلَائِكَةِ: یعنی یہ شرف، عظمت شان جس سے اللہ تبارک وتعالیٰ نے ہمارے محبوب پیغمبر صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کو مشرف فرمایا ہے سیّدنا حضرت آدم علیہ السلام کی شان وعظمت سے کہیں بڑھ کر ہے کہ اللہ تبارک وتعالیٰ نے فرشتوں کو تو حکم فرمایا کہ آدم کو سجدہ کرو مگر خود سجدہ فرمانے میں شامل نہیں کیونکہ یہ اس کی شان کے لائق ہی نہیں کہ ایسے شرف میں فرشتوں کے ساتھ شامل ہو مگر جب اپنے محبوب صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم پر صلوٰۃ کا معاملہ ہوا تو مالک کائنات رب العالمین نے پہلے اپنی ذات کا ذکر فرمایا کہ میں اپنے نبی پر صلوٰۃ بھیجتا ہوں پھر فرشتوں کے صلوٰۃ بھیجنے کا ذکر فرمایا اسی طرح قرآن مجید میں انبیاء کرام علیہم السلام کے ذکر خیر ہیں ان کی عظمتوں کا ذکر ہے ان کی تعظیم وتکریم وتوصیف کا ذکر ہے لیکن کسی میں کہیں بھی یہ ذکر نہیں کہ میں بھی یہ کرتا ہوں صرف اور صرف یہ شان مصطفیٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم ہے کہ رب کریم نے فرمایا میں بھی اپنے نبی پر صلوٰۃ بھیجتا ہوں میرے فرشتے بھی بھیجتے ہیں اے ایمان والو تم بھی بھیجو۔ القول البدیع ص ۲۷ میں امام سھل بن محمد کا قول اسی طرح نقل ہے فرماتے ہے هٰذَا التَّشْرِيْفُ الَّذِيْ شَرَّفَ اللّٰهُ تَعَالٰى بِهٖ مُحَمَّدًا صَلَّى اللّٰهُ تَعَالٰى عَلَيْهِ وَآلِهٖ وَسَلَّمَ بِقَوْلِهٖ اِنَّ اللّٰهَ وَمَلٰٓئِكَتَهٗ يُصَلُّوْنَ عَلَى النَّبِيِّ الآية اَتَمُّ وَاَجْمَعُ مِنْ تَشْرِيْفِ آدَمَ عَلَيْهِ السَّلَامُ بِاَمْرِ الْمَلٰئِكَةِ لَهٗ بِالسُّجُوْدِ لِاَنَّهٗ لَا يَجُوْزُ اَنْ يَّكُوْنَ اللّٰهُ مَعَ الْمَلٰئِكَةِ فِيْ ذٰلِكَ التَّشْرِيْفِ وَقَدْ اَخْبَرَ اللّٰهُ سُبْحَانَهٗ عَنْ نَفْسِهٖ بِهِ الصَّلٰوةَ عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ تَعَالٰى عَلَيْهِ وَآلِهٖ وَسَلَّمَ ثُمَّ عَنِ الْمَلٰئِكَةِ فَتَشْرِيْفُ يَصْدِرُ عَنْهُ اَبْلَغُ مِنْ تَشْرِيْفٍ يَخْتَصُّ بِهِ الْمَلٰئِكَةُ مِنْ غَيْرِ اَنْ يَّكُوْنَ اللّٰهُ تعالٰى مَعَهُمْ فِيْ ذٰلِكَ: یعنی یہ شرف عظمت جس سے اللہ تبارک وتعالیٰ نے اپنے محبوب پیغمبر محمد صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کو مشرف فرمایا ہے حضرت آدم علیہ السلام کی اس عظمت سے

کہیں بڑھ کر ہے کہ اللہ تبارک وتعالیٰ نے فرشتوں کو حکم فرمایا کہ آدم کو سجدہ کرو مگر خود سجدہ کرنے میں شامل نہیں کیونکہ یہ اس کی شان کے لائق ہی نہیں کہ ایسے شرف (سجدہ کرنے) میں فرشتوں کے ساتھ شامل ہو جبکہ اللہ تبارک وتعالیٰ نے اپنے محبوب پیغمبر صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم پر صلوٰۃ بھیجنے کے ذکر میں سب سے پہلے اپنی ذات کا ذکر فرمایا پھر فرشتوں کے صلوٰۃ بھیجنے کا ذکر فرمایا تو جس شرف میں خود مالک کائنات شامل ہو وہ اس سے افضل ہے جو صرف ملائکہ کے ساتھ مخصوص ہو۔

القول البدیع ص ۲۹ میں ہے کہ اللہ تبارک وتعالیٰ نے عَلَى النَّبِيِّ فرمایا ہے علیٰ محمد صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نہیں فرمایا یعنی حضور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کو یہ فضیلت عظیم حاصل ہے کہ اللہ تبارک وتعالیٰ نے دیگر انبیاء کرام علیہم السلام کو نام لے کر ان کا ذکر فرمایا جیسے یآدم یا ابراھیم یا موسیٰ یا عیسیٰ یا نوح مگر اپنے محبوب پیغمبر صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کو نام سے نہیں بلکہ لقب سے جیسے يٰاَيُّهَا النَّبِيُّ يٰاَيُّهَا الرَّسُوْلُ يٰاَيُّهَا الْمُزَّمِّلُ اور جب اپنے خلیل کے ساتھ اپنے محبوب صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کا ذکر فرمایا تو اپنے خلیل کو نام کے ساتھ مگر اپنے حبیب کو لقب کے ساتھ جیسے قرآن مجید میں ہے اِنَّ اَوْلَى النَّاسِ بِاِبْرٰهِيْمَ لَلَّذِيْنَ اتَّبَعُوْهُ وَهٰذَا النَّبِيُّ

عظمت درود شریف: اللہ تبارک وتعالیٰ نے قرآن مجید میں عبادات کا حکم فرمایا جیسے نماز کا حکم روزے کا حکم زکوٰۃ وحج کا حکم مگر درود شریف کے بغیر کسی عبادت کو یہ شرف حاصل نہیں کہ رب کریم نے فرمایا ہو میں بھی کرتا ہوں اے ایمان والو تم بھی کرو یہ شرف صرف سید الانبیاء والمرسلین شفیع المذنبین رحمۃ اللعالمین صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کے لئے درود شریف پر ہے کہ مالک کائنات رب العالمین نے فرمایا میں بھی اپنے محبوب پیغمبر صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم پر صلوٰۃ بھیجتا ہوں میرے فرشتے بھی

بھیجتے ہیں اے ایمان والو تم بھی میرے نبی پر صلوٰۃ وسلام بھیجو روح البیان جلد ۷ ص ۲۲۴ میں ہے اَلصَّلٰوۃُ عَلٰی مُحَمَّدٍ اَفْضَلُ الْعِبَادَاتِ لِاَنَّ اللّٰہَ تَوَلَّاھَا ھُوَ وَمَلَائِکَتُہٗ ثُمَّ اَمَرَبِھَا الْمُؤْمِنِیْنَ وَسَائِرُ الْعِبَادَاتِ لَیْسَ کَذٰلِكَ یعنی اِنَّ اللّٰہَ تَعَالٰی اَمَرَ بِسَائِرِ الْعِبَادَاتِ وَلَمْ یَفْعَلْہُ بِنَفْسِہٖ حضور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ وسلم پر درود شریف تمام عبادات سے افضل ہے کہ پہلے اللہ تبارک وتعالیٰ اور اس کے فرشتے کے پڑھنے کا ذکر ہے پھر مومنین کو حکم فرمایا دیگر تمام عبادات ایسے نہیں ہیں یعنی اللہ تبارک وتعالیٰ نے دیگر عبادت کا حکم تو فرمایا مگر خود اس میں شامل نہیں۔

درود شریف سے متعلق چند امور

آیۃ مبارکہ میں درود شریف سے متعلق کئی امور قابل ذکر ہیں مثلاً (۱) اللہ تبارک وتعالیٰ کے صلوٰۃ کا مطلب کیا ہے (۲) ملائکہ کے صلاۃ کا مطلب کیا ہے (۳) مومنین کے صلوٰۃ کا مطلب کیا ہے (۴) مومنین کا صلوٰۃ بھیجنے سے مقصد کیا ہے (۵) اللہ تبارک وتعالیٰ کا اپنے محبوب پیغمبر صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ وسلم پر صلوٰۃ بھیجنے کا ذکر فرمانے میں حکمت (۶) ملائکہ کے صلوٰۃ بھیجنے کے ذکر کی حکمت (۷) ملائکہ کے صلوٰۃ بھیجنے کی وجہ (۸) اللہ تبارک وتعالیٰ اور اس کے فرشتے جب صلوٰۃ بھیجتے ہیں تو پھر ہمارے صلوٰۃ کی کیا حاجت رہ جاتی ہے۔ (۹) درود شریف کے ذکر کی خبر کو لفظ اِنَّ سے شروع فرمانے میں حکمت (۱۰) درود شریف بھیجنے کو صیغہ مضارع سے ذکر کرنے میں حکمت (۱۱) جملہ اسمیہ سے بیان فرمانے میں حکمت (۱۲) لفظ رسول اور عبدہٗ کی بجائے لفظ نبی سے بیان فرمانے میں حکمت (۱۳) اللہ تبارک وتعالیٰ نے ہمیں صلوٰۃ بھیجنے کا حکم دیا اور ہم اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ کہہ کر الٹا رب کریم سے عرض کرتے ہیں کہ اے اللہ تو بھیج اس کی کیا وجہ ہے۔ (۱۴) درود شریف کے فضائل کا اجمالی

ذکر(۱۵)درود شریف پڑھنے کے متعلق چند احادیث (۱۶)درود شریف نہ پڑھنے پر وعیدیں (۱۷) کون سا درود شریف پڑھنا چاہیے (۱۸) کون سے وقت درود شریف پڑھنا مستحب ہے (۱۹) درود شریف کس وقت نہیں پڑھنا چاہیے (۲۰) جائز وقت پر درود شریف پڑھنے والے کو بدعت کہنا کیسا ہے (۲۱) اذان یا اقامت سے پہلے درود شریف پڑھنا (۲۲) اذان سے پہلے درود شریف پڑھنا کب سے ہے (۲۳) کیا درود ابراہیمی ہی افضل درود ہے (۲۴) جو یہ کہتے ہیں کہ حضرت بلال اذان سے پہلے درود شریف نہیں پڑھتے تھے لہذا اب ہم بھی نہ پڑھیں کہ یہ بدعت ہوجائے گی کیا یہ اعتراض صحیح ہے (۲۵) کیا درود شریف کو بدعت ضلالہ وگمراہی سے ملانا بذات خود گمراہی نہیں۔

۱۔اللہ تبارک وتعالیٰ کے صلوٰۃ کا مطلب:

بخاری شریف جلد نمبر ۲ صفحہ ۷۰۷ کتاب التفسیر میں ہے قَالَ اَبُو الْعَالِیَۃُ صَلوٰۃُ اللهِ ثَنَاءُہٗ عَلَیْہِ عِنْدَ الْمَلٰئِکَۃِ وَصَلوٰۃُ الْمَلٰئِکَۃِ الدُّعَاءُ یعنی حضرت ابوالعالیہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا اللہ تبارک وتعالیٰ کا اپنے محبوب پیغمبر صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ وسلم پر درود بھیجنے کا مطلب ہے۔ اللہ تبارک وتعالیٰ کا فرشتوں کے سامنے اپنے محبوب پیغمبر صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ وسلم کی ثناء وتعریف فرمانا اور فرشتوں کا درود محبوب پیغمبر صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ وسلم کے لئے دعا ہے حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما فرماتے ہیں یُبَرِّکُوْنَ یعنی فرشتے برکت کی دعا کرتے ہیں حافظ ابن حجر رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ فرماتے ہیں کہ اللہ تبارک وتعالیٰ کی صلاۃ سے مراد اللہ تبارک وتعالیٰ کا اپنے محبوب پیغمبر صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ وسلم کی تعریف کرنا ہے اور فرشتوں کی صلوٰۃ کا مطلب اللہ تبارک وتعالیٰ سے طلب ہے اور طلب سے مراد زیادتی کی طلب ہے نہ کہ اصل کی طلب تفسیر روح المعانی جلد ۱۲ صفحہ ۷۶ میں ہے

هِیَ مِنۡہُ عَزَّوَجَلَّ ثَنَاءُہٗ عَلَیۡہِ عِنۡدَ الۡمَلٰئِکَۃِ وَتَعۡظِیۡمُہٗ یعنی اللہ تبارک وتعالیٰ کے درود کا مطلب فرشتوں کے پاس اپنے محبوب پیغمبر صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کی ثناء وتعریف اور عظمت بیان فرمانا ہے روح البیان جلد نمبر ۷ صفحہ نمبر ۲۲۰ میں ہے صَلٰوۃُ اللہِ عَلٰی غَیۡرِ النَّبِیِّ رَحۡمَۃٌ وَعَلَی النَّبِیِّ ثَنَاءٌ وَّمِدۡحَۃٌ قَوۡلًا وَتَوۡفِیۡقًا وَتَاۡیِیۡدٌ فِعۡلًا وَصَلَاۃُ الۡمَلٰئِکَۃِ عَلٰی غَیۡرِ النَّبِیِّ اِسۡتِغۡفَارٌ وَعَلَی النَّبِیِّ اِظۡہَارٌ لِلۡفَضِیۡلَۃِ وَالۡمَدۡحُ قَوۡلًا وَالنُّصۡرَۃُ وَالۡمُعَاوَنَۃُ فِعۡلًا وَصَلَاۃُ الۡمُؤۡمِنِیۡنَ عَلٰی غَیۡرِ النَّبِیِّ دُعَاءٌ وَّعَلَی النَّبِیِّ طَلَبُ الشَّفَاعَۃِ قَوۡلًا وَاِتِّبَاعُ السُّنَّۃِ فِعۡلًا یعنی غیر نبی پر اللہ تبارک وتعالیٰ کی صلاۃ کا مطلب ہے رحمت فرمانا اور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم پر صلاۃ کا مطلب قولاً ثناء وتعریف کرنا ہے اور فعلاً انہیں توفیق عطا فرمانا اور تائید سے نوازنا ہے اور غیر نبی پر فرشتوں کی صلاۃ کا مطلب ان کے لیے بخشش طلب کرنا ہے اور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم پر قولاً صلوٰۃ کا مطلب آپ کی فضیلت کا اظہار اور آپ کی مدح ونعت ہے اور فعلاً نصرت ومعاونت کرنا ہے اور غیر نبی پر مومنین کی صلاۃ قولاً کا مطلب دعا ہے اور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم پر صلاۃ کا مطلب شفاعت کا طلب کرنا ہے اور فعلاً سنت کا اتباع ہے تفسیر مظہری جلد ۷ صفحہ ۳۷۴ میں ہے صَلَوٰاتُ اللہِ عَلَیۡہِ ثَنَاءُہٗ عِنۡدَ الۡمَلٰئِکَۃِ وَصَلَاۃُ الۡمَلٰئِکَۃِ اَلدُّعَاءُ یعنی اللہ تبارک وتعالیٰ کی صلاۃ کا مطلب فرشتوں کے پاس اپنے محبوب پیغمبر صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کی ثناء وتعریف کرنا ہے اور فرشتوں کی صلاۃ کا مطلب دعا ہے۔

۲۔ ملائکہ کی صلاۃ کا مطلب:

جیسا کہ اوپر بخاری شریف اور کتب تفاسیر کے حوالہ جات سے ذکر ہوا کہ ملائکہ کی صلاۃ کا مطلب دعا ہے اور حضور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کی شان بیان

کرنا ہے اور آپ کی فضیلت کا اظہار اور تعریف بیان کرنا ہے القول البدیع ص ۱۱ پر بھی یہی مذکور ہے کہ مِنَ الْمَلٰئِکَۃِ اَلْاِسْتِغْفَارُ یعنی ملائکہ کی صلاۃ کا مطلب دعا ہے حضور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کی تعریف کرنا ہے اور آپ کی امت کے لئے استغفار یعنی بخشش طلب کرنا ہے۔

(صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی حَبِیْبِہٖ مُحَمَّدٍ وَّاٰلِہٖ وَسَلَّمْ)

۳۔ مومنین کی صلاۃ کا مطلب:

القول البدیع ص ۲۵ میں حافظ عزالدین بن عبدالسلام کے فرمان سے ہے لَیْسَتْ صَلٰوتُنَا عَلَی النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمْ شَفَاعَۃً مِّنَّا فَاِنَّ مِثْلَنَا لَا یَشْفَعُ لِمِثْلِہٖ الخ یعنی حضرت ابن عبدالسلام فرماتے ہیں کہ ہم حضور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم پر جو درود شریف بھیجتے ہیں وہ آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کے لئے سفارش نہیں کیونکہ ہم جیسے آپ کے لئے سفارش کر ہی کیا سکتے ہیں حضور نبی کریم رؤف الرحیم رحمۃ اللعلمین صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کے ہم پر جو احسانات وانعامات ہیں درود شریف پڑھنے کی صورت میں اللہ تبارک وتعالیٰ نے ہمیں ان احسانات وانعامات کا بدلہ دینے کا حکم فرمایا ہے ہم آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کے احسانات کا بدلہ دینے سے عاجز تھے اللہ تبارک وتعالیٰ نے ہمیں عاجز دیکھ کر اس کے مکافات کا طریقہ درود شریف پڑھنے کے طریقہ سے فرمایا۔

القول البدیع ص ۲۵ میں ہی ابومحمد المرجانی کا قول ہے کہ صَلَاتُكَ عَلَیْہِ فِی الْحَقِیْقَۃِ لَمَّا کَانَ نَفْعُھَا عَائِدًا عَلَیْكَ صَرَتْ فِی الْحَقِیْقَۃِ دَاعِیًا لِنَفْسِكَ یعنی درود شریف پڑھنے والے کو درود شریف پڑھنے سے جو فوائد حاصل ہوتے ہیں اسے دیکھ کر تو یہ ہے کہ حضور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم پر درود شریف بھیجنے والا درحقیقت اپنی ذات کے لئے ہی دعا کر رہا ہے اور اپنا فائدہ ہی کر رہا ہے۔

اور القول البدیع ص ۲۵ میں حضرت ابن عربی کا قول ہے فَائِدَةُ الصَّلٰوةِ عَلَيْهِ تَرْجِعُ اِلَى الَّذِىْ يُصَلِّيْ عَلَيْهِ الخ یعنی درود شریف کا فائدہ حضور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم پر درود شریف پڑھنے والے کو ہی لوٹ کر حاصل ہوجاتا ہے۔

القول البدیع ص ۲۵ میں ہے اَلصَّلٰوةُ عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ تَعَالٰى عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ مَحَبَّةً لَّهٗ وَاَدَاءً لِّحَقِّهٖ وَتَوْقِيْرًا لَّهٗ وَتَعْظِيْمًا وَالْمُوَاظَبَةُ عَلَيْهَا مِنْ بَابِ اَدَاءِ شُكْرِهٖ صَلَّى اللّٰهُ تَعَالٰى عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ وَشُكْرُهٗ وَاجِبٌ لِّمَا عَظَّمَ مِنْهُ مِنَ الْاِنْعَامِ فَاِنَّهٗ سَبَبُ نَجَاتِنَا الْجَحِيْمِ وَدُخُوْلِنَا فِيْ دَارِ النَّعِيْمِ وَاِدْرَاكِنَا الْفَوْزَ بِاَيْسَرَ الْاَسْبَابِ وَنَيْلِنَا السَّعَادَةَ مِنْ كُلِّ الْاَبْوَابِ وَوُصُوْلِنَا الْمَرَاتِبِ السَّنِيَّةِ وَالْمَنَاقِبِ الْعُلْيَةِ بِلَا حِجَابٍ الخ حضور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم پر درود شریف بھیجنا آپ سے محبت کا ذریعہ ہے اور آپ کے حقوق کی کچھ ادائیگی ہے اور آپ کی تعظیم وتکریم ہے اور درود شریف پر مواظبت آپ کے احسانات وانعامات کا شکر ادا کرنا ہے اور آپ کا شکر ادا کرنا واجب ہے کہ ہم پر آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کے عظیم انعامات واحسانات ہیں جہنم سے نجات کے لئے ہمارے سہارا آپ ہی ہیں اور جنت میں داخلے کے بھی ہمارے سہارا آپ ہی ہیں اور کامیابی کے لئے آسان اسباب کا سہارا بھی ہمارے لئے آپ ہی ہیں اور ہر جگہ سے اور ہر دروازہ سے ہمارے لئے سعادت کا باعث بھی آپ کی ذات گرامی ہی ہے اور ہمیں بلند مراتب اور بلند شانوں کے ملنے کا ذریعہ بھی آپ ہی ہیں اسی لئے اللہ تبارک وتعالیٰ نے فرمایا لَقَدْ مَنَّ اللّٰهُ عَلَى الْمُؤْمِنِيْنَ اِذْ بَعَثَ فِيْهِمْ رَسُوْلًا تفسیر کبیر جلد نمبر ۲۵ ص ۲۲۸ میں ہے اَلصَّلٰوةُ عَلَيْهِ لَيْسَ لِحَاجَتِهٖ اِلَيْهَا الخ یعنی ہم جو اپنے محبوب پیغمبر صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم پر درود شریف بھیجتے ہیں اللہ تبارک وتعالیٰ اور اس کے محبوب پیغمبر صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کی ہم پر

شفقت ہے کہ اس ذریعہ سے ہمیں بہت زیادہ ثواب حاصل ہو ورنہ حضور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم ہمارے درود کے محتاج نہیں ہیں۔

رب کریم نے ہمیں اپنے ذکر کے متعلق فرمایا کہ اللہ تبارک وتعالیٰ کا بہت زیادہ ذکر کرو تو یہ ذکر بھی ہماری ہی بہتری وفائدہ کے لئے ہے نہ کہ وہ ہمارے ذکر کا محتاج ہے ایسے ہی درود شریف بھی ہمارے فائدہ کے لئے ہے نہ کہ وہ ہمارے درود کے محتاج ہیں وہاں تو شان اقدس کا یہ عالم ہے کہ خود مالک کائنات رب العالمین فرماتا ہے وَرَفَعْنَا لَكَ ذِكْرَكَ اے محبوب ہم نے آپ کے ذکر کو بلند فرمادیا ہے رب کریم کے اس فرمان پر غور کریں کہ بلندی کا ذکر ہے۔ مگر بلندی کی حد بیان نہیں فرمائی کہ کہاں تک بلند فرمایا ہے اس لئے کہ حد کسی کے سمجھ میں آنے والی ہی نہیں اگر سمجھ آسکتی تو حد ضرور بیان فرمائی جاتی پیارے آقا صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کی شان اقدس کتنی بلند ہے یہ تمام مخلوق کی سمجھ سے بالاتر ہے وہاں تو ہر آنے والی گھڑی پہلے سے افضل واعلیٰ ہے رب کریم کا فرمان ہے وَلَلْاٰخِرَةُ خَيْرٌ لَّكَ مِنَ الْاُوْلٰى۔

(صَلَّى اللّٰهُ عَلٰى حَبِيْبِهٖ مُحَمَّدٍ وَّاٰلِهٖ وَسَلَّمَ)

درود شریف حاجتمند فقیر کی سدا ہے

درود شریف تو ایک لاچار بےبس حاجتمند فقیر سائل کی بارگاہ الٰہی میں صدا ہے یہ رحیم وکریم مہربان رب سے مانگنے کا ذریعہ ہے جیسے کوئی فقیر خیرات مانگنے والا کسی غنی کے دروازے پر جاکر خیرات مانگنے کے لئے صدا لگاتا ہے صاحبِ خانہ کو دعائیں دیتے ہوئے کہتا ہے اللہ تبارک وتعالیٰ تیرا گھر آباد رکھے تیرے بچے جیتے رہیں (زندہ رہیں) فقیر سائل کی یہ دعائیں سن کر صاحب خانہ سمجھ جاتے ہیں کہ ہمارے دروازے پر سائل ہے جو خیرات لینے کے لیے دعاؤں کی شکل میں صدا دے رہا ہے اسے خیرات دے دیتے ہیں حقیقت یہ ہے کہ فقیر کی دعاؤں سے اس کا

گھر آباد نہیں بلکہ وہ تو پہلے سے ہی آباد ہے کیونکہ فقیر تو دعا دے کر اس دروازے پر صدا لگاتا ہے جو آباد ہے بے آباد گھر پر تو فقیر آواز ہی نہیں دیتا سائل کی دعاؤں کا مقصد ہی یہ ہوتا ہے کہ مجھے کچھ دیا جائے ایسے ہی درود شریف پڑھنے والے کے درود شریف سے رب رحیم وکریم مالک ورازق اپنے محبوب صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کے صدقہ درود شریف پڑھنے والے کا دامن رحمتوں بخششوں سے پر فرما دیتا ہے اور درجہ بلند فرما دیتا ہے اور دنیاوی معاملات ومشکلات بھی حل ہو جاتے ہیں خیر وبرکت نصیب ہوتی ہے۔

(صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی حَبِیْبِہٖ مُحَمَّدٍ وَّآلِہٖ وَسَلَّمْ)

۴۔ مومنین کے صلوٰۃ کا مقصد اور حکمت:

القول البدیع ص ۲۵ میں ہے اَلْمَقْصُوْدُ بِالصَّلَاۃِ عَلَی النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّمْ اَلتَّقَرُّبُ اِلَی اللّٰہِ تعالٰی بِاِمْتِثَالِ اَمْرِہٖ وَقَضَاءُ حَقِّ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّمْ۔ حضور نبی کریم رؤف الرحیم رحمۃ اللعالمین صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم پر درود شریف بھیجنے سے مقصود اللہ تبارک وتعالیٰ کی بارگاہ میں اس کے حکم کے امتثال سے تقرب حاصل کرنا ہے اور محبوب پیغمبر صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کے ہم پر جو حقوق ہیں ان میں سے کچھ کی ادائیگی کرنا ہے شرح مواہب میں علامہ زرقانی نے بھی یہی نقل فرمایا ہے۔

تفسیر روح البیان جلد ۷ ص ۲۲۴ میں ہے فَاِنَّ الصَّلٰوۃَ ثَمَنُ الشَّفَاعَۃِ فَاِذَا اَدَّوْا الثَّمَنَ ھٰذَا الْیَوْمَ یُرْجٰی اَنْ یُّحْرِزُوْا الْمُثْمِنَ یَوْمَ الْقِیَامَۃِ۔ بیشک درود شریف شفاعت کا ثمن ہے اگر آج ثمن ادا کرو گے تو امید ہے بروز قیامت ثمن ادا کرنے والوں کی حفاظت ہوگی۔

(صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی حَبِیْبِہٖ مُحَمَّدٍ وَّآلِہٖ وَسَلَّمْ)

۵۔ اللہ تبارک وتعالیٰ کا خود اپنے درود شریف بھیجنے کے ذکر میں حکمت:

تفسیر روح البیان جلد ۷ ص ۲۲۳ میں ہے اِنَّمَا بَدَأَ تعالیٰ بِالصَّلٰوۃِ عَلَیْہِ بِنَفْسِہٖ اِظْهَارًا لِشَرَفِہٖ وَمَنْزِلَتِہٖ وَتَرْغِیْبًا لِلْاُمَّۃِ فَاِنَّہٗ تَعَالیٰ مَعَ اِسْتِغْنَائِہٖ اِذَا کَانَ مُصَلِّیًا عَلَیْہِ کَانَ الْاُمَّۃُ اَوْلٰی بِہٖ لِاِحْتِیَاجِهِمْ اِلٰی شَفَاعَتِہٖ وَتَقْوِیَۃٌ لِصَلَوَاتِ الْمَلَائِکَۃِ وَالْمُؤْمِنِیْنَ فَاِنَّ صَلَاۃَ الْحَقِّ حَقٌّ وَصَلَاۃُ غَیْرِہٖ رَسْمٌ وَالرَّسْمُ یَتَقَوّٰی بِمُقَارَنَۃِ الْحَقِّ۔ اللہ تبارک وتعالیٰ نے اپنے محبوب پیغمبر صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ وسلم پر مومنوں کو درود شریف بھیجنے کا حکم دینے سے پہلے خود اپنی ذات کے ذکر سے شروع فرمایا (میں اپنے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ وسلم پر صلاۃ بھیجتا ہوں) اس ذکر کرنے میں حضور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ وسلم کے مقام ومرتبہ عزت وشرف کا اظہار بھی مقصود تھا اور آپ کی امت کے لئے ترغیب بھی تھی کہ جب وہ خالق ومالک بے نیاز وغنی اور کسی کا محتاج نہ ہو کر بھی صلوٰۃ بھیجتا ہے تو امت جو کہ آپ کی شفاعت کی محتاج بھی ہے زیادہ حق دار ہے کہ آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ وسلم پر درود شریف بھیجے اور یہ ملائکہ اور مومنین کے صلوٰۃ بھیجنے کے لئے تقویۃ بھی تھی اور اللہ تبارک وتعالیٰ کا صلاۃ بھیجنا حق ہے دوسروں کا درود شریف بھیجنا اللہ تبارک وتعالیٰ کی رسم ہے اور یہ ایسی رسم ہے جو اللہ تبارک وتعالیٰ کے عمل سے ملانے سے تقویٰ عطا فرماتی ہے اور اللہ تبارک وتعالیٰ سے ملاتی ہے۔

(صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی حَبِیْبِہٖ مُحَمَّدٍ وَّآلِہٖ وَسَلَّمَ)

۶۔ ملائکہ کے صلاۃ بھیجنے کے ذکر کی حکمت:

بخاری ومسلم میں ہے کہ نماز میں جب امام ولا الضالین کہے تو تم آمین کہو جس کی آمین فرشتوں کی آمین کے موافق ہوئی اس کے گذشتہ گناہ معاف کر دیئے جائیں گے آمین کہنے کی موافقت سے گناہ معاف ہوتے ہیں تو ملائکہ کے ساتھ درود شریف

بھیجنے کی موافقت سے تو امید ہے، گناہ بھی معاف ہوں گے اور درجات بھی بلند ہوں گے ملائکہ کے صلاۃ بھیجنے کے ذکر میں حکمت بھی یہی ہوگی کہ مومنین اسی شوق سے درود شریف زیادہ سے زیادہ پڑھیں گے کیونکہ انہیں معلوم ہوگا کہ یہ واحد نیک عمل ہے جس میں اللہ تبارک وتعالیٰ اور اس کے فرشتوں کے ساتھ مومنوں کی شرکت ہے

روح البیان جلد ۷ ص ۲۲۴ میں ہے قَالَ بَعْضُهُمْ صیغة المضارع: یعنی (یُصَلُّوْنَ) دلالت برآں میکند کہ ملائکہ پیوستہ در گفتن صلواتند پس درود دھندہ متشبہ باشد بدیشاں وبحکم (مَنْ تَشَبَّهَ بِقَوْمٍ فَهُوَ مِنْهُمْ) از طہارت وعصمت کہ لوازم ذات ملائکہ است محظی گردد وباعالم روحانی آشنائی یابد۔ بعض نے فرمایا کہ مضارع کا صیغہ یعنی یُصَلُّوْنَ اس چیز پر دلالت کرتا ہے فرشتے ہمیشہ ہی درود شریف پڑھتے رہتے ہیں لہٰذا درود شریف پڑھنے والا ان کے متشابہ ہوجائے گا اور من تَشَبَّهَ بِقَوْمٍ الخ کے فرمان کے تحت عصمت وطہارت جو ملائکہ کی ذات کا لازمہ ہے سے حصہ پائیں گے اور عالم روحانی سے آشنائی حاصل کریں گے۔ اور روح البیان (جلد ۷ ص ۲۲۳ میں ہے وَاَيْضًا لِيُظْهِرَ لِصَلَوَاتِ الْمُؤْمِنِيْنَ رِوَاجٌ بِسَبَبِ مُوَافَقَةِ صَلَوَاتِهِمْ كَمَا وَرَدَ فِيْ آمِيْن۔

(صَلَّى اللّٰهُ عَلٰى حَبِيْبِهٖ مُحَمَّدٍ وَّآلِهٖ وَسَلَّمْ)

۷۔ ملائکہ کے صلاۃ بھیجنے کی وجہ:

روح البیان جلد ۷ ص ۲۲۳ میں ہے ثُمَّ ثَنّٰى بِمَلَائِكَةِ قُدْسِهٖ فَاِنَّهُمْ مُقَدِّمُوْنَ فِي الْخِلْقَةِ وَاَهْلَ عِلِّيِّيْنَ فِي الصُّوْرَةِ خَائِفُوْنَ كَبَنِيْ آدَمَ مِنْ نَوَازِلِ الْقَضَاءِ وَمُسْتَعِيْذُوْنَ بِاللّٰهِ مِنْ مِثْلِ وَاقِعَةِ اِبْلِيْس وَهَارُوْتَ وَمَارُوْتَ فَاحْتَاجُوْا اِلَى الصَّلٰوةِ عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ تَعَالٰى عَلَيْهِ وَآلِهٖ وَسَلَّمْ لِيَحْصِلَ لَهُمْ جَمْعِيَّةُ الْخَاطِرِ وَالْحِفْظُ مِنَ الْمِحَنِ وَالْبَلِيَّاتِ بِبَرَكَةِ الصَّلَوَاتِ: یعنی

ملائکہ پیدائش میں مقدم اور صورۃ میں اعلیٰ علیین ہیں وہ بنی آدم پر قضائیں نازل ہونے سے خوف میں تھے اور ابلیس وہاروت وماروت کے واقعات سے بارگاہ الٰہی سے پناہ مانگتے تھے چنانچہ درود شریف کی برکت کے باعث اپنے آپ کو آزمائشوں اور بلیات سے محفوظ رکھنے اور اطمینان قلب کے لئے وہ حضور نبی کرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم پر درود شریف بھیجنے کے محتاج ہوئے۔

(صَلَّى اللّٰهُ عَلٰى حَبِيْبِهٖ مُحَمَّدٍ وَّاٰلِهٖ وَسَلَّمْ)

۸۔ اللہ تبارک وتعالیٰ اور ملائکہ کے صلاۃ بھیجنے کے بعد ہمارے صلاۃ کی کیا حاجت:

تفسیر کبیر جلد ۲۵ صفحہ ۲۲۸ میں ہے اِذَا صَلَّى اللّٰهُ وَمَلٰئِكَتُهٗ عَلَيْهِ فَاَيُّ حَاجَةٍ اِلٰى صَلَاتِنَا؛ نَقُوْلُ الصَّلَاةُ عَلَيْهِ لَيْسَ لِحَاجَتِهٖ اِلَيْهَا وَاِلَّا فَلَا حَاجَةَ اِلٰى صَلَاةِ الْمَلَائِكَةِ مَعَ صَلَاةِ اللّٰهِ عَلَيْهِ وَاِنَّمَا هُوَ لِاِظْهَارِ تَعْظِيْمِهٖ مِنَّا شَفْقَةً عَلَيْنَا لِيُثِيْبَنَا عَلَيْهِ وَلِهٰذَا قَالَ عَلَيْهِ السَّلَامُ مَنْ صَلّٰى عَلَيَّ مَرَّةً صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ عَشْرًا۔ جب اللہ تبارک وتعالیٰ اور اس کے فرشتے حضور نبی کریم رؤف الرحیم رحمۃ اللعالمین صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم پر درود شریف بھیجتے ہیں تو پھر ہمارے درود شریف بھیجنے کی حاجت کیا رہ جاتی ہے ہم کہتے ہیں کہ ہمارا حضور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم پر درود شریف بھیجنا آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کی حاجت کے لئے نہیں ہے بلکہ اگر ایسا ہوتا تو اللہ تبارک وتعالیٰ کے صلوٰۃ بھیجنے کے بعد تو فرشتوں کے صلوٰۃ بھیجنے کی بھی حاجت نہیں تھی یہ تو محبوب پیغمبر صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کی عظمت ورفعت شان کے اظہار کے لئے ہے جیسے کہ اس مالک کائنات نے اپنی عبادت وذکر کو ہم پر واجب فرمایا ہے حالانکہ اسے ہمارے ذکر عبادت کی حاجت نہیں ہے یہ تو فقط ہم سے اس کی عظمت کے اظہار کے لئے ہے اور یہ بھی اس رحیم وکریم

مہربان رب کی ہم پر شفقت ہے کہ ہم محبوب پیغمبر صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم پر درود شریف بھیجیں اور وہ رحیم وکریم ہمیں اپنی رحمتوں برکتوں سے نوازتے ہوئے ہمیں ثواب عطا فرمائے اسی لئے محبوب پیغمبر صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم پیارے آقا صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا جو مجھ پر ایک دفعہ درود شریف بھیجے گا اللہ تبارک وتعالیٰ اس پر دس رحمتیں نازل فرمائے گا۔

(صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی حَبِیْبِہٖ مُحَمَّدٍ وَّآلِہٖ وَسَلَّمْ)

۹۔ درود شریف کے ذکر کی خبر کو لفظ اِنَّ سے شروع فرمانے میں حکمت:

لفظ اِنَّ نہایت تاکید پر دلالت کرتا ہے یہ وہاں بولا جاتا ہے جہاں کوئی بات کا انکار کر رہا ہو یا کلام ہی ایسا اہم ہو کہ اس کے انکار کا خطرہ ہو تو کلام کی اہمیت کے پیش نظر لفظ اِنَّ سے اس کو موکد کر دیا جاتا ہے تاکہ منکر کے انکار کی اہمیت نہ رہے چونکہ رب کریم کا اپنے محبوب پیغمبر صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم پر صلوٰۃ بھیجنا اور پھر ساتھ ملائکہ کا بھی یہی عمل ہونا بہت ہی اہم خبر تھی لوگوں کے تو وہم وگمان میں بھی یہ بات نہیں آسکتی تھی کہ قادر مطلق ہر ایک کا خالق مالک بے نیاز رب بھی کسی ذات پر صلوٰۃ بھیجتا ہے اور اپنے فرشتوں کو بھی صلوٰۃ بھیجنے پر مامور فرمایا ہوا ہے یہ بات سمجھ سے بالاتر تھی۔ لوگ اس سے بے خبر تھے بے وقوف نادان بے سمجھ لوگ اس کا انکار کر سکتے تھے اس لئے اس خبر کو لفظ اِن کی تاکید سے شروع فرمایا تاکہ ہر ایک کو یہ خبر واضح ہو سکے۔

(صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی حَبِیْبِہٖ مُحَمَّدٍ وَّآلِہٖ وَسَلَّمْ)

۱۰۔ درود شریف بھیجنے کی خبر کو صیغہ مضارع سے ذکر فرمانے میں حکمت

حکمت یہ ہے کہ مضارع استمرار اور دوام پر دلالت کرتا ہے جس سے لازمی طور پر یہ واضح ہوتا ہے کہ اللہ تبارک وتعالیٰ اور اس کے فرشتے حضور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ

علیہ وآلہٖ وسلم پر ہمیشہ درود شریف بھیجتے رہتے ہیں القول البدیع ص ۲۷ پر ہے وَالْاٰیَۃُ بِصِیْغَۃِ الْمُضَارِعَۃِ الدَّالَّۃُ عَلَی الدَّوَامِ وَالْاِسْتِمْرَارِ لِتَدُلَّ عَلٰی اَنَّہٗ سُبْحَانَہٗ وَتَعَالٰی وَجَمِیْعَ مَلَائِکَتِہٖ یُصَلُّوْنَ عَلٰی نَبِیِّنَا صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ دَائِمًا اَبَدًا ۔ اور آیۃ مبارکہ صیغہ مضارع کے ساتھ دوام واستمرار پر دلالت کرتی ہے تاکہ یہ مکمل طور پر واضح وظاہر ہو جائے اور اس بات پر دلالت کرے کہ اللہ تبارک وتعالیٰ اور اس کے فرشتے ہمارے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ وسلم پر ہمیشہ ہمیشہ درود شریف بھیجتے رہتے ہیں۔

(صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی حَبِیْبِہٖ مُحَمَّدٍ وَّاٰلِہٖ وَسَلَّمَ)

۱۱ درود شریف بھیجنے کو جملہ اسمیہ خبریہ سے ذکر فرمانے میں حکمت:

رب کائنات رب العالمین نے اپنے محبوب پیغمبر صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ وسلم پر درود شریف بھیجنے کے ذکر کو جملہ فعلیہ کی بجائے جملہ اسمیہ سے ذکر فرمایا اس لیے کہ فعل ایک خاص زمانے پر محیط ہوتا ہے یعنی یا تو زمانہ ماضی میں ہوگا یا اس فعل کا تعلق زمانہ حال سے ہوگا یا زمانہ مستقبل سے اس کے برعکس اسم تمام زمانوں سے ماوراء ہے کسی زمانے کا پابند نہیں جبکہ فعل زمانے میں مقید ہوتا ہے رب کریم نے فعلیہ کی بجائے جملہ اسمیہ سے ذکر فرمایا تاکہ اسم کی صفت کی وجہ سے ہر ایک کو معلوم ہو جائے کہ ماضی کے اول سے لے کر حال و مستقبل کے آخر تک درود شریف کا بھیجنا ہر زمانے پر حاوی ہے جملہ فعلیہ کے ساتھ بیان فرمانے سے شاید کوئی یہ سمجھتا کہ کسی زمانے میں درود شریف بھیجا جاتا ہوگا مگر اب نہیں یا یہ اخذ کرتا کہ اب زمانہ حال میں بھیج رہا ہے شاید مستقبل میں نہ بھیجے یا یہ سمجھ لیتا کہ اب نہیں بھیج رہا مستقبل میں بھیجے گا جملہ اسمیہ سے مخلوق پر واضح ہو گیا کہ زمانے کی حد نہ پہلے تھی نہ اب ہے نہ آئندہ ہوگی جب سے درود شریف بھیجا جاتا رہا ہے جب تک بھیجا جاتا رہے گا زمانے کی کوئی حد نہیں نہ ہی

وقت مقید ہے اللہ تبارک وتعالیٰ کا اپنے محبوب پیغمبر صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم پر صلاۃ کا بھیجنا زمانوں اور وقتوں سے ماورا ہے جب کوئی زمانہ نہ تھا وقت نہ تھا تب بھی ہمارے محبوب پیغمبر صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم پر درود شریف بھیجا جا رہا تھا جب وقت وزمانہ ہے تب بھی درود شریف بھیجا جا رہا ہے اور جب وقت کی گھڑیاں نہیں ہوں گی کُلُّ مَنْ عَلَیْھَا فَانٍ کا معاملہ ہوگا تب بھی ہمارے پیارے نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم پر درود شریف جاری رہے گا یہ جاری تھا جاری ہے جاری رہے گا کسی کے بھی فتویٰ سے یہ بند نہیں ہوسکتا۔

۱۲ لفظ رسول یا عبدہٗ کی بجائے لفظ نبی سے خبر دینے میں حکمت:

اللہ تبارک وتعالیٰ اور اس کے محبوب پیغمبر صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کے فرمان میں تو بے بہا حکمتیں ہوتی ہیں جس کسی کے جو حصہ علم میں آئی اس نے وہ بیان کردی یہاں بھی بظاہر یہی بات علم میں آتی ہے کہ صفت رسول کا ظہور اس وقت سامنے آیا جب اعلانِ نبوت فرمایا یا انبیاء کرام علیہم السلام سے میثاق لیا اور معراج شریف پر تشریف لے گئے تو صفت عبدہٗ کا اعلان ہوا لیکن صفت نبوی کی نہ ابتدا ہے نہ انتہا کُنْتُ نَبِیًّا وَّآدَمُ بَیْنَ الرُّوْحِ وَالْجَسَدِ کا فرمان عالی شان واضح ہے۔

(صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی حَبِیْبِہٖ مُحَمَّدٍ وَّآلِہٖ وَسَلَّمْ)

اللہ تبارک وتعالیٰ نے ہمیں درود شریف بھیجنے کا حکم فرمایا اور ہم اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ کہہ کر رب کریم سے عرض کرتے ہیں کہ اے اللہ تو بھیج اس کی کیا وجہ ہے:

القول البدیع ص ۶۵ میں علامہ سخاوی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ لکھتے ہیں کہ میں نے امیر مصطفی ترکمانی حنفی کی کتاب شرح مقدمہ ابولیث میں یہ بات پڑھی ہے کہ اس میں کیا حکمت ہے کہ اللہ تبارک وتعالیٰ نے ہمیں حکم فرمایا اے ایمان والو میرے نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم پر صلاۃ وسلام بھیجو تو اللہ تبارک وتعالیٰ کے فرمان کے مطابق

ہم خود نہیں بھیجتے یعنی یوں نہیں کہتے اُصَلِّیْ عَلٰی مُحَمَّدٍ کہ میں محمد مصطفی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ وسلم پر درود بھیجتا ہوں بلکہ اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّعَلٰی آلِ مُحَمَّدٍ کہہ کر الشارب کریم سے عرض کرتے ہیں کہ اے اللہ تو درود بھیج تو اس کی حکمت انہوں نے اس شرح میں یہ لکھی قُلْنَا لِاَنَّہٗ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّمْ طَاھِرٌ لَا عَیْبَ فِیْہِ وَنَحْنُ فِیْنَا الْمَعَائِبُ وَالنَّقَائِصُ فَکَیْفَ یُثْنِیْ مَنْ فِیْہِ مَعَائِبٌ عَلٰی طَاھِرٍ فَنَسْأَلُ اللّٰہَ تَعَالٰی اَنْ یُّصَلِّیَ عَلَیْہِ لِتَکُوْنَ الصَّلَاۃُ عَنْ رَّبٍّ طَاھِرٍ عَلٰی نَبِیٍّ طَاھِرٍ۔ ہم کہتے ہیں کہ حضور نبی کریم رؤف الرحیم رحمۃ اللعلمین صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ وسلم کی ذات بابرکات ہر عیب ونقص سے پاک ومنزہ ہے جبکہ ہم عیوب و نقائص سے پر ہیں تو جو شخص عیوب ونقائص سے پر ہو وہ پاک مطاہر ذات کی کیا تعریف کرے گا لہٰذا ہم بارگاہِ الٰہی میں یہی سوال کرتے ہیں کہ حضور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ وسلم پر وہی صلاۃ بھیجے تاکہ پاک ومنزہ رب کی طرف سے پاک ومنزہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ وسلم پر صلاۃ ہو جائے۔

(صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی حَبِیْبِہٖ مُحَمَّدٍ وَّآلِہٖ وَسَلَّمْ)

القول البدیع ص ۶۵ میں ہی علاّ نیشاپوری کی کتاب لطائف وحکم کے حوالہ سے لکھا ہے فَاِنَّہٗ قَالَ لَا یَکْفِیْ لِلْعَبْدِ اَنْ یَّقُوْلَ فِی الصَّلٰوۃِ صَلَّیْتُ عَلٰی مُحَمَّدٍ لِاَنَّ مَرْتَبَۃَ الْعَبْدِ تَقْصُرُ عَنْ ذٰلِکَ بَلْ یَسْأَلُ رَبَّہٗ اَنْ یُّصَلِّیَ عَلَیْہِ لِتَکُوْنَ الصَّلٰوۃُ عَلٰی لِسَانِ غَیْرِہٖ وَحِیْنَئِذٍ فَالْمُصَلِّیْ فِی الْحَقِیْقَۃِ ھُوَ اللّٰہُ وَنِسْبَۃُ الصَّلٰوۃِ اِلَی الْعَبْدِ مَجَازِیَّۃٌ بِمَعْنَی السُّؤَالِ۔ کہ علامہ نیشاپوری نے کہا ہے کہ بندہ کو نماز میں صَلَّیْتُ عَلٰی مُحَمَّدٍ نہیں پڑھنا چاہیے کیونکہ بندہ کا مقام ومرتبہ اس سے (حضور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ وسلم کی شان ارفع واعلیٰ کے مطابق براہ راست صلوٰۃ وسلام بھیجنے سے) قاصر ہے لہٰذا بندہ اپنے رب سے ہی سوال کرے کہ وہ حضور نبی

کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم پر صلوٰۃ بھیجے تاکہ صلاۃ بندے کی اپنی زبان کی بجائے رب کریم کی طرف سے ہو اور ایسی صورت میں حقیقتاً صلاۃ تو رب کریم کی طرف سے ہوگی بندے کی طرف نسبت تو مجازاً بحیثیت سوال ہوگی۔

القول البدیع ص ۶۵ میں ہی ابن ابی حجلہ سے اسی طرح منقول ہے فرماتے ہیں کہ امت کو اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ کے صیغہ کے ساتھ درود شریف پڑھنے کی جو تعلیم دی گئی ہے اس میں حکمت یہ ہے کہ رب کریم نے ہمیں حضور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم پر درود شریف پڑھنے کا حکم فرمایا جبکہ حق واجب تک ہمارا درود شریف نہیں پہنچ سکتا تھا لہٰذا ہم نے بارگاہ الٰہی میں عرض کیا کیونکہ وہی خالق و مالک بہتر جانتا ہے کہ محبوب پیغمبر صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کے مقام و مرتبہ و شان کے لائق کیا ہے۔

(صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی حَبِیْبِہٖ مُحَمَّدٍ وَّآلِہٖ وَسَلَّمْ)

۱۴۔ درود شریف کے فضائل کا اجمالی ذکر:

درود شریف کے فضائل اس قدر زیادہ ہیں کہ زبان و قلم سے ادا نہیں کئے جا سکتے درود شریف پڑھنے والے کے لئے رحیم و کریم رب کے انعام و اکرام حد و حساب سے باہر ہیں حقیقت یہ ہے کہ درود شریف محبت کا ذکر ہے جسے اپنے محبوب پیغمبر صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم سے جتنی زیادہ محبت ہوگی اتنا ہی وہ کثرت سے درود شریف پڑھے گا القول البدیع ص ۶۵ میں علامہ سخاوی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ لکھتے ہیں فَاِنَّ الْاِکْثَارَ مِنَ الصَّلٰوۃِ مِنْ عَلَامَاتِ الْمُحَبَّۃِ فَمَنْ اَحَبَّ شَیْئًا اَکْثَرَ ذِکْرَہٗ یعنی درود شریف کثرت سے پڑھنا محبت کی علامات سے ہے جس سے محبت ہوتی ہے بندہ اس کا ذکر بہت زیادہ کرتا ہے علما فرماتے ہیں کہ درود شریف پڑھنے والے پر اللہ تبارک و تعالیٰ کے انعامات بہت زیادہ ہیں مگر حق یہ ہے کہ اگر یہ انعامات نہ بھی ہوتے تو محبوب پیغمبر صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کے امت پر اس قدر بے حد و حساب

احسانات ہیں جو شمار سے باہر ہیں اگر کوئی امتی چاہے کہ میں ان احسانات کے حق کی ادائیگی کروں تو نہیں کرسکتا رؤف ورحیم نبی کے احسانات کے باعث ہی چاہیے کہ بندہ زیادہ سے زیادہ آپ پر درود شریف بھیجے درود شریف کے کچھ فضائل اجمالی طور پر ذکر کئے جاتے ہیں۔

القول البدیع ص ۱۰۱ میں علامہ سخاوی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے یہ فضائل لکھے ہیں۔

۱۔ اللہ تبارک وتعالیٰ درود شریف پڑھنے والے پر رحمتیں نازل فرماتا ہے۔

۲۔ اللہ تبارک وتعالیٰ سے درود شریف پڑھنے والے کے لئے فرشتے بخشش طلب کرتے ہیں۔

۳۔ حضور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم درود شریف پڑھنے والے کے حق میں دعا فرماتے ہیں۔

۴۔ درود شریف اعمال کی پاکیزگی کا ذریعہ ہے۔

۵۔ درود شریف گناہوں کا کفارہ ہے۔

۶۔ درود شریف پڑھنے سے درجات کی بلندی نصیب ہوتی ہے۔

۷۔ درود شریف گناہوں کی بخشش کا ذریعہ ہے۔

۸۔ درود شریف پڑھنے والے کے لئے خود درود شریف اس کی بخشش طلب کرتا ہے۔

۹۔ درود شریف پڑھنے سے احد پہاڑ جتنا ثواب ملتا ہے۔

۱۰۔ درود شریف پڑھنے والے کے اعمال بڑے ترازو میں وزن ہوں گے یعنی اسے اتنا ثواب عطا ہوتا ہے کہ اس کی نیکیاں چھوٹے ترازو میں سما ہی نہیں سکتیں اور نہ ہی چھوٹے ترازو میں وزن ہو سکتی ہیں اس کے وزن کے لئے بہت بڑی

ترازو چاہیے۔

۱۱۔ جو شخص اپنی تمام دعاؤں کی جگہ درود شریف ہی پڑھتا رہے اس کے دنیا و آخرت کے تمام کاموں کی کفایت ہو جاتی ہے۔

۱۲۔ درود شریف پڑھنے سے تمام گناہ مٹ جاتے ہیں۔

۱۳۔ درود شریف کی برکت سے خطرات سے نجات ملتی ہے۔

۱۴۔ درود شریف پڑھنے والے کو غلاموں کے آزاد کرنے سے زیادہ ثواب عطا ہوتا ہے۔

۱۵۔ حضور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم بروز قیامت درود شریف پڑھنے والے کے گواہ ہوں گے۔

۱۶۔ حضور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کی شفاعت درود شریف پڑھنے والے کے لئے واجب ہے۔

۱۷۔ اللہ تبارک وتعالیٰ کی رضا درود شریف پڑھنے والے کو حاصل ہو جاتی ہے۔

۱۸۔ اللہ تبارک وتعالیٰ کی رحمتیں درود شریف پڑھنے والوں کو بے بہا حاصل ہوتی ہیں۔

۱۹۔ اللہ تبارک وتعالیٰ کی ناراضگی سے درود شریف پڑھنے والا امن میں رہتا ہے۔

۲۰۔ درود شریف پڑھنے والا بروز قیامت عرش کے سایہ میں داخل ہو گا۔

۲۱۔ درود شریف کی برکت سے بروز قیامت اعمال تلنے کے وقت درود شریف پڑھنے والوں کا نیکیوں کا پلڑا وزن کے باعث جھک جائے گا۔

۲۲۔ درود شریف پڑھنے والے کو بروز قیامت حوض کوثر پر جانا نصیب ہو گا۔

۲۳۔ درود شریف کے باعث بروز قیامت پیاس سے امن نصیب ہو گا۔

۲۴۔ درود شریف کے باعث جہنم کی آگ سے آزادی نصیب ہو گی۔

۲۵۔ درود شریف کے باعث پل صراط سے آسانی سے گزر ہو جائے گا۔

۲۶۔ درود شریف پڑھنے والوں کو جنت میں زیادہ بیویاں عطا ہوں گی۔

۲۷۔درود شریف پڑھنے والا مرنے سے پہلے جنت میں اپنا مقام دیکھ لیتا ہے۔

۲۸۔ درود شریف پڑھنے والوں کو بیس جہادوں سے زیادہ ثواب عطا ہوگا۔

۲۹۔ درود شریف غریب کے لئے صدقہ کے قائم مقام ہوجاتا ہے۔

۳۰۔ درود شریف زکوٰۃ ہے۔

۳۱۔ درود شریف طہارت ہے۔

۳۲۔درود شریف پڑھنے سے مال میں برکت ہوتی ہے۔

۳۳۔درود شریف کی برکت سے سو سے زیادہ حاجتیں پوری ہوتی ہیں۔

۳۴۔درود شریف عبادت ہے۔

۳۵۔اللہ تبارک وتعالیٰ کے نزدیک نیک اعمال میں درود شریف سب سے زیادہ محبوب ہے۔

۳۶۔ درود شریف مجلسوں کی زینت ہے۔

۳۷۔درود شریف کی برکت سے محتاجی دور ہوتی ہے۔

۳۸۔درود شریف کی برکت سے معاشی تنگی دور ہوتی ہے۔

۳۹۔ درود شریف کے ذریعے خیر کے اسباب تلاش کئے جاتے ہیں۔

۴۰۔ حضور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کے نزدیک سب سے زیادہ قیامت کے دن درود شریف پڑھنے والا ہوگا۔

۴۱۔ درود شریف کی برکت سے خود درود شریف پڑھنے والے کو اس کی اولاد کو اور اس کے پوتوں کو (سب کو) فائدہ حاصل ہوتا ہے۔

۴۲۔ جسے درود شریف ایصال ثواب کیا جائے اسے بھی درود شریف کا فائدہ ہوتا ہے۔

۴۳۔اللہ تبارک وتعالیٰ کی بارگاہ میں درود شریف پڑھنے والوں کو قرب حاصل ہوتا ہے۔

۴۴۔ حضور نبی کریم رؤف الرحیم رحمۃ للعلمین صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کی بارگاہ میں بھی درود شریف پڑھنے والوں کو قرب حاصل ہوتا ہے۔

۴۵۔ درود شریف نور ہے۔

۴۶۔ درود شریف کی برکت سے دشمنوں پر غلبہ حاصل ہوتا ہے۔

۴۷۔ درود شریف کی برکت سے دل نفاق سے پاک ہوجاتا ہے۔

۴۸۔ درود شریف کی برکت سے گناہوں سے زنگ آلودہ دل صاف ستھرے ہوجاتے ہیں۔

۴۹۔ حضور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کی خواب میں زیارت درود شریف کی برکت سے حاصل ہوجاتی ہے۔

۵۰۔ لوگوں کے دلوں میں درود شریف پڑھنے والے کی محبت پیدا ہوجاتی ہے۔

۵۱۔ درود شریف پڑھنے والے کی غیبت کرنے کی لوگوں کو جرأت و طاقت نہیں ہوتی۔

۵۲۔ درود شریف بہت ہی بابرکت اعمال سے ہے۔

۵۳۔ درود شریف افضل ترین اعمال سے ہے۔

۵۴۔ دنیا و آخرت دونوں جہانوں میں سب سے زیادہ فائدہ درود شریف سے حاصل ہوتا ہے۔

(صَلَّى اللّٰهُ عَلٰى حَبِيْبِهٖ مُحَمَّدٍ وَّاٰلِهٖ وَسَلَّمْ)

جذب القلوب میں شیخ عبدالحق محدث دہلوی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے یہ فضائل تحریر فرمائے ہیں:

۱۔ درود شریف پڑھنے والے پر اللہ تبارک وتعالیٰ کی دس رحمتیں نازل ہوتی ہیں۔

۲۔ اللہ تبارک وتعالیٰ درود شریف پڑھنے والے کے دس درجے بلند فرماتا ہے۔

۳۔ اس کے نامہ اعمال میں دس نیکیاں لکھی جاتی ہیں۔

۴۔ اس کے دس گناہ مٹا دیئے جاتے ہیں۔

۵۔ درود شریف پڑھنے والے کو دس غلام آزاد کرنے کے برابر ثواب عطا ہوتا ہے۔

۶۔ بیس غزوات میں شریک ہونے کے برابر ثواب عطا ہوتا ہے۔

۷۔ درود شریف پڑھنے والے کی دعا قبول ہوتی ہے۔

۸۔ درود شریف پڑھنے والے کے لئے حضور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کی شفاعت واجب ہو جاتی ہے۔

۹۔ حضور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم بروز قیامت درود شریف پڑھنے والے کی گواہی دیں گے۔

۱۰۔ درود شریف پڑھنے والے کو حضور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کا قرب حاصل ہو جاتا ہے۔

۱۱۔ درود شریف پڑھنے والا بروز قیامت دوسرے لوگوں سے پہلے حضور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم سے ملے گا۔

۱۲۔ بروز قیامت درود شریف پڑھنے والے کے تمام کاموں اور مقاصد کے لئے حضور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کفائت فرمائیں گے۔

۱۳۔ درود شریف پڑھنے والے کی تمام ضروریات پوری ہو جاتی ہیں۔

۱۴۔ درود شریف پڑھنے والے کے تمام گناہ بخشش دیئے جاتے ہیں۔

۱۵۔ درود شریف تمام برائیوں کا کفارہ ہو جائے گا۔

۱۶۔ درود شریف قضا شدہ فرائض کا بھی کفارہ ہو جائے گا۔

۱۷۔ درود شریف صدقہ کرنے سے بھی افضل ہے۔

۱۸۔ درود شریف کی برکت سے سختیوں سے نجات مل جاتی ہے۔

۱۹۔ درود شریف کی برکت سے مرض سے شفا حاصل ہو جاتی ہے۔

۲۰۔ درود شریف کی برکت سے بندہ تہمت سے بری ہو جاتا ہے۔

۲۱۔ درود شریف کی برکت سے دشمنوں پر فتح وغلبہ حاصل ہو جاتا ہے۔

۲۲۔ درود شریف پڑھنے سے حضور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کی محبت نصیب ہوتی ہے۔

۲۳۔ درود شریف پڑھنے سے رحیم وکریم رب کی رضا حاصل ہوتی ہے۔

۲۴۔ درود شریف پڑھنے والے کے لیے اللہ تبارک وتعالیٰ کے فرشتے مغفرت طلب کرتے ہیں۔

۲۵۔ درود شریف کی برکت سے اعمال میں پاکیزگی وصفائی آتی ہے۔

۲۶۔ درود شریف کی برکت سے اعمال ومال میں زیادتی نصیب ہوتی ہے۔

۲۷۔ درود شریف کی برکت سے طہارت نفس وذات نصیب ہوتی ہے۔

۲۸۔ درود شریف کی برکت سے قلبی صفائی نصیب ہوتی ہے۔

۲۹۔ درود شریف کی برکت سے بندہ تمام کاموں سے فارغ البال ہو جاتا ہے۔

۳۰۔ درود شریف کی برکت سے اسباب حاصل ہونے میں برکت نصیب ہو جاتی ہے۔

۳۱۔ درود شریف پڑھنے والے کی چار پشتوں تک درود شریف کے باعث برکت رہتی ہے۔

۳۲۔ درود شریف کی وجہ سے قیامت کے خوفناک مناظر سے نجات حاصل ہوگی۔

۳۳۔ درود شریف کی برکت سے سے سکرات موت کی آسانی نصیب ہوگی۔

۳۴۔ درود شریف پڑھنے والا دنیا کی ہلاکتوں سے امن میں رہے گا۔

۳۵۔ درود شریف کی برکت سے دنیا کی تنگی سے چھٹکارا حاصل ہو جائے گا۔

۳۶۔ درود شریف کی برکت سے بھولی ہوئی چیزیں یاد آجاتی ہیں۔

۳۷۔ درود شریف کی برکت سے محتاجی دور ہو جاتی ہے۔

۳۸۔ درود شریف پڑھنے والے کی تمام حاجتیں نیست و نابود ہو جاتی ہیں۔

۳۹۔ درود شریف پڑھنے والا بندہ ہر قسم کے ظلم سے محفوظ رہتا ہے۔

۴۰۔ درود شریف پڑھنے والا بخل کی تمام اقسام سے محفوظ رہتا ہے۔

۴۱۔ درود شریف سے مجلس میں رونق رہتی ہے۔

۴۲۔ درود شریف پڑھنے والے کو پل صراط پر نور کی زیادتی حاصل ہوگی۔

۴۳۔ درود شریف کی برکت سے پل صراط پر ثابت قدمی حاصل ہوگی۔

۴۴۔ درود شریف پڑھنے والا پل صراط سے آنکھ جھپکنے میں گزر جائے گا۔

۴۵۔ درود شریف پڑھنے والے کا نام حضور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کی بارگاہ میں پیش کیا جاتا ہے۔

۴۶۔ درود شریف پڑھنے سے حضور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کا عشق پیدا ہوتا ہے اور آپ کا شوق ابھرتا ہے۔

۴۷۔ درود شریف پڑھنے سے حضور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کی خوبیاں وفضائل دل میں جمع ہو جاتے ہیں۔

۴۸۔ کثرت صلاۃ سے محبوب پیغمبر صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کا نقشہ مبارک آنکھوں میں سما جاتا ہے۔

۴۹۔ درود شریف پڑھنے والے سے حضور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم محبت فرماتے ہیں۔

۵۰۔ درود شریف پڑھنے والے سے مومن لوگ محبت فرماتے ہیں۔

۵۱۔ درود شریف پڑھنے والے سے بروز قیامت حضور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم مصافحہ فرمائیں گے۔

۵۲۔ درود شریف پڑھنے والا خواب میں حضور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کے دیدار سے مشرف ہوتا ہے۔

۵۳۔ درود شریف پڑھنے والے کو فرشتے مرحبا کہتے ہیں۔

۵۴۔ درود شریف پڑھنے والے سے فرشتے محبت کرتے ہیں۔

۵۵۔ درود شریف پڑھنے والے کا فرشتے چاندی کے کاغذوں پر سونے کے قلموں سے درود شریف لکھتے ہیں۔

۵۶۔ درود شریف اور سلام بھیجنے والے کو حضور نبی کریم خود جواب سے مشرف فرماتے ہیں۔

۵۷۔ حضور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کی بارگاہ میں صلاۃ وسلام بھیجنے والے کے گناہ اس کے اعمال نامہ میں تین دن تک فرشتے نہیں لکھتے۔

۵۸۔ فرشتے درود شریف پڑھنے والے کی غیبت سے لوگوں کو منع کردیتے ہیں۔

۵۹۔ درود شریف پڑھنے والے کو قیامت کے دن عرش کا سایہ نصیب ہوگا۔

۶۰۔ درود شریف پڑھنے والے کا ثواب تمام کا تمام اس کے اعمال میں ترازو میں تولا جائے گا۔

۶۱۔ درود شریف پڑھنے والے کو جنت میں زیادہ بیویاں عطا ہوں گی۔

۶۲۔ درود شریف پڑھنے والے کو دنیا وآخرت میں دانائی وہدایت ومصالح نصیب ہوں گی۔

۶۳۔ درود شریف پڑھنے والا قیامت کے دن پیاس سے بے خوف ہوگا۔

۶۴۔ درود شریف ذکر الٰہی ہے۔

۶۵۔ درود شریف پڑھنا اللہ تبارک وتعالیٰ کی نعمتوں کا شکر ادا کرنا ہے۔

۶۶۔ دعاؤں کا تمام وقت درود شریف کے لئے وقف کردینا غموں پریشانیوں کو دور

کرنے کے لئے کافی ہے۔

۶۷۔ اہل سلوک کے لئے درود شریف فتوح عظیمہ اور عطائے شریفہ کا ذریعہ ہے۔

۶۸۔ جسے شیخ کامل تربیت کرنے والا نہ ملے تو طالب کا درود شریف کو اپنے اوپر لازم کرلینا اسے رہبری و رہنمائی کے لئے کافی ہوگا۔

(صَلَّى اللهُ عَلٰى حَبِيْبِهٖ مُحَمَّدٍ وَّآلِهٖ وَسَلَّمْ)

۱۵۔ فضائل درود شریف کے متعلق چند احادیث مبارکہ:

اذان کے بعد درود شریف پڑھو:

ایک دفعہ درود شریف پڑھنے سے اللہ تبارک وتعالیٰ کی دس رحمتیں نازل ہوتی ہیں۔

۱۔ مسلم شریف جلد اول ص ۱۸۶ اِبَابُ اِسْتِحْبَابُ الْقَوْلِ مِثْلُ قَوْلِ الْمُؤَذِّنِ مَنْ سَمِعَهٗ ثُمَّ يُصَلِّيْ عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ تَعَالٰى عَلَيْهِ وَآلِهٖ وَسَلَّمْ میں ہے عَنْ عَبْدِ اللهِ ابْنِ عَمْرِو بْنِ الْعَاصِ اِنَّهٗ سَمِعَ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ تَعَالٰى عَلَيْهِ وَ آلِهٖ وَ سَلَّم يَقُوْلُ اِذَا سَمِعْتُمُ الْمُؤَذِّنَ فَقُوْلُوْا مِثْلَ مَا يَقُوْلُ ثُمَّ صَلُّوْا عَلَيَّ فَاِنَّهٗ مَنْ صَلّٰى عَلَيَّ صَلٰوةً صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ بِهَا عَشْرًا۔

حضرت عبداللہ بن عمرو بن عاص رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے ہے کہ انہوں نے حضور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم سے سنا کہ آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا جب تم موذن کو اذان دیتے ہوئے سنو تو جو وہ کہہ رہا ہے تم بھی اس کی مثل کہو پھر مجھ پر درود شریف پڑھو پس بیشک جس نے مجھ پر ایک دفعہ درود شریف پڑھا اس وجہ سے اللہ تبارک وتعالیٰ اس پر دس رحمتیں نازل فرمائے گا۔

(صَلَّى اللهُ عَلٰى حَبِيْبِهٖ مُحَمَّدٍ وَّآلِهٖ وَسَلَّمْ)

۲۔ مسلم شریف جلد اول ص ۱۹۵ باب الصَّلٰوةُ عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ تَعَالٰى عَلَيْهِ

وَآلِہٖ وَسَلَّم عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ رضی اللہ تعالیٰ عنہ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّمْ قَالَ مَنْ صَلّٰی عَلَیَّ وَاحِدَةً صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ عَشْرًا

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ و آلہٖ وسلم نے فرمایا جو مجھ پر ایک دفعہ درود شریف بھیجے گا اللہ تبارک وتعالیٰ اس پر دس رحمتیں نازل فرمائے گا۔

(صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی حَبِیْبِہٖ مُحَمَّدٍ وَّآلِہٖ وَسَلَّمْ)

ایک دفعہ درود شریف پڑھنے سے دس رحمتیں حاصل ہوتی ہیں

دس گناہ معاف اور دس درجے بلند ہوتے ہیں:

۳۔ نسائی شریف جلد اوّل ص ۱۹۱ باب الفضل فی الصلوٰۃ علی النبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم میں ہے عَنْ اَنَسِ ابْنِ مَالِكٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم مَنْ صَلّٰی عَلَیَّ صَلٰوةً وَّاحِدَةً صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ عَشْرَ صَلَوَاتٍ وَحُطَّتْ عَنْہُ عَشْرُ خَطِیْئَاتٍ وَرُفِعَتْ لَہٗ عَشْرُ دَرَجَاتٍ۔

حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ وسلم نے فرمایا جس نے مجھ پر ایک دفعہ درود شریف پڑھا اللہ تبارک وتعالیٰ اس پر دس رحمتیں نازل فرمائے گا اور اس کے دس گناہ مٹا دیئے جائیں گے اور اس کے دس درجے بلند کر دیئے جائیں گے۔

حضرت جبرائیل علیہ السلام سے درود شریف پڑھنے کا بارگاہ الٰہی سے انعام سن کر حضور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ وسلم خوش ہو گئے۔

۴۔ نسائی شریف جلد اول ص ۱۸۹ باب فضل التسلیم علی النبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ وسلم میں ہے عَنْ عَبْدِ اللّٰہِ بْنِ اَبِیْ طَلْحَةَ عَنْ اَبِیْہِ اِنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی

عَلَيْهِ وَ آلِهٖ وَ سَلَّم جَآءَ ذَاتَ يَوْمٍ وَالْبُشْرىٰ فِيْ وَجْهِهٖ فَقُلْنَا اِنَّا لَنَرَى الْبُشْرىٰ فِيْ وَجْهِكَ فَقَالَ اِنَّهٗ اَتَانِي الْمَلَكُ فَقَالَ يَا مُحَمَّدُ اِنَّ رَبَّكَ يَقُوْلُ اَمَا يُرْضِيْكَ اَنَّهٗ لَا يُصَلِّيْ عَلَيْكَ اَحَدٌ اِلَّا صَلَّيْتُ عَلَيْهِ عَشْرًا وَلَا يُسَلِّمُ عَلَيْكَ اَحَدٌ اِلَّا سَلَّمْتُ عَلَيْهِ عَشْرًا ۔

(صَلَّى اللّٰهُ عَلٰى حَبِيْبِهٖ مُحَمَّدٍ وَّآلِهٖ وَسَلَّمْ)

۵۔ نسائی شریف کی دوسری روایت جلد اوّل ص ۱۹۱ میں ہے عَنْ اَبِيْ طَلْحَةَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ تَعَالٰى عَلَيْهِ وَآلِهٖ وَسَلَّمْ جَآءَ ذَاتَ يَوْمٍ وَالْبُشْرىٰ يُرىٰ فِيْ وَجْهِهٖ فَقَالَ اِنَّهٗ جَآءَنِيْ جِبْرَائِيْلُ عَلَيْهِ السَّلَامُ فَقَالَ اِنَّ رَبَّكَ يَقُوْلُ اَمَا يُرْضِيْكَ يَا مُحَمَّدُ اَنْ لَّا يُصَلِّيْ عَلَيْكَ اَحَدٌ مِّنْ اُمَّتِكَ اِلَّا صَلَّيْتُ عَلَيْهِ عَشْرًا وَلَا يُسَلِّمُ عَلَيْكَ اَحَدٌ مِّنْ اُمَّتِكَ اِلَّا سَلَّمْتُ عَلَيْهِ عَشْرًا ۔

حضرت ابوطلحہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے ہے کہ ایک دن رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ وسلم تشریف لائے آپ کے چہرہ انور سے خوشی ظاہر ہو رہی تھی آپ نے فرمایا حضرت جبرائیل میرے پاس آئے اور عرض کیا آپ کا رب فرماتا ہے اے محمد (صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم) کیا آپ اس پر راضی نہیں کہ آپ کا کوئی امتی آپ پر ایک دفعہ درود شریف بھیجے تو میں اس پر دس رحمتیں نازل کروں اور آپ کا کوئی امتی آپ پر ایک دفعہ سلام بھیجے تو میں اس پر دس دفعہ سلام بھیجوں۔

(صَلَّى اللّٰهُ عَلٰى حَبِيْبِهٖ مُحَمَّدٍ وَّآلِهٖ وَسَلَّمْ)

ایک دفعہ درود شریف پڑھنے سے اُحد پہاڑ جتنی نیکیاں حاصل ہوتی ہیں:

۶۔ تفسیر مظہری جلد ۷ صفحہ ۳۷۹، القول البدیع ص ۱۱۸ میں ہے عَنْ عَلِيِّ بْنِ اَبِيْ طَالِبٍ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ تَعَالٰى عَلَيْهِ وَآلِهٖ وَسَلَّمْ قَالَ مَنْ صَلَّى عَلَيَّ صَلٰوةً كَتَبَ اللّٰهُ لَهٗ قِيْرَاطًا وَالْقِيْرَاطُ مِثْلُ اُحُدٍ

سیدنا حیدر کرار حضرت علی کرم اللہ وجہہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا جس نے مجھ پر ایک دفعہ درود شریف پڑھا اس کے لیے قیراط جتنی نیکیاں لکھی جاتی ہیں اور قیراط بھی وہ جو اُحد پہاڑ کی مثل ہے۔ اس روایت کو عبدالرزاق نے اپنی جامع میں سند حسن کے ساتھ روایت کیا۔

(صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی حَبِیْبِہٖ مُحَمَّدٍ وَّآلِہٖ وَسَلَّمْ)

درود شریف سے گناہ ایسے مٹتے ہیں جیسے پانی سے آگ:

۷۔ تفسیر مظہری جلد ۷ ص ۳۷۹ میں ہے کہ سیدنا حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا: اَلصَّلٰوۃُ عَلَی النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّمْ اَمْحَقُ لِلْخَطَایَا مِنَ الْمَاءِ لِلنَّارِ۔

حضور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم پر درود شریف بھیجنا پانی کا آگ کو بجھانے سے کہیں زیادہ گناہوں کو مٹانے والا ہے۔

(صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی حَبِیْبِہٖ مُحَمَّدٍ وَّآلِہٖ وَسَلَّمْ)

روح البیان جلد ۷ صفحہ ص ۲۲۴ میں ان الفاظ کے ساتھ یہی ذکر ہے۔

قَالَ الصِّدِّیْقُ الْاَکْبَرُ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ اَلصَّلٰوۃُ عَلَیْہِ اَمْحَقُ لِلذُّنُوْبِ مِنَ الْمَاءِ الْبَارِدِ لِلنَّارِ

حضور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم پر درود شریف گناہوں کے مٹانے کا ذریعہ ہے اور سلام غلاموں کو آزاد کرنے سے افضل ہے۔

۸۔ القول البدیع ص ۱۲۰ میں ہے عَنْ اَبِیْ بَکْرِنِ الصِّدِّیْقِ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ وَاِسْمُہٗ عَبْدُ اللّٰہِ بْنُ عُثْمَانَ قَالَ اَلصَّلٰوۃُ عَلَی النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَ آلِہٖ وَسَلَّمْ اَمْحَقُ لِلْخَطَایَا مِنَ الْمَاءِ لِلنَّارِ وَالسَّلَامُ عَلَی النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَ آلِہٖ وَ سَلَّمْ اَفْضَلُ مِنْ عِتْقِ الرِّقَابِ وَحُبُّ رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ

تَعَالیٰ عَلَیْهِ وَ آلِهٖ وَ سَلَّم اَفْضَلُ مِنْ مَهْجِ الْاَنْفُسِ وَقَالَ مِنْ ضَرْبِ السَّیْفِ فِیْ سَبِیْلِ اللهِ۔

حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے ہے ان کا نام عبداللہ بن عثمان ہے فرماتے ہیں حضور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم پر درود شریف بھیجنا پانی کا آگ کو بجھانے سے کہیں زیادہ گناہوں کا مٹانے والا ہے اور آپ کی بارگاہ میں سلام عرض کرنا غلاموں کے آزاد کرنے سے افضل ہے اور محبوب پیغمبر صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم سے محبت جانیں قربان کرنے یا راہ خدا میں تلوار چلانے سے افضل ہے۔

(صَلَّی اللهُ عَلٰی حَبِیْبِهٖ مُحَمَّدٍ وَّآلِهٖ وَسَلَّمْ)

درود شریف شفاعت کا ہدیہ ہے:

۹۔ روح البیان جلد ۷ ص ۲۲۴ میں ہے فَاِنَّ الصَّلَوَاتُ ثَمَنُ الشَّفَاعَةِ فَاِذَا اَدُّوا الثَّمَنَ الْیَوْمَ یُرْجٰی اَنْ یُّحْرَزُوا الْمُثْمَنُ یَوْمَ الْقِیَامَةِ

بیشک درود شریف شفاعت کا ہدیہ ہے آج دنیا میں ہدیہ ادا کرو گے تو امید ہے کہ قیامت کے دن ہدیہ بھیجنے والے رحیم وکریم رب کی حفاظت میں رہیں۔

(صَلَّی اللهُ عَلٰی حَبِیْبِهٖ مُحَمَّدٍ وَّآلِهٖ وَسَلَّمْ)

کثرت سے درود شریف پڑھنے والا بروز قیامت حضور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کے سب سے زیادہ قریب ہوگا:

۱۰۔ ترمذی شریف جلد ۱ ص ۶۴ باب الصلوٰۃ علی النبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم میں ہے عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ مَسْعُوْدٍ اِنَّ رَسُوْلَ اللهِ صَلَّی اللهُ تَعَالٰی عَلَیْهِ وَ آلِهٖ وَ سَلَّم قَالَ اَوْلَی النَّاسِ بِیْ یَوْمَ الْقِیَامَةِ اَکْثَرُهُمْ عَلَیَّ صَلٰوةً۔

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا قیامت کے دن لوگوں میں سے میرے قریب سب

سے زیادہ وہ ہوگا جو مجھ پر کثرت سے درود شریف پڑھتا ہے۔

(صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی حَبِیْبِہٖ مُحَمَّدٍ وَّاٰلِہٖ وَسَلَّمْ)

درود شریف کا پڑھنا شفاعت کا طلب کرنا ہے:

۱۱۔ روح البیان جلد ۷ ص ۲۲۰ میں ہے صَلٰوۃُ الْمُؤْمِنِیْنَ عَلٰی غَیْرِ النَّبِیِّ دُعَآءٌ وَعَلَی النَّبِیِّ طَلَبُ الشَّفَاعَۃِ۔

مومن کی صلاۃ غیر نبی پر دعا ہے اور حضور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ وسلم پر درود شریف بھیجنا آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ وسلم سے شفاعت کا طلب کرنا ہے۔

(صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی حَبِیْبِہٖ مُحَمَّدٍ وَّاٰلِہٖ وَسَلَّمْ)

امت چونکہ شفاعت کی محتاج ہے لہٰذا درود شریف پڑھنے کی زیادہ حقدار ہے:

۱۲۔ روح البیان جلد ۷ ص ۲۲۳ میں ہے فَاِنَّہٗ تَعَالٰی مَعَ اِسْتِغْنَائِہٖ اِذْ کَانَ مُصَلِّیًا عَلَیْہِ کَانَ الْاُمَّۃُ اَوْلٰی بِہٖ لِاِحْتِیَاجِھِمْ اِلٰی شَفَاعَتِہٖ۔

جب اللہ تبارک وتعالیٰ غنی بے پرواہ بے نیاز ہونے کے باوجود آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ وسلم پر صلوٰۃ بھیجتا ہے تو پھر امت تو آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ وسلم پر درود شریف بھیجنے کی زیادہ حقدار ہے کہ یہ آپ کی شفاعت کی بھی محتاج ہے۔

(صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی حَبِیْبِہٖ مُحَمَّدٍ وَّاٰلِہٖ وَسَلَّمْ)

درود شریف معرفت کا ذریعہ ہے:

۱۳۔ روح البیان جلد ۷ ص ۲۲۴ میں ہے بِقَدْرِ صَلَوَاتِھِمْ عَلَیْہِ تَحْصِلُ الْمَعْرِفَۃُ بَیْنَھُمْ وَبَیْنَہٗ۔

درود شریف پڑھنے کے مقدار کے مطابق درود شریف پڑھنے والے کو حضور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ وسلم سے معرفت حاصل ہوتی ہے۔

(صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی حَبِیْبِہٖ مُحَمَّدٍ وَّاٰلِہٖ وَسَلَّمْ)

درود شریف پڑھنے والوں کی زبان قیامت کے دن سفید ہوگی:

۱۴۔ روح البیان جلد ۷ ص ۲۲۴ میں ہے عَلَامَةُ الْمُصَلِّيْ يَوْمَ الْقِيَامَةِ اَنْ يَّكُوْنَ لِسَانُهٗ اَبْيَضَ وَعَلَامَةُ التَّارِكِ اَنْ يَّكُوْنَ لِسَانُهٗ اَسْوَدُ۔

قیامت کے دن درود شریف پڑھنے والوں کی نشانی یہ ہوگی کہ ان کی زبان سفید ہوگی اور درود شریف کے نہ پڑھنے والوں کی نشانی ان کی سیاہ زبان ہوگی۔

(صَلَّى اللّٰهُ عَلٰى حَبِيْبِهٖ مُحَمَّدٍ وَّاٰلِهٖ وَسَلَّمْ)

جو یہ چاہتا ہو کہ درود شریف پڑھنے کا ثواب اتنا زیادہ ہو کہ بہت بڑی ترازو میں وزن ہو تو وہ یہ درود شریف پڑھے۔

۱۵۔ ابوداؤد شریف جلد اوّل ص ۱۴۹ القولُ البدیع ص ۴۳ میں ہے عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ تَعَالٰى عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ مَنْ سَرَّهٗ اَنْ يُّكْتَالَ بِالْمِكْيَالِ الْاَوْفٰى اِذَا صَلّٰى عَلَيْنَا اَهْلَ الْبَيْتِ فَلْيَقُلْ اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدِنِ النَّبِيِّ الْاُمِّيِّ وَاَزْوَاجِهٖ اُمَّهَاتِ الْمُؤْمِنِيْنَ وَذُرِّيَّتِهٖ وَاَهْلِ بَيْتِهٖ كَمَا صَلَّيْتَ عَلٰى اِبْرَاهِيْمَ اِنَّكَ حَمِيْدٌ مَّجِيْدٌ۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ و آلہ وسلم نے ارشاد فرمایا جو یہ چاہتا ہو کہ جب وہ ہم پر ہمارے اہل بیت اطہار پر درود شریف پڑھے تو (اس کے درود شریف کا ثواب اتنا زیادہ ہو کہ) اس کا ثواب بہت بڑے پیمانہ سے ناپا جائے (بہت بڑی ترازو سے اس کا وزن ہو گویا اتنا زیادہ ثواب ہو کہ کسی چھوٹی ترازو میں نہ تو سما سکے اور نہ ہی اس کا وزن ہو سکے اس کے وزن کے لئے سب سے بڑے ترازو کی ضرورت ہو) تو وہ یہ درود شریف پڑھے: اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدِنِ النَّبِيِّ الْاُمِّيِّ وَاَزْوَاجِهٖ اُمَّهَاتِ الْمُؤْمِنِيْنَ وَذُرِّيَّتِهٖ وَاَهْلِ بَيْتِهٖ كَمَا صَلَّيْتَ عَلٰى اِبْرَاهِيْمَ اِنَّكَ حَمِيْدٌ مَّجِيْدٌ۔

سیّدنا حضرت علی کرم اللہ وجہہ سے مروی درود شریف:

۱۶۔ القول البدیع ص ۴۴ میں سیّدنا حیدر کرار حضرت علی کرم اللہ وجہہ سے یہی درود شریف ان الفاظ کے ساتھ ہے اَللّٰھُمَّ اجْعَلْ صَلَاتَكَ وَبَرَكَاتِكَ عَلٰى مُحَمَّدِنِ النَّبِيِّ الْاُمِّيِّ الخ اس سے آگے وہی الفاظ ہیں جو اوپر ابھی ذکر ہوئے ہیں۔

حضرت حسن بصری سے درود شریف کے الفاظ:

۱۷۔ القول البدیع ص ۴۶ میں حضرت حسن بصری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے یہ درود شریف ان الفاظ کے ساتھ ہے: اَللّٰھُمَّ اجْعَلْ صَلَوَاتِكَ وَبَرَكَاتِكَ عَلٰى آلِ اَحْمَدَ كَمَا جَعَلْتَهَا عَلٰى آلِ اِبْرَاهِيْمَ اِنَّكَ حَمِيْدٌ مَّجِيْدٌ القول البدیع ص ۴۷ میں حضرت حسن بصری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے ان الفاظ سے بھی یہ درود شریف منقول ہے: اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَّعَلٰى آلِ مُحَمَّدٍ وَاَصْحَابِهٖ وَاَوْلَادِهٖ وَاَهْلِ بَيْتِهٖ وَذُرِّيَّتِهٖ وَمُحِبِّيْهِ وَتَبَاعِهٖ وَاَشْيَاعِهٖ وَعَلَيْنَا مَعَهُمْ اَجْمَعِيْنَ يَا اَرْحَمَ الرَّاحِمِيْنَ۔

۱۸۔ جو چاہتا ہو کہ وہ حضور نبی کریم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم کے حوض سے پیالہ بھر کے پیئے وہ یہ درود شریف ہے:

القول البدیع ص ۴۷ میں ہے حضرت حسن بصری رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں مَنْ اَرَادَ اَنْ يَّشْرِبَ بِالْكَاْسِ الْاَوْفٰى مِنْ حَوْضِ الْمُصْطَفٰى الخ

جس کا ارادہ ہو کہ وہ محبوب پیغمبر صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کے حوض سے پیالہ بھر کے پیئے وہ یہ درود شریف پڑھے اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَّعَلٰى آلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَاَوْلَادِهٖ وَاَزْوَاجِهٖ وَ ذُرِّيَّتِهٖ وَاَهْلِ بَيْتِهٖ وَاَصْهَارِهٖ وَاَنْصَارِهٖ وَاَشْيَاعِهٖ وَمُحِبِّيْهِ وَاُمَّتِهٖ وَعَلَيْنَا مَعَهُمْ اَجْمَعِيْنَ يَا اَرْحَمَ الرَّاحِمِيْنَ۔ (اَصھار صِھْرٌ کی جمع ہے بمعنی قرابت یا داماد)

علامہ سخاوی رحمۃ اللہ تعالٰی علیہ فرماتے ہیں ذَکَرَہُ الْقَاضِیْ عَیَاض فِی الشِّفَا یعنی اسے قاضی عیاض نے شفا شریف میں ذکر کیا ہے۔

(صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی حَبِیْبِہٖ مُحَمَّدٍ وَّاٰلِہٖ وَسَلَّمْ)

حضرت ابوالحسن کرخی سے درود شریف کے الفاظ:

۱۹۔ القول البدیع ص ۲۷ میں حضرت ابوالحسین کرخی رحمۃ اللہ تعالٰی علیہ سے ان الفاظ کے ساتھ درود شریف ہے۔ اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ مِلأَ الدُّنْیَا وَمِلأَ الْاٰخِرَۃِ وَبَارِكْ عَلٰی مُحَمَّدٍ مِلأَ الدُّنْیَا وَمِلأَ الْاٰخِرَۃِ وَارْحَمْ مُحَمَّدًا مِلأَ الدُّنْیَا وَمِلأَ الْاٰخِرَۃِ وَسَلِّمْ عَلٰی مُحَمَّدٍ مِلأَ الدُّنْیَا وَمِلأَ الْاٰخِرَۃِ:

ان الفاظ سے درود شریف پڑھنے والے اعرابی کی بارگاہ رسالت میں شان وعزت اور اس سے دل کو خوش کرنے والا ثواب:

۲۰۔ القول البدیع ص ۲۷ میں ہے:

وَیُرْوٰی عَنْ اَبِی الْحَسَنِ وَاَبِیْ عُمَارَۃَ بْنِ زَیْدِنِ الْمَدَنِیِّ وَمُحَمَّدِ بْنِ اِسْحٰقَ الْمُطَّلِبِیِّ قَالُوْا بَیْنَمَا رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ تعالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ فِی الْمَسْجِدِ اِذَا رَجُلٌ مُلَثَّمٌ بِلِثَامٍ فَاَسْفَرَ عَنْ لِثَامِہٖ وَاَفْصَحَ عَنْ مَلَامِہٖ وَقَالَ اَلسَّلَامُ عَلَیْکُمْ یَا اَھْلَ الْعِزِّ الشَّامِخِ وَالْکَرَمِ الْبَاذِخِ فَاَجْلَسَہُ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ بَیْنَہٗ وَبَیْنَ اَبِیْ بَکْرٍ فَنَظَرَ اَبُوْ بَکْرٍ اِلَی الْاَعْرَابِیِّ وَقَالَ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ اَتُجْلِسُہٗ بَیْنِیْ وَبَیْنَكَ وَلَا اَعْلَمُ عَلَی الْاَرْضِ اَحَبَّ اِلَیْكَ مِنِّیْ فَقَالَ لَہٗ اِنَّ الْاَعْرَابِیَّ اَخْبَرَنِیْ عَنْہُ جِبْرَائِیْلُ عَلَیْہِ السَّلَامُ اِنَّہٗ یُصَلِّیْ عَلَیَّ صَلَاۃً لَمْ یُصَلِّھَا عَلَیَّ اَحَدٌ قَبْلَہٗ فَقَالَ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ کَیْفَ یُصَلِّیْ عَلَیْكَ حَتّٰی اُصَلِّیَ عَلَیْكَ مِثْلَہٗ فَقَالَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ یَا اَبَا بَکْرٍ اِنَّہٗ یَقُوْلُ اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ

وَعَلٰی آلِ مُحَمَّدٍ فِی الْاَوَّلِیْنَ وَالْاٰخِرِیْنَ وَفِی الْمَلَاءِ الْاَعْلٰی اِلٰی یَوْمِ الدِّیْنِ فَقَالَ یَارَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ فَمَا ثَوَابُ ھٰذِہِ الصَّلَاۃِ قَالَ یَااَبَابَکْرٍ لَقَدْ سَاَلْتَنِیْ عَمَّا لَا اَقْدِرُ اَنْ اُحْصِیَہٗ فَلَوْ کَانَتِ الْبِحَارُ مِدَادًا وَالْاَشْجَارُ اَقْلَامًا وَالْمَلَائِکَۃُ کِتَابًا یَکْتُبُوْنَ لَفَنَی الْمِدَادُ وَتَکَسَّرَتِ الْاَقْلَامُ وَلَمْ تَبْلُغِ الْمَلَائِکَۃُ ثَوَابَ ھٰذِہِ الصَّلٰوۃِ۔

ابوالحسن اور ابوعمارۃ بن زید مدنی اور محمد بن اسحٰق مطلبی سے روایت کی گئی ہے یہ تینوں فرماتے ہیں کہ ہم مسجد شریف میں حضور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کے پاس بیٹھے ہوئے تھے کہ ایک شخص جس نے نقاب سے اپنا منہ سر لپیٹا ہوا تھا حاضر ہوا اس نے اپنے چہرہ سے نقاب کھولا اور فصاحت سے کلام کیا اس نے کہا اے عالی نسب عزت وشان والے اور بلند شان کرم والے السلام علیکم حضور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے اسے اپنے اور حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے درمیان بٹھایا حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اس اعرابی کی طرف دیکھا اور عرض کیا یارسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم آپ نے اس اعرابی کو اپنے اور میرے درمیان بٹھایا ہے حالانکہ میں سمجھتا ہوں کہ روئے زمین پر مجھ سے زیادہ پیارا آپ کو کوئی نہیں محبوب پیغمبر صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا حضرت جرائیل علیہ السلام نے اس اعرابی کے متعلق مجھے بتایا ہے کہ یہ مجھ پر وہ درود شریف پڑھتا ہے جو اس سے پہلے کبھی کسی نے نہیں پڑھا حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے عرض کیا یارسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم یہ آپ پر کیسے درود شریف پڑھتا ہے میں بھی اسی کی مثل پڑھوں گا حضور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا اے ابوبکر یہ پڑھتا ہے اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّعَلٰی آلِ مُحَمَّدٍ فِی الْاَوَّلِیْنَ وَالْاٰخِرِیْنَ وَفِی الْمَلَاءِ الْاَعْلٰی اِلٰی یَوْمِ الدِّیْنِ حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے عرض کیا یارسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم اس درود شریف کے پڑھنے

کا ثواب کیا ہے۔ حضور نبی کریم رؤف الرحیم رحمۃ للعلمین صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا اے ابوبکر تو نے وہ ثواب پوچھا ہے جس کے شمار کا کسی کو اندازہ ہی نہیں اور نہ ہی کوئی اسے شمار کر سکتا ہے اگر تمام سمندروں کے پانی سیاہی بن جائیں تمام درختوں کی قلمیں بن جائیں اور فرشتے (اس کا ثواب) لکھنے بیٹھ جائیں تو سیاہی ختم ہو جائے قلم ٹوٹ جائیں۔ فرشتے اس درود شریف کا ثواب پورا نہ لکھ سکیں۔

(صَلَّى اللّٰهُ عَلٰى حَبِيْبِهٖ مُحَمَّدٍ وَّآلِهٖ وَسَلَّمْ)

اللہ تبارک وتعالیٰ جو بڑا ہی رحیم وکریم منان ورحمان ہے ارحم الراحمین ہے اس کے اپنے بندوں پر اتنے انعامات واکرام ہیں کہ عقل دنگ رہ جاتی ہے جہاں تک بندے کی سوچ خیال قیاس، گمان جاتا ہے اس سے کہیں بڑھ کر اس کا رحم وکرم اور انعام ہے۔ مشکوٰۃ شریف باب ثواب تسبیح وتحمید میں ہے کہ اللہ تبارک وتعالیٰ نے فرمایا اے موسیٰ لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰه پڑھنے کا اتنا ثواب ہے کہ میرے سوا ساتوں آسمان اور ان کی آبادی اور ساتوں زمینیں ایک پلڑے میں رکھ دی جائیں اور لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰه دوسرے پلڑے میں تو لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰه ان سب پر بھاری ہوگا۔

(صَلَّى اللّٰهُ عَلٰى حَبِيْبِهٖ مُحَمَّدٍ وَّآلِهٖ وَسَلَّمْ)

پیاری دعا کا ثواب بھی پیارا:

۲۱۔ القول البدیع ص ۴۳ میں ہے عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُمَا قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ تعالیٰ عَلَيْهِ وَآلِهٖ وَسَلَّمَ مَنْ قَالَ جَزَى اللّٰهُ عَنَّا مُحَمَّدًا مَا هُوَ اَهْلُهٗ اَتْعَبَ سَبْعِيْنَ مَلَكًا اَلْفَ صَبَاحٍ۔

حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا جو یہ دعا کرے جَزَى اللّٰهُ عَنَّا مُحَمَّدًا مَا هُوَ اَهْلُهٗ تو اس کا اتنا ثواب ہے کہ ستر فرشتے ایک ہزار دن تک اس کا ثواب لکھتے لکھتے تھک جائیں گے۔

اس کو ابونعیم نے حلیہ میں طبرانی نے معجم الکبیر اور اوسط میں ابن بشکوال اور رشید عطار نے بھی روایت کیا ہے۔

نزھۃ المجالس میں طبرانی کے حوالہ سے حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے ہے کہ جو صبح وشام یہ درود شریف پڑھے اَللّٰھُمَّ رَبَّ مُحَمَّدٍ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّعَلٰی آلِ مُحَمَّدٍ وَاجْزِ مُحَمَّدًا صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّمَ مَاھُوَ اَھْلُہٗ۔ اس کا ثواب ستر فرشتے ایک ہزار دن تک لکھتے لکھتے تھک جائیں گے۔

(صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی حَبِیْبِہٖ مُحَمَّدٍ وَّآلِہٖ وَسَلَّمْ)

درود شریف پڑھنے والے کے لیے پل صراط پرنور ہوگا:

۲۲۔ القول البدیع ص ۲۴۴ میں سیدنا حیدر کرار حضرت علی کرم اللہ وجہہ سے ہے کہ حضور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ وسلم نے فرمایا اَلصَّلٰوۃُ عَلَیَّ نُوْرٌ لَّکُمْ یَوْمَ الْقِیَامَۃِ عِنْدَ ظُلْمَۃِ الصِّرَاطِ۔ مجھ پر درود شریف بھیجنا بروز قیامت تمہارے لئے پل صراط کے اندھیرے میں نور ہوگا۔

(صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی حَبِیْبِہٖ مُحَمَّدٍ وَّآلِہٖ وَسَلَّمْ)

درود شریف پڑھنے والے کے لئے پل صراط پرنور بھی ہوگا اور وہ جہنمی بھی نہیں ہوگا:

۲۳۔ دلائل الخیرات میں حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ وسلم نے فرمایا: لِلْمُصَلِّیْ عَلَیَّ نُوْرٌ عَلَی الصِّرَاطِ وَمَنْ کَانَ عَلَی الصِّرَاطِ مِنْ اَھْلِ النُّوْرِ لَمْ یَکُنْ مِنْ اَھْلِ النَّارِ۔

مجھ پر درود شریف پڑھنے والے کے لئے پل صراط پرنور ہوگا اور جو پل صراط پر اہل نور سے ہوگا وہ ہرگز اہل جہنم سے نہیں ہوگا۔

(صَلَّى اللّٰهُ عَلٰى حَبِيْبِهٖ مُحَمَّدٍ وَّآلِهٖ وَسَلَّمْ)

جنت میں حضور نبی کریم صلی اللہ تعالٰی علیہ وآلہ وسلم کے قبہ مبارک میں صرف وہی داخل ہوں گے جو درود شریف کثرت سے پڑھتے ہیں:

۲۴۔ نزھۃ المجالس جلد نمبر ۲ ص ۱۱۱ میں ہے کہ حضرت جبرائیل علیہ السلام نے حضور نبی کریم رؤف الرحیم رحمۃ اللعالمین صلی اللہ تعالٰی علیہ وآلہ وسلم کی خدمت اقدس میں عرض کیا یارسول اللہ صلی اللہ تعالٰی علیہ وآلہ وسلم اِنَّ اللّٰهَ تَعَالٰى قَدْ اَعْطَاكَ قُبَّةً فِي الْجَنَّةِ عَرْضُهَا ثَلَاثُمِائَةٍ قَدْ حَفَّتْهَا رِيَاحُ الْكَرَامَةِ لَا يَدْخُلُهَا اِلَّا مَنْ اَكْثَرَ الصَّلٰوةَ عَلَيْكَ۔

بیشک اللہ تبارک وتعالٰی نے آپ صلی اللہ تعالٰی علیہ وآلہ وسلم کو جنت میں ایک قبہ عطا فرمایا ہے جس کا عرض تین سو سال کی راہ ہے کرامت کی ہواؤں نے اسے ڈھانپ رکھا ہے اس میں صرف وہی لوگ داخل ہوں گے جو (دنیا میں) آپ صلی اللہ تعالٰی علیہ وآلہ وسلم پر کثرت سے درود شریف پڑھتے ہیں۔

(صَلَّى اللّٰهُ عَلٰى حَبِيْبِهٖ مُحَمَّدٍ وَّآلِهٖ وَسَلَّمْ)

کثرت سے درود شریف پڑھنے والوں کی موت کے وقت تمام مخلوق بحکم الٰہی اس کے لئے مغفرت کی دعا کرتے ہیں:

۲۵۔ نزھۃ المجالس جلد نمبر ۲ ص ۱۱۰ میں ہے کہ حضور نبی کریم صلی اللہ تعالٰی علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا مَنْ اَكْثَرَ الصَّلٰوةَ عَلَيَّ فِيْ حَيَاتِهٖ اَمَرَ اللّٰهُ تَعَالٰى جَمِيْعَ الْمَخْلُوْقَاتِ اَنْ يَّسْتَغْفِرَ لَهٗ عِنْدَ مَمَاتِهٖ۔

جو اپنی زندگی میں مجھ پر کثرت سے درود شریف پڑھے اس کی موت کے وقت اللہ تبارک وتعالٰی تمام مخلوق کو حکم فرماتا ہے کہ اس شخص کی مغفرت کے لئے دعا کرو۔

(صَلَّى اللّٰهُ عَلٰى حَبِيْبِهٖ مُحَمَّدٍ وَّآلِهٖ وَسَلَّمْ)

درود شریف کثرت سے پڑھنے کے باعث بروز قیامت ہر مقام پر حضور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ وسلم کا قرب حاصل ہوگا:

۲۶۔ القول البدیع ص ۱۵۶ میں ہے عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ تَعَالٰی عَلَیْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ اِنَّ اَقْرَبَكُمْ مِنِّیْ یَوْمَ الْقِیَامَةِ فِیْ كُلِّ مَوْطِنٍ اَكْثَرُكُمْ عَلَیَّ صَلٰوةً فِی الدُّنْیَا

حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ وسلم نے فرمایا قیامت کے دن ہر مقام پر تم میں سے میرے نزدیک وہ شخص ہوگا جو دنیا میں تم میں سے مجھ پر کثرت سے درود شریف پڑھتا ہوگا۔ اس حدیث کو بیہقی نے حیاۃ الانبیاء میں تیمی نے اپنی ترغیب میں اور دیلمی نے مسند الفردوس میں روایت کیا ہے۔

(صَلَّی اللّٰهُ عَلٰی حَبِیْبِهٖ مُحَمَّدٍ وَّاٰلِهٖ وَسَلَّمْ)

درود شریف پڑھنے والے کو بروز قیامت شہدا کے ساتھ ٹھہرایا جائے گا اور لکھ دیا جائے گا کہ یہ نفاق اور جہنم سے بری ہے:

۲۷۔ القول البدیع ص ۱۰۳ میں حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے ہے کہ حضور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ وسلم نے فرمایا مَنْ صَلَّی عَلَیَّ صَلٰوةً وَّاحِدَةً صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ عَشْرًا وَمَنْ صَلّٰی عَلَیَّ عَشْرًا صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ مِائَةً وَمَنْ صَلّٰی عَلَیَّ مِائَةً كَتَبَ اللّٰهُ بَیْنَ عَیْنَیْهِ بَرَاءَةً مِنَ النِّفَاقِ وَبَرَاءَةً مِنَ النَّارِ وَاَسْكَنَهٗ یَوْمَ الْقِیَامَةِ مَعَ الشُّهَدَاءِ۔

جو مجھ پر ایک دفعہ درود شریف پڑھے اللہ تبارک وتعالیٰ اس پر دس رحمتیں نازل فرمائے گا اور جو دس دفعہ مجھ پر درود شریف پڑھے اللہ تبارک وتعالیٰ اس پر سو رحمتیں

نازل فرمائے گا اور جو سو دفعہ مجھ پر درود شریف پڑھے اللہ تبارک وتعالیٰ اس کی دونوں آنکھوں کے درمیان لکھ دے گا کہ یہ نفاق سے بھی آزاد ہے اور جہنم سے بھی آزاد ہے اور قیامت کے دن اسے شہیدوں کے ساتھ ٹھہرایا جائے گا۔ الترغیب والترہیب میں بھی یہ روایت منقول ہے۔

(صَلَّى اللّٰهُ عَلٰى حَبِيْبِهٖ مُحَمَّدٍ وَّآلِهٖ وَسَلَّمْ)

درود شریف سے باطنی پاکی حاصل ہوتی ہے:

۲۸۔ ابن ابی شیبہ جلد نمبر ۲ ص ۳۹۹ اور القول البدیع ص ۱۲۷ میں ہے عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ تَعَالٰى عَلَيْهِ وَآلِهٖ وَسَلَّمَ صَلُّوْا فَاِنَّ الصَّلٰوةَ عَلَيَّ زَكَاةٌ لَّكُمْ۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا مجھ پر درود شریف پڑھا کرو بیشک مجھ پر درود شریف پڑھنے سے تمہیں باطنی صفائی وپاکی حاصل ہوگی۔ مسند احمد میں بھی یہ روایت موجود ہے۔ ابوالشیخ نے اس روایت کو اپنی کتاب الصلوٰۃ النبویہ میں روایت کیا ہے۔ ابن ابی عاصم اور حارث نے بھی اسے روایت کیا ہے۔

(صَلَّى اللّٰهُ عَلٰى حَبِيْبِهٖ مُحَمَّدٍ وَّآلِهٖ وَسَلَّمْ)

درود شریف گناہوں کا کفارہ اور دل کی صفائی کا ذریعہ ہے:

۲۹۔ القول البدیع ص ۱۰۳ میں حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: صَلُّوْا عَلَيَّ فَاِنَّ الصَّلٰوةَ عَلَيَّ كَفَّارَةٌ لَّكُمْ وَزَكَاةٌ فَمَنْ صَلّٰى عَلَيَّ صَلٰوةً صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ عَشْرًا۔

مجھ پر درود شریف پڑھو بیشک مجھ پر درود شریف کا پڑھنا تمہارے لئے گناہوں کا کفارہ ہے اور دل کی صفائی کا ذریعہ ہے جو مجھ پر ایک دفعہ درود شریف

پڑھے اللہ تبارک وتعالیٰ اس پر دس رحمتیں نازل فرمائے گا۔ ابوالقاسم تیمی نے اپنی ترغیب میں بھی اس حدیث کو روایت کیا ہے۔ اور ابوبکر بن عاصم نے بھی۔

(صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی حَبِیْبِہٖ مُحَمَّدٍ وَّآلِہٖ وَسَلَّمْ)

دنیا و آخرت کے غموں پریشانیوں سے نجات کے لئے درود شریف کافی ہے:

۳۰۔ ابن ابی شیبہ جلد ۲ ص ۳۹۹ میں حضرت ابی ابن کعب رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے فرماتے ہیں قَالَ رَجُلٌ لِلنَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ تعالیٰ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّمَ اَرَئَیْتَ اِنْ جَعَلْتُ صَلَاتِیْ کُلَّھَا صَلٰوۃً عَلَیْكَ قَالَ اِذًا یَّکْفِیْكَ اللّٰہُ مَا اَھَمَّكَ مِنْ اَمْرِ دُنْیَاكَ وَآخِرَتِكَ۔

ایک شخص نے حضور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کی بارگاہ عالیہ میں عرض کیا یارسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم اگر میں اپنی تمام دعاؤں اور وظائف کی جگہ صرف آپ پر درود شریف ہی بھیجتا ہوں تو آپ کیسا خیال فرمائیں گے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا جب تو ایسا کرے تو یہ تیرے لئے دنیا و آخرت کے تمام غموں اور پریشانیوں سے نجات کے لئے کافی ہوگا۔ قول البدیع، مسند احمد اور ابن ابی عاصم میں بھی روایت موجود ہے۔

(صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی حَبِیْبِہٖ مُحَمَّدٍ وَّآلِہٖ وَسَلَّمْ)

اپنی تمام حاجات عرض کرنے اور دعاؤں کا وقت بھی اگر درود شریف پڑھنے میں گزارا جائے تو تمام دنیا و آخرت کی مشکلات حل اور غموں پریشانیوں سے نجات حاصل ہو جائے گی اور تمام گناہ بخش دیئے جائیں گے:

۳۱۔ مشکوٰۃ شریف ص ۸۶، ابن کثیر جلد ۳ ص ۵۲۶ میں حضرت ابی بن کعب رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے ہے کہ میں نے عرض کیا یَارَسُوْلَ اللّٰہِ صلی اللّٰہُ تعالیٰ عَلَیْہِ وَآلِہٖ

وَسَلَّمَ اِنِّیْ اُکْثِرُوالصَّلٰوۃَ عَلَیْكَ فَکَمْ اَجْعَلُ لَكَ مِنْ صَلَاتِیْ فَقَالَ مَاشِئْتَ قُلْتُ الرُّبْعَ قَالَ مَاشِئْتَ فَاِنْ زِدْتَ فَھُوَ خَیْرٌ لَّكَ قُلْتُ النِّصْفَ قَالَ مَاشِئْتَ فَاِنْ زِدْتَ فَھُوَ خَیْرٌ لَّكَ قُلْتُ فَالثُّلُثَیْنِ قَالَ مَاشِئْتَ فَاِنْ زِدْتَ فَھُوَ خَیْرٌ لَّكَ قُلْتُ اَجْعَلُ لَكَ صَلَاتِیْ کُلَّھَا قَالَ اِذًا یُّکْفٰی ھَمُّكَ وَیُغْفَرُلَكَ ذَنْبُكَ۔

یارسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ وسلم میں آپ پر کثرت سے درود شریف پڑھنا چاہتا ہوں تو میں اپنی دعاؤں سے کتنا وقت درود شریف کے لئے مقرر کروں فرمایا جتنا تو چاہے میں نے عرض کیا (وقت کا) چوتھائی حصہ مقرر کرلوں (باقی تین حصے وقت کے اپنے لئے دعاؤں میں اور دیگر ذکر اذکار میں) فرمایا جیسے تو چاہے اگر تو اس سے زیادہ (وقت درود شریف کے لئے) کرے تو تیرے لیے بہتر ہے میں نے عرض کیا آدھا وقت درود شریف کے لئے کرلیتا ہوں (بقیہ آدھا وقت اپنے لئے دعاؤں میں اور دیگر ذکر اذکار میں) فرمایا جیسے تو چاہے اگر درود شریف کے لئے تو زیادہ وقت کرلے تو تیرے لئے بہتر ہے میں نے عرض کیا دو حصے وقت درود شریف کے لئے کرلیتا ہوں (بقیہ ایک حصہ اپنے لئے دعاؤں کے لئے) فرمایا جیسے تو چاہے اگر درود شریف کے لئے زیادہ وقت کرے تو تیرے لئے بہتر ہے میں نے عرض کیا میں اپنا تمام وقت آپ کے لئے درود شریف کے لئے ہی کرلیتا ہوں فرمایا اگر تو ایسا کرے تو پھر تیرے تمام غموں پریشانیوں کی کفائت کی جائے گی اور تیرے گناہ بھی بخش دیئے جائیں گے۔

(صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی حَبِیْبِہٖ مُحَمَّدٍ وَّاٰلِہٖ وَسَلَّمْ)

ایک دفعہ درود شریف پڑھنے والے کو اللہ تبارک وتعالیٰ کی ستر رحمتیں حاصل ہوتی ہیں اور فرشتے ستر دفعہ اس کے لئے بخشش طلب کرتے ہیں:

۳۲۔ مشکوٰۃ شریف ص ۸۷، القول البدیع ص ۱۰۳، ابن کثیر جلد ۳ ص ۵۲۸ میں ہے عَنْ عَمْرِو بْنِ الْعَاصِ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ قَالَ مَنْ صَلّٰی عَلَی النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ تعالٰی عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّمَ وَاحِدَۃً صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَمَلَآئِکَتُہٗ بِھَا سَبْعِیْنَ صَلَاۃً۔

حضرت عمرو بن عاص رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ جو حضور نبی کریم رؤف الرحیم رحمۃ اللعالمین صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ وسلم پر ایک دفعہ درود شریف بھیجے اللہ تبارک وتعالیٰ اس پر ستر رحمتیں نازل فرماتا ہے اور اس کے فرشتے اس کے لئے ستر دفعہ بخشش طلب کرتے ہیں (فرشتوں کی بندوں کے لئے صلوٰۃ اس کے لئے بخشش طلب کرنا ہے۔ اسے احمد نے بھی روایت کیا۔

(صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی حَبِیْبِہٖ مُحَمَّدٍ وَّآلِہٖ وَسَلَّمْ)

جو سوز وعشق سے درود شریف پڑھے حضور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ وسلم قیامت کے روز اس کے شفیع بھی ہوں گے اور گواہ بھی:

۳۳۔ القول البدیع ص ۱۰۳۔ ۱۰۲ میں ہے عَنْ اَبِیْ ھُرَیْرَۃَ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّمْ مَنْ صَلّٰی عَلَیَّ عَشْرًا صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ مِاَۃً وَمَنْ صَلّٰی عَلَیَّ مِاَۃً صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ اَلْفًا وَمَنْ زَادَ صَبَابَۃً وَشَوْقًا کُنْتُ لَہٗ شَفِیْعًا وَشَھِیْدًا یَّوْمَ الْقِیَامَۃِ۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ وسلم نے فرمایا جو مجھ پر دس دفعہ درود شریف بھیجے اللہ تبارک وتعالیٰ اس پر سو رحمتیں نازل فرمائے گا اور جو مجھ پر سو دفعہ درود شریف بھیجے اللہ تبارک وتعالیٰ اس

پر ہزار رحمتیں نازل فرمائے گا اور جس نے سوز و عشق و شوق میں مجھ پر اس سے زیادہ دفعہ درود شریف پڑھا قیامت کے دن میں اس کا شفیع بھی ہوں گا اور گواہ بھی۔

(صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی حَبِیْبِہٖ مُحَمَّدٍ وَّآلِہٖ وَسَلَّمْ)

دنیا میں کثرت سے درود شریف پڑھنے والا قیامت کی ہولناکیوں سے جلد نجات پا جائے گا:

۳۴۔ القول البدیع ص ۱۲۱، شفا شریف جلد ۲ ص ۷۶ میں ہے عَنْ اَنَسٍ رَضِیَ اللّٰہُ تعالٰی عَنْہُ عَنْ رَّسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّمَ قَالَ یٰاَیُّھَا النَّاسُ اِنَّ اَنْجَاکُمْ یَوْمَ الْقِیَامَۃِ مِنْ اَھْوَالِھَا وَ مَوَاطِنِھَا اَکْثَرُکُمْ عَلَیَّ صَلٰوۃً فِیْ دَارِ الدُّنْیَا۔

حضرت انس رضی اللہ تعالٰی عنہ سے ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: اے لوگو! بیشک تم میں سے قیامت کی ہولناکیوں اور اس کے مقامات سے زیادہ جلد نجات پانے والا وہ شخص ہوگا جو دنیا میں مجھ پر کثرت سے درود شریف پڑھنے والا ہوگا۔ اسے ابوالقاسم تیمی نے اپنی ترغیب میں روایت کیا اور دیلمی نے مسند الفردوس میں روایت کیا۔

(صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی حَبِیْبِہٖ مُحَمَّدٍ وَّآلِہٖ وَسَلَّمْ)

درود شریف پڑھنے سے حضور نبی کریم صلی اللہ تعالٰی علیہ وآلہ وسلم کی شفاعت نصیب ہوگی:

۳۵۔ القول البدیع ص ۱۲۱ میں ہے عَنْ اَبِی الدَّرْدَاءِ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّمَ مَنْ صَلّٰی عَلَیَّ حِیْنَ یُصْبِحُ عَشْرًا وَحِیْنَ یُمْسِیْ عَشْرًا اَدْرَکَتْہُ شَفَاعَتِیْ یَوْمَ الْقِیَامَۃِ۔

حضرت ابوالدرداء رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا جو شخص مجھ پر صبح وشام دس دس دفعہ درود شریف بھیجے قیامت کے دن اسے میری شفاعت حاصل ہوگی۔ طبرانی نے اسے دو سندوں سے روایت کیا اور ابن ابی عاصم نے بھی اسے روایت کیا۔

(صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی حَبِیْبِہٖ مُحَمَّدٍ وَّآلِہٖ وَسَلَّمْ)

درود شریف پڑھنے والے کو شفاعت کی خوشخبری:

۳۶۔ الترغیب والترھیب ص ۵۰۴، القول البدیع ص ۴۲، ابن کثیر جلد ۳ ص ۵۲۹ میں ہے عَنْ رُوَیْفِعِ بْنِ ثَابِتِ نِ الْاَنْصَارِیِّ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّمَ مَنْ قَالَ اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّاَنْزِلْہُ الْمَقْعَدَ الْمُقَرَّبَ عِنْدَكَ یَوْمَ الْقِیَامَۃِ وَجَبَتْ لَہٗ شَفَاعَتِیْ۔

حضرت رویفع بن ثابت انصاری رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا جو شخص کہے (اس طرح درود شریف پڑھے) اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّاَنْزِلْہُ الْمَقْعَدَ الْمُقَرَّبَ عِنْدَكَ یَوْمَ الْقِیَامَۃِ تو اس کے لئے میری شفاعت واجب ہوگئی۔

اس حدیث کو امام احمد حنبل، اسماعیل قاضی، طبرانی، ابن بشکوال اور ابن ابی الدنیا نے بھی روایت کیا۔

(صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی حَبِیْبِہٖ مُحَمَّدٍ وَّآلِہٖ وَسَلَّمْ)

درود شریف پڑھنے والے کو شفاعت کی خوشخبری:

۳۷۔ القول البدیع ص ۹۴۔ ۱۹۳ میں ہے عَنْ عَائِشَۃَ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْھَا قَالَتْ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّمَ مَنْ صَلّٰی عَلَیَّ یَوْمَ الْجُمُعَۃِ کَانَ شَفَاعَتُہٗ لَہٗ عِنْدِیْ یَوْمَ الْقِیَامَۃِ۔

ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے ہے فرماتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا جو جمعہ کے دن مجھ پر درود شریف پڑھے قیامت کے دن اس کے لئے میری شفاعت ہوگی۔ اسے دیلمی نے روایت کیا ہے:

(صَلَّى اللّٰهُ عَلٰى حَبِيْبِهٖ مُحَمَّدٍ وَّآلِهٖ وَسَلَّمْ)

درود شریف پڑھنے والے کے لئے شفاعت کی خوشخبری:

۳۸۔ القول البدیع ص ۱۲۱ میں ہے عَنْ اَبِیْ بَکْرِ نِ الصِّدِّیْقِ رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهُ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ تَعَالٰى عَلَيْهِ وَآلِهٖ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ مَنْ صَلَّى عَلَيَّ كُنْتُ شَفِيْعَهٗ يَوْمَ الْقِيَامَةِ۔

سیدنا حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کو سنا آپ ﷺ نے فرمایا کہ جو مجھ پر درود شریف بھیجے قیامت کے دن میں اس کا شفیع ہوں گا۔ اسے ابن شاہین نے اپنی ترغیب میں بھی روایت کیا اور ابن بشکوال نے بھی۔

(صَلَّى اللّٰهُ عَلٰى حَبِيْبِهٖ مُحَمَّدٍ وَّآلِهٖ وَسَلَّمْ)

درود شریف پڑھنے والے کے لئے شفاعت کی خوشخبری:

۳۹۔ القول البدیع ص ۱۲۲ میں بھی حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے ہے سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ تَعَالٰى عَلَيْهِ وَآلِهٖ وَسَلَّمَ فِيْ حَجَّةِ الْوَدَاعِ يَقُوْلُ اِنَّ اللّٰهَ عَزَّوَجَلَّ قَدْ وَهَبَ لَكُمْ ذُنُوْبَكُمْ عِنْدَ الْاِسْتِغْفَارِ فَمَنِ اسْتَغْفَرَ بِنِيَّةٍ صَادِقَةٍ غُفِرَ لَهٗ وَمَنْ قَالَ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ رَجَحَ مِيْزَانُهٗ وَمَنْ صَلّٰى عَلَيَّ كُنْتُ شَفِيْعَهٗ يَوْمَ الْقِيَامَةِ۔

میں نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم سے حجۃ الوداع میں سنا بیشک اللہ تبارک وتعالیٰ استغفار کے وقت تمہارے لئے تمہارے گناہ معاف فرمادیتا ہے جو

صدق نیت سے اپنے گناہوں کی معافی طلب کرے تو اس کے گناہ معاف ہوجاتے ہیں اور جو لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ کہے اس کا نیکیوں کا پلڑا وزن سے جھک جاتا ہے اور جو مجھ پر درود شریف بھیجے قیامت کے دن میں اس کا شفیع (شفاعت کرنے والا) ہوں گا۔

(صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی حَبِیْبِہٖ مُحَمَّدٍ وَّاٰلِہٖ وَسَلَّمْ)

درود شریف پڑھنے سے تمام انبیاء کرام کی شفاعت حاصل ہونا نیز سونے سے پہلے حج وعمرہ کے ثواب پانے کی صورت

۴۰۔ درۃ الناصحین ص ۸۹ میں ہے کہ حضور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ وسلم نے ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کو فرمایا: یَا عَائِشَۃُ لَا تَنَامِیْ حَتّٰی تَعْمَلِیْ اَرْبَعَۃَ اَشْیَاءَ حَتّٰی تَخْتِمِی الْقُرْاٰنَ وَحَتّٰی تَجْعَلِیَ الْاَنْبِیَاءَ لَکِ شُفَعَآءَ یَوْمَ الْقِیَامَۃِ وَحَتّٰی تَجْعَلِیَ الْمُسْلِمِیْنَ رَاضِیْنَ عَنْکِ وَحَتّٰی تَجْعَلِیْ حَجَّۃً وَّعُمْرَۃً فَدَخَلَ عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ فِی الصَّلٰوۃِ فَبَقَیْتُ عَلٰی فِرَاشِیْ حَتّٰی اَتَمَّ الصَّلٰوۃَ فَلَمَّا اَتَمَّھَا قُلْتُ یَارَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ فِدَاکَ اَبِیْ وَاُمِّیْ اَمَرْتَنِیْ بِاَرْبَعَۃِ اَشْیَاءَ لَا اَقْدِرُ فِیْ ھٰذِہِ السَّاعَۃِ اَنْ اَفْعَلَھَا فَتَبَسَّمَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ قَالَ اِذَا اقْرَأْتِ قُلْ ھُوَ اللّٰہُ اَحَدٌ ثَلَاثًا فَکَاَنَّکِ خَتَمْتِ الْقُرْاٰنَ وَاِذَا صَلَّیْتِ عَلَیَّ وَعَلَی الْاَنْبِیَاءِ مِنْ قَبْلِیْ فَقَدْ صِرْنَا لَکِ شُفَعَآءَ یَوْمَ الْقِیَامَۃِ وَاِذَا اسْتَغْفَرْتِ لِلْمُؤْمِنِیْنَ یَرْضَوْنَ عَنْکِ وَاِذَا قُلْتِ سُبْحَانَ اللّٰہِ وَالْحَمْدُ لِلّٰہِ وَلَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَاللّٰہُ اَکْبَرُ فَقَدْ حَجَجْتِ وَاعْتَمَرْتِ۔

اے عائشہ سونے سے پہلے چار کام کرلیا کر (۱) (سونے سے پہلے) پورا قرآن مجید پڑھ لیا کر (۲) (سونے سے پہلے تمام انبیاء کرام علیہم السلام کو قیامت کے دن کے لئے اپنا شفیع بنالیا کر (۳) سونے سے پہلے تمام مسلمانوں کو اپنے

پر راضی کرلیا کر (۴) سونے سے پہلے حج اور عمرہ کرلیا کر۔ یہ فرما کر حضور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ وسلم نماز پڑھنے لگ گئے میں اپنے بستر پر ہو رہی یہاں تک کہ آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ وسلم نے نماز ادا فرمالی جب آپ نماز سے فارغ ہوئے تو میں نے عرض کیا یارسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ وسلم آپ پر میرے ماں باپ قربان ہوں آپ نے مجھے سونے سے پہلے چار کام کرنے کا حکم ارشاد فرمایا ہے اتنے تھوڑے سے وقت میں میری طاقت ہی نہیں کہ میں انہیں سرانجام دے سکوں رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ وسلم نے تبسم فرمایا اور ارشاد فرمایا جب تو تین دفعہ قُلْ هُوَ اللّٰهُ اَحَدٌ (مکمل سورۃ اخلاص) پڑھ لے گی تو گویا تو نے مکمل قرآن مجید پڑھ لیا اور جب تو مجھ پر اور مجھ سے پہلے تمام انبیاء کرام علیہم السلام پر درود شریف بھیجے۔ تو قیامت کے دن ہم ضرور تیرے لئے شفیع ہوں گے اور جب تو تمام مسلمانوں کے لئے بخشش کی دعا کرے گی تو تمام مسلمان تجھ سے راضی ہوں گے۔ اور جب تو نے سُبْحَانَ اللّٰهِ وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ وَلَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاللّٰهُ اَكْبَر پڑھ لیا تو تو نے ضرور حج وعمرہ کرلیا (حج وعمرہ کا ثواب حاصل کرلیا)۔

(صَلَّی اللّٰهُ عَلٰی حَبِيْبِهٖ مُحَمَّدٍ وَّاٰلِهٖ وَسَلَّمْ)

جو چاہتا ہو کہ جب بارگاہ الٰہی میں اس کی حاضری ہو تو رب تعالیٰ اس پر راضی ہو تو وہ کثرت سے درود شریف پڑھے:

۴۱۔ القول البدیع ص ۱۲۲، کشف الغمہ ص ۲۷۱ میں ہے عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهَا قَالَتْ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ تَعَالٰى عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ مَنْ سَرَّهٗ اَنْ يَّلْقَى اللّٰهَ رَاضِيًا فَلْيُكْثِرِ الصَّلٰوةَ عَلَيَّ۔

ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا فرماتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ وسلم نے فرمایا جسے یہ پسند ہو کہ جب وہ بارگاہ الٰہی میں حاضر ہو تو

اللہ تبارک وتعالیٰ اس پر راضی ہوتو وہ مجھ پر کثرت سے درود شریف بھیجے۔ اس حدیث کو دیلمی نے مسند الفردوس میں ابن عدی نے کامل میں اور ابو سعید نے اپنی کتاب شرف المصطفیٰ میں روایت کیا۔

(صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی حَبِیْبِہٖ مُحَمَّدٍ وَّآلِہٖ وَسَلَّمْ)

درود شریف پڑھنے والے اور قرآن مجید کی تلاوت کرنے والے کے پاس بیٹھنے والا بد بخت نہیں ہوتا بلکہ وہ رحمت الٰہی میں آ جاتا ہے:

۴۲۔ القول البدیع ص ۱۲۲، سعادۃ الدارین ص ۶۱ میں ہے، عَنْ اَنَسٍ رَضِیَ اللّٰہ تعالیٰ عَنْہُ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّمَ قَالَ اِنَّ لِلّٰہِ سَیَّارَۃً مِنَ الْمَلٰئِکَۃِ یَطْلُبُوْنَ حَلَقَ الذِّکْرِ فَاِذَا اَ تَوْعَلَیْھَا حَفُّوْا بِھِمْ ثُمَّ بَعَثُوْرَا اِیدَھُمْ اِلَی السَّمَآءِ اِلٰی رَبِّ الْعِزَّۃِ تَبَارَکَ وَتَعَالٰی فَیَقُوْلُوْنَ رَبَّنَا اَتَیْنَا عَلٰی عِبَادٍ مِّنْ عِبَادِکَ یُعَظِّمُوْنَ اٰلاٰئِکَ وَیَتْلُوْنَ کِتَابَکَ وَیُصَلُّوْنَ عَلٰی نَبِیِّکَ مُحَمَّدٍ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّمْ وَیَسْئَلُوْنَکَ لِاٰخِرَتِھِمْ وَدُنْیَا فَیَقُوْلُ تَبَارَکَ وَتَعَالٰی غَشُّوْھُمْ رَحْمَتِیْ فَیَقُوْلُوْنَ یَارَبِّ اِنَّ فِیْھِمْ فُلَانًا الْخَطَّاءَ اِنَّمَا اِعْتَبَقَھُمْ اِعْتِبَاقاً فَیَقُوْلُ تَبَارَکَ وَتَعَالٰی غَشُّوْھُمْ رَحْمَتِیْ فَھُمُ الْجُلَسَاءُ لَا یَشْقٰی بِھِمْ جَلِیْسُھُمْ۔

حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: اللہ تبارک وتعالیٰ کی طرف سے فرشتوں کی کچھ جماعتیں ذکر کے حلقوں کی تلاش میں رہتی ہیں فرشتوں کی جماعت جب کسی حلقۂ ذکر پر آتی ہے تو انہیں ڈھانپ لیتی ہے اور اپنے میں سے کچھ فرشتوں کو آسمان کی طرف اللہ تبارک وتعالیٰ کی بارگاہ میں بھیجتے ہیں وہ فرشتے بارگاہ الٰہی میں عرض کرتے ہیں اے ہمارے رب تیرے بندوں میں سے کچھ ایسے بندوں کے پاس ہم گئے جو تیری نعمتوں کی

تعظیم کرتے ہیں اور تیری کتاب (قرآن مجید) کی تلاوت کرتے ہیں اور تیرے نبی محمد صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم پر درود شریف بھیجتے ہیں اور تجھ سے اپنی آخرت (کی بہتری) کے لئے اور دنیا (کی حاجات) کے لئے سوال کرتے ہیں اللہ تبارک وتعالیٰ ارشاد فرماتا ہے انہیں میری رحمت سے ڈھانپ دو فرشتے عرض کرتے ہیں اے ہمارے رب ان میں فلاں شخص بہت بڑا گنہگار ہے وہ تو ان کے پاس کسی کام کے لئے آیا تھا اللہ تبارک وتعالیٰ فرماتا ہے انہیں بھی میری رحمت سے ڈھانپ دو کیونکہ یہ ایسے مل کر بیٹھنے والے لوگ ہیں کہ ان کے پاس بیٹھنے والا بدبخت نہیں رہتا۔

(صَلَّى اللهُ عَلٰى حَبِيْبِهٖ مُحَمَّدٍ وَّآلِهٖ وَسَلَّمْ)

درود شریف پڑھنے والوں کو فرشتے کہتے ہیں کہ انہیں خوشخبری ہو کہ یہ بخشش کئے ہوئے لوٹیں گے:

۴۳۔ القول البدیع ص ۱۱۷ میں ہے عَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ رَضِیَ اللهُ تَعَالٰى عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ تَعَالٰى عَلَيْهِ وَآلِهٖ وَسَلَّمَ اِنَّ لِلّٰهِ سَيَّارَةً مِّنَ الْمَلٰئِكَةِ اِذَا مَرُّوْا بِحَلَقِ الذِّكْرِ قَالَ بَعْضُهُمْ لِبَعْضٍ اُقْعُدُوْا فَاِذَا دَعَا الْقَوْمُ اَمَّنُوْا عَلٰى دُعَائِهِمْ فَاِذَا صَلَّوْا عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ تَعَالٰى عَلَيْهِ وَآلِهٖ وَسَلَّمَ صَلَّوْا مَعَهُمْ حَتّٰى تَفَرَّقُوْا ثُمَّ يَقُوْلُ بَعْضُهُمْ لِبَعْضٍ طُوْبٰى لِهٰٓؤُلَآءِ يَرْجِعُوْنَ مَغْفُوْرًا۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا بیشک اللہ تبارک وتعالیٰ کی طرف سے فرشتوں کی جماعت جب کسی ذکر کے حلقہ کے پاس سے گزرتی ہے تو ان کے بعض بعض کو کہتے ہیں بیٹھ جاؤ جب حلقہ ذکر والے دعا مانگتے ہیں تو وہ ملائکہ ان کی دعا پر آمین کہتے ہیں اور جب وہ (حلقہ ذکر والے) حضور نبی کریم رؤف الرحیم رحمۃ اللعالمین صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم پر

درود شریف بھیجتے ہیں تو وہ (فرشتے) بھی ان کے ساتھ درود شریف پڑھتے ہیں حتی کہ جدا ہو جاتے ہیں تو وہ فرشتے ایک دوسرے کو کہتے ہیں ان کے لئے خوشخبری ہو کہ یہ واپس لوٹ رہے ہیں تو بخشے ہوئے لوٹ رہے ہیں۔ ابوالقاسم تیمی نے بھی ترغیب میں اسے روایت کیا ہے۔

(صَلَّى اللّٰهُ عَلٰى حَبِيْبِهٖ مُحَمَّدٍ وَّآلِهٖ وَسَلَّمَ)

درود شریف پڑھنے والوں کا درود شریف فرشتے چاندی کے کاغذوں پر سونے کے قلموں سے لکھتے ہیں اور حوریں جنت سے نیچے جھانک کر ان کا دیدار کرتی ہیں:

۴۴۔ القول البدیع ص ۱۱۶، سعادۃ الدارین ص ۶۱ میں ہے عَنْ عُقْبَةَ ابْنِ عَامِرٍ رَضِيَ اللّٰهُ تعالىٰ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ تَعَالٰى عَلَيْهِ وَآلِهٖ وَسَلَّمَ اِنَّ لِلْمَسَاجِدِ اَوْتَادًا جُلَسَاءُهُمُ الْمَلٰئِكَةُ اِنْ غَابُوْا فَقَدُوْهُمْ وَاِنْ مَرِضُوْا عَادُوْهُمْ وَاِنْ رَاَوْهُمْ رَحَّبُوْبِهِمْ وَاِنْ طَلَبُوْا حَاجَةً اَعَانُوْهُمْ فَاِذَا جَلَسُوْا حَفَّتْ بِهِمُ الْمَلٰئِكَةُ مِنْ لَّدُنْ اَقْدَامِهِمْ اِلٰى عَنَانِ السَّمَاءِ بِاَيْدِيْهِمْ قَرَاطِيْسُ الْفِضَّةِ وَاَقْلَامُ الذَّهَبِ يَكْتُبُوْنَ الصَّلٰوةَ عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ تَعَالٰى عَلَيْهِ وَآلِهٖ وَسَلَّمَ وَيَقُوْلُوْنَ اُذْكُرُوْا رَحِمَكُمُ اللّٰهُ زِيْدُوْا زَادَكُمُ اللّٰهُ فَاِذَا اسْتَفْتَحُوا الذِّكْرَ فُتِحَتْ لَهُمْ اَبْوَابُ السَّمَاءِ وَاسْتُجِيْبَ لَهُمُ الدُّعَاءُ وَتَطَّلِعُ عَلَيْهِمُ الْحُوْرُ الْعِيْنُ وَاَقْبَلَ اللّٰهُ عَزَّوَجَلَّ عَلَيْهِمْ بِوَجْهِهٖ مَالَمْ يَخُوْضُوْا فِيْ حَدِيْثٍ غَيْرِهٖ وَيَتَفَرَّقُوْا فَاِذَا تَفَرَّقُوْا اَقَامَ الزُّوَّارُ يَلْتَمِسُوْنَ حِلَقَ الذِّكْرِ۔

بیشک مساجد کے اوتاد ہیں جن کے پاس فرشتے بیٹھتے ہیں اگر وہ اوتاد کہیں غائب ہو جائیں تو فرشتے انہیں پا لیتے ہیں اگر وہ بیمار ہو جائیں تو فرشتے ان کی عیادت کرتے ہیں اور فرشتے انہیں دیکھ کر مرحبا کہتے ہیں اور اگر وہ کسی بھی حاجت کے

طالب ہوں تو وہ ملائکہ ان کی مدد کرتے ہیں اور جب وہ بیٹھتے ہیں تو فرشتے قدموں سے لے کر آسمان تک انہیں ڈھانپ لیتے ہیں ان فرشتوں کے ہاتھوں میں چاندی کے کاغذ اور سونے کے قلم ہوتے ہیں جن سے حضور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم پر درود شریف پڑھنے والوں کا درود شریف لکھتے ہیں اور انہیں (درود شریف پڑھنے والے اوتادکو) کہتے ہیں اللہ تبارک وتعالیٰ تم پر رحم فرمائے تم ذکر کرو۔ درود شریف اور زیادہ کرو اور زیادہ پڑھو اللہ تبارک وتعالیٰ تم پر زیادہ رحمتیں فرمائے اور جب وہ ذکر شروع کرتے ہیں تو ان پر آسمان کے دروازے کھول دیئے جاتے ہیں اور ان کی دعاؤں کو شرف قبولیت سے نوازا جاتا ہے اور خوبصورت آنکھوں والی جنت کی حوریں ان کی زیارت کے لئے جھانکتی ہیں اور جب تک وہ دنیاوی باتوں میں مشغول نہ ہوں یا محفل ذکر سے علیحدہ نہ ہوجائیں اللہ تبارک وتعالیٰ کی خصوصی توجہ رحمت ان پر رہتی ہے اور جب اوتاد محفل ذکر سے علیحدہ ہوجاتے ہیں تو فرشتے بھی اٹھ کر چلے جاتے ہیں اور ذکر کے حلقے تلاش کرنے لگ جاتے ہیں۔

مسجد کے اوقاد سے کیا مراد:

اوتاد کا معنیٰ ہے میخ، گاڑنا، اقامت کرنا، ملک کے بڑے اور رؤسا کو اوتاد البلاد کہا جاتا ہے اوتاد المساجد کا معنی ہوا ذکر الٰہی کے لئے مساجد میں ہی ڈیرہ لگانے والے یا مساجد کے بزرگ لوگ بارگاہ الٰہی میں ان کی بزرگی وولایت کا جو بلند پایہ مقام ہوتا ہے وہ اس روایت سے ظاہر ہو رہا ہے۔

(صَلَّى اللّٰهُ عَلٰى حَبِيْبِهٖ مُحَمَّدٍ وَّآلِهٖ وَسَلَّمْ)

کثرت سے درود شریف پڑھنے والے کو قبر میں حضور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کی پہچان نصیب ہوگی:

۴۵۔ القول البدیع ص ۱۳۴ کشف الغمہ ص ۲۶۹ میں ہے کہ حضور نبی کریم صلی اللہ

تعالیٰ علیہ وآلہٖ وسلم نے فرمایا اَکْثِرُوْا مِنَ الصَّلٰوۃِ عَلَیَّ لِاَنَّ اَوَّلَ مَا تُسْئَلُوْنَ فِی الْقَبْرِ عَنِّیْ۔ مجھ پر کثرت سے درود شریف پڑھو کیونکہ قبر میں پہلے میرے متعلق ہی تم سے سوال کیا جائے گا۔

نوٹ: فرشتے قبر میں پہلا سوال کریں گے تیرا رب کون ہے دوسرا سوال کریں گے تیرا دین کون سا ہے اور تیسرا سوال محبوب پیغمبر صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ وسلم کی پہچان کا ہوگا اگرچہ میت فرشتوں کے پہلے دو سوالوں کا جواب صحیح بھی دے لے مگر خلاصی اس وقت ہوگی جب قبر میں محبوب پیغمبر صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ وسلم کی پہچان سے بہرہ ور ہوگا حالانکہ جب دوسرے سوال کا جواب صحیح دے لیا کہ میرا دین دینِ اسلام ہے تو اس میں توحید و رسالت سب کچھ آ گیا مگر تیسرے سوال یعنی پہچان محبوب خدا صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ وسلم کا جواب بھی ضروری ہے کہ اگرچہ یہ دنیا میں تو اللہ کے دین کے لئے کی رٹ لگاتا رہا مگر کیا حضور نبی کریم رؤف الرحیم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم سے بھی واقف ہے کہ نہیں قبر میں پہچان صرف اسے نصیب ہوگی جس کے دل میں محبت و عشق مصطفیٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ وسلم ہوگا کیونکہ قبر میں ملائکہ کے سوالوں کے صحیح جواب کے لئے ایمان ضروری ہے اور مومن کامل ہونے کے لئے تمام کائنات سے بڑھ کر حتی کہ اپنی جان، مال، اولاد ماں باپ سب سے بڑھ کر محبوب خدا صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ وسلم سے محبت ہو اور درود شریف سے محبوب پیغمبر شفیع المذنبین رحمۃ اللعالمین رؤف و رحیم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ وسلم کی محبت و عظمت دل میں زیادہ ہوتی ہے دل عشق مصطفےٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ وسلم سے لبریز ہو جاتا ہے۔ ذِکْرُ الْحَبِیْبِ حَبِیْبٌ یعنی محبوب کا ذکر میٹھا ہوتا ہے کے مصداق وہ کثرت سے درود شریف پڑھتا ہے اور دل میں نفاق ہو تو حیلے بہانوں سے وہ لوگوں کو درود شریف سے منع کرتا ہے۔

(صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی حَبِیْبِہٖ مُحَمَّدٍ وَّاٰلِہٖ وَسَلَّمْ)

ایک دفعہ درود شریف پڑھنا دس غلام آزاد کرنے کے برابر ہے:

۴۶۔ القول البدیع ص ۱۰۸، الترغیب والترھیب جلد نمبر ۲ ص ۴۹۶ میں ہے عَنِ الْبَرَاءِ بْنِ عَازِبٍ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْھُمَا اِنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ صَلّٰی عَلَیَّ وَ کُنَّ لَہٗ عِدْلَ عَشْرِ رِقَابٍ

حضرت براء بن عازب رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ وسلم نے فرمایا جو مجھ پر ایک دفعہ درود شریف بھیجے اللہ تبارک وتعالیٰ اس درود شریف کے بدلے اسے دس نیکیاں عطا فرمادیتا ہے اور اس کے دس گناہ معاف فرمادیتا ہے اور اس کے بدلے اس کے دس درجے بلند فرمادیتا ہے اور اس کا ثواب دس غلام آزاد کرنے کے برابر ہے۔ اسے ابن ابی عاصم نے بھی اپنی کتاب کتاب الصلوٰۃ میں روایت کیا ہے۔

(صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی حَبِیْبِہٖ مُحَمَّدٍ وَّاٰلِہٖ وَسَلَّمْ)

ایک دفعہ درود شریف پڑھنے سے دس گناہ معاف ہوتے ہیں دس رحمتیں حاصل ہوتی ہیں دس نیکیاں انعام ہوتی ہیں اور دس درجے بلند ہوتے ہیں:

۴۷۔ القول البدیع ص ۱۰۸ میں ہے عَنْ اَبِیْ بُرْدَۃَ بْنِ نِیَارٍ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ مَا صَلّٰی عَلَیَّ عَبْدٌ مِّنْ اُمَّتِیْ صَلٰوۃً صَادِقًا مِنْ قَلْبِہٖ اِلَّا صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ بِھَا عَشْرَ صَلٰوتٍ وَرَفَعَہٗ بِھَا عَشْرَ دَرَجَاتٍ وَ کَتَبَ لَہٗ بِھَا عَشْرَ حَسَنَاتٍ وَمَحَا عَنْہُ بِھَا عَشْرَ سَیِّاٰتٍ۔

حضرت ابو بردۃ بن نیار رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ وسلم نے فرمایا میری امت میں سے کوئی بندہ ایسا نہیں جو صدق دل سے درود شریف پڑھے مگر اللہ تبارک وتعالیٰ اس کے بدلے اسے دس رحمتیں عطا فرماتا ہے اس کے دس درجے بلند فرماتا ہے دس نیکیاں اس کے لئے لکھ دیتا ہے اور اس کے دس گناہ

مٹا دیتا ہے۔ اس حدیث کو اسحٰق بن راہویہ اور بزاز نے بھی ثقہ راویوں سے روایت کیا ہے مگر ان کی روایت میں صَادِقًا مِنْ قَلْبِہٖ کی بجائے مِنْ تِلْقَاءِ نَفْسِیْ کے الفاظ ہیں۔ نیز اس حدیث کو ابن ابی عاصم نے اپنی کتاب کتاب الصلوٰۃ میں اور نسائی نے اپنی سنن میں اور بیہقی نے دعوات میں بھی روایت کیا ہے۔

(صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی حَبِیْبِہٖ مُحَمَّدٍ وَّآلِہٖ وَسَلَّمْ)

درود شریف پڑھنے والے کو درود شریف ہاتھ پکڑ کر پل صراط سے پر امن طور پر گزارے گا:

۴۸۔ القول البدیع ص ۱۲۴ سعادۃ الدین ص ۶۶ میں ہے عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ سُمُرَۃَ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ قَالَ خَرَجَ عَلَیْنَا رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّمَ فَقَالَ اِنِّیْ رَأَیْتُ الْبَارِحَۃَ عَجَبًا رَأَیْتُ رَجُلًا مِنْ اُمَّتِیْ یَزْحَفُ عَلَی الصِّرَاطِ مَرَّۃً وَیَحْبُوْ مَرَّۃً وَتَعَلَّقَ مَرَّۃً فَجَاءَتْہُ صَلٰوتُہٗ عَلَیَّ فَاَخَذَتْ بِیَدِہٖ فَاَقَامَتْہُ عَلَی الصِّرَاطِ حَتّٰی جَاوَزَہٗ۔

حضرت عبدالرحمن بن سمرۃ رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ وسلم ہمارے پاس تشریف لائے تو فرمایا میں نے گذشتہ رات عجیب نظارہ فرمایا میں نے اپنے ایک امتی کو دیکھا کہ وہ پل صراط سے گزرتے ہوئے کبھی گھسٹ کر چلتا ہے کبھی گر پڑتا ہے تو کبھی لٹک جاتا ہے تو (اس نے دنیا میں) جو درود شریف مجھ پر بھیجا تھا وہ درود شریف اس کے پاس آیا اور اس نے میرے اس امتی کا ہاتھ پکڑ کر اسے پل صراط پر کھڑا کر دیا حتیٰ کہ اسے پل صراط سے (پر امن طور پر صحیح سلامت) گزار دیا۔ اس حدیث کو طبرانی نے کبیر میں اور دیلمی نے مسند فردوس میں اور ابو موسیٰ مدینی نے ترغیب میں بھی روایت کیا ہے۔

(صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی حَبِیْبِہٖ مُحَمَّدٍ وَّآلِہٖ وَسَلَّمْ)

واضح ہو قیامت کا یہ منظر رحیم وکریم رب تعالیٰ نے اپنے محبوب پیغمبر صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کو خواب میں دکھایا اور ہمارے محبوب پیغمبر صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے اپنی پیاری امت کو بیان فرمایا تاکہ امت زیادہ سے زیادہ درود شریف پڑھ کر فائدہ حاصل کرے۔

(صَلَّى اللّٰهُ عَلٰى حَبِيْبِهٖ مُحَمَّدٍ وَّآلِهٖ وَسَلَّمْ)

مومن جب تک درود شریف پڑھتا رہتا ہے فرشتے اس کے لئے استغفار کرتے رہتے ہیں:

۴۹۔ القول البدیع ص ۱۱۴، ابن کثیر جلد ۳ ص ۵۲۶ میں ہے عَنْ عَامِرِ بْنِ رَبِيْعَةَ رَضِيَ اللّٰهِ تَعَالٰى عَنْهُ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ تَعَالٰى عَلَيْهِ وَآلِهٖ وَسَلَّمَ يَخْطُبُ وَيَقُوْلُ مَنْ صَلّٰى عَلَيَّ صَلٰوةً لَمْ تَزَلِ الْمَلٰٓئِكَةُ تُصَلِّيْ عَلَيْهِ مَا صَلّٰى عَلَيَّ فَلْيُقِلَّ عَبْدٌ مِّنْكُمْ اَوْلِيُكْثِرْ۔

حضرت عامر بن ربیعہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے فرماتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کو ارشاد فرماتے سنا کہ آپ نے فرمایا: جو شخص مجھ پر درود شریف بھیجتا ہے تو جب تک وہ مجھ پر درود شریف بھیجتا رہے گا فرشتے اس کے لئے استغفار کرتے رہیں گے اب تم میں سے بندے کی مرضی ہے زیادہ پڑھے یا کم کرے۔

اس حدیث کو ابن ماجہ، امام احمد، ابن ابی عاصم، سعید بن منصور، ابونعیم، ابن ابی شیبہ اور دیگر محدثین نے بالفاظ مختلفہ روایت کیا۔

(صَلَّى اللّٰهُ عَلٰى حَبِيْبِهٖ مُحَمَّدٍ وَّآلِهٖ وَسَلَّمْ)

فرشتے درود شریف پڑھنے والے کا نام معہ اس کی ولدیت ذکر کر کے اس کا درود شریف حضور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کی بارگاہ عالیہ میں پیش کرتے ہیں:

۵۰۔ القول البدیع ص ۱۱۲، روح البیان جلد ۷ ص ۲۲۴ میں ہے عَنْ عَمَّارِ بْنِ یَاسِرٍ رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ تَعَالٰی عَلَیْهِ وَآلِهٖ وَسَلَّمَ اِنَّ لِلّٰهِ مَلَکًا اَعْطَاهُ اِسْمَاعَ الْخَلَائِقِ فَهُوَ قَائِمٌ عَلٰی قَبْرِیْ اِذَا مُتُّ فَلَیْسَ اَحَدٌ یُصَلِّیْ عَلَیَّ صَلٰوةً اِلَّا قَالَ یَا مُحَمَّدُ صَلّٰی عَلَیْكَ فُلَانُ بْنُ فُلَانٍ فَیُصَلِّی الرَّبُّ تَبَارَكَ وَتَعَالٰی عَلٰی ذٰلِكَ بِکُلِّ وَاحِدَةٍ عَشْرًا۔

حضرت عمار بن یاسر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا بیشک اللہ تبارک وتعالیٰ کا ایک ایسا فرشتہ ہے جسے اللہ تبارک وتعالیٰ نے تمام مخلوق کے سماع کی طاقت عطا فرمائی ہے۔ میرے وصال کے بعد وہ میری قبر پر موجود رہے گا جو بھی مجھ پر درود شریف بھیجے گا تو وہ فرشتہ مجھے کہے گا اے محمد (صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم) فلاں ابن فلاں آپ پر درود شریف بھیجتا ہے اللہ تبارک وتعالیٰ ایک دفعہ درود شریف پڑھنے کے بدلے اس پر دس رحمتیں نازل فرمائے گا۔

اس حدیث کو ابوالقاسم تیمی نے اپنی ترغیب میں اور حارث نے اپنی مسند میں بھی روایت کیا ہے ابن عاصم نے بھی اسے روایت کیا ہے مگر اس کے الفاظ یہ ہیں۔ اِنَّ اللّٰهَ تَعَالٰی اَعْطٰی مَلَکًا مِّنَ الْمَلٰئِکَةِ اِسْمَاعَ الْخَلَائِقِ فَهُوَ قَائِمٌ عَلٰی قَبْرِیْ حَتّٰی تَقُوْمَ السَّاعَةُ فَلَیْسَ اَحَدٌ مِّنْ اُمَّتِیْ یُصَلِّیْ عَلَیَّ صَلٰوةً اِلَّا قَالَ یَا اَحْمَدُ فُلَانُ بْنُ فُلَانٍ بِاِسْمِهٖ وَاِسْمِ اَبِیْهِ یُصَلِّیْ عَلَیْكَ کَذَا وَ کَذَا۔ یعنی ان الفاظ سے یوں ذکر ہے کہ وہ فرشتہ قیامت تک میری قبر پر حاضر رہ کر میری امت کا

درود شریف اس کا اور اس کے والد کا نام لے کر مجھے پہنچائے گا۔

(صَلَّى اللّٰهُ عَلٰى حَبِيْبِهٖ مُحَمَّدٍ وَّآلِهٖ وَسَلَّمْ)

ف: اس حدیث مبارکہ کے تحت سیدی مرشدی حضرت میاں شیر محمد صاحب شرقپور شریف والے رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ فرمایا کرتے تھے رب کریم فرشتے کو تمام مخلوق دور و نزدیک سے آواز سننے کی طاقت عطا فرما سکتا ہے تو کیا وہ اپنے محبوب پیغمبر صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کو یہ طاقت عطا نہیں فرما سکتا۔

حقیقت یہی ہے کہ نبیوں رسولوں کے سردار سید الاولین والآخرین محبوب خدا محبوب کائنات صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم سب کے حالات سے باخبر ہیں اور سب کی سنتے ہیں فرشتے تو بطور خادم اپنی ڈیوٹی بجالاتے ہیں تاکہ انہیں بھی خدمت کا فیض نصیب ہو جیسے بارگاہ الٰہی مین ملائکہ بندوں کے اعمال پیش کرتے ہیں تو اگر اس سے کوئی جاہل وگمراہ یہ نتیجہ اخذ کر بیٹھے کہ معاذ اللہ رب کریم بےخبر ہے اس لئے فرشتے اسے بندوں کے اعمال پہنچاتے ہیں تو یہ صرف اور صرف اس کی جہالت وگمراہی ہوگی ورنہ وہ تو علیم وخبیر ہے۔

ایک دفعہ درود شریف پڑھنے والے پر اللہ تبارک وتعالیٰ دس رحمتیں نازل فرماتا ہے اور دس دفعہ فرشتے اس کے لئے استغفار کرتے ہیں:

۵۱۔ القول البدیع ص ۱۱۱ میں ہے عَنْ اَنَسٍ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ تَعَالٰى عَلَيْهِ وَآلِهٖ وَسَلَّمَ خَرَجَ جِبْرَائِيْلُ عَلَيْهِ السَّلَامُ مِنْ عِنْدِيْ اٰنِفًا يُخْبِرُنِيْ عَنْ رَّبِّهٖ عَزَّوَجَلَّ مَا عَلَى الْاَرْضِ مُسْلِمٌ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْكَ وَاحِدَةً اِلَّا صَلَّيْتُ عَلَيْهِ اَنَا وَمَلٰئِكَتِيْ عَشْرًا فَاَكْثِرُوْا عَلَيَّ مِنَ الصَّلٰوةِ يَوْمَ الْجُمُعَةِ وَاِذَا صَلَّيْتُمْ عَلَيَّ فَصَلُّوْا عَلَى الْمُرْسَلِيْنَ فَاِنِّيْ رَجُلٌ مِّنَ الْمُرْسَلِيْنَ۔

حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے ہے فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: جبرائیل علیہ السلام ابھی ابھی میرے پاس سے گئے ہیں اس نے رب کریم عزوجل کی طرف سے مجھے یہ خبر دی ہے کہ رب تعالیٰ نے فرمایا ہے روئے زمین پر جو مسلمان بھی آپ پر ایک دفعہ درود شریف بھیجے گا میں اس پر دس دفعہ رحمتیں نازل فرماؤں گا اور میرے فرشتے دس دفعہ اس کے لئے بخشش کی دعا کریں گے لہٰذا تم جمعہ کے دن مجھ پر کثرت سے درود شریف پڑھو اور جب مجھ پر درود شریف بھیجو تو تمام رسولوں پر بھی صلوٰۃ بھیجو کہ میں بھی رسولوں سے ہوں۔

اس حدیث کو ابوالفرج نے اپنی کتاب الوفا میں بھی نقل کیا ہے مگر اس میں یہ زیادہ ہے وَلَا يَكُوْنُ لِصَلٰوتِهٖ مُنْتَهٰى دُوْنَ الْعَرْشِ لَا تَمُرُّ عَلَيْكَ اِلَّا قَالَ صَلُّوْا عَلٰى قَائِلِهَا كَمَا صَلّٰى عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهٖ وَسَلَّمَ (درود شریف پڑھنے والے کا درود شریف بلندی کی طرف جاتا ہے حتیٰ کہ) اس کی انتہا عرش اعظم ہے اور وہ درود شریف جس کے پاس سے بھی (آسمانوں میں سے) گزرتا ہے وہ کہتا ہے اس درود شریف کے پڑھنے والے پر بھی درود شریف بھیجو (اس کے لئے استغفار کرو) جیسا کہ اس نے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم پر درود شریف بھیجا ہے۔

(صَلَّى اللّٰهُ عَلٰى حَبِيْبِهٖ مُحَمَّدٍ وَّآلِهٖ وَسَلَّمَ)

درود شریف پڑھنے سے افضل درجات حاصل ہوتے ہیں:

۵۲۔ القول البدیع ص ۱۲۵ میں ہے عَنْ مَعَاذِ بْنِ جَبَلٍ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ تَعَالٰى عَلَيْهِ وَآلِهٖ وَسَلَّمَ اِنَّ اللّٰهَ اَعْطَانِيْ مَا لَمْ يُعْطَ غَيْرِيْ مِنَ الْاَنْبِيَاءِ وَفَضَّلَنِيْ عَلَيْهِمْ وَجَعَلَ لِاُمَّتِيْ فِي الصَّلٰوةِ عَلَيَّ اَفْضَلَ الدَّرَجَاتِ۔

حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا بیشک اللہ تبارک وتعالیٰ نے مجھے وہ (شان ومرتبہ ومقام) عطا فرمایا ہے جو انبیاء کرام میں سے اور کسی کو بھی عطا نہیں ہوا اور مجھے ان پر فضیلت عطا فرمائی اور مجھ پر درود شریف پڑھنے سے میری امت کو افضل درجات پر فائز فرمایا۔

(صَلَّى اللهُ عَلٰى حَبِيْبِهٖ مُحَمَّدٍ وَّآلِهٖ وَسَلَّمْ)

درود شریف پڑھنے والے کا بارگاہِ الٰہی سے انعام سن کر حضور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کا چہرہ انور خوشی سے چمک اٹھا:

۵۴۔ القول البدیع ص ۱۱۱، ابن کثیر جلد ۳ ص ۵۲۷ میں ہے عَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ رَضِيَ اللهُ تَعَالٰى عَنْهُ قَالَ خَرَجَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ تَعَالٰى علیہ وآلہ وسلم فَاِذَا بِاَبِيْ طَلْحَةَ فَقَامَ اِلَيْهِ فَتَلَقَّاهُ فَقَالَ بِاَبِيْ اَنْتَ وَاُمِّيْ يَا رَسُوْلَ اللهِ صَلَّى اللهُ تَعَالٰى عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ اِنِّيْ لَاَرَى السُّرُوْرَ فِيْ وَجْهِكَ قَالَ اَجَلْ اِنَّهٗ اَتَانِيْ جِبْرَائِيْلُ اٰنِفًا فَقَالَ يَا مُحَمَّدُ مَنْ صَلَّى عَلَيْكَ مَرَّةً اَوْ قَالَ وَاحِدَةً كَتَبَ اللهُ لَهٗ بِهَا عَشَرَ حَسَنَاتٍ وَمَحَا عَنْهُ بِهَا عَشَرَ سَيِّئَاتٍ وَرَفَعَ لَهٗ بِهَا عَشَرَ دَرَجَاتٍ

حضرت سہل بن سعد رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے فرماتے ہیں کہ ایک دن حضور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم باہر تشریف لائے تو حضرت ابوطلحہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ آپ کی طرف آگے بڑھے اور حاضر ہوئے تو عرض کیا یا رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم آپ پر میرے ماں باپ قربان ہوں میں آپ کے چہرہ انور میں خوشی دیکھ رہا ہوں فرمایا ہاں ابھی جبرائیل علیہ السلام میرے پاس آئے تھے اس نے مجھے کہا یا محمد صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم جو بھی آپ پر ایک دفعہ درود شریف بھیجے گا اس کے بدلے اللہ تبارک وتعالیٰ اس کے نامۂ اعمال میں دس نیکیاں لکھے گا دس اس کے

گناہ مٹائے گا اور اس کے دس درجے بلند فرمائے گا۔

(صَلَّى اللّٰهُ عَلٰى حَبِيْبِهٖ مُحَمَّدٍ وَّآلِهٖ وَسَلَّمْ)

جو ایک دفعہ درود شریف پڑھے اس پر اللہ تبارک وتعالیٰ دس رحمتیں نازل فرماتا ہے اور جو ایک دفعہ سلام عرض کرے اس پر دس دفعہ سلام بھیجتا ہے:

۵۴۔ القول البدیع ص ۱۰۹، نسائی شریف جلد ۱ ص ۱۸۹، مشکوٰۃ شریف ص ۸۶ میں ہے عَنْ اَبِیْ طَلْحَةَ الْاَنْصَارِیِّ رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهُ اِنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ تَعَالٰی عَلَیْهِ وَآلِهٖ وَسَلَّمَ جَآءَ ذَاتَ یَوْمٍ وَالْبُشْرٰی تُرٰی فِیْ وَجْهِهٖ فَقَالَ اِنَّهٗ جَآءَنِیْ جِبْرَئِیْلُ (عَلَیْهِ السَّلَامُ) فَقَالَ اِنَّ رَبَّكَ یَقُوْلُ اَمَا یُرْضِیْكَ یَا مُحَمَّدُ اَنْ لَّا یُصَلِّیَ عَلَیْكَ اَحَدٌ مِّنْ اُمَّتِكَ اِلَّا صَلَّیْتُ عَلَیْهِ عَشْرًا وَلَا یُسَلِّمُ عَلَیْكَ اَحَدٌ مِّنْ اُمَّتِكَ اِلَّا سَلَّمْتُ عَلَیْهِ عَشْرًا۔

حضرت ابوطلحہ انصاری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے ہے کہ ایک دن رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم تشریف لائے تو آپ کے چہرہ انور سے خوشی جھلک رہی تھی آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا میرے پاس جبرائیل (علیہ السلام) آئے اور کہا اے محمد صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم آپ کا رب فرماتا ہے کیا آپ اس پر راضی نہیں ہیں کہ آپ کا امتی اگر ایک دفعہ آپ پر درود شریف بھیجے تو میں دس دفعہ اس پر رحمتیں نازل کروں اور جو ایک دفعہ آپ کی بارگاہ میں سلام عرض کرے تو میں دس دفعہ اس پر سلام بھیجوں۔ اس حدیث کو دارمی، امام احمد اور حاکم نے بھی نقل کیا ہے۔

(صَلَّى اللّٰهُ عَلٰى حَبِيْبِهٖ مُحَمَّدٍ وَّآلِهٖ وَسَلَّمْ)

درود شریف پڑھنے والے کے لئے انعام الٰہی سن کر رحمت عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ وسلم خوشی سے ہشاش بشاش ہو گئے:

۵۵۔القول البدیع ص ۱۱۰ میں حضرت ابو طلحہ انصاری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے یوں روایت ہے فرماتے ہیں دَخَلْتُ عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ تَعَالٰى عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَلَمْ أَرَهُ أَشَدَّ اِسْتِبْشَارًا مِنْهُ يَوْمَئِذٍ وَلَا أَطْيَبَ نَفْسًا قُلْتُ يَارَسُوْلَ اللّٰهِ مَارَأَيْتُكَ قَطُّ أَطْيَبُ نَفْسًا وَلَا أَشَدُّ اِسْتِبْشَارًا مِنْكَ الْيَوْمَ فَقَالَ مَا يَمْنَعُنِيْ وَهٰذَا جِبْرَائِيْلُ قَدْ خَرَجَ مِنْ عِنْدِيْ اٰنِفًا فَقَالَ قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰى مَنْ صَلَّى عَلَيْكَ صَلٰوةً صَلَّيْتُ عَلَيْهِ بِهَا عَشْرًا وَمَحَوْتُ عَنْهُ عَشْرَ سَيِّئَاتٍ وَكَتَبْتُ لَهٗ عَشْرَ حَسَنَاتٍ۔

میں ایک دن حضور نبی کریم رؤف الرحیم رحمۃ للعلمین صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ وسلم کی بارگاہ عالیہ میں حاضر ہوا تو میں نے آپ کو خوشی سے اتنا ہشاش بشاش پایا کہ اس سے پہلے میں نے آپ کو اتنا خوش کبھی نہ دیکھا تو میں نے عرض کیا یا رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ وسلم میں نے آپ کو آج سے پہلے کبھی اتنا خوش اور ہشاش بشاش نہیں دیکھا تو آپ نے فرمایا خوش کیوں نہ ہوں ابھی ابھی جبرائیل میرے پاس سے گئے ہیں اور انہوں نے (مجھے یہ خوشخبری سنائی ہے) کہا ہے کہ اللہ تبارک وتعالیٰ فرماتا ہے اے محبوب جو آپ پر ایک دفعہ درود شریف بھیجے گا میں اس پر دس رحمتیں نازل فرماؤں گا اور اس کے دس گناہ مٹاؤں گا اور اس کے لئے (اس کے اعمال نامہ میں) دس نیکیاں لکھوں گا۔

محو کسے کہتے ہیں:

محو اس مٹانے کو کہتے ہیں کہ جسے مٹایا جائے تو اس کا نام ونشان بھی نہ رہے۔
اللہ تبارک وتعالیٰ اپنے فضل وکرم سے اپنے بندے کے گناہ ایسے مٹاتا ہے کہ اس کا

نشان بھی نہیں رہتا۔

(صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی حَبِیْبِہٖ مُحَمَّدٍ وَّآلِہٖ وَسَلَّمْ)

دن میں تین دفعہ اور رات کو تین دفعہ درود شریف پڑھنے سے اس دن اور اس رات کے گناہ معاف ہو جائیں گے:

۵۶۔ القول البدیع ص ۱۱۷ الترغیب والترھیب جلد نمبر ۲ ص ۵۰۲ میں ہے عَنْ اَبِیْ کَاھِلٍ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّمَ یَا اَبَا کَاھِلٍ مَنْ صَلّٰی عَلَیَّ کُلَّ یَوْمٍ ثَلَاثَ مَرَّاتٍ وَکُلَّ لَیْلَۃٍ ثَلَاثَ مَرَّاتٍ حُبًّا لِّیْ وَشَوْقًا اِلَیَّ کَانَ حَقًّا عَلَی اللّٰہِ اَنْ یَّغْفِرَلَہٗ ذُنُوْبَہٗ تِلْكَ اللَّیْلَۃَ وَذٰلِكَ الْیَوْمَ۔

حضرت ابوکاہل رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا اے ابوکاہل جو بھی (مومن) میری محبت اور میری طرف شوق کے باعث دن کو تین دفعہ اور رات کو تین دفعہ درود شریف پڑھے تو اللہ تبارک وتعالیٰ کے ذمہ کرم میں ہے کہ اس کے اس دن اور اس رات کے گناہ معاف فرمادے۔

(صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی حَبِیْبِہٖ مُحَمَّدٍ وَّآلِہٖ وَسَلَّمْ)

درود شریف پڑھنے والے کے لئے بشارت کی اور روایت:

۵۷۔ القول البدیع ص ۱۰۶: میں حضرت عبدالرحمن بن عوف رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے فرماتے ہیں اِنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّمَ خَرَجَ عَلَیْھِمْ یَوْمًا فِیْ وَجْھِہِ الْبُشْرٰی فَقَالَ اِنَّ جِبْرَائِیْلَ جَاءَنِیْ فَقَالَ اَلَا اُبَشِّرُكَ یَا مُحَمَّدُ بِمَا اَعْطَاكَ رَبُّكَ مِنْ اُمَّتِكَ وَبِمَا اَعْطٰی اُمَّتَكَ مِنْكَ مَنْ صَلّٰی عَلَیْكَ مِنْھُمْ صَلٰوۃً صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَمَنْ سَلَّمَ عَلَیْكَ مِنْھُمْ سَلَّمَ اللّٰہُ عَلَیْہِ۔

کہ ایک دن رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم ہم میں تشریف لائے آپ

کے چہرہ انور سے خوشی جھلک رہی تھی فرمایا میرے پاس جبرائیل آئے اور کہا اے محمد صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کیا میں آپ کو خوشخبری نہ دوں جو آپ کے رب کی امت سے آپ کو عطا فرمائی اور آپ سے آپ کی امت کو عطا فرمائی ہے آپ کی امت سے جو بھی آپ پر درود شریف بھیجے گا اللہ تبارک وتعالیٰ اس پر رحمتیں بھیجے گا اور جو آپ پر سلام بھیجے گا اللہ تبارک وتعالیٰ اس پر سلامتی بھیجے گا۔

(صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی حَبِیْبِہٖ مُحَمَّدٍ وَّآلِہٖ وَسَلَّمْ)

کثرت سے درود شریف پڑھنا برے اعمال سے نجات کا ذریعہ ہے:

۵۸۔ القول البدیع ص ۱۱۸، سعادۃ الدارین ص ۱۲۰ میں ہے رَأٰی بَعْضُ الصَّالِحِیْنَ صُوْرَۃً قَبِیْحَۃً فِی الْمَنَامِ فَقَالَ لَھَا مَنْ اَنْتِ قَالَتْ اَنَا عَمَلُكَ الْقَبِیْحُ قَالَ لَھَا فَبِمَ النَّجَاۃُ مِنْكِ قَالَتْ بِکَثْرَۃِ الصَّلٰوۃِ عَلَی الْمُصْطَفٰی مُحَمَّدٍ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّمَ۔

صالحین میں سے کسی نے خواب میں قبیح صورت کو دیکھا تو اسے کہا تو کون ہے اس نے کہا میں تیرے برے اعمال ہوں اسے کہا تجھ سے نجات کیسے حاصل کی جاسکتی ہے اس نے کہا محمد مصطفیٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم پر کثرت سے درود شریف پڑھنے سے (مجھ سے نجات حاصل ہوسکتی ہے)

(صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی حَبِیْبِہٖ مُحَمَّدٍ وَّآلِہٖ وَسَلَّمْ)

درود پڑھنے والے کے گناہ تین دن تک اس کے نامۂ اعمال میں نہیں لکھے جاتے:

۵۹۔ القول البدیع ص ۱۲۱ اور روح البیان جلد ۷ ص ۲۲۴ میں ہے حضور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا مَنْ صَلّٰی عَلَیَّ صَلٰوۃً وَّاحِدَۃً اَمَرَ اللّٰہُ حَافِظِیْہِ اَنْ لَّا یَکْتُبَا عَلَیْہِ ذَنْبًا ثَلٰثَۃَ اَیَّامٍ۔

۔ جو مجھ پر ایک دفعہ درود شریف پڑھے اللہ تبارک وتعالیٰ اس کے کاتبین فرشتوں کو حکم فرماتا ہے کہ اس کے نامہ اعمال میں تین دن تک گناہ نہ لکھے جائیں۔

(صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی حَبِیْبِہٖ مُحَمَّدٍ وَّآلِہٖ وَسَلَّمْ)

درود شریف پڑھنے والا جہنم میں نہیں جائے گا:

۶۰۔ القول البدیع ص ۱۲۱ میں ہے کہ حضور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ وسلم نے فرمایا: مَنْ صَلّٰی عَلَیَّ صَلَاۃً وَّاحِدَۃً لَمْ یَلِجِ النَّارَ حَتّٰی یَعُوْدَ اللَّبَنُ فِی الضَّرْعِ۔

جو مجھ پر ایک دفعہ درود شریف بھیجے تو وہ جہنم میں ہرگز داخل نہیں ہوگا جیسے دودھ تھنوں میں واپس نہیں لوٹ سکتا۔

(صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی حَبِیْبِہٖ مُحَمَّدٍ وَّآلِہٖ وَسَلَّمْ)

مومنوں کو درود شریف پڑھنے کا حکم انہیں ثواب عطا فرمانے اور قیامت کی ہولناکیوں سے نجات دینے کے لئے ہے:

۶۱۔ القول البدیع ص ۱۲۱ میں ہے عَنْ اَنَسٍ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ عَنْ رَّسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّمَ قَالَ یٰاَیُّھَا النَّاسُ اِنَّ اَنْجَاکُمْ یَوْمَ الْقِیَامَۃِ مِنْ اَھْوَالِھَا وَمَوَاطِنِھَا اَکْثَرُکُمْ عَلَیَّ صَلٰوۃً فِیْ دَارِ الدُّنْیَا اِنَّہٗ قَدْ کَانَ فِی اللّٰہِ وَمَلٰئِکَتِہٖ کِفَایَۃٌ اِذْ یَقُوْلُ اِنَّ اللّٰہَ وَمَلٰئِکَتَہٗ یُصَلُّوْنَ عَلَی النَّبِیِّ الآیۃ فَاَمَرَ بِذٰلِكَ الْمُؤْمِنِیْنَ لِیُثِیْبَھُمْ عَلَیْہِ۔

حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ وسلم نے فرمایا اے لوگو بیشک تم میں سے قیامت کی ہولناکیوں اور اس کے ہر (مشکل) مقام سے بہت جلد نجات پانے والا وہ ہوگا جو دنیا میں مجھ پر کثرت سے درود شریف بھیجتا ہوگا۔ اللہ تبارک وتعالیٰ اور فرشتوں کا صلوٰۃ بھیجنا ہی کافی تھا مومنوں کو درود شریف پڑھنے کا حکم اس لئے دیا گیا ہے تاکہ انہیں اس کا

ثواب حاصل ہو۔ اس حدیث کو ابوالقاسم تیمی نے ترغیب میں اور دیلمی نے مسند فردوس میں بھی نقل کیا ہے۔

(صَلَّى اللّٰهُ عَلٰى حَبِيْبِهٖ مُحَمَّدٍ وَّآلِهٖ وَسَلَّمْ)

درود شریف پڑھنے والا عذاب سے امن میں رہے گا:

۶۲۔ القول البدیع ص ۱۲۲ میں ہے عَنْ عَلِيٍّ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ قَالَ فَاِنِّيْ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ تَعَالٰى عَلَيْهِ وَآلِهٖ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ قَالَ جِبْرَائِيْلُ يَا مُحَمَّدُ اِنَّ اللّٰهَ عَزَّوَجَلَّ يَقُوْلُ مَنْ صَلّٰى عَلَيْكَ عَشَرَ مَرَّاتٍ اِسْتَوْجَبَ الْاَمَانَ مِنْ سَخَطِيْ۔

سیدنا حیدر کرار حضرت علی کرم اللہ وجہہ فرماتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ وسلم سے فرماتے سنا کہ جبرائیل نے کہا یا محمد صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ وسلم اللہ تبارک وتعالیٰ فرماتا ہے جس نے آپ پر دس دفعہ درود شریف بھیجا اس نے اپنے آپ کو میرے عذاب سے مامون محفوظ کر لیا۔

(صَلَّى اللّٰهُ عَلٰى حَبِيْبِهٖ مُحَمَّدٍ وَّآلِهٖ وَسَلَّمْ)

کثرت سے درود شریف پڑھنے والا بروز قیامت عرش الٰہی کے سایہ میں ہوگا:

۶۳۔ القول البدیع ص ۱۲۳ سعادۃ الدارین ص ۶۳ میں ہے کہ حضور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ وسلم نے فرمایا ثَلٰثَةٌ تَحْتَ ظِلِّ عَرْشِ اللّٰهِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ يَوْمَ لَا ظِلَّ اِلَّا ظِلُّهٗ قِيْلَ مَنْ هُمْ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ تَعَالٰى عَلَيْهِ وَآلِهٖ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ فَرَّجَ عَنْ مَكْرُوْبٍ مِّنْ اُمَّتِيْ وَاَحْيَا سُنَّتِيْ وَاَكْثَرَ الصَّلٰوةَ عَلَيَّ۔

بروز قیامت جب کہ اس کے سایہ کے بغیر کوئی سایہ نہ ہوگا تین (قسم کے) شخص عرش الٰہی کے سایہ میں ہوں گے عرض کیا گیا یا رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ وسلم وہ کون لوگ ہوں گے فرمایا ایک تو وہ جس نے میرے مصیبت زدہ امتی سے اس

کے دکھ و پریشانی کو دور کیا دوسرا وہ جس نے میری سنت کو زندہ کیا (جب کہ وہ مٹ چکی ہو اور مسلمان اس سنت سے بے بہرہ ہو چکے ہوں) تیسرا وہ جس نے (دنیا میں) مجھ پر کثرت سے درود شریف بھیجا۔

(صَلَّى اللهُ عَلٰى حَبِيْبِهٖ مُحَمَّدٍ وَّآلِهٖ وَسَلَّمْ)

درود شریف کی برکت سے بروز قیامت نیکیوں کا پلڑا بھاری ہو جائے گا اور حضور نبی کریم صلی اللہ تعالٰی علیہ وآلہٖ وسلم امداد کو پہنچیں گے:

۶۴۔ القول البدیع ص ۱۲۳ میں ہے عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ عُمَرَ رَضِیَ اللهُ تَعَالٰی عَنْهُمَا قَالَ اِنَّ لِاٰدَمَ مِنَ اللهِ مَوْقِفًا فِیْ فَسِيْحِ الْعَرْشِ عَلَيْهِ ثَوْبَانِ اَخْضَرَانِ كَاَنَّهٗ نَخْلَةٌ سَحُوْقٌ يَنْظُرُ اِلٰى مَنْ يَّنْطَلِقُ بِهٖ مِنْ وَّلَدِهٖ اِلَى الْجَنَّةِ وَيَنْظُرُ اِلٰى مَنْ يَنْطَلِقُ بِهٖ مِنْ وَّلَدِهٖ اِلَى النَّارِ قَالَ فَبَيْنَمَا آدَمُ عَلٰى ذٰلِكَ اِذَا نَظَرَ اِلٰى رَجُلٍ مِّنْ اُمَّةِ مُحَمَّدٍ صَلَّى اللهُ تَعَالٰى عَلَيْهِ وآلہ وَسَلَّمْ مُنْطَلِقٌ بِهٖ اِلَى النَّارِ فَيُنَادِ آدَمُ يَا اَحْمَدُ يَا اَحْمَدُ فَيَقُوْلُ لَبَّيْكَ يَا اَبَا الْبَشَرِ فَيَقُوْلُ هٰذَا رَجُلٌ مِّنْ اُمَّتِكَ مُنْطَلِقٌ بِهٖ اِلَى النَّارِ فَاَشُدُّ الْمِيْزَرَ وَاَسْرَعُ فِیْ اَثَرِ الْمَلٰٓئِكَةِ وَاَقُوْلُ يَا رُسُلَ رَبِّیْ قِفُوْا فَيَقُوْلُوْنَ نَحْنُ الْغِلَاظُ الشِّدَادُ الَّذِيْنَ لَا نَعْصِی اللهَ مَا اَمَرَنَا وَنَفْعَلُ مَا نُؤْمَرُ فَاِذَا اَيِسَ النَّبِیُّ صَلَّى اللهُ تَعَالٰى عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ قَبَضَ عَلٰى لِحْيَتِهٖ بِيَدِهِ الْيُسْرٰى وَاسْتَقْبَلَ الْعَرْشَ بِيَدِهٖ فَيَقُوْلُ يَا رَبِّ اَلَيْسَ قَدْ وَعَدْتَّنِیْ اَلَّا تُخْزِیْ فِیْ اُمَّتِیْ فَيَاْتِی النِّدَاءُ مِنْ عِنْدِ الْعَرْشِ اَطِيْعُوْ مُحَمَّدًا صَلَّى اللهُ تعالٰی عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ وَرُدُّوْا هٰذَا الْعَبْدَ اِلَى الْمَقَامِ فَاُخْرِجُ مِنْ حُجْرِیْ بِطَاقَةً بَيْضَاءَ كَالْاَنْمُلَةِ فَاَلْقِيْهَا فِیْ كَفَّةِ الْمِيْزَانِ الْيُمْنٰى وَاَنَا اَقُوْلُ بِسْمِ اللهِ تَرْجَحُ الْحَسَنَةُ عَلَى السَّيِّئَةِ فَيُنَادِیْ سَعِدَ وَسَعِدَ جَدُّهٗ وَثَقُلَتْ مِيْزَانُهٗ اِنْطَلِقُوْا اِلَى الْجَنَّةِ فَيَقُوْلُ الْعَبْدُ يَا رُسُلَ رَبِّیْ قِفُوْا حَتّٰى اُكَلِّمَ هٰذَا الْعَبْدَ الْكَرِيْمَ عَلٰى

رَبِّہٖ فَیَقُوْلُ بِاَبِیْ اَنْتَ وَاُمِّیْ مَا اَحْسَنُ وَجْھَكَ وَاَحْسَنُ خُلُقَكَ فَقَدْ اَقَلْتَنِیْ عَثْرَتِیْ وَرَحِمْتَ عَبْرَتِیْ فَیَقُوْلُ اَنَا نَبِیُّكَ مُحَمَّدٌ وَھٰذِہٖ صَلٰوتُكَ الَّتِیْ کُنْتَ تُصَلِّیْھَا عَلَیَّ وَقَدْ وَفَّتْكَ اَحْوَجُ مَا کُنْتَ اِلَیْھَا۔

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے ہے کہ بیشک اللہ تبارک وتعالیٰ کی طرف سے حضرت آدم علیہ السلام کے لئے عرش اعظم کی وسعت میں ہی تشریف رکھنے کی جگہ ہوگی آپ پر سبز رنگ کے کپڑے ہوں گے (ایسے دراز قد) گویا کہ کھجور کے لمبے درخت اپنی اولاد میں سے جسے جنت میں لے جارہے ہوں گے اسے بھی دیکھ رہے ہوں گے اور جسے جہنم میں لے جارہے ہوں گے۔ اسے بھی دیکھ رہے ہوں گے سیدنا حضرت آدم علیہ السلام اسی حال میں دیکھیں گے کہ سیدالانبیاء والمرسلین محمد مصطفی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ وسلم کے ایک امتی کو ملائکہ جہنم کی طرف لے جارہے ہیں تو سیدنا حضرت آدم علیہ السلام آواز دیں گے یا احمد یا احمد (صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ وسلم) حضور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ وسلم فرمائیں گے اے ابوالبشر میں حاضر ہوں تو سیدنا حضرت آدم علیہ السلام کہیں گے آپ کے امتی کو فرشتے جہنم کی طرف لئے جارہے ہیں حضور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ وسلم فرماتے ہیں میں بڑی ہی تیزی اور سرعت سے ان فرشتوں کے پیچھے جاؤں گا اور انہیں کہوں گا اے میرے رب کے قاصد وٹھہرو فرشتے کہیں گے ہم وہی کریں گے جو ہمیں حکم خداوندی ہے ہم اس کی نافرمانی نہیں کرسکتے اس معاملے میں ہم بہت زیادہ سخت ہیں حضور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ وسلم جب ان سے مایوس ہوجائیں گے تو بائیں دست اقدس سے اپنی لحیہ مبارک کو اور دوسرے دست اقدس سے عرش الٰہی کو تھام کر بارگاہِ الٰہی میں عرض کریں گے اے میرے رب تو نے میرے ساتھ وعدہ نہیں فرمایا کہ میری امت کے بارے میں تو مجھے رسوا نہیں فرمائے گا تو عرش کے پاس سے ندا آئے گی کہ

محمد صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ وسلم کی اطاعت کرو اور اس بندے کو (ان کے حکم کے مطابق) اسی جگہ واپس لے جاؤ میں اپنے پاس سے ایک محفوظ شدہ انگلی کے سرے برابر پرچہ نکالوں گا اور اسے بسم اللہ کہہ کر میزان کے دائیں پلڑے میں ڈال دوں گا جس سے نیکیوں کا پلڑا گناہوں کے پلڑے پر بھاری ہو جائے گا تو آواز آئے گی یہ نیک بخت ہو گیا اس کی قسمت بلند ہو گئی اس کا نیکیوں کا پلڑا بھاری ہو گیا اسے جنت میں لے جاؤ تو وہ بندہ کہے گا اے میرے رب کے قاصد و ٹھہرو میں اس کرم فرمانے والے سے کلام کرلوں پس وہ کہے گا میرے ماں باپ آپ پر قربان آپ کتنے حسین ترین ہیں آپ کتنے بلند اخلاق ہیں آپ نے مجھے گرے ہوئے کو اٹھا کر بلندیوں پر پہنچادیا آپ نے میرے رونے پر رحم فرمایا آپ کون ہیں حضور نبی کریم رؤف الرحیم رحمۃ اللعالمین صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ وسلم فرمائیں گے میں تیرا نبی محمد ہوں اور یہ پرچہ تیرا وہ درود ہے جو تو نے مجھ پر پڑھا تھا جب تک تو ادھر ہے تیری تمام حاجتیں پوری کرے گا۔

(صَلَّى اللهُ عَلٰى حَبِيْبِهٖ مُحَمَّدٍ وَّاٰلِهٖ وَسَلَّمَ)

کثرت سے درود شریف پڑھنے والوں کو حوض کوثر پر حضور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ وسلم پہچان لیں گے:

۶۵۔ القول البدیع ص ۱۲۴، شفا شریف جلد ۲ ص ۶۷، کشف الغمہ ص ۱۷۲ میں ہے لَيَرِدَنَّ عَلَى الْحَوْضِ اَقْوَامٌ مَا اَعْرِفُهُمْ اِلَّا بِكَثْرَةِ الصَّلٰوةِ عَلَيَّ۔ حوض کوثر پر کئی جماعتوں کی پہچان ان کا مجھ پر کثرت درود شریف کی وجہ سے ہوگی۔

(صَلَّى اللهُ عَلٰى حَبِيْبِهٖ مُحَمَّدٍ وَّاٰلِهٖ وَسَلَّمَ)

درود شریف کی کثرت کی برکت سے قیامت کے دن پیاسہ نہیں ہوگا:

۶۶۔ القول البدیع ص ۱۲۴ میں حضرت کعب احبار رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت

ہے کہ اللہ تبارک وتعالیٰ نے حضرت موسیٰ علیہ السلام کی طرف وحی فرمائی جس میں فرمایا یَامُوْسٰی اَتُحِبُّ اَنْ لَّا یَنَالَكَ مِنْ عَطْشِیْ یَوْمَ الْقِیَامَةِ قَالَ اِلٰهِیْ نَعَمْ قَالَ فَاَكْثِرْ مِنَ الصَّلٰوةِ عَلٰی مُحَمَّدٍ

اے موسیٰ کیا آپ چاہتے ہیں کہ قیامت کے دن آپ پیاسے نہ ہوں عرض کیا الٰہی ہاں فرمایا پھر محمد مصطفی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم پر کثرت سے درود شریف پڑھیں۔

(صَلَّی اللّٰهُ عَلٰی حَبِیْبِهٖ مُحَمَّدٍ وَّآلِهٖ وَسَلَّمَ)

جو روزانہ ایک ہزار دفعہ درود شریف پڑھے گا وہ مرنے سے پہلے جنت میں اپنا مقام دیکھ لے گا:

۶۷۔ القول البدیع ص ۱۲۶، جلاء الافہام ص ۲۷۔ الترغیب والترہیب ص ۵۰۱، کشف الغمہ ص ۲۷۱ میں ہے عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ تَعَالٰی عَلَیْهِ وَآلِهٖ وَسَلَّمَ مَنْ صَلّٰی عَلَیَّ فِیْ یَوْمٍ اَلْفَ مَرَّةٍ لَمْ یَمُتْ حَتّٰی یَرٰی مَقْعَدَهٗ مِنَ الْجَنَّةِ۔ جو مجھ پر روزانہ ایک ہزار دفعہ درود شریف بھیجے گا وہ مرنے سے پہلے جنت میں اپنا مقام دیکھ لے گا۔

(صَلَّی اللّٰهُ عَلٰی حَبِیْبِهٖ مُحَمَّدٍ وَّآلِهٖ وَسَلَّمَ)

کثرت سے درود شریف پڑھنے والے کو جنت میں حوریں زیادہ ملیں گی۔

القول البدیع ص ۱۲۶، کشف الغمہ ص ۲۷۱ اور سعادۃ الدارین ص ۵۸ میں ہے وَیُرْوٰی عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ تَعَالٰی عَلَیْهِ وَآلِهٖ وَسَلَّمَ اِنَّهٗ قَالَ اَكْثَرُكُمْ عَلَیَّ صَلَاةً اَكْثَرُكُمْ اَزْوَاجًا فِی الْجَنَّةِ۔

حضور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم سے روایت کی جاتی ہے کہ بیشک آپ نے فرمایا جو تم میں سے مجھ پر درود شریف کثرت سے بھیجے گا اسے جنت میں زیادہ

حوریں عطا ہوں گی۔

(صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی حَبِیْبِہٖ مُحَمَّدٍ وَّآلِہٖ وَسَلَّمْ)

ایک دفعہ درود شریف پڑھنے کا ثواب چار سو غزوات کا ثواب ہے جو ہر غزوہ چار سو حج کے ثواب کا ہے:

۶۹۔ القول البدیع ص ۱۲۶، جذب القلوب ص ۲۱۳ میں ہے عَنْ عَلِیٍّ رَضِیَ اللّٰہُ تعالیٰ عَنْہُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّمَ مَنْ حَجَّ حَجَّۃَ الْاِسْلَامِ وَغَزَا بَعْدَ ھَا غَزْوَۃً کُتِبَتْ غَزَاتُہٗ بِاَرْبَعَ مِاَۃِ حَجَّۃٍ قَالَ فَانْکَسَرَتْ قُلُوْبُ قَوْمٍ لَا یَقْدِرُوْنَ عَلَی الْجِھَادِ وَلَا الْحَجِّ قَالَ فَاَوْحَی اللّٰہُ عَزَّوَجَلَّ اِلٰی مَا صَلّٰی عَلَیْکَ اَحَدٌ اِلَّا کُتِبَتْ صَلٰوتُہٗ بِاَرْبَعَ مِاَۃِ غَزَاتٍ کُلُّ غَزَاۃٍ بِاَرْبَعَ مِاَۃِ حَجَّۃٍ۔

سیدنا حیدر کرار حضرت علی کرم اللہ وجھہ سے ہے فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا جو حج کرے اور اس کے بعد کفار سے جہاد کرے تو اس کا جہاد چار سو حج کے برابر ہے حضرت علی کرم اللہ وجھہ نے فرمایا اس سے کچھ لوگوں کے دل شکستہ ہو گئے کہ نہ تو ان کے پاس جہاد کی طاقت ہے اور نہ ہی حج کی تو اللہ تبارک وتعالیٰ نے وحی نازل فرمائی کہ جو آپ پر ایک دفعہ درود شریف پڑھے گا اس کے نامہ اعمال میں چار سو ایسے غزوات کا ثواب لکھا جائے گا جو ہر غزوہ چار سو حج کے ثواب کا ہے۔

(صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی حَبِیْبِہٖ مُحَمَّدٍ وَّآلِہٖ وَسَلَّمْ)

جس مسلمان کے پاس صدقہ کرنے کے لئے کچھ نہ ہو تو وہ درود شریف پڑھے یہ اس کے لئے صدقہ کرنا ہو جائے گا:

۷۰۔ القول البدیع ص ۱۲۷ الترغیب والترھیب جلد ۲ ص ۵۰۲ میں ہے عَنْ اَبِیْ

سَعِیْدِنِ الْخُدْرِیِّ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ عَنْ رَّسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّمَ قَالَ اَیُّمَا رَجُلٍ مُّسْلِمٍ لَمْ یَکُنْ عِنْدَہٗ صَدَقَۃٌ فَلْیَقُلْ فِیْ دُعَائِہٖ اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ عَبْدِکَ وَرَسُوْلِکَ وَصَلِّ عَلَی الْمُؤْمِنِیْنَ وَالْمُؤْمِنَاتِ وَالْمُسْلِمِیْنَ وَالْمُسْلِمَاتِ فَاِنَّھَا زَکٰوۃٌ وَقَالَ لَا یَشْبَعُ الْمُؤْمِنُ خَیْرًا حَتّٰی تَکُوْنَ مُنْتَھَاہُ الْجَنَّۃُ۔

حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے ہے کہ حضور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ وسلم نے فرمایا جس مسلمان کے پاس صدقہ خیرات کرنے کے لئے کچھ نہ ہوتو وہ اپنی دعا میں یہ درود شریف پڑھ لے اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ عَبْدِکَ وَرَسُوْلِکَ وَصَلِّ عَلَی الْمُؤْمِنِیْنَ وَالْمُؤْمِنَاتِ وَالْمُسْلِمِیْنَ وَالْمُسْلِمَاتِ تو یہ درود شریف اس کے لیے صدقہ زکوٰۃ کے ثواب کا باعث ہوگا اور مومن نیکی سے سیر نہیں ہوتا حتی کہ اس کی اخیر جنت ہے۔ اس حدیث کو ابن وھب اور ابن بشکوال نے بھی اسی طریق سے روایت کیا ہے جبکہ ابن حبان اور ابوالشیخ نے دیلمی کے طریق پر اسے روایت کیا ہے مگر اختلاف الفاظ سے ابویعلیٰ نے اپنی مسند میں اور بیہقی نے ادب میں بھی اسی طریق پر روایت کیا ہے مگر بیہقی کی روایت میں یہ الفاظ ہیں:

اَیُّمَا رَجُلٍ کَسَبَ مَالًا مِنْ حَلَالٍ فَاَطْعَمَ نَفْسَہٗ اَوْ کَسَاھَا فَمَنْ دُوْنَہٗ مِنْ خَلْقِ اللّٰہِ فَاِنَّہٗ لَہٗ زَکٰوۃٌ وَاَیُّمَا رَجُلٍ لَمْ یَکُنْ عِنْدَہٗ صَدَقَۃٌ فَلْیَقُلْ فِیْ دُعَائِہٖ اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ عَبْدِکَ وَرَسُوْلِکَ وَعَلَی الْمُؤْمِنِیْنَ وَالْمُؤْمِنَاتِ وَالْمُسْلِمِیْنَ وَالْمُسْلِمَاتِ فَاِنَّہٗ لَہٗ زَکٰوۃٌ

یعنی جو شخص حلال مال کمائے خود بھی کھائے پیئے اور مخلوق خدا کو بھی کھلائے تو وہ اس کے لئے صدقہ ہے اور جس کے پاس صدقہ خیرات کرنے کے لیے کچھ نہ ہوتو وہ مذکورہ بالا درود شریف پڑھ لے تو یہی اس کے لئے صدقہ ہوجائے گا امام بخاری نے

اسے اپنی کتاب ادب المفرد میں بھی روایت کیا ہے۔

حافظ ابن حبان اس حدیث پر یہ فصل لائے ہیں اس چیز کا بیان کہ صدقہ نہ ہونے کی صورت میں حضور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ وسلم پر درود شریف بھیجنا صدقہ کے درجہ میں ہوجاتا ہے۔

(صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی حَبِیْبِہٖ مُحَمَّدٍ وَّآلِہٖ وَسَلَّمْ)

صدقہ افضل ہے یا درود شریف:

۱۷۔ القول البدیع ص ۱۲۷ میں ہے وَقَدْ سُئِلَ بَعْضُھُمْ عَنِ الصَّلٰوۃِ عَلٰی مُحَمَّدٍ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّمَ وَالصَّدَقَۃِ اَیُّھُمَا اَفْضَلُ فَقَالَ الصَّلٰوۃُ عَلٰی مُحَمَّدٍ فَقِیْلَ لَہٗ سَوَاءٌ کَانَتِ الصَّدَقَۃُ فَرْضًا اَوْ نَفْلًا فَقَالَ نَعَمْ لِاَنَّ الْفَرْضَ الَّذِیْ اَفْتَرَضَہُ اللّٰہُ عَلٰی عِبَادِہٖ وَفِعْلُہٗ ھُوَ وَمَلٰئِکَتُہٗ لَیْسَ کَالْفَرْضِ الَّذِیْ عَلٰی عِبَادِہٖ فَقَطْ۔

مشائخ ومحدثین میں سے بعض کو پوچھا گیا کہ حضور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ وسلم پر درود شریف پڑھنا افضل ہے یا صدقہ کرنا افضل ہے ان میں سے کیا افضل ہے انہوں نے فرمایا درود شریف پڑھنا افضل ہے، عرض کیا گیا کیا ہر صدقہ سے درود شریف پڑھنا افضل ہے خواہ وہ صدقہ فرض ہو یا نفل فرمایا ہاں درود شریف افضل ہے کیونکہ صدقہ فرض دینے کا صرف بندوں کو حکم ہے اور درود شریف پڑھنے کا بندوں کو بھی حکم ہے جبکہ اللہ تبارک وتعالیٰ خود اور اس کے فرشتے بھی یہ کرتے ہیں تو پھر جو عمل صرف بندے کرتے ہیں اس عمل کے برابر کیسے ہوسکتا ہے جسے بندے بھی کرتے ہوں فرشتے بھی اور خود مالک کائنات بھی۔

نوٹ: یہ مذکورہ بالا قول مسلک دیوبند کے شیخ الحدیث مولانا محمد زکریا نے اپنی کتاب فضائل درود میں بھی ذکر کیا ہے۔

(صَلَّى اللّٰهُ عَلٰى حَبِیْبِہٖ مُحَمَّدٍ وَّآلِہٖ وَسَلَّمْ)

درود شریف ہماری دعاؤں کا محافظ رضائے الٰہی کا ذریعہ اور ہمارے اعمال کی طہارت ہے:

۷۲۔ القول البدیع ص ۱۲۸ میں ہے عَنْ عَلِیِّ بْنِ اَبِیْ طَالِبٍ رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهُ رَفَعَهُ صَلَاتُكُمْ عَلَیَّ مُحْرِزَةٌ لِّدُعَائِكُمْ وَمَرْضَاةٌ لِّرَبِّكُمْ وَزَكٰوةٌ لِّاَعْمَالِكُمْ۔

سیدنا حیدر کرار حضرت علی کرم اللہ وجہہ سے مرفوعا روایت ہے کہ تمہارا درود شریف کا پڑھنا تمہاری دعاؤں کا محافظ ہے اللہ تبارک وتعالیٰ کی رضا وخوشنودی کے حصول کا باعث ہے اور تمہارے اعمال کی پاکی کا ذریعہ ہے۔ دیلمی نے بھی اسے روایت کیا ہے۔

(صَلَّى اللّٰهُ عَلٰى حَبِیْبِہٖ مُحَمَّدٍ وَّآلِہٖ وَسَلَّمْ)

حضور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ وسلم پر اور آپ کی آل پر سو دفعہ درود شریف پڑھنے والے کی اللہ تبارک وتعالیٰ سو حاجتیں پوری فرمائے گا:

۷۳۔ القول البدیع ص ۱۲۹ میں ہے عَنْ عَلِیٍّ رَفَعَهُ مَنْ صَلّٰی عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّعَلٰی آلِ مُحَمَّدٍ مِائَةَ مَرَّةٍ قَضَی اللّٰهُ لَهُ مِائَةَ حَاجَةٍ۔

سیدنا حضرت علی کرم اللہ وجہہ سے مرفوعاً ہے کہ جو محمد صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ وسلم پر اور آپ کی آل پر سو دفعہ درود شریف پڑھے اللہ تبارک وتعالیٰ اس کی سو حاجتیں پوری فرمائے گا۔

(صَلَّى اللّٰهُ عَلٰى حَبِیْبِہٖ مُحَمَّدٍ وَّآلِہٖ وَسَلَّمْ)

ایک دفعہ درود شریف پڑھنے سے بھی سو حاجتیں پوری ہو جاتی ہیں:

۷۴۔القول البدیع ص ۱۲۸ میں ہے عَنْ خَالِدِ بْنِ طَهْمَانَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ تَعَالٰى عَلَيْهِ وَآلِهٖ وَسَلَّمَ مَنْ صَلّٰى عَلَيَّ صَلٰوةً وَّاحِدَةً قُضِيَتْ لَهٗ مِاْئَةُ حَاجَةٍ۔

حضرت خالد بن طہمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا جو مجھ پر ایک دفعہ درود شریف پڑھے اس کی سو حاجتیں پوری ہوں گی۔ اس حدیث کو تیمی نے اپنی ترغیب میں بھی نقل کیا ہے اور فردوس میں بھی اسے سند کے بغیر نقل کیا گیا ہے۔

(صَلَّى اللّٰهُ عَلٰى حَبِيْبِهٖ مُحَمَّدٍ وَّآلِهٖ وَسَلَّمَ)

ہزار دفعہ درود شریف پڑھنے والے کا کندھا جنت کے دروازے پر حضور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کے کندھے سے مس کرے گا:

۷۵۔القول البدیع ص ۱۰۸، سعادۃ الدارین ص ۸۰ میں ہے عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُمَا عَنْ اَصْحَابِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ تَعَالٰى عَلَيْهِ وَآلِهٖ وَسَلَّمَ الْاَكَابِرِ قَالُوْا قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ تَعَالٰى عَلَيْهِ وَآلِهٖ وَسَلَّمَ مَنْ صَلّٰى عَلَيَّ صَلَاةً وَّاحِدَةً صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ عَشْرًا وَمَنْ صَلّٰى عَلَيَّ عَشْرًا صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ مِاْئَةً وَمَنْ صَلّٰى عَلَيَّ مِاْئَةً صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ اَلْفًا وَمَنْ صَلّٰى عَلَيَّ اَلْفًا زَاحَمَتْ كَتِفُهٗ كَتِفِيْ عَلٰى بَابِ الْجَنَّةِ۔

سیدنا حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما اور دیگر صحابہ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا جو مجھ پر ایک دفعہ درود شریف پڑھے اللہ تبارک وتعالیٰ اس پر دس رحمتیں نازل فرمائے گا اور جو مجھ پر دس دفعہ درود شریف پڑھے اللہ تبارک وتعالیٰ اس پر سو رحمتیں نازل فرمائے

گا اور جو مجھ پر سو دفعہ درود شریف پڑھے اللہ تبارک وتعالیٰ اس پر ہزار رحمتیں نازل فرمائے گا اور جو مجھ پر ہزار دفعہ درود شریف پڑھے تو جنت کے دروازے پر اس کا کندھا میرے کندھے کو مس کر جائے گا۔ اس حدیث کو تیمی نے اپنی ترغیب میں روایت کیا ہے۔

(صَلَّى اللّٰهُ عَلٰى حَبِيْبِهٖ مُحَمَّدٍ وَّاٰلِهٖ وَسَلَّمْ)

درود شریف پڑھنا عبادت ہے:

۷۶۔ القول البدیع ص ۱۲۹، سعادۃ الدارین ص ۸۹ میں ہے عَنْ وَّهْبِ بْنِ مُنَبِّهٍ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ قَالَ الصَّلٰوةُ عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ عِبَادَةٌ۔

حضرت وہب بن منبہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ حضور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم پر درود شریف پڑھنا عبادت ہے۔ اسے تیمی نے اپنی ترغیب میں نقل کیا ہے اور نمری اور ابن بشکوال نے بھی اسے نقل کیا ہے۔

(صَلَّى اللّٰهُ عَلٰى حَبِيْبِهٖ مُحَمَّدٍ وَّاٰلِهٖ وَسَلَّمْ)

روزانہ سو دفعہ درود شریف پڑھنے والا دائمی عبادت گزار کی طرح ہے:

۷۷۔ القول البدیع ص ۱۲۹ میں ہے قَالَ اَبُوْ غَسَّانَ الْمَدَنِيُّ مَنْ صَلّٰى عَلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ تَعَالٰى عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمْ مِائَةَ مَرَّةٍ فِي الْيَوْمِ كَمَنْ دَاوَمَ الْعِبَادَةَ۔

حضرت ابوغسان مدنی فرماتے ہیں جو رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم پر روزانہ سو دفعہ درود شریف پڑھے وہ دائمی عبادت گزار کی طرح ہے۔

(صَلَّى اللّٰهُ عَلٰى حَبِيْبِهٖ مُحَمَّدٍ وَّاٰلِهٖ وَسَلَّمْ)

جو درج ذیل درود شریف پڑھے اسے خواب میں حضور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ وسلم کی زیارت نصیب ہوگی حوض کوثر سے پینا نصیب ہوگا اور اس پر جہنم حرام ہوگا:

۷۸۔ القول البدیع ص ۴۳، کشف الغمہ جلد ۱ ص ۲۶۹ میں ہے یُروٰی عَنْهُ صَلَّی اللّٰهُ تَعَالٰی عَلَیْهِ وَآلِهٖ وَسَلَّمَ اِنَّهٗ قَالَ مَنْ صَلّٰی عَلٰی رُوْحِ مُحَمَّدٍ فِی الْاَرْوَاحِ وَعَلٰی جَسَدِهٖ فِی الْاَجْسَادِ وَعَلٰی قَبْرِهٖ فِی الْقُبُوْرِ رَاٰنِیْ فِیْ مَنَامِهٖ وَمَنْ رَّاٰنِیْ فِیْ مَنَامِهٖ رَاٰنِیْ یَوْمَ الْقِیَامَةِ وَمَنْ رَّاٰنِیْ یَوْمَ الْقِیَامَةِ شَفَعْتُ لَهٗ وَمَنْ شَفَعْتُ لَهٗ شَرِبَ مِنْ حَوْضِیْ وَحَرَّمَ اللّٰهُ جَسَدَهٗ عَلَی النَّارِ۔

حضور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ وسلم سے روایت کی گئی ہے کہ آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ وسلم نے فرمایا جو اس طرح سے درود شریف پڑھے اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰی رُوْحِ مُحَمَّدٍ فِی الْاَرْوَاحِ وَعَلٰی جَسَدِهٖ فِی الْاَجْسَادِ وَعَلٰی قَبْرِهٖ فِی الْقُبُوْرِ اسے خواب میں میری زیارت نصیب ہوگی اور جسے خواب میں میرا دیدار نصیب ہوگا اسے قیامت کے دن بھی میرا دیدار نصیب ہوگا اور جسے قیامت کے دن میرا دیدار نصیب ہوگا اسے میری شفاعت نصیب ہوگی اور جس کی میں نے شفاعت کی اسے میرے حوض (حوض کوثر سے) سے پینا نصیب ہوگا اور اللہ تبارک وتعالیٰ اس کے جسم کو جہنم پر حرام فرمادے گا اس حدیث کو ابوالقاسم نے بھی اپنی کتاب درالمنظم فی مولدالمعظم میں روایت کیا ہے۔

(صَلَّی اللّٰهُ عَلٰی حَبِیْبِهٖ مُحَمَّدٍ وَّآلِهٖ وَسَلَّمْ)

درود شریف پڑھنے سے کئی گناہ بڑھ کر انعامات الٰہی حاصل ہوتے ہیں:

۷۹۔ القول البدیع ص ۴۴ میں ہے عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰی

عَنْهُمَا رَفَعَهٗ صَلُّوْا عَلَيَّ فَاِنَّهَا لَكُمْ اَضْعَافًا مُّضَاعَفَةً۔

حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے مرفوعاً ہے کہ حضور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ وسلم نے فرمایا مجھ پر درود شریف بھیجو اس کی وجہ سے اللہ تبارک وتعالیٰ کے انعامات کئی گنا بڑھ کر تمہیں نصیب ہوں گے۔ اسے دیلمی نے بھی روایت کیا ہے۔

(صَلَّى اللّٰهُ عَلٰى حَبِيْبِهٖ مُحَمَّدٍ وَّآلِهٖ وَسَلَّمْ)

رات سونے سے پہلے درود شریف پڑھو:

۸۰۔ القول البدیع ص ۳۴ میں ہے عَنْ اَبِيْ ذَرٍّ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ قَالَ اَوْصَانِيْ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ تَعَالٰى عَلَيْهِ وَآلِهٖ وَسَلَّمَ اَنْ اُصَلِّيَهَا فِي السَّفَرِ وَالْحَضَرِ يَعْنِيْ صَلٰوةَ الضُّحٰى وَاَنْ لَّا اَنَامَ اِلَّا عَلٰى وِتْرٍ وَّبِالصَّلٰوةِ عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ تَعَالٰى عَلَيْهِ وَآلِهٖ وَسَلَّمَ۔

حضرت ابوذر غفاری رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ وسلم نے مجھے حکم فرمایا کہ سفر وحضر ہر حال میں نماز چاشت پڑھا کروں اور سونے سے پہلے وتر نماز پڑھوں اور آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ وسلم پر درود شریف پڑھوں۔

(صَلَّى اللّٰهُ عَلٰى حَبِيْبِهٖ مُحَمَّدٍ وَّآلِهٖ وَسَلَّمْ)

مجالس کو درود شریف سے مزین کرو یہ قیامت کے دن تمہارے لئے نور ہوگا:

۸۱۔ القول البدیع ص ۱۲۹، جامع الصغیر جلد نمبر ۲ ص ۲۸ میں ہے عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُمَا قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ تَعَالٰى عَلَيْهِ وَآلِهٖ وَسَلَّمَ زَيِّنُوْا مَجَالِسَكُمْ بِالصَّلٰوةِ عَلَيَّ فَاِنَّ صَلَاتَكُمْ عَلَيَّ نُوْرٌ لَّكُمْ يَوْمَ الْقِيَامَةِ۔

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے ہے فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا اپنی مجلسوں کو مجھ پر درود شریف پڑھ کر مزین کرو مجھ پر تمہارا درود شریف کا پڑھنا قیامت کے دن تمہارے لئے نور ہوگا۔ اس حدیث کو دیلمی نے بھی روایت کیا ہے۔

(صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی حَبِیْبِہٖ مُحَمَّدٍ وَّآلِہٖ وَسَلَّمْ)

حضرت علی کرم اللہ وجہہ سے محبت اور درود شریف پڑھنا اللہ تبارک وتعالیٰ کے ہاں سب سے بڑھ کر محبوب عمل ہیں:

۸۲۔ القول البدیع ص ۱۲۹ میں ہے عَنْ عَلِیِّ بْنِ اَبِیْ طَالِبٍ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّمَ قُلْتُ لِجِبْرَائِیْلَ اَیُّ الْاَعْمَالِ اَحَبُّ اِلَی اللّٰہِ عَزَّوَجَلَّ قَالَ اَلصَّلٰوۃُ عَلَیْکَ یَا مُحَمَّدُ وَحُبُّ عَلِیِّ بْنِ اَبِیْ طَالِبٍ۔

سیدنا حیدر کرار حضرت علی کرم اللہ وجہہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا میں نے جبرائیل (علیہ السلام) سے کہا نیک اعمال میں سے رب کریم کو کون سا عمل زیادہ محبوب ہے تو جبرائیل (علیہ السلام) نے کہا اے محمد صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم آپ پر درود شریف پڑھنا اور حضرت علی کرم اللہ وجہہ سے محبت رکھنا۔ اسے دیلمی نے اپنی کتاب مسند الفردوس میں بھی روایت کیا ہے۔

(صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی حَبِیْبِہٖ مُحَمَّدٍ وَّآلِہٖ وَسَلَّمْ)

اپنی مجالس کو درود شریف اور حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے ذکر سے مزین کرو:

۸۳۔ القول البدیع ص ۱۲۹، کشف الغمہ جلد نمبر ۱ ص ۲۶۹ میں ہے عَنْ عَائِشَۃَ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہَا قَالَتْ زَیِّنُوْا مَجَالِسَکُمْ بِالصَّلٰوۃِ عَلَی النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّمَ وَبِذِکْرِ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ۔

ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے فرمایا اپنی مجلسوں کو درود شریف اور حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے ذکر سے مزین کرو۔

(صَلَّى اللّٰهُ عَلٰى حَبِيْبِهٖ مُحَمَّدٍ وَّآلِهٖ وَسَلَّمْ)

درود شریف پڑھنے کی برکت سے تنگدستی اور غریبی دور ہو جاتی ہے:

۸۴۔ القول البدیع ص ۱۲۹، سعادۃ الدارین ص ۱۴۷ میں ہے عَنْ سُمْرَةَ السَّوَائِى وَالِدِ جَابِرٍ رَضِىَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُمَا قَالَ كُنَّا عِنْدَ النَّبِىِّ صَلَى اللّٰهُ تَعَالٰى عَلَيْهِ وَآلِهٖ وَسَلَّمَ اِذْ جَاءَهٗ رَجُلٌ فَقَالَ يَارَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ تَعَالٰى عَلَيْهِ وَآلِهٖ وَسَلَّمَ مَا اَقْرَبُ الْاَعْمَالِ اِلَى اللّٰهِ تَعَالٰى قَالَ صِدْقُ الْحَدِيْثِ وَاَدَاءُ الْاَمَانَةِ قُلْتُ يَارَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ تَعَالٰى عَلَيْهِ وَآلِهٖ وَسَلَّمَ زِدْنَا قَالَ صَلٰوةُ الَّيْلِ وَصَوْمُ الْهَوَاجِرِ قُلْتُ يَارَسُوْلَ اللّٰهِ (صَلَّى اللّٰهُ تَعَالٰى عَلَيْهِ وَ آلِهٖ وَ سَلَّم) زِدْنَا قَالَ كَثْرَةُ الذِّكْرِ وَالصَّلٰوةُ عَلَىَّ تَنْفِى الْفَقْرَ قُلْتُ زِدْنَا قَالَ مَنْ اَمَّ قَوْمًا فَلْيُخَفِّفْ فَاِنَّ فِيْهِمُ الْكَبِيْرَ وَالْعَلِيْلَ وَالصَّغِيْرَ وَذَا الْحَاجَةِ۔

حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے والد حضرت سمرہ سوائی رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ ہم حضور نبی کریم رؤف الرحیم رحمۃ اللعالمین صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کے پاس موجود تھے کہ ایک شخص آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کی بارگاہ عالیہ میں حاضر ہوا اس نے عرض کیا یارسول اللہ (صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم) اللہ تبارک وتعالیٰ کی بارگاہ میں کون سے عمل زیادہ قربت والے ہیں فرمایا سچ بولنا اور امانت کا ادا کرنا میں نے عرض کیا یارسول اللہ (صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم) ہمیں کچھ زیادہ ارشاد فرمائیں فرمایا نماز تہجد اور گرمیوں کے دنوں کے روزے میں نے عرض کیا یارسول اللہ (صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم) ہمیں کچھ زیادہ ارشاد سے نوازیں فرمایا اللہ تبارک وتعالیٰ کا ذکر کثرت سے کرنا اور مجھ پر درود شریف بھیجنا غریبی وتنگدستی کو

دور کرتا ہے میں نے عرض کیا ہمیں کچھ مزید ارشاد فرمائیں فرمایا جو کسی قوم کی امامت کرے تو اسے چاہیے کہ انہیں نماز ہلکی پڑھائے کیونکہ ان (مقتدیوں) میں بوڑھے بھی ہوتے ہیں بیمار بھی بچے بھی اور کام کاج والے بھی۔ اسے ابونعیم نے سند کے ساتھ اور قرطبی نے بغیر سند کے حضرت ابوبکر صدیق اور حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہم کے حوالہ سے روایت کیا ہے۔

(صَلَّى اللّٰهُ عَلٰى حَبِيْبِهٖ مُحَمَّدٍ وَّآلِهٖ وَسَلَّمْ)

درود شریف کی برکت سے روزی فراخ ہوگئی:

۸۶۔ القول البدیع ص ۱۲۹ میں ہے عَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ قَالَ جَاءَ رَجُلٌ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ تَعَالٰى عَلَيْهِ وَآلِهٖ وَسَلَّمَ فَشَكَا إِلَيْهِ الْفَقْرَ وَضِيْقَ الْعَيْشِ وَالْمُعَاشِ فَقَالَ لَهٗ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ تَعَالٰى عَلَيْهِ وَآلِهٖ وَسَلَّمَ إِذَا دَخَلْتَ مَنْزِلَكَ فَسَلِّمْ إِنْ كَانَ فِيْهِ أَحَدٌ أَوْ لَمْ يَكُنْ فِيْهِ أَحَدٌ ثُمَّ سَلِّمْ عَلَيَّ وَاقْرَأْ قُلْ هُوَ اللّٰهُ أَحَدٌ مَرَّةً وَّاحِدَةً فَفَعَلَ الرَّجُلُ فَأَدَارَ اللّٰهُ عَلَيْهِ الرِّزْقَ حَتّٰى أَفَاضَ عَلٰى جِيْرَانِهٖ وَقَرَابَاتِهٖ۔

حضرت سہل بن سعد رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ ایک شخص حضور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کی خدمت اقدس میں حاضر ہوا اور اس نے اپنی غریبی، تنگدستی اور معاشی تنگی کی شکایت کی تو رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے اسے فرمایا جب تو اپنے گھر میں قدم رکھے تو السلام علیکم کہہ خواہ گھر میں کوئی ہو یا نہ ہو پھر مجھ پر سلام پڑھ پھر ایک دفعہ سورۃ اخلاص پڑھ اس شخص نے ایسا ہی کیا تو اللہ تبارک وتعالیٰ نے اس کے رزق کو فراخ فرما دیا حتیٰ کہ اس کے پڑوسیوں اور قریبی رشتہ داروں کو بھی اس سے فیض حاصل ہوا۔

(صَلَّى اللّٰهُ عَلٰى حَبِيْبِهٖ مُحَمَّدٍ وَّآلِهٖ وَسَلَّمْ)

درود شریف پڑھنے والوں کی زیارت کے لئے فرشتوں سے آسمان کے کنارے بھر جاتے ہیں:

۸۷۔القول البدیع ص ۴۱ سعادۃ الدارین ص ۶۴ میں ہے عَنْ زَیْدِبْنِ ثَابِتٍ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ قَالَ خَرَجْنَا مَعَ رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّمَ حَتّٰی وَقَفْنَا فِیْ مَجْمَعِ طُرَقٍ فَطَلَعَ اِعْرَابِیٌّ فَقَالَ اَلسَّلَامُ عَلَیْكَ یَارَسُوْلَ اللّٰہِ وَرَحْمَتُہٗ وَبَرَکَاتُہٗ فَقَالَ وَعَلَیْكَ السَّلَامُ اَیُّ شَیْءٍ قُلْتَ حِیْنَ جِئْتَنِیْ قَالَ قُلْتُ اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ حَتّٰی لَاتَبْقٰی صَلٰوۃٌ اَللّٰھُمَّ بَارِكْ عَلٰی مُحَمَّدٍ حَتّٰی لَاتَبْقٰی بَرَکَۃٌ اَللّٰھُمَّ سَلِّمْ عَلٰی مُحَمَّدٍ حَتّٰی لَایَبْقٰی سَلَامٌ اَللّٰھُمَّ ارْحَمْ عَلٰی مُحَمَّدٍ حَتّٰی لَاتَبْقٰی رَحْمَۃٌ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّمَ اِنِّیْ اَرَی الْمَلٰئِکَۃَ قَدْسَدُّوا الْاُفُقَ

حضرت زید بن ثابت رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں ہم رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ وسلم کے ساتھ باہر کو نکلے ایک چوراہے پر ہم کھڑے تھے کہ ایک اعرابی آیا اس نے سلام عرض کیا اَلسَّلَامُ عَلَیْكَ یَارَسُوْلَ اللّٰہِ وَرَحْمَتُہٗ وَبَرَکَاتُہٗ محبوب پیغمبر صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ وسلم نے وَعَلَیْكَ السَّلَامُ فرما کر اسے سلام کا جواب دیا (پھر اس اعرابی کو فرمایا) اے اعرابی جب تو میرے پاس آرہا تھا تو کیا پڑھ رہا تھا اعرابی نے عرض کیا میں (آپ پر یہ درود وسلام) کہہ رہا تھا اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ اَللّٰھُمَّ بَارِكْ عَلٰی مُحَمَّدٍ حَتّٰی لَاتُبْقٰی بَرَکَۃٌ اَللّٰھُمَّ سَلِّمْ عَلٰی مُحَمَّدٍ حَتّٰی لَایَبْقٰی سَلَامٌ اَللّٰھُمَّ ارْحَمْ عَلٰی مُحَمَّدٍ حَتّٰی لَاتَبْقٰی رَحْمَۃٌ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ وسلم نے فرمایا میں نے دیکھا کہ ملائکہ نے آسمانوں کے کناروں کو بھرا ہوا ہے۔ (فرشتوں نے درود وسلام پڑھنے والے کی زیارت کے لئے آسمانوں پر جم غفیر کیا ہوا ہے یہاں تک کہ آسمان کناروں تک بھر گیا ہے)

(صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی حَبِیْبِہٖ مُحَمَّدٍ وَّآلِہٖ وَسَلَّمْ)

درود شریف پڑھ کر دعا مانگنے والے کی دعا قبول ہوتی ہے:

۸۸۔ نسائی شریف جلد نمبر ۱ ص ۱۸۹ میں ہے عَنْ اَبِیْ ھَانِیٍٔ اِنَّ اَبَاعَلِیِّ نِ الْجَنْبِیِّ حَدَّثَہٗ اِنَّہٗ سَمِعَ فُضَالَۃَ بْنَ عُبَیْدٍ یَقُوْلُ سَمِعَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّمَ رَجُلًا یَدْعُوْفِی الصَّلٰوۃِ وَلَمْ یَحْمَدِ اللّٰہَ وَلَمْ یُصَلِّ عَلَی النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّمَ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّمَ عَجِلْتَ اَیُّھَا الْمُصَلِّیْ ثُمَّ عَلَّمَھُمْ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّمَ فَسَمِعَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّمَ رَجُلًا یُّصَلِّیْ فَمَجَّدَ اللّٰہَ وَحَمِدَہٗ وَصَلّٰی عَلَی النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّمَ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّمَ اُدْعُ تُجَبْ وَسَلْ تُعْطَ۔

حضرت ابوھانی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے ہے کہ انہیں ابوعلی جنبی نے بیان فرمایا کہ انہوں نے حضرت فضالہ ابن عبید رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے سنا وہ فرماتے تھے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے ایک شخص کو دعا مانگتے ہوئے سنا کہ اس نے نہ تو اللہ تبارک وتعالیٰ کی حمد وثنا کی اور نہ ہی حضور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم پر درود شریف پڑھا رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے اسے فرمایا اے نمازی تو نے جلدی کی پھر رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے ان سب کو (دعا مانگنے کا طریقہ) سکھایا پھر رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے ایک اور نمازی کو سنا کہ اس نے اللہ تبارک وتعالیٰ کی حمد وثنا کی اور حضور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم پر درود شریف بھیجا تو رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے اسے فرمایا دعا مانگ دعا قبول کی جائے گی اور (بارگاہ الٰہی میں) سوال کر تجھے عطا کیا جائے گا۔

ترمذی شریف جلد نمبر ۲ ص ۱۸۶ باب ماجاء فی جامع الدعوات میں بھی یہی حدیث حضرت فضالہ بن عبید رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے ہی تھوڑے سے اختلاف الفاظ

کے ساتھ مروی ہے اور ابوداؤد شریف جلد ۱ ص ۲۱۸ میں بھی اختلاف الفاظ سے یہ حدیث مروی ہے۔

(صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی حَبِیْبِہٖ مُحَمَّدٍ وَّآلِہٖ وَسَلَّمْ)

دعا مانگنے کا طریقہ:

اس سے واضح ہوتا ہے کہ درود شریف پڑھے بغیر دعا مانگنے سے دعا قبول نہیں ہوتی دعا کی قبولیت کے لئے درود شریف ضروری ہے دعا کی قبولیت کے لئے ضروری ہے کہ پہلے اپنے رحیم وکریم رازق ومالک رب کی حمد وثنا کرے پھر سید الانبیاء والمرسلین محبوب کائنات محبوب خدا صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم پر درود شریف پڑھے پھر جو مانگنا چاہتا ہے دعا میں وہ مانگے اور آخر میں درود شریف پڑھ کر دعا ختم کرے بلکہ بہتر یہ ہے کہ دعا کے درمیان میں بھی اپنے محبوب پیغمبر رؤف ورحیم نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم پر درود شریف بھیجے۔

(صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی حَبِیْبِہٖ مُحَمَّدٍ وَّآلِہٖ وَسَلَّمْ)

دو مسلماں آپس میں مصافحہ کریں اور درود شریف پڑھیں تو اگلے پچھلے گناہ معاف:

۸۹۔ عَنْ اَنَسٍ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ عَنْ رَّسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّمَ قَالَ مَامِنْ عَبْدَیْنِ مُتَحَابَّیْنِ فِی اللّٰہِ عَزَّوَجَلَّ وَفِیْ رِوَایَۃٍ مِنْ مُّسْلِمِیْنَ یَسْتَقْبِلُ اَحَدُھُمَا صَاحِبَہٗ وَ فِیْ رِوَایَۃٍ یَلْتَقِیَانِ فَیَتَصَافَحَانِ وَیُصَلِّیَانِ عَلَی النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّمَ اِلَّالَمْ یَتَفَرَّقَا حَتّٰی یُغْفَرَ لَھُمَا ذُنُوْبُھُمَا مَاتَقَدَّمَ وَمَاتَاَخَّرَ۔

حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا دو بندے جو آپس میں محض اللہ تبارک وتعالیٰ کے لئے محبت رکھتے ہوں اور ایک روایت میں ہے کہ ایک مسلمان اپنے دوسرے مسلمان بھائی کا استقبال کرے

اور ایک روایت میں ہے کہ دونوں مسلمان آپس میں ملتے ہوئے مصافحہ کریں اور حضور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم پر درود شریف پڑھیں تو ان کے جدا ہونے سے پہلے پہلے ان کے اگلے پچھلے تمام گناہ معاف کردیئے جاتے ہیں۔

(القول البدیع ص ۲۴۲)

(صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی حَبِیْبِہٖ مُحَمَّدٍ وَّآلِہٖ وَسَلَّمْ)

روزانہ ستر ہزار فرشتے صبح اور ستر ہزار فرشتے شام کو بارگاہ محبوب صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم میں حاضر ہو کر صلوٰۃ وسلام عرض کرتے ہیں:

۹۰۔ ابن ابی عاصم نے بیان کیا کہ حضرت کعب رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ میں ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے پاس حاضر ہوا ان کی مجلس میں حضور نبی کریم رؤف الرحیم رحمۃ اللعالمین صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کا ذکر خیر شروع ہوا تو انہوں نے فرمایا جب سورج طلوع ہوتا ہے تو ستر ہزار فرشتے حضور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کی قبر انور پر حاضر ہو کر قبر انور کے گرداگرد پھیل جاتے ہیں اور صلوٰۃ بھیجنا شروع کردیتے ہیں یہ سلسلہ شام تک جاری رہتا ہے جب شام ہوتی ہے تو چلے جاتے ہیں اور اتنی ہی تعداد میں اور فرشتے حاضر ہو جاتے ہیں طلوع آفتاب تک یہ فرشتے صلوٰۃ بھیجتے رہتے ہیں قیامت تک یہ سلسلہ اسی طرح جاری رہے گا حتیٰ کہ آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم قبر انور سے نکلیں گے۔

(جذب القلوب ص ۳۱۴)

سدا ہے تساڈا دوارہ یارسول اللہ

(صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی حَبِیْبِہٖ مُحَمَّدٍ وَّآلِہٖ وَسَلَّمْ)

درود شریف پڑھنے والے کو پل صراط پر نور عطا ہوگا:

۹۱۔ القول البدیع ص ۲۴۴ میں ہے کہ حضور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے

فرمایا اَلصَّلٰوۃُ عَلَیَّ نُوْرٌ یَوْمَ الْقِیَامَۃِ عِنْدَ ظُلْمَۃِ الصِّرَاطِ یعنی مجھ پر درود شریف کا پڑھنا (پڑھنے والے کے لئے) پل صراط پر نور ہوگا۔

(صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی حَبِیْبِہٖ مُحَمَّدٍ وَّآلِہٖ وَسَلَّمْ)

فرشتے کو حکم الٰہی ہوتا ہے درود شریف میرے محبوب کی بارگاہ میں لے جاؤ وہ پڑھنے والے کے لئے دعا فرمائیں گے اور خوش ہوں گے:

۹۲۔ القول البدیع ص ۱۱۸ میں ہے عَنْ عَائِشَۃَ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْھَا قَالَتْ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّمَ مَامِنْ عَبْدٍ صَلّٰی عَلَیَّ صَلٰوۃً اِلَّا عَرَجَ بِھَا مَلَکٌ حَتّٰی یَجِیَٔ بِھَا وَجْہَ الرَّحْمٰنِ عَزَّوَجَلَّ فَیَقُوْلُ رَبُّنَا تَبَارَکَ وَتَعَالٰی اِذْھَبُوْا بِھَا اِلٰی قَبْرِ عَبْدِیْ تَسْتَغْفِرُ لِقَائِلِھَا وَتَقِرُّ بِھَا عَیْنُہٗ۔

ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا فرماتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ وسلم نے فرمایا جو شخص بھی مجھ پر درود شریف بھیجتا ہے فرشتہ اس درود شریف کو لے کر بارگاہ الٰہی میں پیش کرتا ہے ہمارا رب تعالیٰ فرماتا ہے اس درود کو میرے بندے (حضور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ وسلم) کے پاس لے جاؤ وہ اس درود شریف بھیجنے والے کے لئے دعا فرمائیں گے اور اس سے اس کی آنکھوں کو ٹھنڈک ہوگی (وہ خوش ہوں گے)

غازی، شہید اور نماز تہجد پڑھنے والے اور وقت تہجد درود شریف پڑھنے والے سے اللہ تبارک وتعالیٰ خوش ہوتا ہے

۹۳۔ القول البدیع ص ۱۸۱ میں ہے عَنِ ابْنِ مسعودٍ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ قَالَ یَضْحَکُ اللّٰہُ اِلٰی رَجُلَیْنِ رَجُلٌ لَقِیَ الْعَدُوَّ وَھُوَ عَلٰی

فَرَسٍ مِنْ اَمْثَلِ خَيْلِ اَصْحَابِهٖ فَانْهَزَمُوْا وَثَبَتَ فَاِنْ قُتِلَ اُسْتُشْهِدَ وَاِنْ بَقِيَ فَذَاكَ الَّذِيْ يَضْحَكُ اللّٰهُ اِلَيْهِ وَرَجُلٌ قَامَ فِيْ جَوْفِ الَّيْلِ لَا يَعْلَمُ بِهٖ اَحَدٌ فَتَوَضَّأَ وَاَسْبَغَ الْوُضُوْءَ ثُمَّ حَمِدَ اللّٰهَ وَمَجَّدَهٗ وَصَلّٰى عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ تعالىٰ عليه وآلهٖ وسلم وَاسْتَفْتَحَ الْقُرْآنَ فَذَاكَ الَّذِيْ يَضْحَكُ اللّٰهُ اِلَيْهِ يَقُوْلُ اُنْظُرُوْا اِلٰى عَبْدِيْ قَائِمًا لَا يَرَاهُ اَحَدٌ غَيْرِيْ۔

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں اللہ تبارک وتعالیٰ دو بندوں پر بڑا خوش ہوتا ہے ایک تو وہ شخص جس نے اپنے گھوڑے پر سوار ہو کر دشمن (کافر) سے جنگ کی اس کے ساتھی جنگ سے بھاگ کھڑے ہوئے اور یہ ثابت قدم رہا اگر قتل کر دیا گیا تو شہید ہو گیا اور اگر شہید نہ ہوا باقی رہا (غازی ہو گیا تو یہ وہ شخص ہے جس پر اللہ تبارک وتعالیٰ بہت خوش ہوتا ہے دوسرا وہ شخص ہے جو رات میں اٹھا اسے (اس وقت اس کے جاگنے اور اٹھنے کو) کوئی نہیں جانتا اس نے وضو کیا اور اچھی طرح پورا وضو کیا پھر اللہ تبارک وتعالیٰ کی حمد وثنا کی اس کی بزرگی بیان کی (نماز تہجد پڑھی) اور پھر حضور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ وسلم پر درود شریف پڑھا پھر قرآن مجید شروع کیا یہ وہ شخص ہے کہ اللہ تبارک وتعالیٰ اس سے بہت خوش ہوتا ہے اور ارشاد فرماتا ہے میرے اس بندے کی طرف دیکھو کہ یہ (میری عبادت کے لیے) کھڑا ہے جبکہ میرے علاوہ کوئی بھی اسے نہیں دیکھ رہا۔

مشکوٰۃ شریف میں بھی یہ حدیث اختلاف الفاظ کے ساتھ منقول ہے اور نسائی نے بھی فی عمل الیوم واللیلۃ میں اسے روایت کیا اور عبدالرزاق نے بھی۔

(صَلَّى اللّٰهُ عَلٰى حَبِيْبِهٖ مُحَمَّدٍ وَّآلِهٖ وَسَلَّمَ)

درود شریف پڑھنے والے کو مانگنے کے بغیر بھی دنیا و آخرت کے انعامات حاصل ہو جائیں گے۔

۹۴۔ القول البدیع ص ۱۸۱ میں ہے عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْهُ قَالَ مَنْ قَامَ مِنَ الَّیْلِ فَتَوَضَّاءَ فَاَحْسَنَ الْوُضُوْءَ ثُمَّ کَبَّرَ عَشْرًا وَسَبَّحَ عَشْرًا وَتَبَرَّءَ مِنَ الْحَوْلِ وَالْقُوَّةِ عَلٰی ذٰلِكَ ثُمَّ صَلّٰی عَلَی النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ تعالٰی عیہ وآلہٖ وسلم فَاَحْسَنَ الصَّلٰوةَ لَمْ یَسْأَلِ اللّٰہَ تَعَالٰی شَیْئًا اِلَّآ اَعْطَاهُ اِیَّاهُ مِنَ الدُّنْیَا وَالْاٰخِرَةِ۔

حضرت ابوھریرۃ رضی اللہ تعالٰی عنہ فرماتے ہیں جو رات کو (تہجد نماز کے لیے) اٹھے پھر اچھی طرح سے وضو کرے پھر دس دفعہ اللہ اکبر کہے پھر دس دفعہ سبحان اللہ کہے پھر لاحول ولاقوۃ الاباللہ پڑھے پھر حضور نبی کریم صلی اللہ تعالٰی علیہ وآلہٖ وسلم پر درود شریف پڑھے بڑی محبت سے دود شریف پڑھے رب کریم سے کچھ نہ مانگے (درود شریف کی برکت سے) رب کریم اسے مانگے بغیر ہی دنیا وآخرت (کی نعمتوں) سے نوازے گا۔

(صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی حَبِیْبِهٖ مُحَمَّدٍ وَّآلِهٖ وَسَلَّمْ)

مسجد کے پاس سے گزرتے وقت درود شریف پڑھیں،

۹۵۔ القول البدیع ص ۱۸۳ میں ہے عَنْ عَلِیِّ ابْنِ اَبِیْ طَالِبٍ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْهُ قَالَ اِذَا مَرَرْتُمْ بِالْمَسَاجِدِ فَصَلُّوْا عَلَی النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْهِ وَآلِهٖ وَسَلَّمَ۔

سیدنا حیدر کرار حضرت علی کرم اللہ وجہہ فرماتے ہیں جب تم مسجدوں کے پاس سے گزرو تو حضور نبی کریم صلی اللہ تعالٰی علیہ وآلہٖ وسلم پر درود شریف پڑھو۔

(صَلَّى اللّٰهُ عَلٰى حَبِيْبِهٖ مُحَمَّدٍ وَّآلِهٖ وَسَلَّمْ)

(اسے اسماعیل قاضی نے بھی روایت کیا)

مسجد میں داخل ہوتے وقت اور نکلتے وقت درود شریف پڑھیں:

۹۶۔ القول البدیع ص ۱۸۳ میں ہے عَنْ فَاطِمَةَ اِبْنَةِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ تَعَالٰى عَلَيْهِ وَآلِهٖ وَسَلَّمَ وَرَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهَا قَالَتْ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ تَعَالٰى عَلَيْهِ وَآلِهٖ وَسَلَّمَ اِذَا دَخَلَ الْمَسْجِدَ صَلّٰى عَلٰى مُحَمَّدٍ وَسَلَّمَ ثُمَّ قَالَ اَللّٰهُمَّ اغْفِرْلِيْ ذُنُوْبِيْ وَافْتَحْ لِيْ اَبْوَابَ رَحْمَتِكَ وَاِذَا خَرَجَ صَلّٰى عَلٰى مُحَمَّدٍ وَسَلَّمَ ثُمَّ قَالَ اَللّٰهُمَّ اغْفِرْلِيْ ذُنُوْبِيْ وَافْتَحْ لِيْ اَبْوَابَ فَضْلِكَ۔

سیدۃ نساء العلمین جگر گوشہ رحمۃ للعلمین صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم سیدہ حضرت فاطمۃ الزہراء رضی اللہ تعالیٰ عنہا ارشاد فرماتی ہیں کہ محبوب پیغمبر صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم جب مسجد میں داخل ہوتے تو پہلے اس طرح صَلوٰۃ وسَلام صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَسَلِّمْ پڑھتے پھر یہ دعا پڑھتے:

اَللّٰهُمَّ اغْفِرْلِيْ ذُنُوْبِيْ وَافْتَحْ لِيْ اَبْوَابَ رَحْمَتِكَ اور جب مسجد سے باہر تشریف لاتے تو پھر پہلے درود وسلام صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَسَلِّمْ پڑھتے اور پھر یہ دعا مانگتے اَللّٰهُمَّ اغْفِرْلِيْ ذُنُوْبِيْ وَافْتَحْ لِيْ اَبْوَابَ فَضْلِكَ۔

(اسے امام احمد بن حنبل اور ترمذی نے روایت کیا ہے اور ابن بشکوال نے بھی اسے روایت کیا ہے)۔

(صَلَّى اللّٰهُ عَلٰى حَبِيْبِهٖ مُحَمَّدٍ وَّآلِهٖ وَسَلَّمْ)

مسجد میں داخل ہوتے وقت اور نکلتے وقت

درود شریف وسلام پڑھنے اور دعا مانگنے کا حکم

۹۷۔ القول البدیع ص ۱۸۲ میں ہے عَنْ اَبِیْ حُمَیْدٍ اَوْاَبِیْ اُسَیْدِ السَّاعِدِیِّ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّمَ اِذَا دَخَلَ اَحَدُ کُمْ فِی الْمَسْجِدِ فَلْیُسَلِّمْ عَلَی النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّمْ ثُمَّ الْیَقُلْ اَللّٰھُمَّ افْتَحْ لِیْ اَبْوَابَ رَحْمَتِكَ وَاِذَا خَرَجَ مِنَ الْمَسْجِدِ فَلْیُسَلِّمْ عَلَی النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّمْ ثُمَّ الْیَقُلْ اَللّٰھُمَّ افْتَحْ لِیْ اَبْوَابَ فَضْلِكَ۔

ابوحمید یا ابوسعید ساعدی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ وسلم نے ارشاد فرمایا تم میں سے جب بھی کوئی مسجد میں داخل ہو تو پہلے نبی کریم (صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ وسلم پر سلام عرض کرے پھر یہ دعا مانگے:

اَللّٰھُمَّ افْتَحْ لِیْ اَبْوَابَ رَحْمَتِكَ۔

اور جب مسجد سے نکلے تو پھر پہلے نبی کریم (صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ وسلم پر سلام عرض کرے پھر یہ دعا مانگے:

اَللّٰھُمَّ افْتَحْ لِیْ اَبْوَابَ فَضْلِكَ۔

(اسے طبرانی اور بیہقی نے دعا میں نقل فرمایا ابوعوانہ نے اپنی صحیح میں ابوداؤد، نسائی، ابن ماجہ، ابن خزیمہ اور ابن حبان نے بھی اپنی اپنی صحیح میں روایت کیا۔

(صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی حَبِیْبِہٖ مُحَمَّدٍ وَّآلِہٖ وَسَلَّمْ)

سیدنا حضرت امام حسن علیہ السلام کو یہ دعا سکھائی گئی:

۹۸۔ القول البدیع ص ۱۸۴ میں ہے عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْهُمَا قَالَ عَلَّمَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْهِ وَآلِهٖ وَسَلَّمَ الْحَسَنَ بْنَ عَلِیٍّ رضی اللہ تعالیٰ عنہما اِذَا دَخَلَ الْمَسْجِدَ اَنْ یُصَلِّیَ عَلَی النَّبِیِّ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ وسلم وَیَقُوْلُ اَللّٰهُمَّ اغْفِرْ لَنَا ذُنُوْبَنَا وَافْتَحْ لِیْ اَبْوَابَ رَحْمَتِكَ فَاِذَا خَرَجَ مِنْهُ قَالَ مِثْلَ ذٰلِكَ لٰكِنْ یَقُوْلُ اِفْتَحْ لِیْ اَبْوَابَ فَضْلِكَ۔

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ سردار نوجوانان جنت شہزادۂ نبی رحمت سیدنا حضرت امام حسن علیہ السلام کو حضور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ وسلم نے تعلیم فرمائی کہ جب مسجد میں داخل ہوں تو پہلے نبی کری (صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ وسلم پر درود شریف پڑھیں پھر یہ دعا مانگیں۔

اَللّٰهُمَّ اغْفِرْ لَنَا ذُنُوْبَنَا وَافْتَحْ لِیْ اَبْوَابَ رَحْمَتِكَ۔

اور جب نکلیں تو پھر بھی اسی طرح (پہلے درود شریف پھر دعا) مگر پھر دعا میں: رَحْمَتِكَ کی بجائے فَضْلِكَ کہیں (اَللّٰهُمَّ افْتَحْ لِیْ اَبْوَابَ فَضْلِكَ کہیں)۔ (اسے طبرانی نے روایت کیا)

(صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی حَبِیْبِهٖ مُحَمَّدٍ وَّآلِهٖ وَسَلَّمْ)

مسجد میں داخل ہوتے وقت پہلے بسم اللہ شریف پھر درود شریف

۹۹۔ القول البدیع ص ۱۸۴ میں ہے عَنْ اَنَسٍ رضی اللہ تعالیٰ عنہ قَالَ کَانَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْهِ وَآلِهٖ وَسَلَّمَ اِذَا دَخَلَ

الْمَسْجِدَ قَالَ بِسْمِ اللهِ اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَاِذَا خَرَجَ قَالَ بِسْمِ اللهِ اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ۔

سیدنا حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے فرماتے ہیں کہ حضور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم جب مسجد میں داخل ہوتے تو پڑھتے بِسْمِ اللهِ اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ اور جب مسجد سے نکلتے تب بھی یہی پڑھتے بِسْمِ اللهِ اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ۔

(صَلَّی اللهُ عَلٰی حَبِیْبِہٖ مُحَمَّدٍ وَّآلِہٖ وَسَلَّمْ)

مسجد میں داخل ہوتے وقت السلام علیک یا رسول اللہ کے الفاظ سے سلام:

۱۰۰۔ القول البدیع ص ۱۸۵ میں ہے عَنْ اَبِی الدَّرْدَاءِ رضی اللہ تعالیٰ عنہ اِنَّہٗ کَانَ یَقُوْلُ اِنِّیْ لَاَ قُوْلُ اِذَا دَخَلْتُ الْمَسْجِدَ اَلسَّلَامُ عَلَیْكَ یَارَسُوْلَ اللهِ۔

حضرت ابوالدرداء رضی اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں میں جب بھی مسجد میں داخل ہوتا ہوں تو کہتا ہوں اَلسَّلَامُ عَلَیْكَ یَارَسُوْلَ اللهِ۔

(صَلَّی اللهُ عَلٰی حَبِیْبِہٖ مُحَمَّدٍ وَّآلِہٖ وَسَلَّمْ)

یَا مُحَمَّدُ کا نعرہ لگانے سے سن پاؤں ٹھیک ہو گیا۔

القول البدیع ص ۲۲۵ میں ہے عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ سَعْدٍ قَالَ خَدِرَتْ رِجْلُ ابْنِ عُمَرَ فَقَالَ لَہٗ رَجُلٌ اُذْكُرْ اَحَبَّ النَّاسِ اِلَیْكَ فَقَالَ یَا مُحَمَّدُ۔

حضرت عبدالرحمٰن بن سعد رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما کا پاؤں سن ہو گیا کسی شخص نے انھیں کہا کہ آپ کو تمام لوگوں

سے جو بڑھ کر پیارا ہے اسے یاد کریں تو انھوں نے کہا یَا مُحَمَّدُ۔

حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے بھی اسی طرح مذکور ہے:

القول البدیع ص ۲۲۵ میں ہے خَدِرَتْ رِجْلُ رَجُلٍ عِنْدَ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهُمَا فَقَالَ لَهٗ ابْنُ عَبَّاسٍ اُذْكُرْ اَحَبَّ النَّاسِ اِلَیْكَ فَقَالَ مُحَمَّدٌ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم فَذَهَبَ خِدْرُهٗ۔

سیدنا حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما کے پاس بیٹھے ہوئے ایک شخص کا پاؤں سن ہو گیا تو سیدنا حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے اسے فرمایا کہ لوگوں میں سے جو سب سے زیادہ تجھے پیارا لگتا ہے اسے یاد کر تو اس نے کہا محمد صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم اس کا پاؤں اسی وقت ٹھیک ہو گیا (جونہی محبوب پیغمبر صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کا نام مبارک اس نے ذکر کیا اس کا پاؤں ٹھیک ہو گیا۔ یہ سچ ہے۔

مشکل جو سر پہ آ پڑی	آقا تیرے ہی نام سے ٹلی
مشکل کشا ہے تیرا نام	تجھ پر درود اور سلام

(صَلَّی اللّٰهُ عَلٰی حَبِیْبِهٖ مُحَمَّدٍ وَّاٰلِهٖ وَسَلَّمْ)

القول البدیع ص ۲۲۵ میں ہے کہ حضرت ابو سعید رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں كُنَّا عِنْدَ ابْنِ عُمَرَ رضی اللّٰه تعالیٰ عَنْهُ فَخَدِرَتْ رِجْلُهٗ فَقَالَ لَهٗ رَجُلٌ اُذْكُرْ اَحَبَّ النَّاسِ اِلَیْكَ فَقَالَ یَا مُحَمَّدُ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم فَكَاَنَّمَا نَشِطَ مِنْ عُقَالٍ۔

ہم حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما کے پاس بیٹھے تھے کہ آپ کا پاؤں سن ہو گیا تو ایک شخص نے آپ کو کہا کہ تمام لوگوں سے بڑھ کر جو آپ کو محبوب

ہے اسے یاد کریں تو حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے کہا یا محمد صلی اللہ علیک وسلم (آپ کا زبان سے یا محمد صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم ادا کرنا تھا کہ پاؤں ٹھیک ہوگیا) گویا کہ وہ اس تدبیر سے ہشاش بشاش ہوگیا۔

(صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی حَبِیْبِہٖ مُحَمَّدٍ وَّآلِہٖ وَسَلَّمْ)

درود شریف پڑھنے سے مرض نسیان نہیں ہوگا:

۱۰۱۔ القول البدیع ص ۲۲۷ میں ہے عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَۃَ رَضِیَ اللّٰہُ تعالیٰ عنه قَالَ مَنْ خَافَ عَلٰی نَفْسِہٖ النِّسْیَانَ فَلْیُکْثِرِ الصَّلٰوۃَ عَلَی النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّمَ۔

حضرت ابوھریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں جسے مرض نسیان کا خطرہ ہو وہ حضور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ وسلم پر کثرت سے درود شریف پڑھے (انشاء اللہ تعالیٰ درود شریف کی برکت سے اسے نسیان کا مرض لاحق نہیں ہوگا)

(صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی حَبِیْبِہٖ مُحَمَّدٍ وَّآلِہٖ وَسَلَّمْ)

درود شریف کی برکت سے بھول گئی ہوئی چیز یاد آجائے گی:

۱۰۲۔ القول البدیع ص ۲۲۷ میں ہے عَنْ اَنَسٍ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّمَ اِذَا نَسِیْتُمْ شَیْئًا فَصَلُّوْا عَلَیَّ تَذْکُرُوْہُ اِنْ شَاءَ اللّٰہُ تَعَالٰی۔

حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے ہے کہ حضور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا جب تمھیں کوئی چیز بھول جائے تو مجھ پر درود شریف پڑھو انشاء اللہ تعالیٰ وہ بھولی ہوئی چیز یاد آجائے گی۔

(صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی حَبِیْبِہٖ مُحَمَّدٍ وَّآلِہٖ وَسَلَّمْ)

فقر دور کرنے کا وظیفہ درود شریف:

۱۰۳۔القول البدیع ص ۱۳۰ میں ہے کہ ابوعبداللہ قسطلانی فرماتے ہیں کہ مجھے خواب میں حضور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کا دیدار ہوا تو میں نے فقر کی شکایت کی تو آپ نے مجھے یہ پڑھنے کے لیے فرمایا:

اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّعَلٰی آلِ مُحَمَّدٍ وَهَبْ لَنَا اَللّٰهُمَّ مِنْ رِزْقِكَ الْحَلَالِ الطَّيِّبِ الْمُبَارِكِ مَا نَصُوْنُ بِهٖ وَجُوْهَنَا عَنِ التَّعَرُّضِ اِلٰی اَحَدٍ مِّنْ خَلْقِكَ وَاجْعَلْ لَّنَا اَللّٰهُمَّ طَرِيْقاً سَهْلاً مِّنْ غَيْرِ تَعْبٍ وَّلَا نَصَبٍ وَلَا مِنْهُ وَلَا تَبْعَةً وَجَنِّبْنَا اَللّٰهُمَّ الْحَرَامَ حَيْثُ كَانَ وَاَيْنَ كَانَ وَعِنْدَ مَنْ كَانَ وَحِلْ بَيْنَنَا وَبَيْنَ اَهْلِهٖ وَاقْبِضْ عَنَّا اَيْدِيَهُمْ وَاصْرِفْ عَنَّا قُلُوْبَهُمْ حَتّٰی لَا تَنْقَلِبَ اِلَّا فِيْمَا يَرْضِيْكَ وَلَا نَسْتَعِيْنُ بِنِعْمَتِكَ اِلَّا عَلٰی مَا تُحِبُّ يَا اَرْحَمَ الرَّاحِمِيْنَ۔

(صَلَّی اللّٰهُ عَلٰی حَبِيْبِهٖ مُحَمَّدٍ وَّآلِهٖ وَسلم)

درود شریف نہ پڑھنے والے کی نماز قبول نہیں:

۱۰۴۔القول البدیع ص ۱۷۶، ابن کثیر جلد ۳ ص ۵۲۵ میں ہے عَنْ سَهْلِ ابْنِ سَعْدٍ رضی اللہ تعالیٰ عنہ اَنَّ النَّبِیَّ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم قَالَ لَا صَلٰوةَ لِمَنْ لَّمْ يُصَلِّ عَلٰی نَبِيِّهٖ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم وَلَا صَلٰوةَ لِمَنْ لَّمْ يُحِبِّ الْاَنْصَارَ۔

حضرت سھل بن سعد رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا جو اپنے نبی پر درود شریف نہ پڑھے اس کی نماز نہیں اور جو انصار

سے محبت نہ رکھے اس کی بھی نماز نہیں۔

اس حدیث شریف کو دارقطنی، طبرانی، بشکوال اور حاکم نے بھی روایت کیا۔

(صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی حَبِیْبِہٖ مُحَمَّدٍ وَّآلِہٖ وَسَلَّمْ)

۱۰۵۔القول البدیع ص ۱۷۷ میں ہے عَنْ اَبِیْ مَسْعُوْدِ الْاَنْصَارِیْ الْبَدْرِیْ رضی اللہ تعالیٰ عنہ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم مَنْ صَلّٰی صَلٰوۃً لَمْ یُصَلِّ فِیْھَا عَلَیَّ وَعَلٰی اَھْلِ بَیْتِیْ لَمْ تُقْبَلْ مِنْہُ۔

حضرت ابو مسعود انصاری بدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا جس نے نماز پڑھی مگر اس میں مجھ پر اور میرے اہل بیت پر درود شریف نہ پڑھا تو اس کی نماز درجہ قبولیت کو نہیں پہنچے گی۔(اسے دارقطنی اور بیہقی نے روایت کیا)

(صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی حَبِیْبِہٖ مُحَمَّدٍ وَّآلِہٖ وَسَلَّمْ)

احسن درود شریف:

القول البدیع ص ۴۹ میں ہے حضرت ابن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ حضور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا جب تم مجھ پر درود شریف بھیجو تو درود شریف کو احسن کر کے پڑھو تم نہیں جانتے کہ شاید یہ میرے ہاں پیش کیا جاتا ہے تم یوں پڑھا کرو۔

۱۰۶۔اَللّٰھُمَّ اجْعَلْ صَلَاتَكَ وَرَحْمَتَكَ وَبَرَكَاتِكَ عَلٰی سَیِّدِ الْمُرْسَلِیْنَ وَاِمَامِ الْمُتَّقِیْنَ وَخَاتِمِ النَّبِیِّیْنَ عَبْدِكَ وَرَسُوْلِكَ اِمَامِ الْخَیْرِ وَقَائِدِالْخَیْرِ وَرَسُوْلِ الرَّحْمَۃِ اَللّٰھُمَّ ابْعَثْہُ الْمَقَامَ

الْمَحْمُودِ يَغْبِطُهُ الْاَوَّلُوْنَ وَالْاٰخِرُوْنَ۔

(اسے دیلمی نے مسند الفردوس میں روایت کیا اور ابن عاصم نے بھی اسے روایت کیا)

(صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی حَبِیْبِہٖ مُحَمَّدٍ وَّآلِہٖ وَسَلَّمْ)

درود شریف پڑھنے والے پر اللہ تبارک وتعالیٰ کی طرف سے بھی سلام آتا ہے اور حضور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کی طرف سے بھی:

۱۰۷۔ روضۃ العلماء میں قدوۃ الفقہا حضرت شیخ ابوالحسن علی بن یحییٰ البخاری رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ لکھتے ہیں کہ حضرت ابوھریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے یہ حدیث بیان فرمائی ہے کہ جب کوئی مومن حضور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم پر درود شریف بھیجتا ہے تو اللہ تبارک وتعالیٰ ایک فرشتے کو مقرر فرما دیتا ہے جو اس کے درود شریف کے تحفے کو فوراً ہی حضور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کی بارگاہ میں روضہ انور کے سامنے لے آتا ہے اور عرض کرتا ہے یا رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم فلاں بن فلاں یا فلاں بنت فلاں نے آپ پر ایک دفعہ درود شریف بھیجا ہے پیارے آقا صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نہایت ہی فرحت وشادمانی کے ساتھ جواب ارشاد فرماتے ہیں: بَلِّغْهُ عَنِّیْ عَشْرًا (میری طرف سے اسے دس دفعہ سلام پہنچائیں) اور اسے یہ پیغام بھی دے دیں کہ اگر ان دس میں سے ایک بھی دیکھا جائے تو تم بہشت میں میرے پاس ہو گے اور اس کی مثال میری ان دو انگلیوں کی طرح ہے جو ایک دوسرے کے ساتھ متصل ہیں آپ نے یہ بات اپنی دو انگلیوں کو ملا کر ارشاد فرمائی کہ وہ میری شفاعت کا حقدار ہوگا۔

پھر وہ فرشتہ حضور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کی بارگاہ سے بارگاہ الٰہی میں حاضر ہوتا ہے اور عرض کرتا ہے یا اللہ فلاں بندے نے تیرے محبوب پیغمبر صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم پر درود شریف بھیجا ہے اللہ تبارک وتعالیٰ ارشاد فرماتا ہے میری

طرف سے اسے دس دفعہ ہدیہ سلام بھیجا جائے اور اسے خوشخبری دی جائے کہ اس دس دفعہ ہدیہ سلام کی برکت سے اس پر دوزخ کی آگ حرام کر دی گئی ہے پھر اللہ تبارک وتعالیٰ اعلان فرماتا ہے کہ میرے بندے کے درود کو بہترین ہدیہ تصور کیا جائے اور اسے علیین کے خزانے میں محفوظ کر لیا جائے تاکہ قیامت کے دن اس کے لیے یہ آخرت کا ذخیرہ بن سکے۔

اس کے درود شریف کے ایک ایک حرف کے بدلے رب کریم جل جلالہ ایک ایک فرشتہ پیدا فرماتا ہے جو ہر فرشتے کے تیس ہزار ساٹھ سر اور ہر سر میں تیس ہزار ساٹھ چہرے اور ہر چہرے پر تیس ہزار ساٹھ منہ اور ہر منہ میں تیس ہزار ساٹھ زبانیں ہوتی ہیں اس کی ہر زبان تیس ہزار ساٹھ دفعہ اللہ تبارک وتعالیٰ کی حمد وثنا اور حضور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کی نعت شریف پڑتی ہے جبکہ وہ جو نعت پڑھتا ہے وہ ہر نعت دوسرے سے مختلف ہوتی ہے اس کے ان تمام ذکر واذکار یعنی حمد وثنا اور نعت شریف کا ثواب اس شخص کے نامۂ اعمال میں لکھا جاتا ہے جس نے وہ درود شریف پڑھا ہوتا ہے۔

(معارج النبوت جلد نمبر ۱ ص ۹۴ القول البدیع ص ۱۱۵)

(صَلَّى اللّٰهُ عَلٰى حَبِيْبِهٖ مُحَمَّدٍ وَّآلِهٖ وَسَلَّمَ)

درود شریف پڑھنے والے کے جواب میں ساتوں آسمانوں کے فرشتے درود شریف پڑھتے ہیں:

۱۰۸۔ ریاض المذکرین میں امام اجل سراج الملت والدین ابواحمد زید بن زید رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے اور تاج الذاکرین میں فقیہہ انام امام الہمام قدوۃ المفسرین، عمدۃ المذکرین ابو مالک نصر بن نصر رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے لکھا ہے کہ حضور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ جو شخص مجھ پر ایک دفعہ درود شریف

پڑھتا ہے اللہ تبارک وتعالیٰ اس پر دس دفعہ درود شریف پڑھتا ہے اس کے بعد آسمان دنیا کے رہنے والوں کو اس شخص کے درود شریف سے متعارف کرایا جاتا ہے اور انھیں اس درود شریف کے پڑھنے یں شریک کیا جاتا ہے اس شخص پر سو دفعہ درود وسلام بھیجا جاتا ہے۔

پھر دوسرے آسمان والوں سے اس درود شریف پڑھنے والے کا تعارف کرایا جاتا ہے اس پر اس درود شریف پڑھنے والے شخص پر بائیس دفعہ درود پڑھا جاتا ہے۔

پھر تیسرے آسمان والوں سے اس کو متعارف کرایا جاتا ہے اور وہاں کے لوگ اس شخص پہ اسی طرح ہزار دفعہ درود شریف پڑھتے ہیں۔ اور جب اس درود شریف کو چوتھے آسمان والے سنتے ہیں تو وہ دو ہزار دفعہ درود شریف پڑھتے ہیں اس آواز کو پانچویں آسمان والے سن کر جواب میں پانچ ہزار دفعہ درود شریف پڑھتے ہیں اور چھٹے آسمان والے اس آواز کو سن کر چھ ہزار دفعہ درود شریف اور سلام پڑھتے ہیں اسی طرح ساتویں آسمان والے جواب میں سات ہزار دفعہ درود شریف پڑھتے ہیں۔

اس کے بعد مالک کائنات رحیم وکریم مہربان رب ارشاد فرماتا ہے ان تمام کے درود وسلام کا ثواب میرے اس بندے کو عطا ہے جس نے میرے محبوب پیغمبر صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم پر درود شریف پڑھا ہے میں اعلان کرتا ہوں کہ اس کے تمام گناہ بخش دیے گئے ہیں اور یہ اعزاز برکات میرے نبی پر درود شریف بھیجنے کی وجہ سے ہے۔ (معارج النبوت جلد نمبر ا ص ۲۹۶)

(صَلَّى اللّٰهُ عَلٰى حَبِيْبِهٖ مُحَمَّدٍ وَّاٰلِهٖ وَسَلَّمْ)

ہزار دفعہ درود شریف بھیجنے والے پر آتش دوزخ حرام:

۱۰۹۔ ریاض المذکرین میں امام الاجل سراج الملۃ والدین ابواحمد بن زید رحمۃ اللہ

تعالیٰ نے روایت بیان فرمائی کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا اللہ تبارک وتعالیٰ نے میری قبر پر ایک فرشتہ مقرر فرمایا ہوا ہے دنیا بھر میں جہاں کوئی بھی مرد یا عورت مجھ پر درود شریف پڑھتا ہے تو وہ فرشتہ سن لیتا ہے اور مجھے کہتا ہے اے محمد (صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم فلاں شخص نے آپ پر درود شریف پڑھا ہے اللہ تبارک وتعالیٰ اس بات کی ضمانت دیتا ہے کہ جو شخص مجھ پر ایک دفعہ درود شریف بھیجے گا اس پر دس دفعہ درود بھیجا جائے گا اور جو مجھ پر دس دفعہ درود بھیجے گا اللہ تبارک وتعالیٰ اس پر سو دفعہ درود بھیجے گا اور جو مجھ پر سو دفعہ درود بھیجے گا اللہ تبارک وتعالیٰ اس پر ہزار دفعہ درود بھیجے گا اور جو مجھ پر ہزار دفعہ درود بھیجے گا اس پر دوزخ کی آگ حرام کر دی جائے گی۔ (معارج النبوت جلد نمبر ۱ ص ۲۹۷)

(صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی حَبِیْبِہٖ مُحَمَّدٍ وَّآلِہٖ وَسَلَّمْ)

فرشتے کو حکم ہوتا ہے میرے اس بندے پر درود بھیجو جس نے میرے محبوب پر درود بھیجا ہے۔

۱۱۰۔ حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے ہے کہ حضور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا جو شخص مجھ پر ایک دفعہ درود شریف پڑھتا ہے تو اللہ تبارک وتعالیٰ اپنی رحمت سے ایک فرشتہ پیدا فرماتا ہے جس کے پر مشرق ومغرب کو گھیرے میں لے لیتے ہیں اس کے پاؤں ساتویں زمین تک پہنچے ہوتے ہیں اور اس کی گردن عرش کے کنگروں کو چھو رہی ہوتی ہے اللہ تبارک وتعالیٰ اس فرشتے کو حکم فرماتا ہے کہ میرے اس بندے پر تم بھی درود بھیجو جس نے میرے محبوب پر درود بھیجا تھا پھر وہ فرشتہ اس درود شریف پڑھنے والے پر درود پڑھتا ہے اور یہ سلسلہ قیامت تک جاری رہتا ہے ہر درود پر فرشتہ پیدا کیا جاتا ہے اور قیامت تک سلسلہ درود جاری رہتا ہے۔

(معارج النبوت جلد نمبر ۱ ص ۲۹۷، القول البدیع ص ۱۱۵ اور اسے ابن

شاہین نے ترغیب میں اور دیلمی نے مسند فردوس میں اور ابن بشکوال نے بھی روایت کیا)

(صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی حَبِیْبِہٖ مُحَمَّدٍ وَّآلِہٖ وَسَلَّمْ)

درود شریف پڑھنے والے کو دوزخ سے آزادی بخش دی جاتی ہے:

۱۱۱۔ اسرار الابرار میں ہے کہ حضور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا جو شخص مجھ پر ایک دفعہ درود شریف بھیجتا ہے اللہ تبارک وتعالیٰ اس پر دس دفعہ درود بھیجتا ہے ایک درود سے تو ایک فرشتہ پیدا کیا جاتا ہے دوزخ سے آزادی بخشی جاتی ہے اور نو دفعہ درود پاک کو ذخیرہ بنایا جاتا ہے۔ (معارج النبوت جلد نمبر ۱ صفحہ نمبر ۲۹۷)

(صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی حَبِیْبِہٖ مُحَمَّدٍ وَّآلِہٖ وَسَلَّمْ)

درود ابراھیمی

جو شخص یہ قسم اٹھالے کہ میں اپنے محبوب پیغمبر صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم پر بہترین درود شریف پڑھوں گا تو نماز والا درود شریف پڑھنے سے وہ بری ہوسکتا ہے۔

بعض علماء نے فرمایا ہے کہ تمام درود شریف میں افضل درود شریف وہ ہے جو نماز میں التحیات کے بعد پڑھا جاتا ہے اور درود ابراھیمی کے نام سے مشہور رہے اور وہ مخصوص کیفیتوں کے ساتھ آیا ہے انشاء اللہ العزیز درود ابراھیمی جو مختلف الفا کے ساتھ احادیث مبارکہ میں مذکور ہے وہ ذکر کئے جائیں گے مگر یاد رکھیں جذب القلوب ص 328 میں لکھا ہے کہ جو درود شریف سلام کے ذکر سے خالی ہو اس میں یہ کلمہ ملالے اَلسَّلَامُ عَلَیْكَ اَیُّهَا النَّبِیُّ الْکَرِیْمُ وَرَحْمَةُ اللّٰهِ وَبَرَكَاتُهٗ اس لئے کہ سلام کے بغیر صرف دورد شریف پڑھنا اکثر علماء کے نزدیک مکروہ ہے اور یہ مسئلہ اللہ تبارک و تعالیٰ کے فرمان عالی شان یَا اَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا صَلُّوْا عَلَیْهِ وَسَلِّمُوْا تَسْلِیْمًا سے ماخوذ ہے اگر چہ بعض علما کو اس کی کراہت میں کلام ہے مگر خلاف اولیٰ ہونے میں تو سب متفق ہیں یعنی خلاف اولیٰ ہونے پر تو سب کا اتفاق ہے۔

بخاری شریف میں درود ابراھیمی کے الفاظ ایک روایت سے یہ ہیں۔

۱۱۲۔ اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّاٰلِ مُحَمَّدٍ كَمَا صَلَّیْتَ عَلٰی اٰلِ اِبْرَاهِیْمَ اِنَّكَ حَمِیْدٌ مَّجِیْدٌ

اَللّٰھُمَّ بَارِكْ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّاٰلِ مُحَمَّدٍ كَمَا بَارَكْتَ عَلٰی اٰلِ اِبْرَاهِیْمَ اِنَّكَ

حَمِیْدٌ مَّجِیْدٌ (بخاری شریف جلد نمبر ۲ ص ۴۰۸)

دوسری روایت سے الفاظ یہ ہیں۔

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ عَبْدِكَ وَرَسُوْلِكَ كَمَا صَلَّيْتَ عَلٰی آلِ اِبْرَاهِيْمَ وَبَارِكْ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّعَلٰی اٰلِ مُحَمَّدٍ كَمَا بَارَكْتَ عَلٰی اِبْرَاهِيْمَ ابو صالح نے بہت سی جو روایت کی ہے اس میں علی ابراھیم کی بجائے علی آل ابراھیم ہے۔

(بخاری شریف جلد نمبر ۲ ص ۴۰۸)

اور ابن حازم نے یزید سے جو روایت کی ہے اس میں ہے كَمَا صَلَّيْتَ عَلٰی اِبْرَاهِيْمَ وَ بَارِكْ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَآلِ مُحَمَّدٍ كَمَا بَارَكْتَ عَلٰی اَبْرَاهِيْمَ وَآلِ اِبْرَاهِيْمَ

مسلم شریف میں درود ابراہیمی کے الفاظ

ایک روایت سے یہ الفاظ ہیں۔ اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَعَلٰی آلِ مُحَمَّدٍ كَمَا صَلَّيْتَ عَلٰی آلِ اِبْرَاهِيْمَ وَ بَارِكْ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَعَلٰی آلِ مُحَمَّدٍ كَمَا بَارَكْتَ عَلٰی آلِ اِبْرٰهِيْمَ فِی الْعٰلَمِيْنَ اِنَّكَ حَمِيْدٌ مَّجِيْدٌ ہ (مسلم شریف جلد ۱ ص ۱۹۵)

دوسری روایت سے الفا یہ ہیں اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَعَلٰی آلِ مُحَمَّدٍ كَمَا صَلَّيْتَ عَلٰی آلِ اِبْرَاهِيْمَ اِنَّكَ حَمِيْدٌ مَّجِيْدٌ اَللّٰھُمَّ بَارِكْ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَعَلٰی آلِ مُحَمَّدٍ كَمَا بَارَكْتَ عَلٰی آلِ اِبْرَاهِيْمَ اَنَّكَ حَمِيْدٌ مَّجِيْدٌ

ترمذی شریف میں درود ابرہیمی کے الفاظ

ترمذی شریف میں درود ابراھیمی کے وہی الفاظ ہیں جو مسلم شریف کی پہلی روایت ہے ہیں۔

ابوداوٗد شریف میں درود ابراھیمی کے الفاظ

ایک روایت سے الفاظ یہ ہیں۔ اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّاٰلِ مُحَمَّدٍ کَمَا صَلَّیْتَ عَلٰی اِبْرَاھِیْمَ وَ بَارِكْ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّاٰلِ مُحَمَّدٍ کَمَا بَارَکْتَ عَلٰی اِبْرٰھِیْمَ اِنَّكَ حَمِیْدٌ مَّجِیْدٌ (ابوداوٗد ص ۱۴۸)

دوسری روایت میں سے الفاظ یہ ہیں۔ اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّعَلٰی اٰلِ مُحَمَّدٍ کَمَا صَلَّیْتَ عَلٰی اِبْرَاھِیْمَ اِنَّكَ حَمِیْدٌ مَّجِیْد اَللّٰھُمَّ بَارِكْ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّعَلٰی اٰلِ مُحَمَّدٍ کَمَا بَارَکْتَ عَلٰی اٰلِ اِبْرَاھِیْمَ اِنَّكَ حَمِیْدٌ مَّجِیْدٌ (ابوداوٗد جلد نمبر ا ص ۱۴۹)

تیسری روایت سے الفاظ یہ ہیں اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّعَلٰی اَزْوَاجِهٖ وَ ذُرِّیَّتِهٖ کَمَا صَلَّیْتَ عَلٰی اٰلِ اِبْرَاھِیْمَ وَبَارِكْ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّعَلٰی اَزْوَجِهٖ وَذُرِّیَّتِهٖ کَمَا بَارَکْتَ عَلٰی اٰلِ اِبْرَاھِیْمَ اِنَّكَ حَمِیْدٌ مَّجِیْدٌ (ابوداو ص ۱۴۹)

چوتھی روایت سے الفاظ یہ ہیں اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ النَّبِیِّ الْاُمِّیِّ وَعَلٰی اٰلِ مُحَمَّدٍ (ابوداوٗد شریف جلد ا ص ۱۴۹)

پانچویں راویت سے الفاظ یہ ہیں اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ النَّبِیِّ وَاَزْوَجِهٖ اُمَّھَاتِ الْمُؤْمِنِیْنَ وَ ذُرِّیَّتِهٖ وَاَھْلِ بَیْتِهٖ کَمَا صَلَّیْتَ عَلٰی اٰلِ اِبْرَاھِیْمَ اِنَّكَ حَمِیْدٌ مَّجِیْدٌ (ابوداوٗد شریف جلد ا ص ۱۴۹)

نسائی شریف میں درود ابراھیمی کے الفاظ:

پہلی روایت سے الفاظ یہ ہیں اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ کَمَا صَلَّیْتَ عَلٰی اٰلِ اِبْرَاھِیْمَ اَللّٰھُمَّ بَارِكْ عَلٰی مُحَمَّدٍ کَمَا بَارَکْتَ عَلٰی اٰلِ اِبْرَاھِیْمَ
(نسائی شریف جلد اول ص ۱۹۰

دوسری روایت سے الفاظ وہی ہیں جو اوپر مسلم شریف کی دوسری روایت کے ہیں۔

تیسری روایت کے الفاظ یہ ہیں۔

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّعَلٰی اٰلِ مُحَمَّدٍ کَمَا صَلَّیْتَ عَلٰی اِبْرَاھِیْمَ وَعَلٰی اٰلِ اِبْرَاھِیْمَ اِنَّکَ حَمِیْدٌ مَّجِیْدٌ وَبَارِکْ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّعَلٰی اٰلِ مُحَمَّدٍ کَمَا بَارَکْتَ عَلٰی اِبْرَاھِیْمَ وَعَلٰی اٰلِ اِبْرَاھِیْمَ اِنَّکَ حَمِیْدٌ مَّجِیْدٌ

(نسائی شریف جلد اول ص ۱۹۰)

ابن ماجہ میں درود ابراھیمی کے الفاظ

ابن ماجہ میں درود ابراھیمی کے وہی الفاظ ہیں جو اوپر کی روایتوں میں ذکر ہیں۔

فائدہ: بخاری شریف، مسلم شریف، ابوداؤد شریف، نسائی شریف ابن ماجہ اور مسند امام احمد میں درود ابراھیمی کی کئی روایتوں میں اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ کے بعد لفظ عَلٰی درمیان میں لائے بغیر وَاٰلِ مُحَمَّدٍ یا وَاَزْوَاجِہٖ وَذُرِّیَّتِہٖ کے الفاظ ہیں مثلاً یوں ہیں اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّاٰلِ مُحَمَّدٍ اور اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّاَزْوَاجِہٖ وَذُرِّیَّتِہٖ ہیں جس سے واضح ہوا کہ درمیان میں لفظ علی کے بغیر بھی صحیح ہے اسی لئے صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی حَبِیْبِہٖ مُحَمَّدٍ وَّاٰلِہٖ وَسَلَّمَ میں بھی درمیان میں لفظ علی نہیں ہے

کیا اَلصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلَیْكَ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ کے الفاظ سے درود وسلام جائز ہے

بعض لوگ ان الفاظ سے صلوٰۃ وسلام کو ناجائز وشرک سمجھتے ہیں اذان سے قبل صلوٰۃ و سلام پر اصل جھگڑے کا باعث بھی دراصل یہی ہے کہ موذن حضرات اذان سے پہلے ہی صلوٰۃ وسلام پڑھتے ہیں اگر انہیں کہا جائے کہ نماز میں بھی تو اَلسَّلَامُ عَلَیْكَ اَیُّھَا النَّبِیُّ کے الفاظ سے سلام عرض کیا جاتا ہے جس کا معنی ہے یا نبی سلام علیک یعنی یا نبی آپ پر سلام ہو یا با الفاظ دیگر یہ معنی ہے اَلسَّلَامُ عَلَیْكَ یَا نَبِیَّ اللّٰہِ اَلسَّلَامُ

عَلَيْكَ يَا رَسُوْلَ الله تو وہ کہتے ہیں کہ یہ سلام کے طور پر نہیں بلکہ واقعہ معراج کے طور پر کہتے ہیں کیا یہ صحیح ہے؟

جواب: جہاں تک اذان سے قبل صلوٰۃ وسلام پڑھنے کا تعلق ہے تو یہ اس سے پہلے بیان ہو چکا اور جہاں تک ان کلمات سے درود وسلام کو ناجائز وشرک کہنا ہے یا نماز میں سلام نہیں بلکہ واقعہ معراج کے تحت ہے کا جواب بالترتیب دیا جاتا ہے۔

اَلصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا رَسُوْلَ الله کے الفاظ سے صلوٰۃ وسلام عرض کرنا نہ تو ناجائز ہے اور نہ ہی شرک ہے سلف صالحین سے ان الفاظ کے ساتھ منقول ہے اور بارگاہ رسالت میں مقبول ہے اس کی سب سے بڑی دلیل یہ ہے کہ موجودہ علماء وعوام مسلک دیوبند کے نزدیک بے شک یہ شرک ہو مگر ان کے اکابرین یہ پڑھتے رہے ہیں اور اپنی کتابوں میں لکھتے رہے ہیں۔ مثلاً

نمبر ا۔ دارالعلوم دیوبند کے صدر مدرس حسین احمد مدنی کی کتاب شہاب ثاقب کے صفحہ نمبر 65 سے ایک اقتباس ملاحظہ ہو وہ لکھتے ہیں۔

چنانچہ وہابیہ عرب کی زبان سے بارہا سنا گیا کہ اَلصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا رَسُوْلَ الله وسخت منع کرتے ہیں اور اہل حرمین پر سخت نفرین اس ندا اور خطاب پر کرتے ہیں اور اس کا استھزاء اڑاتے ہیں اور کلمات ناشائستہ استعمال کرتے ہیں حالانکہ ہمارے مقدس بزرگان دین اس صورت اور جملہ صورت درود شریف کو اگرچہ بصیغہ خطاب ونداء کیوں نہ ہو مستحب ومستحسن جانتے ہیں اور اپنے متعلقین کو اس کا امر کرتے ہیں وہابیہ نجدیہ یہ بھی اعتقاد رکھتے ہیں اور برملا کہتے ہیں کہ یارسول اللہ میں استقامت بغیر اللہ ہے اور وہ شرک ہے اور یہ وجہ بھی ان کے نزدیک سبب مخالفت کی ہے حالانکہ ہمارے مقدس بزرگان دین متقین اس کو ان اقسام استعانت میں سے شمار نہیں کرتے جو کہ مستوجب شرک یا باعث ممانعت ہو۔ (شہاب ثاقب ص 65)

حقیقت واضح ہوگئی: دارالعلوم دیوبند کے صدر المدرسین حسین احمد مدنی صاحب نے اپنی تصنیف شہاب ثاقب میں مکمل وضاحت کر دی ہے جیسا کہ اوپر اقتباس سے پڑھ چکے ہیں حسین احمد مدنی صاحب لکھتے ہیں کہ وہابی نجدی تو الصلوٰۃ والسلام علیک یارسول اللہ کو شرک سمجھتے ہیں اور اس کے پڑھنے والوں سے نفرت کرتے ہیں انہیں پڑھنے سے منع کرتے ہیں ان کے خلاف ناشائستہ زبانیں چلاتے ہیں جبکہ ہم خود بھی اور ہمارے مقدس بزرگان دین بھی یہ پڑھتے ہیں اور اپنے متعلقین کو اس کے پڑھنے کا حکم دیتے ہیں۔

اب موجودہ دور کے دیوبندی حضرات اپنے دل میں خود ہی فیصلہ کرلیں کہ وہ اپنے ان مقدس بزرگان دین کے طریقہ پر ہیں یا ان کے بقول وہابیوں نجدیوں کے طریقہ پر ہیں۔ پھر استعانت کے مسئلہ پر بھی اسی کتاب یعنی کتاب شہاب ثاقب ہے ہمارے عقیدہ کی سچائی ظاہر و باہر ہے چنانچہ شہاب ثاقب کے صفحہ نمبر 48 پر بانی دیوبند مولانا قاسم نانوتوی کی حضور سے محبت و عقیدت کے ثبوت میں نانوتوی صاحب کے حضور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کی محبت میں کہے ہوئے اشعار قصیدہ بہاریہ سے نقل کئے ہیں بندہ ان اشعار میں صرف چند اشعار یہاں لکھتا ہے اور موجودہ دور کے دیوبندیوں کو دعوت دیتا ہے کہ غور کرو آپ آج عقیدے کی کس سطح پر ہیں نانوتوی صاحب کے اشعار یہ ہیں۔

مدد کر اے کرم احمدی کہ تیرے سوا
نہیں ہے قاسم بے کس کا کوئی حامئ کار
جو تو ہی ہم کو نہ پوچھے تو کون پوچھے گا
بنے گا کون ہمارا تیرے سوا غمخوار
یہ سن کے آپ شفیع گنہگاراں ہیں
کئے ہیں میں نے اکٹھے گناہوں کے انبار

شہاب ثاقب کے ص 51 پر آگے چل کر جناب حسین احمد مدنی صاحب لکھتے ہیں۔ حضرت کے ان اشعار کے مضامین پر غور فرمائیں کہ کس قدر اخلاص ومحبت اور عقیدت بات بات پر ٹپکتی ہے گویا کہ محبت خاتم المرسلین میں چور چور ہیں اس قدر منہمک ہیں کہ ماسوا کی خبر نہیں رگ دیے ہیں ان کا اخلاس سرایت کیے ہوئے ہے کیا یہی حالت وہابیہ خبیثہ کی ہے کیا یہی کلمات ان کی گندی زبانوں سے نکلتے ہیں کیا اسی قسم کی لطیف اور دل آویز تحریرات ان کے ناپاک قلموں سے شائع ہوتی ہیں؟ ہرگز نہیں وہ خبثاء اس قسم کی گفتگو کو معاذ اللہ بددینی اور شرک خیال کرتے ہیں ان مضامین کو واھیات وخرافات میں مندرج کرتے ہیں۔

حضرات: بندہ نے من وعن لفظ بلفظ تحریر کر دیا ہے اپنی طرف سے کسی لفظ کا اضافہ نہیں کیا آج کل کے مسلک دیوبند کے علما وعوام اپنے ان بڑوں کی تحریروں کو غور سے پڑھیں اور دل سے انصاف کریں کہ وہ آج عقیدے میں کن کے ساتھی ہیں۔

اس سے پہلے حضرت شبلی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کا واقعہ علماء دیوبند کے شیخ الحدیث مولانا محمد زکریا نے اپنی کتاب فضائل درود کے صفحہ نمبر 104 اور سابقہ نام تبلیغی نصاب کے صفحہ نمبر 789 پر لکھا ہے کہ حضرت ابوبکر بن مجاہد نے خواب میں دیکھا کہ حضور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے حضرت شبلی رحمۃ اللہ علیہ کے حاضر ہونے پر کھڑے ہوکر ان کی پیشانی کو بوسہ دیا حضرت ابوبکر بن مجاہد نے عرض کیا یارسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم آپ شبلی سے اتنی محبت فرماتے ہیں تو پیارے آقا صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا اس سے اس لیے اتنی محبت رکھتا ہوں کہ یہ ہر نماز کے بعد تین دفعہ صلی اللہ علیک یا محمد پڑھتا ہے اور سورۃ توبہ کی آخری دو آیتیں پڑھتا ہے۔

نیز رشید احمد گنگوہی اور مولانا اشرف علی تھانوی جیسے علماء دیوبند کے مرشد حاجی

امداللہ مکی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ اپنی کتاب کلیات امدادیہ کے ص 61 پر زیارت محبوب پیغمبر صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کا جو طریقہ لکھا ہے اس میں بھی لکھا ہے کہ عشاء کی نماز کے بعد نئے کپڑے پہن کر خوشبو لگا کر الصلوٰۃ والسلام علیک یارسول اللہ کی ضرب داہنے الصلوٰۃ والسلام یا نبی اللہ کی ضرب بائیں اور الصلوٰۃ والسلام علیک یا حبیب اللہ کی ضرب دل پر لگائے اور متواتر جس قدر ہو سکے درود شریف پڑھے۔

ان تمام تحریروں کو پڑھ کر موجودہ دور کے علماء و عوام مسلک دیو بند غور فرمائیں کہ وہ الصلوٰۃ والسلام علیک یارسول اللہ کے الفاظ سے درود شریف کی مخالفت کر کے کیسے عقیدہ پر کاربند ہیں اگر یہ ناجائز و شرک ہے تو ان کے بزرگ علماء کرام کو تو اسے وہابیوں نجدیوں کا عقیدہ لکھ رہے ہیں ذرا غور کریں۔

السلام علیک ایھا النبی سے سلام عرض کرنا واقعہ کا تذکرہ نہیں: بعض لوگ دراصل حرف ندا کی وجہ سے اپنے عقیدہ کی بنا پر لوگوں کے اذہان کو بھی غلط راہ پر چلانے کے لئے انہیں کہہ دیتے ہیں کہ السلام علیک ایھا النبی تو واقعہ معراج کے تذکرے کے باعث ہے ورنہ سلام ایسے نہیں ہی ہے دراصل اس سلام میں ایُّ حرف ندا ہے کہ بھی حاضر کے لئے ہے اور یہ دونوں چیزیں ان کے عقیدے کی نفی کرتی ہیں اس لئے وہ ایسی باتیں کرتے ہیں ورنہ صحاح ستہ کی تمام کتب حدیث سے یہی ثابت ہے کہ یہ الفاظ سلام کے ہی ہیں لہٰذا ہم ان الفاظ سے سلام ہی عرض کرتے ہیں حوالہ جات ملاحظہ ہوں۔ بخاری شریف جلد نمبر ا ص 708 میں حضرت کعب بن عجرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے جو روایت ہے اس میں ہے قِيْلَ يَارَسُوْلَ اللّٰهِ اَمَّا السَّلَامُ عَلَيْكَ فَقَدْ عَرَفْنَا فَكَيْفَ الصَّلٰوةُ الخ۔ حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خدمت اقدس میں) عرض کیا گیا یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم آپ پر سلام عرض کرنا تو ہم نے جان لیا آپ پر درود شریف کیسے پڑھیں اور حضرت ابوسعید

خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے جو روایت ہے اس میں ہے قُلْنَا یَارَسُوْلَ اللہِ هٰذَا التَّسْلِیْمُ فَکَیْفَ نُصَلِّیْ عَلَیْكَ۔
ہم نے عرض کیا یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سلام عرض کرنا تو یہ ہے ہم آپ پر درود شریف کیسے بھیجیں الخ۔
مسلم شریف جلد نمبر ا ص 195 میں ایک روایت تو حضرت کعب بن عجرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے وہی ہے جو اوپر بخاری شریف کے حوالہ سے بیان ہو چکی ہے۔
دوسری روایت حضرت ابومسعود انصاری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے ہے کہ ہم حضرت سعد بن عبادہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی مجلس میں تھے کہ محبوب پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہمارے پاس تشریف لائے تو حضرت بشیر بن سعد رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم سے عرض کیا یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اللہ تبارک وتعالیٰ نے ہمیں آپ پر درود شریف بھیجنے کا حکم فرمایا ہے ہم آپ پر کیسے درود شریف بھیجیں تو آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے خاموشی اختیار فرمائی یہاں تک کہ ہمیں دل میں آیا کہ کاش نہ ہی پوچھتے پھر آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ہمیں فرمایا تم یہ کہا کرو اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ الخ اور آخر میں ارشاد فرمایا وَالسَّلَامُ کَمَا قَدْ عُلِّمْتُمْ یعنی اور سلام وہی ہے جیسا کہ تمہیں سکھا دیا گیا ہے۔
ترمذی شریف جلد نمبر 2 ص 154 میں بھی حضرت ابومسعود انصاری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے وہی روایت ہے جو ابھی اوپر مسلم شریف کے حوالہ سے بیان ہوئی ہے جس کے آخر میں ہے اور سلام وہی ہے جیسا کہ تمہیں سکھا دیا گیا ہے۔
نسائی شریف جلد اول ص 190 میں ایک روایت وہی ہے جو ابھی اوپر حضرت ابومسعود انصاری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے ہے جس کے آخر میں ہے وَالسَّلَامُ کَمَا قَدْ عُلِّمْتُمْ یعنی سلام وہی ہے جیسا کہ تمہیں سکھا دیا گیا ہے۔ اور دوسری روایتیں وہی

ہیں جن میں ذکر ہے کہ صحابہ کرام نے عرض کیا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم آپ پر سلام عرض کرنا تو ہمیں معلوم ہو گیا آپ پر درود شریف کیسے بھیجیں۔

سنن ابن ماجہ شریف ص 65 میں بھی وہی روایتیں ہیں جو ابھی اوپر بخاری و مسلم کے حوالہ سے بیان ہوئیں جن میں ہے کہ ہم نے عرض کیا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سلام عرض کرنا تو ہم نے جان لیا آپ پر درود شریف کیسے بھیجیں۔

وہ کون سا سلام ہے جو صحابہ کرام نے جان لیا اور جو انہیں سکھا دیا گیا بخاری، مسلم اور صحاح ستہ کی دیگر کتب سے یہ تو واضح ہو گیا کہ صحابہ کرام نے حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی بارگاہ عالیہ مقدسیہ میں عرض کیا کہ سلام عرض کرنا تو ہم نے جان لیا کہ کیسے سلام عرض کرنا ہے اور یہ بھی انہیں احادیث مبارکہ سے واضح ہوا کہ حضور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا سلام وہی ہے جو تمہیں سکھا دیا گیا ہے تو اب دیکھنا ہے کہ اس سے کون سا سلام مراد ہے۔

سب محدثین نے اس سے تشہد والا سلام یعنی السلام علیک ایھا النبی قرار دیا ہے چنانچہ عمدہ القاری شرح بخاری جلد نمبر 19 ص 180 میں ہے اَمَّا السَّلَامُ عِلَيْكَ فَقَدْ عَرَفْنَاهُ اَرَادَ اَبِهٖ مَا عُلِّمُهُمْ فِي التَّشَهُّدِ مِنْ قَوْلِهِمْ السَّلَامُ عَلَيْكَ اَيُّهَا النَّبِيُّ وَرَحْمَةُ اللهِ وَبَرَكَاتُهٗ۔ یعنی اس سے مراد وہ سلام ہے جو آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے انہیں تشہد میں پڑھنا سکھایا اور وہ ان کے قول سے یہ ہے السلام علیک ایھا النبی ورحمۃ اللہ وبرکاتہ۔

فتح الباری جلد نمبر 8 ص 683 میں ہے والمراد بالسلام ما علمھم ایاہ فی التشھد من قولھم

ان کے قول سے سلام سے مراد وہ سلام ہے جو حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے انہیں تشہد میں سکھایا گیا۔

مسلم شریف جلد اول ص 195 شرح نووی میں ہے (قولہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کما قد علمتم) مَعۡنَاهُ قَدۡ اَمَرَكُمُ اللّٰهُ تَعَالٰى بِالصَّلٰوةِ وَالسَّلَامِ عَلَيَّ فَاَمَّا الصَّلٰوةُ فَهٰذِهٖ صِفَتُهَا وَاَمَّا السَّلَامُ فَكَمَا عُلِّمۡتُمۡ فِي التَّشَهُّدِ وَهُوَ قَوۡلُهُمۡ السَّلَامُ عَلَيۡكَ اَيُّهَا النَّبِيُّ وَرَحۡمَةُ اللّٰهِ وَبَرَكَاتُهٗ

حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے فرمان اقدس کما قد علمتم کا معنی یہ ہے کہ اللہ تبارک وتعالیٰ نے تمہیں مجھ پر درود وسلام بھیجنے کا حکم فرمایا ہے پس درود شریف کی صورت تو یہ ہے اور سلام وہ ہے جو تمہیں تشہد میں سکھا دیا گیا ہے اور ان کے قول سے وہ یہ ہے السلام علیک ایھا النبی ورحمۃ اللہ وبرکاتہ۔

اور مسلم شریف کے اسی صفحہ نمبر 195 میں ہے کہ علامہ نووی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ فرماتے ہیں صحابہ کا مقصد یہ تھا (کیف نصلی علیک اذنحن صلینا علیک فی صلوٰتنا) کہ جب ہم نماز میں آپ پر درود شریف پڑھیں تو کیسے پڑھیں۔

اور ابن ماجہ ص 65 میں حاشیہ میں ہے قال البیہقی فی سننہ أشارۃ الی السلام علی النبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم فی التشھد فیکون قولہ فکیف الصلوٰۃ المراد بہ فی التشھد ایضا۔

یعنی صحابہ کرام کا یہ عرض کرنا کہ درود شریف کیسے پڑھیں سے مراد ہے نماز میں درود شریف کیسے پڑھیں۔

اور ابن ماجہ کے صفحہ نمبر 65 میں ہی حاشیہ پر ہے کہ شیخ التفسیر والحدیث علامہ جلال الدین سیوطی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے زجاجہ میں فرمایا فالمعنی انا امرنا بالسلام والصلوٰۃ علیک فقد علمنا ذلک من السلام فی التشھد فکیف الصلوٰۃ علیک

ہمیں آپ پر سلام اور درود شریف بھیجنے کا حکم دیا گیا سلام تو ہم نے تشہد میں سیکھ لیا ہے آپ پر درود شریف بھیجنے کا کیا طریقہ ہے۔

نسائی شریف جلد نمبر 1 صفحہ 190 کے حاشیہ پر علامہ سندھی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ لکھتے ہیں اے کما علمتم فی التشھد

یعنی سلام جیسا کہ تمہیں تشہد میں سکھایا گیا ہے۔

واضح ہوا کہ تمام محدثین اور صحابہ کرام کو تو السلام علیک ایھا النبی ورحمۃ اللہ وبرکاتہ یہی علم ہے کہ السلام علیک ایھا النبی ہی سلام ہے اہلسنت و جماعت بھی یہی کہتے ہیں جو انکار کرتے ہیں وہ خود فیصلہ کرلیں کہ حق سچ کیا ہے۔

تمام انبیاءِ کرام میں سے درود شریف میں صرف سیدنا حضرت ابراہیم علیہ السلام کے ذکر کی وجہ

محبوب پیغمبر صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ وسلم پر درود شریف میں صرف سیدنا حضرت ابراہیم علیہ السلام اور آپ کی آل کا ذکر ہے جب کہ ایک لاکھ کئی ہزار انبیاءِ کرام علیھم السلام ہیں معارج النبوت جلد نمبر 1 ص 322 میں اس کی وجہ یہ بیان کی گئی ہے۔

نمبر ۱۔ تاج المذکرین میں لکھا ہے سیدنا حضرت ابراہیم علیہ السلام نے کعبہ شریف کی تعمیر فرمائی ہے اللہ تبارک وتعالیٰ نے اس کعبہ کو حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی امت کے لئے قبلہ بنانا تھا اس احسان کے بدلے میں اللہ تبارک وتعالیٰ نے حکم دیا کہ تمہارے قبلہ بنانے والے کا شکریہ یہ ہے کہ تم اسے ہر نماز کی ہر صلوٰۃ میں یاد کیا کرو۔

نمبر ۲۔ تاج المذکرین کے حوالہ سے معارج النبوت میں اس کی ایک اور وجہ میں یہ واقعہ نقل ہے کہ لوگوں نے امام فخر الدین رازی رحمۃ اللہ علیہ سے دریافت کیا کہ اس بات میں کیا حکمت تھی کہ تمام انبیاء اکرام میں سے درود شریف میں صرف حضرت ابراھیم علیہ السلام کا ذکر ہے امام فخر الدین رازی رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا کہ سیدنا حضرت ابراہیم علیہ السلام کعبہ شریف کی تعمیر سے فارغ ہوئے تو آپ نے بارگاہ الٰہی میں دعا کی آپ کے ساتھ سیدنا حضرت اسمٰعیل علیہ السلام اور سیدنا حضرت اسحٰق علیہ السلام نے اور سیدہ حضرت ہاجرہ اور حضرت سائرہ آمین کہتے جاتے تھے حضرت ابراھیم علیہ السلام نے خواہش کا اظہار کیا کہ امت محمدیہ کے تمام مشائخ جب کعبہ شریف کی زیارت کو آئیں تو وہ دو نفل شکرانے کے ادا کریں تو اے رب کائنات تو مجھے ان کا شفیع مقرر فرمانا۔

سیدنا حضرت اسمٰعیل علیہ السلام کہتے تھے جو شخص حضور کی امت میں سے

بوڑھا ہو کر خانہ کعبہ میں آ کر تیری عبادت کرے گا تو اسے بخشش سب نے آمین کہی
سیدنا حضرت اسحٰق علیہ السلام عرض کی اے اللہ حضور کی امت کا جو نوجوان اس گھر
میں آ کر تیری عبادت کرے تو اسے بخش دے سب نے کہا آمین حضرت سارہ نے
امت محمدیہ کی عورتوں اور حضرت ہاجرہ نے حضور کی امت کی لونڈیوں کے لئے دعا کی
کہ جب وہ کعبہ اللہ کی زیارت کو آئیں اور اس میں عبادت کریں تو اے اللہ تو انہیں
بخش دینا سب نے کہا آمین اللہ تبارک وتعالیٰ نے اپنے محبوب پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ
وسلم کو خطاب فرمایا اے میرے نبی میرے پیغمبر ابراہیم علیہ السلام اور اس کی آل نے
تیری امت کو اس وقت فراموش نہیں کیا تو تیری امت کا ہر فرد جب میری عبادت
کرے تو ان کو خیر و برکت سے یاد کر لیا کرے اور نماز کے آخری حصہ میں جو اجابت
کا وقت ہوتا ہے ان پر درود بھیجا کرے تا کہ ان کے احسانات کا بدلہ دیا جا سکے۔
(معارج النبوت جلد نمبر 1 ص 322)

جمعہ کا دن اور جمعہ کی رات درود شریف پڑھنے کی فضیلت

جمعہ کے دن اور رات کو سو دفعہ درود شریف پڑھنے والے کی ایک سو حاجتیں پوری ہوتی ہیں:

۲۱۲۔ القول البدیع ص ۱۵۶ میں حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے فرماتے ہیں قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّمَ مَنْ صَلَّی عَلَیَّ یَوْمَ الْجُمُعَۃِ وَلَیْلَۃَ الْجُمُعَۃِ مِائَۃً مِّنَ الصَّلٰوۃِ قَضَی اللّٰہُ لَہٗ مِأَۃَ حَاجَۃٍ سَبْعِیْنَ مِنْ حَوَائِجِ الْاٰخِرَۃِ وَثَلَاثِیْنَ مِنْ حَوَائِجِ الدُّنْیَا وَکَّلَ اللّٰہُ بِذٰلِکَ مَلَکًا یَدْخُلُہٗ عَلٰی قَبْرِیْ کَمَا تُدْخَلُ عَلَیْکُمُ الْھَدَایَا اِنَّ عِلْمِیْ بَعْدَ مَوْتِیْ کَمَا عِلْمِیْ فِی الْحَیَاۃِ۔

محبوب پیغمبر صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا جو جمعہ کے دن اور جمعہ کی رات مجھ پر سو دفعہ درود شریف بھیجے گا اللہ تبارک وتعالیٰ اس کی سو حاجتیں پوری فرمائے گا ستر حاجتیں آخرت کی (قبر وحشر میں) اور تیس دنیا کی اور اللہ تبارک وتعالیٰ اس کے ساتھ ایک فرشتہ مقرر فرما دیتا ہے جو اس کے درود شریف کو میری قبر انور میں میرے ہاں لے کر آتا ہے جیسے تمہارے پاس ہدیے آتے ہیں اور میرا علم میرے وصال کے بعد بھی ایسا ہی ہے جیسے میرا علم میری اس ظاہری (دنیاوی) زندگی میں ہے۔

(صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی حَبِیْبِہٖ مُحَمَّدٍ وَّآلِہٖ وَسَلَّمْ)

درود شریف پڑھنے والے کا درود شریف حضور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نورانی سفید صحیفے میں محفوظ فرما لیتے ہیں:

۲۱۳۔ القول البدیع ص ۱۵۶ میں ہے: عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِکٍ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی

عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ مَنْ صَلّٰی عَلَیَّ فِیْ یَوْمِ الْجُمُعَۃِ وَلَیْلَۃِ الْجُمُعَۃِ قَضَی اللّٰہُ لَہٗ مِاْءَۃَ حَاجَۃٍ سَبْعِیْنَ مِنْ حَوَائِجِ الْاٰخِرَۃِ وَثَلَاثِیْنَ مِنْ حَوَائِجِ الدُّنْیَا ثُمَّ یُوَکِّلُ اللّٰہُ بِذٰلِكَ مَلَکًا یُّدْخِلُہٗ فِیْ قَبْرِیْ کَمَا تُدْخَلُ عَلَیْکُمُ الْھَدَایَا یُخْبِرُنِیْ بِمَنْ صَلّٰی عَلَیَّ بِاِسْمِہٖ وَنَسَبِہٖ اِلٰی عَشِیْرَتِہٖ فَاُثْبِتُہٗ عِنْدِیْ فِیْ صَحِیْفَۃٍ بَیْضَاءَ۔

حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ وسلم نے فرمایا جو جمعہ کے دن اور جمعہ کی رات کو مجھ پر درود شریف بھیجے اللہ تبارک وتعالیٰ اس کی سو حاجتیں پوری فرمائے گا ستر حاجتیں آخرت (قبر وحشر) کی اور تیس دنیا کی اللہ تبارک وتعالیٰ اس پر ایک فرشتہ مقرر فرماتا ہے جو اس کے درود شریف کو میری قبر انور میں میرے ہاں لے کر حاضر ہوتا ہے جیسے تمہارے ہاں ہدیے آتے ہیں (اور درود شریف کو اس انداز سے پیش کرتا ہے کہ) جس نے مجھ پر درود شریف بھیجا ہوتا ہے وہ فرشتہ اس کے نام ونسب اور قبیلے کے ذکر کے ساتھ اس کا درود شریف میری بارگاہ میں پیش کرتا ہے۔ میں اسے سفید صحیفے میں اپنے پاس محفوظ کر لیتا ہوں۔

(صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی حَبِیْبِہٖ مُحَمَّدٍ وَّاٰلِہٖ وَسَلَّمْ)

جمعہ کے دن اسی ۸۰ دفعہ درود شریف پڑھنے سے اسی ۸۰ سال کے گناہ معاف ہو جاتے ہیں:

۲۱۴۔ القول البدیع ص ۱۹۵ میں ہے: عَنْ اَبِیْ ھُرَیْرَۃَ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عنہ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ اَلصَّلٰوۃُ عَلَیَّ نُوْرٌ عَلَی الصِّرَاطِ وَمَنْ صَلّٰی عَلَیَّ یَوْمَ الْجُمُعَۃِ ثَمَانِیْنَ مَرَّۃً غُفِرَتْ لَہٗ ذُنُوْبُ ثَمَانِیْنَ عَامًا

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ وسلم نے فرمایا مجھ پر درود شریف بھیجنا پل صراط سے گزرنے کے لیے نور ہوگا اور

جو بھی جمعہ کے دن مجھ پر اسی دفعہ درود شریف بھیجے گا اس کے اسی ۸۰ سال کے گناہ بخش دیئے جائیں گے۔

اس حدیث کو دیلمی نے مسند فردوس میں اور صاحب اتحاف نے شرح احیا میں مختلف اسناد سے روایت کیا ہے جامع الصغیر میں بھی اس حدیث کو نقل کیا گیا ہے اور اسے حسن کا درجہ دیا ہے ملا علی قاری نے شرح شفا میں بھی اسے روایت کیا ہے اسی طرح طبرانی، دارقطنی، ابونعیم، ابن شاہین اور ابن بشکوال نے مختلف اسناد سے اسے نقل کیا ہے خود علامہ سخاوی نے القول البدیع میں اسے متعدد طرق سے نقل کیا ہے۔

(صَلَّى اللّٰهُ عَلٰى حَبِيْبِهٖ مُحَمَّدٍ وَّآلِهٖ وَسَلَّمْ)

جمعہ کے دن بعد نماز عصر درج ذیل درود شریف پڑھنے سے اسی ۸۰ سال کی عبادت کا ثواب عطا ہوتا ہے اور اسی سال کے گناہ معاف ہوتے ہیں:

۲۱۵۔ القول البدیع ص ۱۹۶ میں حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے ہے مَنْ صَلَّى صَلٰوةَ الْعَصْرِ مِنْ يَّوْمِ الْجُمُعَةِ فَقَالَ قَبْلَ اَنْ يَّقُوْمَ مِنْ مَّكَانِهٖ اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدِ نِ النَّبِيِّ الْاُمِّيِّ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَسَلِّمْ تَسْلِيْمًا ثَمَانِيْنَ مَرَّةً غُفِرَتْ لَهٗ ذُنُوْبُ ثَمَانِيْنَ عَامًا وَّكُتِبَتْ لَهٗ عِبَادَةُ ثَمَانِيْنَ سَنَةً۔

جو جمعہ کے دن نماز عصر پڑھنے کے بعد اس جگہ سے اٹھنے سے پہلے یہ درود شریف اسی دفعہ پڑھ لے اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدِ نِ النَّبِيِّ الْاُمِّيِّ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَسَلِّمْ تَسْلِيْمًا تو اس کے اسی ۸۰ سال کے گناہ بخش دیئے جاتے ہیں اور اس کے لئے (اس کے اعمال نامہ میں) اسی ۸۰ سال کی عبادت لکھ دی جاتی ہے۔

(صَلَّى اللّٰهُ عَلٰى حَبِيْبِهٖ مُحَمَّدٍ وَّآلِهٖ وَسَلِّمْ)

القول البدیع کے صفحہ ۱۹۶ میں حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے یہ بھی نقل کیا گیا ہے کہ جو جمعہ کی رات کو اپنے محبوب پیغمبر صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم پر

اسی ۸۰ دفعہ درود شریف بھیجے تو اس کے دو سو سال کے اگلے اور دو سو سال کے پچھلے گناہ معاف کر دیئے جاتے ہیں۔

(صَلَّى اللهُ عَلٰی حَبِیْبِہٖ مُحَمَّدٍ وَّاٰلِہٖ وَسَلَّمْ)

ہر جمعہ کو ہزار دفعہ درود شریف پڑھنے کا انعام:

۲۱۶۔ القول البدیع ص ۱۹۷ میں ہے عَنْ اَبِیْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ الْمُقْرِیْ قَالَ بَلَغَنِیْ اِنَّ خَلَّادَبْنَ کَثِیْرٍ کَانَ فِی النَّزْعِ فَوُجِدَ تَحْتَ رَأْسِہٖ رُقْعَۃٌ مَکْتُوْبٌ فِیْھَا ھٰذِہٖ بَرَأۃٌ مِّنَ النَّارِ لِخَلَّادِبْنِ کَثِیْرٍ فَسَأَلُوْا اَھْلَہٗ مَا کَانَ عَمَلُہٗ فَقَالَ اَھْلُہٗ کَانَ یُصَلِّیْ عَلَی النَّبِیِّ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کُلَّ یَوْمِ الْجُمُعَۃِ اَلْفَ مَرَّۃٍ اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ النَّبِیِّ الْاُمِّیِّ۔

ابی عبدالرحمٰن مقری فرماتے ہیں کہ مجھے یہ بات پہنچی کہ حضرت خلاد بن کثیر رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ پر جب نزع کا وقت ہوا تو ان کے سر کے نیچے سے (غیبی طور پر) کاغذ کا ٹکڑا پایا گیا جس پر لکھا ہوا تھا ھٰذِہٖ بَرَأۃٌ مِّنَ النَّارِ لِخَلَّادِبْنِ کَثِیْرٍ یعنی اس پر لکھا ہوا تھا کہ یہ تحریر ہے کہ خلاد بن کثیر کے لئے جہنم سے آزادی ہے لوگوں نے اس کے گھر والوں سے پوچھا کہ اس کا (ایسا نیک) عمل کون سا تھا (جس کی وجہ سے یہ غیبی طور پر ایسی تحریر والا کاغذ نمودار ہوا ہے) تو گھر والوں نے بتایا کہ یہ ہر جمعہ کو اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ النَّبِیِّ الْاُمِّیِّ کے الفاظ سے حضور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ وسلم پر ہزار دفعہ درود شریف پڑھتا تھا۔

(صَلَّى اللهُ عَلٰی حَبِیْبِہٖ مُحَمَّدٍ وَّاٰلِہٖ وَسَلَّمْ)

اس طرح درود شریف پڑھنے سے خواب میں حضور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ وسلم کی زیارت نصیب ہوگی:

۲۱۷۔ القول البدیع ص ۱۹۷ میں ہے عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْھُمَا

عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ تَعَالٰى عَلَيْهِ وَآلِهٖ وَسَلَّمَ قَالَ مَا مِنْ مُؤْمِنٍ يُصَلِّيْ لَيْلَةَ الْجُمُعَةِ رَكْعَتَيْنِ يَقْرَءُ فِيْ كُلِّ رَكْعَةٍ بَعْدَ الْفَاتِحَةِ خَمْسًا وَّعِشْرِيْنَ مَرَّةً قُلْ هُوَ اللّٰهُ اَحَدٌ ثُمَّ يَقُوْلُ اَلْفَ مَرَّةٍ صَلَّى اللّٰهُ عَلٰى مُحَمَّدٍ النَّبِيِّ الْاُمِّيِّ فَاِنَّهٗ لَا يُتِمُّ الْجُمُعَةَ الْقَابِلَةَ حَتّٰى يَرَانِيْ فِي الْمَنَامِ وَمَنْ رَّاٰنِيْ غَفَرَ اللّٰهُ لَهُ الذُّنُوْبَ۔

حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ و آلہٖ وسلم نے فرمایا کہ جو بھی مومن جمعہ کی رات کو دو رکعت (نفل) اس طرح پڑھے کہ ہر رکعت میں سورۃ فاتحہ کے بعد پچیس دفعہ قل ھو اللہ اَحد (مکمل سورۃ اخلاص پچیس دفعہ) پڑھے اور اس کے بعد ایک ہزار دفعہ یہ درود شریف پڑھے اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ النَّبِیِّ الْاُمِّیِّ تو اختتام جمعہ سے پہلے ہی خواب میں اسے میری زیارت نصیب ہو جائے گی اور جسے میرا دیدار نصیب ہوا اللہ تبارک وتعالیٰ اس کے گناہوں کو معاف فرمادے گا۔

(صَلَّى اللّٰهُ عَلٰى حَبِيْبِهٖ مُحَمَّدٍ وَّآلِهٖ وَسَلَّمْ)

علماء دیوبند کے مرشد خواب میں زیارت کا طریقہ بتاتے ہیں:

دارالعلوم دیوبند کے بانی مولانا قاسم نانوتوی اور دیگر بڑے بڑے علماء دیوبند مثلاً رشید احمد گنگوہی، اشرف علی تھانوی وغیرہ کے مرشد حضرت حاجی امداد اللہ مہاجر مکی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ حضور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ وسلم کی خواب میں زیارت کا طریقہ اپنی تصنیف کلیات امدادیہ کے صفحہ ۶۱ پر یہ لکھتے ہیں۔ عشاء کی نماز کے بعد پوری پاکی سے نئے کپڑے پہن کر خوشبو لگا کر ادب سے مدینہ منورہ کی طرف منہ کر کے بیٹھے اور خدا کی درگاہ میں جمال مبارک حضور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ وسلم کی زیارت حاصل ہونے کی دعا کرے اور دل کو تمام خیالات سے خالی کر کے حضور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ وسلم کی صورت کا سفید شفاف کپڑے اور سبز

پگڑی اور منور چہرہ کے ساتھ تصور کرے اور اَلصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلَیْكَ یَارَسُوْلَ اللّٰہِ کی داہنے اور اَلصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلَیْكَ یَانَبِیَّ اللّٰہِ کی بائیں اور اَلصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلَیْكَ یَاحَبِیْبَ اللّٰہِ کی ضرب دل پر لگائے اور متواتر جس قدر ہو سکے درود شریف پڑھے اس کے بعد طاق عدد میں جس قدر ہو سکے اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ کَمَا اَمَرْتَنَا اَنْ نُّصَلِّیَ عَلَیْہِ اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ کَمَا ھُوَ اَھْلُہٗ اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ کَمَا تُحِبُّ وَتَرْضَاہُ اور سوتے وقت اکیس بار سوہ نصر پڑھ کر آپ کے جمال مبارک کا تصور کرے اور درود شریف پڑھتے وقت سر قلب کی طرف اور منہ قبلہ کی طرف داہنی کروٹ سے سوئے اور اَلصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلَیْكَ یَارَسُوْلَ اللّٰہ پڑھ کر داہنی ہتھیلی پر دم کرے اور سر کے نیچے رکھ کر سوئے یہ عمل شب جمعہ یا دوشنبہ کی رات کو کرے اگر چند بار کرے گا انشاء اللہ تعالیٰ مقصد حاصل ہوگا۔

درود شریف پڑھنے والے کے لئے شفاعت کی خوشخبری:

۲۱۸۔القول البدیع ص ۱۹۴، جامع الصغیر ص ۵۴ جلد ا میں ہے: عَنْ اَنَسٍ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ تعالیٰ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ اَکْثِرُوْا عَلَیَّ مِنَ الصَّلٰوۃِ یَوْمَ الْجُمُعَۃِ وَلَیْلَۃَ الْجُمُعَۃِ فَمَنْ فَعَلَ ذٰلِكَ کُنْتُ لَہٗ شَھِیْدًا وَشَفِیْعًا یَوْمَ الْقِیَامَۃِ۔

حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا جمعہ کے دن اور جمعہ کی رات کو مجھ پر کثرت سے درود شریف بھیجو جو ایسا کرے گا قیامت کے دن میں اس کا شفیع (شفاعت کرنے والا) اور گواہ ہوں گا۔

(صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی حَبِیْبِہٖ مُحَمَّدٍ وَّاٰلِہٖ وَسَلَّمَ)

جمعہ کے دن

جمعہ کے دن مندرجہ ذیل درود شریف کے پڑھنے والے کو قیامت کے دن صحابہ کرام کے زمرے میں جگہ عطا ہو گی:

۲۱۹۔ سیّدنا حیدر کرار حضرت علی کرم اللہ وجہہ نے حضور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ وسلم سے روایت کی کہ جو حضور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ وسلم پر ہر روز تین دفعہ درود شریف کا تحفہ بھیجے گا پھر ہر جمعہ کے دن سو دفعہ درود شریف پڑھے: صَلَوٰاتُ اللّٰهِ وَ مَلٰٓئِكَتِهٖ وَ رُسُلِهٖ وَ اَنْبِيَآءِهٖ وَ اَحِبَّآئِهٖ وَ جَمِيْعِ خَلْقِهٖ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَّ عَلٰى آلِ مُحَمَّدٍ عَلَيْهِ السَّلَامُ وَ رَحْمَةُ اللّٰهِ وَ بَرَكَاتُهٗ تو یوں شمار کیا جائے گا کہ اس نے حضور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ وسلم پر تمام معلومات کے برابر درود شریف پڑھا ہے اور اسے قیامت کے دن صحابہ کرام کے زمرے میں اٹھایا جائے گا اور حضور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ وسلم اس کا ہاتھ پکڑ کر اسے جنت میں لے جائیں گے۔

(القول البدیع، ص ۱۹۷ معارج النبوت جلد نمبر ۱ ص ۲۹۹)

(صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ حَبِيْبِهٖ مُحَمَّدٍ وَّ آلِهٖ وَسَلَّمْ)

درود شریف سفید صحیفے میں لپیٹ کر حضور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ وسلم کی بارگاہ میں پیش کیا جاتا ہے۔

۲۲۰۔ ریاض المذکرین میں ہے کہ حضور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ وسلم نے فرمایا جو شخص جمعہ کے دن اور جمعہ کی رات مجھ پر ایک سو دفعہ درود شریف پڑھے گا اللہ تبارک وتعالیٰ اس کی سو حاجتیں پوری فرمائے گا۔ اللہ تبارک وتعالیٰ ایک فرشتہ مقرر فرمائے گا تا کہ اس شخص کا درود شریف مجھ تک پہنچائے یہ تحفہ اس طرح پیش کیا جاتا

ہے جس طرح تمہارے احباب تمہیں طشتریوں میں رکھ کر اپنے ہدیے تحفے پیش کرتے ہیں۔ یہ تحفہ درود شریف سفید صحیفہ میں لپیٹا ہوا ہوتا ہے اور اس پر درود شریف پڑھنے والے کا نام فلاں بن فلاں کر کے لکھا ہوا ہوتا ہے یہ صحیفہ قیامت تک میرے پاس رہے گا۔ (معارج النبوت جلد نمبر ۱ ص ۳۰۰، القول البدیع ص ۱۵۶)

(صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ حَبِيْبِهٖ مُحَمَّدٍ وَّآلِهٖ وَسَلَّمْ)

کھڑے ہو کر یہ درود شریف پڑھے گا تو بیٹھنے سے پہلے گناہ معاف:

۲۲۱۔ حضور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ وسلم نے فرمایا جو شخص یہ کہے گا (یہ درود شریف پڑھے گا) اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّ عَلٰی آلِ مُحَمَّدٍ اگر وہ بیٹھا ہوا ہوگا تو اسے اپنی جگہ سے اٹھنے سے پہلے ہی اللہ تبارک وتعالیٰ سے معافی مل جائے گی اور اس کی بخشش ہو جائے گی اور اگر کھڑا ہوگا تو بیٹھنے سے پہلے پہلے اللہ تبارک وتعالیٰ کی طرف سے ان کی بخشش ہو جائے گی یہی وہ عرصہ ہے کہ جب امیر المؤمنین سیّدنا حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ درود شریف گناہوں سے اس طرح پاک کر دیتا ہے جیسے ٹھنڈا پانی آگ کو بجھا دیتا ہے۔

حضور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ وسلم پر درود شریف بھیجنا غلام آزاد کرنے سے بدرجہا بہتر ہے۔ (معارج النبوت جلد نمبر ۱ ص ۳۰۱)

(صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ حَبِيْبِهٖ مُحَمَّدٍ وَّآلِهٖ وَسَلَّمْ)

جمعہ کے دن ایک سو دفعہ درود شریف بھیجنے سے سمندر کی جھاگ برابر گناہ معاف:

۲۲۲۔ حضرت زید بن رفیع رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ حضور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ وسلم نے فرمایا جو شخص جمعہ کے دن ایک سو دفعہ مجھ پر درود شریف بھیجے گا اللہ تبارک وتعالیٰ سمندروں کی جھاگ کے برابر اس کے گناہ معاف فرما دے گا۔

(معارج النبوت جلد نمبر ا ص ۳۰۱)

(صَلَّی اللّٰہُ عَلَیۡہِ حَبِیۡبِہٖ مُحَمَّدٍ وَّآلِہٖ وَسَلَّمۡ)

درود پڑھنے والوں کا درود شریف بارگاہ رسالت میں پیش کیا جاتا ہے:

۲۲۳۔ ابن کثیر جلد نمبر ۳ ص ۵۳۰، ابوداؤد شریف جلد ا صفحہ ۲۲۴، القول البدیع ص ۱۵۷، ابن ماجہ ص ۷۷ میں ہے۔ عَنْ اَوْسِ ابْنِ اَوْسٍ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ قَالَ قَالَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیۡہِ وَآلِہٖ وَسَلَّمَ اِنَّ مِنْ اَفْضَلِ اَیَّامِکُمْ یَوْمُ الْجُمُعَۃِ فَاَکْثِرُوْا عَلَیَّ مِنَ الصَّلٰوۃِ فِیْہِ فَاِنَّ صَلٰوتَکُمْ مَعْرُوْضَۃٌ عَلَیَّ قَالُوْا یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ وَ کَیْفَ تُعْرَضُ صَلٰوتُنَا عَلَیْكَ وَ قَدْ اَرِمْتَ قَالَ یَقُوْلُوْنَ بَلَیْتَ قَالَ اِنَّ اللّٰہَ حَرَّمَ عَلَی الْاَرْضِ اَجْسَادَ الْاَنْبِیَاءِ۔

(نسائی، ابن ماجہ اور مسند امام احمد میں بھی اسے روایت کیا گیا ہے بیہقی نے حیات الانبیاء اور شعب الایمان میں ابن ابی عاصم، طبرانی، ابن خزیمہ اور حاکم نے بھی اسے روایت کیا ہے)

حضرت اوس بن اوس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا بے شک تمہارے ایام میں جمعہ کا دن افضل ہے تم جمعہ کے دن مجھ پر کثرت سے درود بھیجو تمہارا درود میرے ہاں پیش کیا جاتا ہے۔ صحابہ کرام نے عرض کیا یا رسول اللہ (صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم) جب آپ کا وصال ہو جائے گا اور آپ بوسیدہ ہو چکے ہوں گے تو ہمارا درود شریف آپ کی بارگاہ میں کیسے پیش ہوگا تو محبوب پیغمبر صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: اللہ تبارک و تعالیٰ نے انبیاء کے اجسام کو زمین پر حرام فرما دیا ہے۔

حدیث شریف کے یہ الفاظ ابوداؤد شریف کے ہیں۔ نسائی شریف، ابن ماجہ تفسیر ابن کثیر اور القول البدیع کی روایت کے الفاظ یہ ہیں:

۲۲۔ عَنْ اَوْسِ ابْنِ اَوْسٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ اِنَّ مِنْ اَفْضَلِ اَیَّامِکُمْ یَوْمَ الْجُمُعَۃِ فِیْہِ خُلِقَ اٰدَمُ وَ فِیْہِ قُبِضَ وَ فِیْہِ النَّفْخَۃُ وَ فِیْہِ الصَّعْقَۃُ فَاَکْثِرُوْا عَلَیَّ مِنَ الصَّلٰوۃِ فِیْہِ فَاِنَّ صَلٰوتَکُمْ مَعْرُوْضَۃٌ عَلَیَّ قَالُوْا یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ وَ کَیْفَ تُعْرَضُ صَلٰوتُنَا عَلَیْكَ وَ قَدْ اَرِمْتَ قَالَ یَقُوْلُوْنَ بَلَیْتَ قَالَ اِنَّ اللّٰہَ حَرَّمَ عَلَی الْاَرْضِ اَجْسَادَ الْاَنْبِیَاءِ۔

حضرت اوس بن اوس رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ وسلم نے فرمایا تمہارے بہترین دنوں میں سے جمعہ کا دن ہے اس میں حضرت آدم علیہ السلام پیدا ہوئے اور اسی میں ان کا وصال ہوا اسی میں صور کا پھونکنا ہے (قیامت کے دن) اور اسی میں بیہوشی ہے لہٰذا اس دن مجھ پر زیادہ درود شریف پڑھو کیونکہ تمہارا درود شریف مجھ پر پیش کیا جاتا ہے صحابہ کرام نے عرض کیا یا رسول اللہ (صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ وسلم) ہمارے درود شریف آپ پر کیسے پیش ہوں گے آپ تو بوسیدہ ہو چکے ہوں گے۔ ارشاد فرمایا بیشک اللہ تبارک وتعالیٰ نے انبیاء کرام علیہم السلام کے جسموں کو زمین پر حرام کر دیا ہے۔

(صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ حَبِیْبِہٖ مُحَمَّدٍ وَّاٰلِہٖ وَسَلَّمْ)

انبیاء کرام زندہ ہیں:

انبیاء کرام علیہم السلام قبروں میں تشریف لے جا کر بھی زندہ ہیں جو ان کے زندہ ہونے کا انکار کرے وہ قرآن وحدیث کا منکر ہے۔ انبیاء کرام علیہم السلام زندہ ہیں۔ عبادت بھی کرتے ہیں رزق الٰہی بھی پاتے ہیں۔ قرآن مجید پ ۴ ع ۸ میں شہیدوں کے متعلق مالک کائنات رب العلمین نے ارشاد فرمایا: وَلَا تَحْسَبَنَّ الَّذِیْنَ قُتِلُوْا

فِیْ سَبِیْلِ اللّٰہِ اَمْوَاتًا ؕ بَلْ اَحْیَآءٌ عِنْدَ رَبِّہِمْ یُرْزَقُوْنَ ۝ جو اللہ کی راہ میں قتل کئے گئے انہیں مردہ ہرگز خیال نہ کرنا بلکہ وہ زندہ ہیں وہ اپنے رب کے ہاں سے رزق دیئے جاتے ہیں۔

اس آیت مبارکہ میں شہیدوں کے متعلق حکم خداوندی ہے کہ انہیں اپنے خیال و گمان میں بھی مردہ تصور نہ کرنا بلکہ وہ تو زندہ ہیں اور رزق دیئے جاتے ہیں جب فرمان الٰہی کے مطابق شہید زندہ ہیں اور انہیں مردہ گمان کرنے سے بھی ہمیں منع کر دیا گیا تو نبی کی شان تو شہید سے کہیں ارفع و اعلیٰ ہے۔ قرآن مجید میں نبیوں کے بعد صدیقوں کا اور صدیقوں کے بعد شہیدوں کا ذکر ہے۔ کہ قرآن مجید میں ہے اَنْعَمَ اللّٰہُ عَلَیْہِمْ مِّنَ النَّبِیّٖنَ وَ الصِّدِّیْقِیْنَ وَالشُّھَدَآءِ وَالصّٰلِحِیْنَ ۚ جس سے واضح ہوتا ہے کہ نبی کے بعد صدیق کا درجہ ہے پھر شہید کا تو جب شہید کے متعلق قرآن مجید میں حکم آ گیا کہ وہ زندہ ہیں انہیں مردہ گمان بھی مت کرنا تو نبی جو شہیدوں سے کہیں بلند مرتبہ ہیں انہیں کیسے کہہ سکتے ہیں کہ وہ زندہ نہیں جب کہ حدیث شریف میں بھی سیّد الانبیاء والمرسلین صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ وسلم کا فرمان ہے۔ نَبِیُّ اللّٰہِ حَیٌّ یُّرْزَقُ اللہ تبارک وتعالیٰ کے نبی زندہ ہیں اور رزق دیئے جاتے ہیں۔ اس سلسلہ میں چند حوالہ جات ذکر کئے جاتے ہیں تا کہ واضح ہو سکے کہ اللہ تبارک و تعالیٰ کے نبی زندہ ہیں۔

دلیل نمبرا: مسلم شریف جلد نمبر ۲ ص ۲۶۸ میں ہے: عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِکٍ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ اِنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّمَ قَالَ مَرَرْتُ عَلٰی مُوْسٰی لَیْلَۃَ اُسْرِیَ بِیْ عِنْدَ الْکَثِیْبِ الْاَحْمَرِ وَھُوَ قَائِمٌ یُّصَلِّیْ فِیْ قَبْرِہٖ۔

حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ وسلم نے فرمایا معراج کی رات میں کثیب احمر کے نزدیک موسیٰ علیہ السلام کے پاس

سے گزرا وہ اپنی قبر میں کھڑے ہو کر نماز پڑھ رہے تھے۔ مسلم شریف میں ہی اسی جگہ دوسری روایت میں یوں ہے۔ مَرَرْتُ عَلٰی مُوْسٰی وَھُوَ یُصَلِّیْ فِیْ قَبْرِہٖ۔ یعنی میں موسیٰ علیہ السلام کے پاس سے گزرا وہ اپنی قبر میں نماز پڑھ رہے تھے۔ مسلم شریف کی اس حدیث سے واضح ہے کہ سیّدنا حضرت موسیٰ علیہ السلام اپنی قبر انور میں نماز کھڑے ہو کر پڑھ رہے تھے کھڑے ہو کر نماز پڑھنا روح بمعہ جسم کی صفت ہے صرف روح کا کھڑے ہونے سے کیا واسطہ نیز آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا میں موسیٰ علیہ السلام کے پاس سے گزرا یہ نہیں فرمایا کہ میں موسیٰ کی روح کے پاس سے گزرا لہٰذا ثابت ہوا کہ اللہ تبارک وتعالیٰ کے نبی جسموں سمیت زندہ ہیں عبادت کرتے ہیں اور رزق بھی پاتے ہیں۔

دلیل نمبر ۲: مسلم شریف جلد اوّل ص ۹۴۔۹۵ میں ہے کہ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما فرماتے ہیں: ذَکَرَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ حِیْنَ اُسْرِیَ بِہٖ فَقَالَ مُوْسٰی اٰدَمُ طُوَالٌ کَاَنَّہٗ مِنْ رِّجَالِ شَنُوْءَۃَ۔ کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے شرف معراج کا ذکر فرماتے ہوئے ارشاد فرمایا کہ حضرت موسیٰ علیہ السلام کا قد شنوءہ قبیلے کے لوگوں کی طرح بلند تھا اور گندمی رنگ تھے۔

مسلم شریف کی اس حدیث مبارک میں سیّدنا حضرت موسیٰ علیہ السلام کے قد اور جسمانی رنگ کا ذکر ہے جس سے واضح ہے کہ صرف روح نہیں آپ روح بمعہ جسم تھے اور یہی زندہ ہونے کی دلیل ہے۔

دلیل نمبر ۳: مسلم شریف جلد اوّل ص ۹۴ میں ہے: عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْھُمَا اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ بِوَادِی الْاَزْرَقِ فَقَالَ اَیُّ وَادٍ ھٰذَا فَقَالُوْا ھٰذَا وَادِی الْاَزْرَقِ قَالَ کَاَنِّیْ اَنْظُرُ اِلٰی مُوْسٰی عَلَیْہِ

السَّلَامُ هَابِطًا مِّنَ الثَّنِيَّةِ وَلَهُ جُوَارٌ إِلَى اللهِ بِالتَّلْبِيَةِ ثُمَّ أَتٰى عَلٰى ثَنِيَّةِ هَرْشٰى فَقَالَ أَىُّ ثَنِيَّةٍ هٰذِهٖ قَالُوْا ثَنِيَّةُ هَرْشٰى قَالَ كَاَنِّىْ أَنْظُرُ إِلٰى يُوْنُسَ ابْنِ مَتّٰى عَلٰى نَاقَةٍ حَمْرَآءَ جَعْدَةٍ عَلَيْهِ جُبَّةٌ مِّنْ صُوْفٍ خِطَامُ نَاقَتِهٖ خُلْبَةٌ وَهُوَ يُلَبِّىْ۔

حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ و آلہ وسلم وادی ازرق میں تھے کہ آپ نے فرمایا یہ کون سی وادی ہے صحابہ کرام نے عرض کیا یہ وادی ازرق ہے آپ نے فرمایا گویا میں موسیٰ علیہ السلام کو بلندی سے اترتے ہوئے دیکھ رہا ہوں اور وہ بلند آواز سے تلبیہ (لَبَّيْكَ اَللّٰهُمَّ لَبَّيْكَ) پڑھ رہے ہیں پھر آپ ہرشے کی وادی میں تشریف لائے تو فرمایا یہ کون سی وادی ہے صحابہ کرام نے عرض کیا یہ عرشیٰ وادی ہے آپ نے فرمایا گویا میں یونس بن ستی کو دیکھ رہا ہوں کہ وہ ایک طاقتور سرخ اونٹنی پر سوار ہیں جس کی نکیل کھجور کی چھال کی ہے انہوں نے اونی جبہ پہنا ہوا ہے اور وہ بھی تلبیہ پڑھ رہے ہیں۔ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللهُ تَعَالٰى عَنْهُمَا قَالَ سِرْنَا مَعَ رَسُوْلِ اللهِ صَلَّى اللهُ تَعَالٰى عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَيْنَ مَكَّةَ وَالْمَدِيْنَةِ فَمَرَرْنَا بِوَادٍ فَقَالَ أَىُّ وَادٍ هٰذَا فَقَالُوْا وَادِى الْأَزْرَقِ قَالَ فَقَالَ كَاَنِّىْ أَنْظُرُ إِلٰى مُوْسٰى عَلَيْهِ السَّلَامُ فَذَكَرَ مِنْ لَّوْنِهٖ وَشَعْرِهٖ شَيْئًا لَّمْ يَحْفَظْهُ دَاوٗدُ وَاضِعًا إِصْبَعَيْهِ فِىْ أُذُنَيْهِ لَهُ جُوَارٌ إِلَى اللهِ بِالتَّلْبِيَةِ مَارًّا بِهٰذَا الْوَادِىْ قَالَ ثُمَّ سِرْنَا حَتّٰى أَتَيْنَا عَلٰى ثَنِيَّةٍ فَقَالَ أَىُّ ثَنِيَّةٍ هٰذِهٖ قَالُوْا هَرْشٰى أَوْلِفْتٌ فَقَالَ كَاَنِّىْ أَنْظُرُ إِلٰى يُوْنُسَ عَلَيْهِ السَّلَامُ عَلٰى نَاقَةٍ حَمْرَاءَ عَلَيْهِ جُبَّةُ صُوْفٍ خِطَامُ نَاقَتِهٖ لِيْفٌ خُلْبَةٌ مَارًّا بِهٰذَا الْوَادِىْ مُلَبِّيًا۔

سیّدنا حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما فرماتے ہیں کہ ہم مکہ مکرمہ اور مدینہ منورہ کے درمیان رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کے ساتھ چل رہے تھے

کہ ہم ایک وادی سے گزرنے لگے تو رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ وسلم نے فرمایا یہ کون سی وادی ہے صحابہ کرام نے عرض کیا یہ وادی ازرق ہے پیارے رسول صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے فرمایا گویا کہ میں موسیٰ علیہ السلام کو دیکھ رہا ہوں پھر آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ وسلم نے حضرت موسیٰ علیہ السلام کا رنگ بیان فرمایا اوران کے بالوں کی کیفیت بھی بیان فرمائی جو راوی داؤد کو یاد نہیں رہی۔ آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ وسلم نے فرمایا موسیٰ علیہ السلام نے اپنی انگلیاں اپنے دونوں کانوں میں ڈالی ہوئی ہیں اور تلبیہ (لَبَّيْكَ اَللّٰهُمَّ لَبَّيْكَ) پڑھتے ہوئے وادی سے گزر رہے ہیں۔
حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے فرمایا پھر ہم وہاں سے چل کر ایک اور وادی میں پہنچے تو پیارے آقا صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ وسلم نے فرمایا یہ کون سی وادی ہے صحابہ کرام نے عرض کیا یہ ھرشیٰ وادی ہے یا الفت وادی ہے آپ نے فرمایا گویا کہ میں یونس علیہ السلام کو دیکھ رہا ہوں جو سرخ اونٹنی پر سوار ہیں اونی جبہ پہنے ہوئے ہیں۔ ان کی اونٹنی کی نکیل کھجور کے پتوں کی بنی ہوئی ہے اور وہ اس وادی سے تلبیہ (لَبَّيْكَ اَللّٰهُمَّ لَبَّيْكَ) پڑھتے ہوئے گزر رہے ہیں۔

بخاری شریف جلد اوّل ص ۲۱۰ میں بھی مذکور ہے بخاری شریف کے الفاظ یہ ہیں: اَمَّا مُوْسٰى كَاَنِّیْ اَنْظُرُ اِلَيْهِ اِذَا انْحَدَرَ فِی الْوَادِیْ يُلَبِّیْ۔

مسند امام احمد میں ہے کہ حضور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ وسلم جب وادی عسفان میں پہنچے تو آپ نے ارشاد فرایا کہ یہاں سے حضرت ھود اور حضرت صالح علیہما السلام گزر رہے ہیں اور وہ دو سرخ اونٹوں پر سوار ہیں ان کے اونٹوں کی لگام کھجور کے پتوں سے بنی ہوئی ہے اور اونی عبا سے تہبند باندھے ہوئے ہیں اون کی چادریں پہنے ہوئے ہیں اور وہ حج کا تلبیہ پڑھتے جاتے ہیں۔

بخاری، مسلم اور مسند احمد کی ان روایات سے صاف اور واضح اہل ایمان کو معلوم

ہو رہا ہے کہ انبیاء کرام علیہم السلام بمعہ جسم زندہ ہیں اور جہاں چاہیں تشریف لے جا سکتے ہیں اور عبادت میں بھی مشغول رہتے ہیں۔ حضور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ وسلم نے ان کے جسموں کا رنگ ان کے بالوں کی کیفیت ان پر اونی چادروں کا ذکر فرما کر واضح فرما دیا کہ وہ بمعہ جسم زندہ ہیں۔

اب اس ضمن میں سیّد الانبیاء والمرسلین محبوب کائنات محبوب خدا صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ وسلم کا ذکر خیر کرتے ہیں کہ محبوب پیغمبر صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ وسلم زندہ ہیں اور ہر امتی کے حال سے باخبر ہیں اور ہر مشکل میں دستگیری فرماتے ہیں۔ قرآن مجید میں ہے:

لَقَدْ جَآءَكُمْ رَسُوْلٌ مِّنْ اَنْفُسِكُمْ عَزِيْزٌ عَلَيْهِ مَا عَنِتُّمْ حَرِيْصٌ عَلَيْكُمْ بِالْمُؤْمِنِيْنَ رَءُوْفٌ رَّحِيْمٌ ○

دلیل نمبر ۴: آیۃ مبارکہ میں مالک کائنات رب العلمین کا ارشاد ہے عَزِيْزٌ عَلَيْهِ مَا عَنِتُّمْ یعنی ایمان والوں کا مشقت میں پڑھنا حضور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ وسلم کو گوارا نہیں حَرِيْصٌ عَلَيْكُمْ یعنی وہ بہت زیادہ تمہاری بھلائی چاہنے والے ہیں بِالْمُؤْمِنِيْنَ رَءُوْفٌ رَّحِيْمٌ ○ مومنوں پر کرم فرمانے والے رحم فرمانے والے ہیں۔

اس آیت مبارکہ میں محبوب پیغمبر صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ وسلم کی جتنی صفات مبارکہ کا ذکر ہے وہ سب زندگی کی متقاضی ہیں کسی امتی کا مشقت میں پڑھنا تب ہی گوارا نہیں ہوگا جب زندہ بھی ہوں اور امتی کے حالات سے باخبر بھی ہوں۔

رحیم یعنی رحم کرنے والے کے لئے پانچ چیزوں کا ہونا ضروری ہے۔

۱۔ وہ زندہ ہو مردہ کیا رحم کرے گا اور حضور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ وسلم تو قیامت تک تمام مومنوں کے لئے رحیم ہیں جو آپ کو زندہ نہ مانے اس نے

آپ کو رحیم نہیں مانا اور وہ قرآن مجید کا منکر ہے۔

۲۔ رحم کرنے والے کے لئے یہ بھی لازم ہے کہ جس پر اس نے رحم کرنا ہے اس کے حالات سے باخبر ہو اگر وہ اس کے حالات سے بے خبر ہے تو اس پر رحم کیا کرے گا حضور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ وسلم چونکہ تمام مومنوں کے لئے رحیم ہیں اس لئے حضور تمام امت کے حالات سے باخبر ہیں آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ وسلم ہر امتی کے حال سے باخبر ہیں جس کا یہ عقیدہ نہ ہو اس نے گویا آپ کو دل سے رحیم تسلیم ہی نہیں کیا۔

۳۔ رحم کرنے والے کے لئے یہ بھی لازم ہے کہ اس کے پاس رحم کرنے کا اختیار ہو اگر اس کے پاس اختیار نہیں ہوگا تو رحم کیا کرے گا لہٰذا ماننا پڑے گا کہ ہمارے نبی مختار کل ہیں۔

۴۔ رحم کرنے والے کے لئے یہ بھی لازم ہے کہ اس کے پاس رحم کرنے کی طاقت ہو کہ جس کسی کو جس قسم کے رحم کی ضرورت ہے اس کی ضرورت کے مطابق اس پر رحم کر سکے کسی کو جنت کی طلب ہو وہ عطا کر دیں کسی کو دنیا کی دولت کی ضرورت ہو تو وہ عطا فرما دیں کسی کو شفا کی ضرورت ہو وہ عطا فرما دیں۔ اللہ تبارک وتعالیٰ کا ارشاد ہے: اَغْنٰهُمُ اللّٰهُ وَرَسُوْلُهٗ کہ انہیں اللہ تبارک وتعالیٰ اور اس کے رسول نے غنی کر دیا کسی کو علم کی ضرورت ہو وہ عطا فرما دیں اَنَا مَدِيْنَةُ الْعِلْمِ وَعَلِيٌّ بَابُهَا میں علم کا شہر ہوں اور علی اس کا دروازہ ہیں واضح ارشاد ہے۔

میں شہر علم ہوں فرمانے میں حکمت: میں علم کا شہر ہوں فرمانے میں حکمت یہ ہے کہ ہر ایک پر واضح ہو سکے جیسے شہر سے ضروریات زندگی کی ہر چیز دستیاب ہو سکتی ہے ایسے ہی اللہ تبارک وتعالیٰ نے اپنے محبوب پیغمبر صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ وسلم کو وہ

خزانے عطا فرمائے ہیں کہ دنیا و آخرت کی ہر چیز ہی یہیں سے حاصل ہو گی۔ (ہیں دو جہاں کی نعمتیں ان کے خالی ہاتھ میں)

۵۔ رحم کرنے والے کے لئے یہ بھی لازم ہے کہ جس پر اس نے رحم فرمانا ہے اس تک اس کی رسائی بھی ہو۔ پیارے آقا صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کا امتی خواہ مشرق میں رہ رہا ہے یا مغرب میں شمال میں ہے یا جنوب میں سب تک آپ کی رسائی ہے کیونکہ آپ مومنوں پر رحیم ہیں۔ آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم جب چاہیں جس وقت چاہیں جہاں چاہیں تشریف لے جا سکتے ہیں اور تشریف لے جاتے ہیں آپ عبد ماذون ہیں۔

اللہ تبارک وتعالیٰ کے نبی زندہ ہیں رزق دیئے جاتے ہیں:

دلیل نمبر ۵: ابن کثیر جلد نمبر ۳ ص ۵۱۵، القول البدیع ص ۱۵۸، مشکوٰۃ ص ۱۲۱ میں ہے: عَنْ اَبِی الدَّرْدَاءِ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَ آلِہٖ وَ سَلَّمَ اَکْثِرُ وَالصَّلٰوۃَ عَلَیَّ یَوْمَ الْجُمُعَۃِ فَاِنَّہٗ مَشْھُوْدٌ یَشْھَدُہُ الْمَلٰئِکَۃُ وَاِنَّ اَحَدًا لَمْ یُصَلِّ عَلَیَّ اِلَّا عُرِضَتْ عَلَیَّ صَلٰوتُہٗ حَتّٰی یَفْرُغَ مِنْھَا قَالَ قُلْتُ وَبَعْدَ الْمَوْتِ قَالَ اِنَّ اللّٰہَ حَرَّمَ عَلَی الْاَرْضِ اَنْ تَاْکُلَ اَجْسَادَ الْاَنْبِیَاءِ فَنَبِیُّ اللّٰہِ حَیٌّ یُرْزَقُ۔

حضرت ابوالدرداء رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا جمعہ کے دن مجھ پر کثرت سے درود شریف بھیجو کیونکہ یہ حاضری کا دن ہے جس میں فرشتے حاضر ہوتے ہیں جو کوئی بھی درود شریف پڑھتا ہے اس کا درود شریف میرے ہاں پیش کیا جاتا ہے حتی کہ اس سے فارغ ہو جائے میں نے عرض کیا کیا موت کے بعد بھی تو رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ اللہ تبارک وتعالیٰ نے نبیوں کے جسموں کو زمین پر کھانا حرام فرما دیا ہے۔

اللہ تبارک وتعالیٰ کے نبی زندہ ہیں رزق دیئے جاتے ہیں۔

اس حدیث شریف میں حضور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ وسلم نے واضح طور پر فرمادیا کہ اللہ تبارک وتعالیٰ کے نبی وفات کے بعد بھی زندہ ہی رہتے ہیں لہٰذا تمہارا درود شریف جیسے میری ظاہری زندگی میں میری بارگاہ میں پیش ہوتا ہے ایسے ہی وصال کے بعد بھی پیش ہوگا اس میں کوئی فرق نہیں۔

دنیا میں جہاں سے بھی درود شریف پڑھے وہ حضور کی بارگاہ میں پہنچتا ہے:

۱۲۵۔ دلیل نمبر ۶: مشکوٰۃ شریف ص ۸۶، القول البدیع ص ۱۵۵ میں ہے: عَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ تَعَالٰى عَلَيْهِ وَ اٰلِهٖ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ لَا تَجْعَلُوْا بُيُوْتَكُمْ قُبُوْرًا وَلَا تَجْعَلُوْا قَبْرِيْ عِيْدًا وَ صَلُّوْا عَلَيَّ فَاِنَّ صَلٰوتَكُمْ تَبْلُغُنِيْ حَيْثُ كُنْتُمْ۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ وسلم کو یہ فرماتے ہوئے سنا کہ اپنے گھروں کو قبریں نہ بناؤ اور نہ ہی میری قبر کو عید بناؤ اور مجھ پر درود بھیجا کرو تم جہاں بھی ہو بیشک تمہارا درود مجھے پہنچتا ہے۔

اشعۃ اللمعات میں (درود شریف اور اس کی فضیلت کے باب میں) اس حدیث شریف کے تحت ہے:

اور یہ فکر نہ کرو کہ ہمارا درود شریف اتنے فاصلے سے آپ کی خدمت اقدس میں کیسے پہنچے گا کیونکہ تم جہاں بھی ہو گے تمہارا درود شریف ہم تک پہنچتا ہے۔

راہ عشق میں دورو نزدیک کا مرحلہ نہیں میں تجھے بالکل عیاں اور ظاہر دیکھتا ہوں اور دعاؤں کے تحفے بھیجتا ہوں یہاں آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ وسلم کے بعض مشتاقان کے لئے تسلی اور بشارت ہے کہ اگر وہ مجبوری کی وجہ سے قرب صوری سے

محروم ہیں تو انہیں چاہیے کہ حضور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ وسلم کی طرف توجہ اور حضور قلبی سے غافل نہ ہوں اور اپنے آپ کو حضور سے دور خیال نہ کریں کیونکہ صلوٰۃ و سلام کے وسیلہ اور بارگاہ اقدس میں اس کے پہنچنے کے تعلق سے وہ آپ کے نزدیک ہی ہیں۔

(صَلَّى اللّٰهُ عَلٰى حَبِيْبِهٖ مُحَمَّدٍ وَّاٰلِهٖ وَسَلَّمْ)

دلیل نمبر ۷:

اہل محبت کا درود شریف حضور خود سنتے ہیں دوسروں کا پہنچایا جاتا ہے:

۱۲۶۔ مقدمہ دلائل الخیرات ص ۱۸ میں ہے: قِيْلَ لِرَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ تَعَالٰى عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمْ اَرَأَيْتَ صَلٰوةَ الْمُصَلِّيْنَ عَلَيْكَ مَنْ غَابَ عَنْكَ وَمَنْ يَّأْتِيْ يَعْدَكَ مَا حَالُهُمَا عِنْدَكَ فَقَالَ اَسْمَعُ صَلٰوةَ اَهْلِ مُحَبَّتِيْ وَاَعْرِفُهُمْ وَ تُعْرَضُ عَلَيَّ صَلٰوةُ غَيْرِهِمْ عَرْضًا۔

حضور نبی کریم رؤف الرحیم رحمۃ للعلمین صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ وسلم کی بارگاہ عالیہ میں عرض کیا گیا کہ یارسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ وسلم جو لوگ یہاں موجود نہیں اور وہ آپ پر درود شریف بھیجتے ہیں یا وہ لوگ جو آپ کے وصال کے بعد ہوں گے ان کے درود شریف کے متعلق کیا ارشاد ہے پیارے آقا صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ و سلم نے فرمایا محبت والوں کا درود شریف تو میں خود سنتا ہوں اور دوسرے لوگوں کا درود شریف میرے ہاں پیش کیا جاتا ہے۔

درود شریف کا پیش کیا جانا ظاہر کر رہا ہے کہ آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ وسلم زندہ ہیں اور یہاں تو یہ بھی ذکر ہے کہ اہل محبت کا درود شریف میں خود سنتا ہوں ان سب کے باوجود آپ کی زندگی کا انکار کرنے والا ایسا ہی ہے جیسے آنکھوں سے معجزات دیکھ کر بھی ایمان نہیں لائے تھے۔

دلیل نمبر ۸: جمعہ کا درود شریف حضور اپنے کانوں سے سنتے ہیں:

۱۲۷۔ نزہۃ المجالس جلد نمبر ۲ ص ۱۱۰ میں ہے کہ حضور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: اَکْثِرُوْا مِنَ الصَّلٰوۃِ عَلَیَّ یَوْمَ الْجُمُعَۃِ وَلَیْلَۃَ الْجُمُعَۃِ فَاِنَّ فِیْ سَائِرِ الْاَیَّامِ تُبَلِّغُنِیْ الْمَلٰئِکَۃُ صَلَاتَکُمْ اِلَّا لَیْلَۃَ الْجُمُعَۃِ وَیَوْمَ الْجُمُعَۃِ فَاِنِّیْ اَسْمَعُ صَلٰوۃَ مَنْ یُّصَلِّیْ عَلَیَّ بِاُذُنِیْ۔

جمعہ کے دن اور جمعہ کی رات کو مجھ پر کثرت سے درود شریف پڑھو پس بیشک باقی تمام دنوں میں تمہارا درود شریف مجھے فرشتے پہنچاتے ہیں مگر جو شخص جمعہ کے دن اور جمعہ کی رات کو مجھ پر درود شریف بھیجتا ہے اس کا درود شریف میں اپنے کانوں سے سنتا ہوں۔

(صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی حَبِیْبِہٖ مُحَمَّدٍ وَّاٰلِہٖ وَسَلَّمْ)

قرآن مجید میں بَلْ اَحْیَاءٌ اور بِالْمُؤْمِنِیْنَ رَءُوْفٌ رَّحِیْمٌ اور عَزِیْزٌ عَلَیْہِ مَا عَنِتُّمْ کی صفات سے بھی آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کی ابدی حیات واضح ہو رہی ہے اور احادیث مبارکہ صحاح ستہ جن میں ہے کہ درود شریف مجھے فرشتے پہنچاتے ہیں سے بھی حیات ابدی واضح ہے کہ زندہ ہیں تو فرشتے پہنچاتے ہیں اور دن کے چوبیس گھنٹوں میں کوئی گھڑی ایسی نہیں جس میں درود شریف کہیں نہ کہیں نہ پڑھا جا رہا ہو چونکہ درود شریف ہر گھڑی ہر وقت پڑھا جا رہا ہے اور فرشتے وہ آپ کی خدمت اقدس میں پہنچا رہے ہیں جس سے واضح ہوتا ہے کہ آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کی زندگی دائمی زندگی ہے اور اس پر محدثین ومفسرین کا اجماع بھی ہے ان میں سے بطور مثال کچھ ذکر کیا جاتا ہے۔

۱۔ مرقاۃ شرح مشکوۃ جلد نمبر ۲ ص ۳۴۱ باب صلوۃ النبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم میں زیر حدیث یُبَلِّغُوْنِیْ مِنْ اُمَّتِیْ السَّلَامَ ہے فِیْہِ اِشَارَۃٌ اِلٰی حَیَاۃِ

الدَّائِمَةِ یعنی اس حدیث شریف میں حضور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کی
دائمی زندگی کی طرف اشارہ ہے۔

۲۔ مرقاۃ شرح مشکوٰۃ جلد نمبر ۲ ص ۳۴۷ میں زیر حدیث مَنْ صَلّٰی عَلَیَّ عِنْدَ
قَبْرِیْ سَمِعْتُہٗ ھے اَیْ سَمْعًا حَقِیْقِیًّا بِلَا وَاسَطَۃٍ یعنی کسی واسطہ کے بغیر حقیقی طور
پر خود سننا۔

۳۔ القول البدیع ص ۱۶۷ میں ہے علامہ سخاوی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ فرماتے ہیں
یُؤْخَذُ مِنْ ھٰذِہِ الْاَحَادِیْثِ اَنَّہٗ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَ اٰلِہٖ وَ سَلَّمَ حَیٌّ عَلَی
الدَّوَامِ وَذٰلِكَ اِنَّہٗ مُحَالٌ عَادَۃً اَنْ یَّخْلُوَ الْوُجُوْدُ کُلُّہٗ مِنْ وَّاحِدٍ یُسَلِّمُ عَلَیْہِ فِیْ
لَیْلٍ وَّنَہَارٍ وَ نَحْنُ نُؤْمِنُ وَ نُصَدِّقُ بِاَنَّہٗ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ حَیٌّ
یُرْزَقُ فِیْ قَبْرِہٖ وَاِنَّ جَسَدَہُ الشَّرِیْفَ لَا تَاْکُلُہُ الْاَرْضُ وَالْاِجْمَاعُ عَلٰی ھٰذَا۔

ان احادیث بارکہ سے یہ بات ثابت ہوتی ہے کہ حضور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ
علیہ وآلہ وسلم کی حیات مبارکہ دائمی حیات ہے یعنی آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم
ہمیشہ ہمیشہ زندہ ہیں اور یہ بات عادتاً محال ہے کہ دن رات میں کسی ایک کی طرف
سے آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کی بارگاہ عالیہ مقدسہ میں سلام پیش کرنے سے
کوئی گھڑی بالکل خالی رہے اور ہمارا اس بات پر ایمان ہے اور ہم اس کی تصدیق
کرتے ہیں کہ حضور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم اپنی قبر انور میں زندہ ہیں اور
رزق دیئے جاتے ہیں اور آپ کے جسد اقدس کو زمین نہیں کھا سکتی سب کا اس
عقیدے پر اجماع ہے۔

۴۔ القول البدیع ص ۱۶۷ میں امام سخاوی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ فرماتے ہیں کہ علماء اور
شہداء کو کئی بزرگوں نے اپنے کشف سے دیکھا اور انہیں بالکل صحیح سلامت پایا ان
کے جسموں میں ذرہ بھر بھی فرق نہیں آیا تھا حتی کہ جن کے بالوں کو مہندی لگی ہوئی تھی

وہ بھی اسی طرح صحیح سلامت تھی اسے کچھ بھی فرق نہیں آیا تھا بدستور وہی رنگ تھا اور فرماتے ہیں انبیاء کرام علیہم السلام تو شہیدوں سے کہیں افضل ہیں جبکہ شہداء کے متعلق تو قرآن مجید میں ہے کہ شہیدوں کو مردہ گمان بھی نہ کرو بلکہ وہ تو زندہ ہیں رزق دیئے جاتے ہیں بہر حال اس مسئلہ پر القول البدیع میں علامہ سخاوی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے بے شمار دلائل وحوالہ جات نقل کئے ہیں اور فرماتے ہیں امام بیہقی نے اپنی کتاب میں حیات انبیاء پر بہت کچھ لکھا ہے۔

دلیل نمبر ۹:

مشکوٰۃ شریف ص ۱۵۴ میں ہے عَنْ عَائِشَةَ رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهَا قَالَتْ كُنْتُ اَدْخُلُ بَيْتِيَ الَّذِيْ فِيْهِ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ تَعَالٰی عَلَيْهِ وَآلِهٖ وَسَلَّمَ وَ اِنِّيْ وَاضِعٌ ثَوْبِيْ وَ اَقُوْلُ اِنَّمَا هُوَ زَوْجِيْ وَ اَبِيْ فَلَمَّا دُفِنَ عُمَرُ مَعَهُمْ فَوَ اللّٰهِ مَا دَخَلْتُ اِلَّا وَاَنَا مَشْدُوْدَةٌ عَلَيَّ ثِيَابِيْ حَيَاءً مِنْ عُمَرَ۔

ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا فرماتی ہیں کہ میں اپنے گھر میں جس میں رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم (بعد از وصال) جلوہ افروز ہیں یونہی چادر رکھے (سر پر کپڑا ہو یا نہ ہو کھلے عام) چلی جاتی تھی اور کہتی تھی (کوئی بات نہیں) ایک میرے خاوند ہیں دوسرے والد ہیں مگر جب وہاں حضرت عمر فاروق رضی اللہ تعالیٰ عنہ مدفون ہو گئے تو اللہ تبارک وتعالیٰ کی قسم حضرت عمر فاروق رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے شرم کے باعث کپڑا لپیٹے (پردہ کئے) بغیر میں وہاں کبھی نہ گئی۔

مسند امام احمد میں بھی یہ روایت منقول ہے۔

(صَلَّى اللّٰهُ عَلٰى حَبِيْبِهٖ مُحَمَّدٍ وَّآلِهٖ وَسَلَّمَ)

اب اس حدیث پر غور کریں کہ ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا تو حضرت عمر فاروق رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو بھی زندہ جانتی ہیں اور ان سے حیا وشرم

بھی کر رہی ہیں اور پردہ بھی کر رہی ہیں اور یہ بھی نہیں فرمایا کہ میں عمر کی روح سے از روئے حیاو شرم پردہ کر رہی ہوں بلکہ فرمایا حیاء من عمر یعنی عمر سے حیا کے سبب تو واضح ہے کہ وہ سیّدنا حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو زندہ بھی جانتی ہیں اور یہ بھی ان کا عقیدہ ہے کہ وہ قبروں میں رہ کر بھی باہر کو ملاحظہ فرمارہے ہیں اسی لئے ان سے پردہ فرمایا ورنہ یہ کہنے کی کیا ضرورت تھی کہ پہلے ایک خاوند تھے اور ایک والد تھے میں چادر کی پرواہ کئے بغیر حاضری دے لیتی تھی مگر اب عمر کی وجہ سے چادر لپیٹ کر جاتی ہوں۔

(صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی حَبِیْبِہٖ مُحَمَّدٍ وَّآلِہٖ وَسَلَّمْ)

شیخ محقق شیخ عبدالحق محدث دہلوی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کا عقیدہ:

اشعۃ اللمعات شرح مشکوٰۃ جلد نمبر ۲ ص ۱۷ ۲ میں اس حدیث کی بحث میں جس میں ہے کہ جب کوئی مجھ پر سلام بھیجتا ہے تو میری روح لوٹا دی جاتی ہے اور میں اس کے سلام کا جواب دیتا ہوں فرماتے ہیں اس کا یہ مطلب نہیں کہ روح بدن مبارک سے الگ ہو چکی ہوتی ہے اور اسے بدن شریف میں لوٹایا جاتا ہے۔ حیات انبیاء علیہم السلام کے تحت یہ ہے کہ روح ان کے جسم اقدس میں ایک دفعہ موت کے بعد حاصل ہو چکی۔ اس کے بعد کوئی زمانہ کوئی گھڑی خالی نہیں جس میں آپ پر صلوٰۃ وسلام پیش نہ کیا جاتا ہو اس لئے ہر دفعہ کے لئے روح کا بدن سے الگ ہونا اور پھر اس میں لوٹنا عذاب دینے میں داخل ہے جس سے حضور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کو پاک ومنزہ جاننا اور انہیں اس میں عزت و بزرگی کے باعث مبرا و بلند جاننا لازم وضروری ہے اور واجب ہے، لہٰذا ضروری ہے کہ حضور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم ہمیشہ ہمیشہ زندہ وحیات ہیں خوب سمجھو وباللہ التوفیق روح لوٹانے سے یہ مراد ہے کہ حضور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم مشاہدہ حق میں مستغرق رہتے ہیں اور پھر صلوٰۃ و سلام کا تحفہ بھیجنے والے پر بھی شفقت فرماتے ہوئے متوجہ ہوتے ہیں اور انہیں جواب

سے نوازتے ہیں۔

اعرابی کا روضۂ اقدس کے سامنے فریاد کرنا اور حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ وسلم کا اسے خوشخبری سے نوازنا:

القول البدیع ص ۱۶۲ میں ہے کہ حضرت عتبی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ فرماتے ہیں کہ میں حضور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ وسلم کی قبر انور کے پاس بیٹھا ہوا تھا کہ ایک اعرابی آیا اس نے روضہ انور پر حاضر ہو کر عرض کیا اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ يَارَسُوْلَ اللّٰهِ سلام عرض کرنے کے بعد عرض کیا یا رسول اللہ (صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ وسلم) اللہ تبارک وتعالیٰ کا ارشاد ہے: وَلَوْ اَنَّهُمْ اِذْ ظَّلَمُوْٓا اَنْفُسَهُمْ جَآءُوْكَ فَاسْتَغْفَرُوا اللّٰهَ وَاسْتَغْفَرَ لَهُمُ الرَّسُوْلُ لَوَجَدُوا اللّٰهَ تَوَّابًا رَّحِيْمًا ○ میں حاضر ہوں اور اپنے گناہوں کی معافی مانگتا ہوں اور اپنے رب کی بارگاہ میں آپ کی شفاعت کا طلبگار ہوں اسی طرح عرض کر کے وہ چلا گیا اور مجھے نیند نے آلیا جونہی نیند آئی مجھے محبوب آقا صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ وسلم کا خواب میں دیدار نصیب ہو گیا حضور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ وسلم نے مجھے فرمایا عتبی اس اعرابی سے ملاقات کر اور اسے خوشخبری دے کہ اللہ تبارک وتعالیٰ نے اسے بخش دیا ہے۔

(صَلَّى اللّٰهُ عَلٰى حَبِيْبِهٖ مُحَمَّدٍ وَّاٰلِهٖ وَسَلَّمْ)

سابق علماء دیوبند کی تحریروں سے مسئلہ حیات النبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ وسلم

۱۔ علماء دیوبند کے شیخ الحدیث مولانا محمد زکریا اپنی کتاب فضائل حج کے صفحہ نمبر ۱۵۲ میں لکھتے ہیں کہ شیخ ابراہیم بن شیبان رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ فرماتے ہیں کہ میں حج سے فراغت پر مدینہ منورہ حاضر ہوا اور قبر اطہر پر حاضر ہو کر میں نے حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ وسلم کی خدمت میں سلام عرض کیا تو حجرہ شریف کے اندر سے میں نے وعلیک السلام جواب میں سنا۔ (القول البدیع ص ۱۶۰ میں بھی

بھی کر رہی ہیں اور پردہ بھی کر رہی ہیں اور یہ بھی نہیں فرمایا کہ میں عمر کی روح سے از روئے حیا و شرم پردہ کر رہی ہوں بلکہ فرمایا حیاء من عمر یعنی عمر سے حیا کے سبب تو واضح ہے کہ وہ سیّدنا حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو زندہ بھی جانتی ہیں اور یہ بھی ان کا عقیدہ ہے کہ وہ قبروں میں رہ کر بھی باہر کو ملاحظہ فرمارہے ہیں اسی لئے ان سے پردہ فرمایا ورنہ یہ کہنے کی کیا ضرورت تھی کہ پہلے ایک خاوند تھے اور ایک والد تھے میں چادر کی پرواہ کئے بغیر حاضری دے لیتی تھی مگر اب عمر کی وجہ سے چادر لپیٹ کر جاتی ہوں۔

(صَلَّى اللّٰهُ عَلٰى حَبِيْبِهٖ مُحَمَّدٍ وَّآلِهٖ وَسَلَّمْ)

شیخ محقق شیخ عبدالحق محدث دہلوی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کا عقیدہ:

اشعۃ اللمعات شرح مشکوٰۃ جلد نمبر ۲ ص ۱۷ ۲ میں اس حدیث کی بحث میں جس میں ہے کہ جب کوئی مجھ پر سلام بھیجتا ہے تو میری روح لوٹا دی جاتی ہے اور میں اس کے سلام کا جواب دیتا ہوں فرماتے ہیں اس کا یہ مطلب نہیں کہ روح بدن مبارک سے الگ ہو چکی ہوتی ہے اور اسے بدن شریف میں لوٹایا جاتا ہے۔ حیات انبیاء علیہم السلام کے تحت یہ ہے کہ روح ان کے جسمِ اقدس میں ایک دفعہ موت کے بعد حاصل ہو چکی۔ اس کے بعد کوئی زمانہ کوئی گھڑی خالی نہیں جس میں آپ پر صلوٰۃ و سلام پیش نہ کیا جاتا ہو اس لئے ہر دفعہ کے لئے روح کا بدن سے الگ ہونا اور پھر اس میں لوٹنا عذاب دینے میں داخل ہے جس سے حضور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کو پاک ومنزہ جاننا اور انہیں اس میں عزت و بزرگی کے باعث مبرا و بلند جاننا لازم و ضروری ہے اور واجب ہے، لہٰذا ضروری ہے کہ حضور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم ہمیشہ ہمیشہ زندہ و حیات ہیں خوب سمجھو وباللہ التوفیق روح لوٹانے سے یہ مراد ہے کہ حضور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم مشاہدہ حق میں مستغرق رہتے ہیں اور پھر صلوٰۃ و سلام کا تحفہ بھیجنے والے پر بھی شفقت فرماتے ہوئے متوجہ ہوتے ہیں اور انہیں جواب

سے نوازتے ہیں۔

اعرابی کا روضہ اقدس کے سامنے فریاد کرنا اور حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ وسلم کا اسے خوشخبری سے نوازنا:

القول البدیع ص ۱۶۲ میں ہے کہ حضرت عتبی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ فرماتے ہیں کہ میں حضور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ وسلم کی قبر انور کے پاس بیٹھا ہوا تھا کہ ایک اعرابی آیا اس نے روضہ انور پر حاضر ہو کر عرض کیا اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ سلام عرض کرنے کے بعد عرض کیا یا رسول اللہ (صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ وسلم) اللہ تبارک وتعالیٰ کا ارشاد ہے: وَلَوْ اَنَّهُمْ اِذْ ظَّلَمُوْٓا اَنْفُسَهُمْ جَآءُوْكَ فَاسْتَغْفَرُوا اللّٰهَ وَاسْتَغْفَرَ لَهُمُ الرَّسُوْلُ لَوَجَدُوا اللّٰهَ تَوَّابًا رَّحِيْمًا ○ میں حاضر ہوں اور اپنے گناہوں کی معافی مانگتا ہوں اور اپنے رب کی بارگاہ میں آپ کی شفاعت کا طلبگار ہوں اسی طرح عرض کر کے وہ چلا گیا اور مجھے نیند نے آلیا جونہی نیند آئی مجھے محبوب آقا صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ وسلم کا خواب میں دیدار نصیب ہو گیا حضور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ وسلم نے مجھے فرمایا عتبی اس اعرابی سے ملاقات کر اور اسے خوشخبری دے کہ اللہ تبارک وتعالیٰ نے اسے بخش دیا ہے۔

(صَلَّى اللّٰهُ عَلٰى حَبِيْبِهٖ مُحَمَّدٍ وَّاٰلِهٖ وَسَلَّمْ)

سابق علماء دیوبند کی تحریروں سے مسئلہ حیات النبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ وسلم

۱۔ علماء دیوبند کے شیخ الحدیث مولانا محمد زکریا اپنی کتاب فضائل حج کے صفحہ نمبر ۱۵۲ میں لکھتے ہیں کہ شیخ ابراہیم بن شیبان رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ فرماتے ہیں کہ میں حج سے فراغت پر مدینہ منورہ حاضر ہوا اور قبر اطہر پر حاضر ہو کر میں نے حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ وسلم کی خدمت میں سلام عرض کیا تو حجرہ شریف کے اندر سے میں نے وعلیک السلام جواب میں سنا۔ (القول البدیع ص ۱۶۰ میں بھی

یہ منقول ہے)

۲۔ کتاب فضائل حج ص ۱۵۳ میں ہے۔ شیخ ابوالخیر اقطع رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ فرماتے ہیں کہ میں ایک مرتبہ مدینہ منورہ حاضر ہوا پانچ دن ایسے گزر گئے کہ کھانے کو کچھ بھی نہ ملا کوئی چیز چکھنے کی بھی نوبت نہ آئی میں قبر اطہر پر حاضر ہوا اور حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم اور حضرات شیخین رضی اللہ تعالیٰ عنہما پر سلام عرض کر کے میں نے عرض کیا یا رسول اللہ (صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم) میں آج رات کو حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کا مہمان بنوں گا یہ عرض کر کے وہاں سے ہٹ کر منبر شریف کے پیچھے جا کر سو گیا۔ میں نے خواب میں دیکھا کہ حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم تشریف فرما ہیں۔ دائیں طرف حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ ہیں اور بائیں جانب حضرت عمر فاروق رضی اللہ تعالیٰ عنہ اور حضرت علی کرم اللہ وجہہ سامنے ہیں حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے مجھے بلایا اور فرمایا دیکھ حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم تشریف لائے ہیں میں اٹھا تو آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے مجھے روٹی مرحمت فرمائی۔ میں نے آدھی کھائی اور جب میری آنکھ کھلی تو آدھی میرے ہاتھ میں تھی۔ (القول البدیع ص ۱۶۰ میں بھی یہ منقول ہے)

۳۔ سیّد احمد رفاعی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ مشہور بزرگ اکابر صوفیاء میں ہیں ان کا قصہ مشہور ہے کہ جب ۵۵۵ھ میں حج سے فارغ ہو کر زیارت کے لئے حاضر ہوئے اور قبر اطہر کے مقابل کھڑے ہوئے تو یہ دو شعر پڑھے:

فِی حَالَۃِ الْبُعْدِ رُوْحِیْ کُنْتُ اُرْسِلُھَا تُقَبِّلُ الْاَرْضَ عَنِّیْ وَھِیَ نَائِبَتِیْ

وَھٰذِہٖ دَوْلَۃُ الْاَشْبَاحِ قَدْ حَضَرَتْ فَامْدُدْ یَمِیْنَکَ کَیْ تَحْظٰی بِھَا شَفَتِیْ

(دوری کی حالت میں میں اپنی روح کو خدمت اقدس میں بھیجا کرتا تھا وہ میری نائب بن کر آستانہ مبارک چومتی تھی اب جسموں کی حاضری کی باری آئی ہے اپنا دست

مبارک عطا کیجئے تا کہ میرے ہونٹ اس کو چومیں)

سیّد احمد رفاعی کا اتنا عرض کرنا تھا کہ قبر شریف سے دست مبارک باہر نکلا اور انہوں نے اس کو چوما کہا جاتا ہے کہ اس وقت تقریباً نوے ہزار کا مجمع مسجد نبوی شریف میں موجود تھا جنہوں نے اس واقعہ کو دیکھا اور حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ وسلم کے دست اقدس کی زیارت کی جن میں حضرت محبوب سبحانی قطب ربانی شیخ عبد القادر جیلانی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نور اللہ مرقدہٗ کا نام نامی بھی ذکر کیا جاتا ہے (کتاب فضائل حج ص ۱۵۶)۔

۴۔ سلطان نورالدین عادل بادشاہ جو صاحب اوراد و وظائف تھے رات کا بہت سا حصہ تہجد اور وظائف میں خرچ ہوتا تھا۔ ۵۵۷ھ میں ایک رات تہجد کے بعد سوئے تو حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ وسلم کی خواب میں زیارت ہوئی۔ حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ وسلم نے دو کیری آنکھوں والے آدمیوں کی طرف اشارہ فرما کر سلطان سے ارشاد فرمایا کہ ان دونوں سے میری حفاظت کرو سلطان کی گھبراہٹ سے آنکھ کھلی فوراً اٹھ کر وضو کیا اور نوافل پڑھ کر دوبارہ لیٹے تو معاً آنکھ لگی اور یہی خواب بعینہٖ دوبارہ نظر آیا پھر جاگے اور وضو کر کے نوافل پڑھے پھر لیٹے اور معاً آنکھ لگنے پر تیسری دفعہ پھر یہی خواب نظر آیا۔ تو اٹھ کر کہنے لگے اب نیند کی کوئی گنجائش نہیں فوراً رات ہی کو اپنے وزیر کو جو نیک صالح آدمی تھے جمال الدین نام بتایا جاتا ہے اور اس نام میں اختلاف بھی ہے بلایا اور اسے تمام قصہ سنایا وزیر نے کہا اب دیر کی گنجائش نہیں فوراً مدینہ طیبہ چلیئے اور اس خواب کا تذکرہ کسی سے نہ کیجئے۔ بادشاہ نے فوراً رات کو ہی تیاری کر لی۔ وزیر اور بیس آدمی مخصوص خدام کو ساتھ لے کر تیز رو اونٹوں پر بہت سامان اور مال و متاع لدوا کر مدینہ طیبہ کو روانہ ہوئے رات دن چل کر سولہویں دن مصر سے مدینہ طیبہ پہنچے۔ مدینہ طیبہ سے باہر غسل کیا اور نہایت ادب و

احترام سے مسجد شریف میں حاضر ہوئے اور ریاض الجنۃ میں دو رکعت نفل ادا کئے اور نہایت متفکر بیٹھے سوچتے رہے کہ کیا کریں۔

وزیر نے اعلان کیا کہ بادشاہ زیارت کے لئے آئے ہیں اور اہل مدینہ پر بخشش اور اموال بھی تقسیم کریں گے اور بہت بڑی دعوت کا انتظام کیا جس میں تمام اہل مدینہ کو مدعو کیا بادشاہ عطا کے وقت بہت گہری نگاہ سے لوگوں کو دیکھتے سب اہل مدینہ یکے بعد دیگرے آ کر عطائیں لے کر چلے گئے مگر وہ دو شخص جو خواب میں دیکھے نظر نہ آئے۔

بادشاہ نے پوچھا کوئی رہ تو نہیں گیا اگر کوئی رہ گیا ہے تو اسے بھی بلا لیا جائے معلوم ہوا کہ کوئی باقی نہیں رہا بہت غور و غوض اور بار بار کہنے پر لوگوں نے کہا کہ دو نیک مرد متقی پرہیزگار مغربی بزرگ ہیں وہ کسی کی کوئی چیز نہیں لیتے خود بہت کچھ صدقات خیرات اہل مدینہ پر کرتے رہتے ہیں۔ سب سے یکسو رہتے ہیں گوشہ نشین آدمی ہیں بادشاہ نے ان کو بھی بلوایا اور دیکھتے ہی پہچان لیا کہ یہی وہ دونوں ہیں جو خواب میں دکھائے گئے تھے۔

بادشاہ نے ان سے پوچھا تم کون ہو؟ کہنے لگے مغرب کے رہنے والے ہیں حج کے لئے حاضر ہوئے تھے۔ حج سے فراغت پر زیارت کے لئے حاضر ہوئے اور حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ وسلم کے پڑوس میں پڑے رہنے کی تمنا ہوئی تو یہاں قیام کر لیا۔ بادشاہ نے کہا صحیح صحیح بتادو انہوں نے جو پہلے کہا تھا اسی پر اصرار کیا بادشاہ نے ان کی قیام گاہ پوچھی تو معلوم ہوا کہ روضہ اقدس کے قریب ہی ایک رباط میں قیام ہے بادشاہ نے ان کو تو وہیں روکے رکھنے کا حکم فرمایا اور خود ان کی قیام گاہ پر گیا وہاں جا کر بہت تجسس کیا وہاں مال و متاع تو بہت سا ملا اور کتابیں رکھی ہوئی ملیں لیکن کوئی ایسی چیز نہ ملی جس سے خواب کے مضمون کی تائید ہوتی ہو بادشاہ بہت

پریشان اور متفکر تھا۔

اہل مدینہ بہت کثرت سے ان کی سفارش کے لئے حاضر ہو رہے تھے کہ یہ نیک بزرگ دن بھر روزہ رکھتے ہیں ہر نماز روضہ شریف میں پڑھتے ہیں روزانہ بقیع کی زیارت کرتے ہیں ہر شنبہ کو قبا جاتے ہیں کسی سائل کو رد نہیں کرتے اس قحط کے سال میں اہل مدینہ کے ساتھ انتہائی ہمدردی اور غمگساری انہوں نے کی ہے۔

بادشاہ حالات سن کر تعجب کرتے تھے اور اِدھر اُدھر متفکر پھر رہے تھے دفعتاً خیال آیا اور ان کے مصلیٰ کو جو ایک بوریئے پر بچھا ہوا تھا اٹھایا اس کے نیچے ایک پتھر بچھا ہوا تھا اس کو اٹھایا تو اس کے نیچے ایک سرنگ نکلی جو بہت گہری کھودی گئی تھی اور بہت دور تک چلی گئی تھی حتی کہ قبر اطہر کے قریب تک پہنچ گئی تھی یہ دیکھ کر سب لوگ دنگ رہ گئے۔ بادشاہ نے غصہ میں کانپتے ہوئے ان مغربیوں کو پیٹنا شروع کیا کہ صحیح صحیح واقعہ بتاؤ۔

تو انہوں نے بتایا کہ ہم دونوں عیسائی ہیں اور عیسائی بادشاہوں نے بہت سا مال انہیں دیا ہے اور بھی بہت زیادہ دینے کا وعدہ کیا ہے وہ حاجیوں کی صورت بنا کر آئے ہیں تا کہ قبر اطہر سے حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ وسلم کے جسد اطہر کو یہاں سے لے جائیں وہ دونوں رات بھر اس جگہ کو کھودا کرتے اور جو مٹی نکلتی اس کو چمڑے کی دو مشکیں جو ان کے پاس مغربی شکل کی تھیں ان میں بھر کر رات ہی کو بقیع میں ڈال آیا کرتے تھے بادشاہ اس بات پر کہ اللہ جل شانہٗ نے اور اس کے پاک رسول صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ وسلم نے اس خدمت کے لئے ان کو منتخب کیا بہت روئے اور ان دونوں کو قتل کرا دیا اور حجرہ شریف کے گرد اتنی گہری خندق کھدوائی کہ پانی تک پہنچ گئی اور اس میں رانگ یا سیسہ پگھلا کر بھر وا دیا تا کہ جسد اطہر تک کسی کی رسائی نہ ہو سکے۔

(کتاب فضائل حج ص ۱۶۷ مصنف مولانا محمد زکریا شیخ الحدیث علمائے دیوبند)

۵۔ مولانا جامی نور اللہ مرقدہٗ و اعلیٰ اللہ مراتبہ یہ نعت کہنے کے بعد جب ایک مرتبہ حج کے لئے تشریف لے گئے تو ان کا ارادہ یہ تھا کہ روضہ اقدس کے پاس کھڑے ہو کر اس نظم کو پڑھیں گے جب حج کے بعد مدینہ منورہ کی حاضری کا ارادہ کیا تو امیر مکہ نے خواب میں حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ و آلہٖ وسلم کی خواب میں زیارت کی حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ و آلہٖ وسلم نے خواب میں ہی انہیں یہ ارشاد فرمایا کہ اس کو (جامی کو) مدینے نہ آنے دینا امیر مکہ نے ممانعت کر دی مگر ان پر جذب و شوق اس قدر غالب تھا کہ یہ چھپ کر مدینہ منورہ کی طرف چل دیئے امیر مکہ نے دوبارہ خواب دیکھا تو حضور نے فرمایا وہ آ رہا ہے اس کو یہاں نہ آنے دو۔

امیر مکہ نے آدمی دوڑائے اور ان کو راستہ سے پکڑ کر بلایا ان پر سختی کی اور جیل خانہ میں ڈال دیا اس پر امیر مکہ کو تیسری مرتبہ حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ و آلہٖ وسلم کی زیارت ہوئی۔ حضور نے ارشاد فرمایا یہ کوئی مجرم نہیں ہے بلکہ اس نے کچھ اشعار کہے ہیں جن کو یہاں آ کر میری قبر پر کھڑے ہو کر پڑھنے کا ارادہ کر رہا ہے اگر ایسا ہوا تو قبر سے مصافحہ کے لئے ہاتھ نکلے گا جس میں فتنہ ہو گا اس پر ان کو جیل سے نکالا گیا اور بہت اعزاز و اکرام کیا گیا۔

(فضائل درود حصہ تبلیغی نصاب ص ۸۰۳ اور فضائل درود حصہ فضائل اعمال ص ۱۱۷ مصنف مولانا محمد زکریا شیخ الحدیث علمائے دیوبند)

نوٹ: نعت جو مولانا جامی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ پڑھنا چاہتے تھے وہ بھی اس کتاب یعنی تبلیغی نصاب کے صفحہ نمبر ۸۰۴ اور فضائل اعمال کے صفحہ ۱۱۸ پر لکھی گئی ہے اور وہ کتاب یوسف زلیخا کے شروع میں ہے۔ اس کا پہلا شعر یہ ہے۔

زمہجوری برآمد جان عالم ترحم یا نبی اللہ ترحم

فائدہ: فضائل حج اور فضائل درود شریف سے صرف مندرجہ بالا یہ پانچ واقعات نقل

گئے ہیں ورنہ مولانا محمد زکریا نے تو ان کتابوں میں ایسے بے شمار واقعات لکھے ہیں خصوصاً فضائل حج میں تو بہت ہی واقعات لکھے ہیں۔ قران وحدیث سے شہیدوں اور انبیاء کرام علیہم السلام کے بعداز وصال بھی زندہ ہونے کا ثبوت تو اظہر من الشمس ہے علماء دیوبند کے شیخ الحدیث مولانا محمد زکریا کے ان واقعات سے بھی زندہ ہونے کا ثبوت ظاہر ہے بلکہ ان کی تحریروں اوران واقعات سے جہاں حیات النبی (نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کا بعداز وصال بھی زندہ ہونے کا ثبوت ہے) بلکہ ان سے یہ بھی واضح ہے کہ پیارے آقا صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم ہمارے ہر حال سے واقف ہیں۔ ہمارے دلوں کی نیت اور ارادے سے بھی واقف ہیں دیکھیں مولانا عبد الرحمن جامی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے دل میں ارادہ ہی کیا تھا کہ میں روضہ اقدس پر حاضر ہوکر یہ نعت واشعار پڑھوں گا کہ حضور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے امیر مکہ کو فرمایا کہ اسے روکو مدینہ شریف نہ آنے دو اور جب امیر مکہ نے مولانا جامی پر سختی کی اور انہیں جیل میں ڈال دیا تو پھر خواب میں ارشاد فرمایا کہ یہ مجرم نہیں ہے بلکہ اسے روکا اس لئے ہے کہ اس کے دل میں ارادہ ہے کہ یہ یہاں حاضری کے وقت چند اشعار پڑھنا چاہتا ہے۔

اس سے واضح ہوا کہ پیارے آقا صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کو مولانا جامی کے ارادہ کا بھی علم تھا اور جب ان پر سختی ہوئی اور جیل میں ڈالا گیا تو آپ اس سے بھی واقف تھے اور گوارا نہ فرمایا کہ میرا عاشق جیل میں رہے اور اس پر سختی ہو لہٰذا امیر مکہ کو اس سے بھی آگاہ فرمایا اور اس سے یہ بھی واضح ہوا کہ مولانا محمد زکریا شیخ الحدیث علماء دیوبند بھی اسی عقیدے کے حامل تھے اور یہ اس لئے ان کی کتابوں سے لکھا ہے کہ موجودہ اس مسلک کے لوگ اپنے بزرگ اور استاذ کے عقیدے کو پڑھیں اور اپنے عقیدے سے موازنہ کریں۔

مولانا محمد زکریا اپنی کتاب فضائل درود تبلیغی نصاب ص ۷۱۹ اور فضائل اعمال حصہ فضائل درود ص ۳۸ میں لکھتے ہیں اللہ جل شانہ نے انبیاء کرام کے اجسام کو زمین پر حرام کر دیا ہے بس کوئی فرق نہیں ہے ان کے دونوں حالتوں میں یعنی زندگی اور موت میں اور اس حدیث پاک میں اس طرف اشارہ بھی ہے کہ درود پاک روح مبارک اور بدن مبارک دونوں پر پیش ہوتا ہے اور حضور کا یہ ارشاد کہ اللہ تعالیٰ کا نبی زندہ ہے رزق دیا جاتا ہے سے مراد حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کی پاک ذات ہو سکتی ہے اور ظاہر یہ ہے کہ اس سے ہر نبی مراد ہے اس لئے کہ حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے حضرت موسیٰ علیہ السلام کو اپنی قبر میں کھڑے ہوئے نماز پڑھتے دیکھا اور اسی طرح حضرت ابراہیم علیٰ نبینا وعلیہ الصلوٰۃ والسلام کو بھی دیکھا جیسا کہ مسلم شریف کی حدیث میں ہے اور یہ حدیث کہ انبیاء اپنی قبروں میں زندہ ہیں نماز پڑھتے ہیں صحیح ہے اور رزق سے مراد رزق معنوی بھی ہو سکتا ہے اور اس میں بھی کوئی مانع نہیں کہ رزق حسی مراد ہو اور وہی ظاہر ہے۔

یہی مولانا محمد زکریا اپنی کتاب فضائل حج ص ۱۳۴ میں آداب زیارت کے تحت لکھتے ہیں جتنے بھی تواضع اور آداب اس وقت کی حاضری کے لئے لکھے جاتے ہیں اس سے کہیں زیادہ تواضع اور عجز وانکسار ہونا چاہیے اس لئے کہ آپ کی ذات ایسی شفیع ہے جس کی شفاعت مقبول ہے جس نے آپ کے در کا ارادہ کیا وہ مراد کو پہنچا اور جو آپ کی چوکھٹ پر حاضر ہو گیا وہ نامراد نہیں رہا جس شخص نے آپ کے وسیلہ سے دعا کی وہ قبول ہوئی اور جو مانگا وہ ملا تجربہ اور واقعات اس کی شہادت دیتے ہیں اس لئے جتنا زیادہ ادب ہو سکے دریغ نہ کرے اور یہ سمجھے گویا کہ میں زندگی میں آپ کی مجلس میں حاضر ہوں اس لئے کہ امت کے حالات کے مشاہدہ میں اور ان کے ارادہ وقصد کے ظہور میں اس وقت آپ کی حیات اور ممات میں کوئی فرق نہیں۔

یہ مندرجہ بالا مولانا محمد زکریا کی کتابوں سے اقتباس اس لئے پیش کیا ہے۔ تاکہ معلوم ہو جائے کہ گذشتہ علماء دیوبند کا عقیدہ کیا تھا اور آج کے حضرات کا عقیدہ کیا ہے۔

حضور زندہ ہیں جہاں چاہیں تشریف لے جاتے ہیں اور تصرف فرماتے ہیں:

تفسیر روح المعانی جلد نمبر ۱۲ ص ۳۶ سورہ احزاب زیر آیۃ: وَلٰكِنْ رَّسُوْلَ اللّٰهِ وَخَاتَمَ النَّبِيّٖنَ ھے۔ اِنَّ النَّبِیَّ صَلَّى اللّٰهُ تَعَالٰی عَلَيْهِ وَآلِهٖ وَسَلَّمْ حَیٌّ بِجَسَدِهٖ وَرُوْحِهٖ وَاِنَّهٗ يَتَصَرَّفُ وَيَسِيْرُ حَيْثُ شَاءَ فِیْ اَقْطَاءِ الْاَرْضِ وَفِی الْمَلَكُوْتِ وَهُوَ بِهَيْئَتِهِ الَّتِیْ كَانَ عَلَيْهَا قَبْلَ وَفَاتِهٖ لَمْ يَتَبَدَّلْ مِنْهُ شَیْءٌ وَاِنَّهٗ مُغِيْبٌ عَنِ الْاَبْصَارِ كَمَا غَيْبَتِ الْمَلٰئِكَةُ مَعْ كَوْنِهِمْ اَحْيَاءٌ بِاَجْسَادِهِمْ۔

بے شک حضور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم جسم مبارک اور روح مبارک دونوں کے ساتھ زندہ ہیں اور روئے زمین میں آسمانوں میں ملائکہ میں جہاں چاہتے ہیں تشریف لے جاتے ہیں اور تصرف فرماتے ہیں اور آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم وصال سے پہلے جس ہیئت اور صورت میں تھے اب بھی بالکل اسی میں ہیں ذرہ بھر بھی اس میں کوئی تغیر وتبدل نہیں ہے صرف ہماری آنکھوں سے اوجھل ہیں جیسے کہ فرشتے ہماری آنکھوں سے اوجھل ہیں حالانکہ وہ اپنے اجسام سمیت زندہ ہیں۔

حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم امت کے احوال واعمال کو ملاحظہ فرماتے ہیں:

تفسیر روح المعانی جلد نمبر ۱۲ ص ۴۵ میں زیر آیۃ: اِنَّا اَرْسَلْنٰكَ شَاهِدًا ہے۔ عَلٰی مَنْ بُعِثْتَ اِلَيْهِمْ تَرَاقِبُ اَحْوَالَهُمْ وَتُشَاهِدُ اَعْمَالَهُمْ وَتَتَحَمَّلُ

عَنْهُمُ الشَّهَادَةُ بِمَا صَدَرَ عَنْهُمْ مِنَ التَّصْدِيْقِ وَالتَّكْذِيْبِ وَسَائِرِ مَاهُمْ عَلَيْهِ مِنَ الْهُدٰى وَالضَّلَالِ۔

اے محبوب پیغمبر صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم آپ کو ان کی طرف شاہد بنا کر بھیجا گیا آپ ان کے اعمال کی نگرانی فرماتے ہیں اور ان کے اعمال کو ملاحظہ فرماتے ہیں اور ان سے (آپ کی امت سے) جو بھی تصدیق و تکذیب یا ہدایت و گمراہی صادر ہوتا ہے آپ اس کے گواہ ہیں۔

اور آگے روح المعانی جلد نمبر ۱۲ ص ۴۵ میں ہے: وَاَشَارَ بَعْضُ السَّادَةِ الصُّوْفِيَةِ اِلٰى اِنَّ اللّٰهَ تَعَالٰى قَدْ اَطَالَعَهٗ صَلَّى اللّٰهُ تَعَالٰى عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمْ عَلٰى اَعْمَالِ الْعِبَادِ فَنَظَرَ اِلَيْهَا وَلِذٰلِكَ اُطْلِقَ عَلَيْهِ الصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ شَاهِدٌ۔

صوفیاء کرام کے بعض بزرگوں نے اس طرف اشارہ فرمایا ہے کہ اللہ تبارک و تعالیٰ نے حضور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کو تمام بندوں کے اعمال سے مطلع فرمایا ہے اور آپ تمام کے اعمال کو ملاحظہ فرمارہے ہیں اسی لئے آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کو شاہد کہا گیا ہے۔ اس ضمن میں مثنوی شریف سے مولانا روم رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کا یہ شعر پیش فرماتے ہیں:

در نظر بودش مقامات العباد ۔ زاں سبب نامش خدا شاهد نہاد

حضور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم ہر امتی کے مقام و مرتبہ کو جانتے ہیں اور ہر ایک کے فعل سے باخبر ہیں:

تفسیر عزیزی ص ۵۱۰ سورۃ بقرہ زیر آیت وَيَكُوْنَ الرَّسُوْلُ عَلَيْكُمْ شَهِيْدًا میں ہے بروز قیامت رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم اس لئے گواہی دیں گے کہ نور نبوت سے وہ اپنے ہر امتی کے مقام و مرتبہ کو جانتے ہیں کہ میرا فلاں امتی کس

مقام ومرتبہ کو پہنچا ہے اور اس کے ایمان کی کیا حقیقت ہے اور کون سے حجاب کی وجہ سے ترقی نہیں حاصل کر سکا لہٰذا حضور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم تمہارے گناہوں کو بھی جانتے ہیں تمہارے ایمان کے مقام ومرتبہ کو بھی جانتے ہیں تمہارے نیک و برے اعمال کو بھی جانتے ہیں اور ہر شخص کے اخلاص ونفاق سے بھی باخبر ہیں۔

خلافت فاروقی میں اسلامی افواج کے سالار کو حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے خواب میں جھنجوڑ کر اور جھڑک کر جگایا اور حضرت خالد بن ولید کی امداد کے لیے جانے کو فرمایا۔

فتوح الشام میں ہے کہ حضرت خالد بن ولید رضی اللہ تعالیٰ عنہ جب جبلہ کے لشکر کی طرف دس مجاہدین اسلام سواروں کو خفیہ طور پر لے کر گئے اور بد عہد و بے وفا وائی قنسرین کو گرفتار کر لیا اور اسے قتل کر دیا تو رومیوں نے اپنے سردار کا اس طرح کٹا ہوا سر دیکھ کر برداشت نہ کیا انہیں بے حد قلق ہوا اور وہ غصہ میں آپے سے باہر ہو گئے۔

بالخصوص مرتد جبلہ بن ایہم نے غصہ سے مسلمانوں کو کہا اب تمہارا قتل ہمارے لئے لازم ہے اس نے نصرانی عربوں اور رومیوں کو لڑائی کے لیے برانگیختہ کیا اور انہیں کہا کہ ان مسلمانوں میں سے ایک بھی زندہ نہ رہنے دیا جاءے چنانچہ نصرانی عربوں اور اور رومیوں کے بہت بڑے لشکر نے ان جان نثاران اسلام کا محاصرہ کر لیا رومیوں اور نصرانیوں نے مل کر مسلمانوں پر حملہ کیا۔ مسلمان بھی اس کٹھن مرحلہ پر گھبرائے نہیں بلکہ ثابت قدمی سے جم کر مقابلہ میں ڈٹ گئے اور بڑے ہی زور وشور سے لڑائی شروع ہو گئی۔

حضرت ربعیہ بن عامر رضی اللہ عنہ جو خود اس میں شریک فرماتے ہیں خدا کی قسم جب رومیوں کا ریلا ہماری طرف آتا اور ان کے سواروں کی کثرت سے ہم پر اثر دہام ہو جاتا تو حضرت خالد بن ولید رضی اللہ تعالیٰ عنہ خود بنفس نفیس اپنی تلوار کے زور

سے انہیں پسپا اور متفرق کر دیتے اسی طرح ہمارے اور ان کے درمیان معرکہ ہوتا رہا ہمیں جان بچانے کا کوئی راستہ نظر نہیں آ رہا تھا اسی اثنا میں گرمی اور پسینے کی شدت سے پیاس بھی لگ گئی لڑائی نے نازک صورت اختیار کر لی صبر کا دامن ہاتھ سے چھوٹنے لگا زندگی سے موت قریب دکھائی دینے لگی معلوم ہوتا تھا۔ جام شہادت نوش کرنے کا وقت آ پہنچا لڑائی کے شعلے اٹھنے لگے تلواریں چمک چمک کر سروں پر پڑنے لگیں مشرکین نصاریٰ کی نعشوں سے زمین بھر گئی تھی مگر اس کے باوجود رب کریم کے چند نام لیوا کافروں کے نرغے میں ایسے تھے جیسے ان کے ہاتھ میں قیدی۔

اچانک ایک منادی نے ندا دی اور ایک ہاتف نے پکارا اور کہا نڈر اور بے خوف ذلیل ہو گیا اور خوف کرنے والا مدد پا گیا اے حاملان قرآن رحمن و رحیم کی طرف سے تمہارا مقصد تمہارے پاس آ گیا اور صلیبیوں کے مقابلے میں تمہاری نصرت و امداد کی گئی اس وقت جنگ کی وجہ سے دل اچھل رہے تھے کلیجے منہ کو آ رہے تھے تیغ براں چاروں طرف اپنا کام کر رہی تھی مسلمان ہر طرف سے گھرے ہوئے تھے مگر اس کے باوجود ہر شخص اپنے مقابل کے سامنے استقلال کا پہاڑ بن کر کھڑا تھا۔

حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا سالار لشکر کو خواب میں نیند سے جگانا اور حضرت خالد بن ولید کی امداد کو بھیجنا۔

علامہ واقدی رحمۃ اللہ تعالیٰ حضرت اسحٰق بن عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ اجنادین وغیرہ کی ہر لڑائی میں میں حضرت ابوعبیدہ بن جراح رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے ساتھ رہا ہوں قنسرین اور حلب کے میدانوں میں بھی میں آپ کے لشکر میں موجود تھا میں نے ہر جگہ جہاد میں مدد و نصرت غلبہ اور بہتری ہی دیکھی ہے ایک مقام کے پڑاؤ میں پڑے ہوئے تھے حضرت ابوعبیدہ بن جراح رضی اللہ تعالیٰ عنہ بھی اپنے خیمے میں سو رہے تھے کہ اچانک آپ مسلمانوں کو آواز دیتے ہوئے اپنے خیمے

سے باہر آئے آپ پکار رہے تھے اے مسلمانوں فوراً چلو مجاہدین اسلام گھیرے میں ہیں مسلمان آپ کی آواز پر لبیک کہتے ہوئے آپ کی طرف دوڑے اور آپ سے پوچھنے لگے کہ حضرت کیا ہوا۔

حضرت ابوعبیدہ بن جراح رضی اللہ عنہ نے فرمایا میں ابھی ابھی اپنے خیمے میں سویا ہوا تھا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے مجھے جھڑک کر جگایا اور سختی کے لہجے میں فرمایا۔

يَا ابْنَ الْجَرَّاحِ اَتَنَامُ عَنْ نُّصْرَةِ الْقَوْمِ الْكِرَامِ فَقُمْ وَالْحَقْ بِخَالِدٍ فَقَدْ اَحَاطَ بِهِ اللِّئَامُ فَاِنَّكَ تَلْحَقُ بِهِ اِنْشَاءَ اللّٰهُ تَعَالٰى بِمَشِيَّةِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ

اے ابن جراح کیا تم بزرگ قوم کی امداد و نصرت سے غافل سو رہے ہو اٹھو اور جا کر خالد بن ولید کے ساتھ جا ملو کیونکہ مردود قوم نے انہیں گھیر لیا ہے مشیت ایزدی کے تحت ہے کہ تم ان سے جا ملو گے۔

علامہ واقدی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ فرماتے ہیں کہ مسلمان مجاہدین نے یہ سنتے ہی ہتھیار وزرہیں وغیرہ لے کر جلدی سے حضرت خالد بن ولید رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی طرف جانے لگے سالار لشکر حضرت ابوعبیدہ بن جراح رضی اللہ تعالیٰ عنہ لشکر کے آگے آگے جا رہے تھی کہ اچانک آپ کی نظر ایک ایسے سوار پر پڑی جو سرپٹ گھوڑا دوڑاتے ہوئے تمام لشکر سے آگے ہوا کی رفتار سے جا رہا تھا حضرت ابوعبیدہ بن جراح رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے کچھ سواروں کو حکم دیا کہ تیز رفتاری سے جا کر اس سوار سے ملو اور اسے پکڑو مگر بسیار کوشش کے باوجود کوئی سوار بھی اسے نہ پہنچ سکا تو حضرت ابوعبیدہ بن جراح رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اس سوار کو آواز دی ان کی آواز پر وہ سوار رک گیا اور حضرت ابوعبیدہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ اس تک جا پہنچے۔

حضرت ابوعبیدہ بن جراح رضی اللہ تعالیٰ عنہ یہ دیکھ کر دنگ رہ گئے کہ وہ سوار تو حضرت خالد بن ولید رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی زوجہ محترمہ حضرت ام تمیم رضی اللہ تعالیٰ عنھا ہیں آپ نے ان سے پوچھا تمہیں کیا ہوا تم اتنی تیز رفتاری سے ہمارے آگے آگے کیوں جا رہی ہے۔

حضرت ام تمیم رضی اللہ عنھا نے فرمایا اے امیر میں نے جس وقت آپ کی آواز سنی کہ حضرت خالد دشمنوں کے گھیرے میں پھنس گئے ہیں تو میرے دل میں آیا کہ ان کے پاس تو حضور نبی کریم رؤف الرحیم رحمۃ للعلمین صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کے گیسوئے معنبر موجود ہیں ان کے ہوتے ہوئے وہ دشمنوں کے گھیرے میں کیسے آسکتے ہیں مگر پھر میں نے ان کا وہ کلا مبارک جس میں انہوں نے اپنے محبوب پیغمبر صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کے بال مبارک سجائے ہوئے تھے۔ خیمے میں رکھا ہوا دیکھا تو میں سمجھ گئی۔ کہ آج وہ یہاں ہی اسے بھول کر چھوڑ گئے ہیں ھذا میں یہ کلاہ جلد از جلد انہیں پہنچانا چاہتی ہوں۔ حضرت معصب بن محارب رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے صلیب پرستوں کو دیکھا کہ ان کے پاؤں اکھڑ گئے اور انہوں نے بھاگنا شروع کر دیا حضرت خالد ولید رضی اللہ تعالیٰ عنہ ثابت قدمی سے اپنے گھوڑے پر سوار چاروں طرف نظریں دوڑا رہے تھے صلیبیوں کو بھاگتا دیکھ رہے تھے نعرہ تکبیر بلند ہوتا سن رہے اور یہ جاننے کی کوشش کر رہے تھے کہ اچانک یہ پلٹا کیسے وارد ہوگیا کہ آپ نے دیکھا کہ ایک سوار رومیوں کی صفوں کو چیرتا ہوا گرد و غبار سے نکل کر ان کی طرف آرہا ہے حتی کہ ہمارے اردگرد جتنے رومی تھے سب کے سب اس نے تہ تیغ کر کے ہمارے سامنے میدان صاف کر دیا حضرت خالد بن ولید رضی اللہ تعالیٰ عنہ فوراً اس کی طرف بڑھے اور اسے کہا اے بہادر شیر دل سوار تو کون ہے انہوں نے کہا اے ابوسلیمان (میں آپ کی بیوی ام تمیم ہوں میں آپ

کا وہ کلاہ مبارک لے کر حاضر ہوئی ہوں جس کے ذریعے آپ بارگاہ الٰہی کی طرف توسل ڈھونڈتے اور جس کی وجہ سے آپ رب کائنات رب العلمین کی بارگاہ سے نصرت و مدد طلب کرتے ہو اور جس کے سبب اللہ تبارک تعالیٰ آپ کی دعاؤں کو قبول فرماتا ہے۔

حضرت ام تمیم رضی اللہ تعالیٰ فرماتی ہیں کہ میں نے جس وقت وہ کلاہ شریف آپ کو دیا تو حصور پر نور محمد رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کے گیوئے مبارک سے ایک کوندتی ہوئی بجلی کی طرح نور چمکنے لگا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی زندگی کی قسم حضرت خالد بن ولید رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اس کلاہ مبارک کو سر پر رکھا ہی تھا کہ آپ نے ایک ہی حملے میں دشمن کے دانت کھٹے کر دیے۔(فتوح الشام ص 26-223 مصنف علامہ واقدی)

علامہ واقدی کون ہیں

کتاب فتوح لاشام کے مصنف امام ابوعبد اللہ محمد بن عمر واقدی ہیں آپ حضرت امام مالک رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ اور حضرت سفیان ثوری رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ جیسے آءمہ مجتہدین بزرگوں کے شاگرد ہیں 130ھ میں مدینہ منورہ میں پیدا ہوءے اور 207ھ میں وصال ہوا۔ آپ حافظ حدیث بھی تھے۔ آپ کے شاگردوں میں محمد بن سعد بھی ہیں جنہوں نے کتاب طبقات ابن سعد لکھی ہے۔

درود شریف نہ پڑھنے پر وعیدیں

حضور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کا ذکر مبارک سن کر درود شریف نہ پڑھنے والا جہنم میں داخل ہوگا اور رحمت سے دور ہوگا:

۱۲۸۔ تفسیر مظہری جلد ۷ ص ۳۷۷ اور روح البیان جلد ۷ ص ۲۲۷ میں ہے کہ حضور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا مَنْ ذُكِرْتُ عِنْدَهٗ فَلَمْ يُصَلِّ عَلَيَّ فَدَخَلَ النَّارَ فَاَبْعَدَهُ اللّٰهُ

جس کے پاس میرا ذکر ہوا اور اس نے مجھ پر درود شریف نہ پڑھا وہ جہنم میں داخل ہوگا اور اللہ تبارک وتعالیٰ اسے رحمت سے دور کر دے گا۔

۱۲۹۔ تفسیر مظہری جلد ۷ ص ۳۷۷ میں دوسری روایت یہ ہے وَحَدِيْثُ ابْنِ عَبَّاسٍ مَرْفُوْعًا بِلَفْظِ اَتَانِيْ جِبْرَائِيْلُ مَنْ ذُكِرْتَ عِنْدَهٗ فَلَمْ يُصَلِّ عَلَيْكَ فَدَخَلَ النَّارَ فَاَبْعَدَهُ اللّٰهُ عَزَّوَجَلَّ۔

۱۳۰۔ حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما کی حدیث ان الفاظ کے ساتھ مرفوع ہے کہ حضور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا میرے پاس جبرائیل آئے اور یہ کہا کہ جن کے پاس آپ کا ذکر ہوا اور وہ آپ پر درود شریف نہ پڑھے وہ جہنم میں جائے گا اور اللہ تبارک وتعالیٰ اسے اپنی رحمت سے دور فرما دے گا۔

(صَلَّى اللّٰهُ عَلٰى حَبِيْبِهٖ مُحَمَّدٍ وَّاٰلِهٖ وَسَلَّمْ)

جو مجلس میں بیٹھیں مگر درود شریف نہ پڑھیں تو وہ مجلس قیامت میں ان کے لئے وبال ہوگی:

۹۶۔ ترمذی شریف جلد ۲ ص ۱۷۴ میں ہے عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ

تَعَالٰی عَلَیْهِ وَآلِهٖ وَسَلَّمَ قَالَ مَا جَلَسَ قَوْمٌ مَجْلِسًا لَمْ يَذْكُرُوا اللّٰهَ فِيهِ وَلَمْ يُصَلُّوا عَلٰى نَبِيِّهِمْ اِلَّا كَانَ عَلَيْهِمْ تِرَةٌ فَاِنْ شَاءَ عَذَّبَهُمْ وَاِنْ شَاءَ غَفَرَ لَهُمْ

القول البدیع ص ۱۴۹ میں ان الفاظ کے ساتھ یہی روایت ہے اِلَّا كَانَ عَلَيْهِمْ مِنَ اللّٰهِ تِرَةٌ يَوْمَ الْقِيَامَةِ فَاِنْ شَاءَ عَذَّبَهُمْ وَاِنْ شَاءَ غَفَرَ لَهُمْ۔ اور ابن کثیر جلد ۳ ص ۵۲۹ میں بھی یہی حدیث منقول ہے مگر اس میں تِرَةٌ کے بعد يَوْمَ الْقِيَامَةِ کے الفاظ ہیں یعنی قیامت کے دن ایسی مجلس ان کے لئے وبال ہوگی۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے ہے کہ حضور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ و آلہ وسلم نے فرمایا جو لوگ کسی مجلس میں بیٹھیں مگر اس مجلس میں نہ تو اللہ تبارک وتعالیٰ کا ذکر کریں اور نہ ہی حضور نبی کریم رؤف الرحیم رحمۃ اللعالمین صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم پر درود شریف پڑھیں تو وہ قیامت میں ان کے لئے وبال ہوگی۔

(صَلَّى اللّٰهُ عَلٰى حَبِيْبِهٖ مُحَمَّدٍ وَّآلِهٖ وَسَلَّمَ)

جو درود پڑھنا بھول گیا وہ جنت کا راستہ بھول گیا:

۱۳۱۔ ابن ماجہ ص ۶۵ باب صلوٰۃ النبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم، ابن کثیر ص ۵۲۸، القول البدیع ص ۱۴۵ میں ہے عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رضی اللہ تعالیٰ عنہما قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ تَعَالٰی عَلَيْهِ وَآلِهٖ وَسَلَّمَ مَنْ نَّسِيَ الصَّلٰوةَ عَلَيَّ خَطِئَ طَرِيْقَ الْجَنَّةِ۔

حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے فرماتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا جو مجھ پر درود پڑھنا بھول گیا وہ جنت کا راستہ بھول گیا۔ اس حدیث کو طبرانی، بیہقی اور ترغیب الترھیب میں بھی روایت کیا گیا ہے۔

ابن کثیر نے اس حدیث کو ایک دوسری سند سے بھی روایت کیا ہے جو مرسل ہے۔

(صَلَّى اللّٰهُ عَلٰى حَبِيْبِهٖ مُحَمَّدٍ وَّآلِهٖ وَسَلَّمَ)

درود شریف نہ پڑھنے والے بروز قیامت حسرت میں رہیں گے:

۱۳۲ تفسیر ابن کثیر جلد ۳ ص ۵۲۹، القول البدیع ص ۱۵۰ میں ہے عَنْ اَبِیْ سَعِیْدِ نِ الْخُدْرِیِّ رضی اللہ تعالیٰ عنہ عَنِ النَّبِیِّ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم قَالَ لَا یَجْلِسُ قَوْمٌ مَجْلِسًا لَا یُصَلُّوْنَ فِیْهِ عَلَی النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ تعالیٰ علیہ وآلہ وَسَلَّمَ اِلَّا کَانَ عَلَیْهِمْ حَسْرَةٌ وَّاِنْ دَخَلُوا الْجَنَّةَ لِمَا یَرَوْنَ مِنَ الثَّوَابِ۔

حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے ہے کہ حضور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا جو لوگ کسی مجلس میں بیٹھتے ہیں اور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم پر درود شریف نہیں پڑھتے وہ اگرچہ (دیگر نیک اعمال کی وجہ سے) جنت میں داخل ہو بھی جائیں مگر وہاں (درود شریف پڑھنے والوں کا) جب مقام و شان دیکھیں گے تو حسرت میں رہیں گے۔

(صَلَّی اللّٰهُ عَلٰی حَبِیْبِهٖ مُحَمَّدٍ وَّاٰلِهٖ وَسَلَّمْ)

۱۳۳۔ مندرجہ بالا حدیث شریف کے الفاظ القول البدیع کے ہیں ابن کثیر میں یہ روایت ان الفاظ سے ہے عَنْ اَبِیْ سَعِیْدٍ قَالَ مَا مِنْ قَوْمٍ یَقْعُدُوْنَ ثُمَّ یَقُوْمُوْنَ وَلَا یُصَلُّوْنَ عَلَی النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ تَعَالٰی عَلَیْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّم اِلَّا کَانَ عَلَیْهِمْ یَوْمَ الْقِیَامَةِ حَسْرَةٌ الخ۔ اس حدیث کو دنیوی نے مجالسہ میں تیمی نے ترغیب میں بیہقی نے شعب میں اور سعید بن منصور نے اپنی سنن میں روایت کیا ہے۔

(صَلَّی اللّٰهُ عَلٰی حَبِیْبِهٖ مُحَمَّدٍ وَّاٰلِهٖ وَسَلَّمْ)

مجلس میں بیٹھ کر درود شریف نہ پڑھ کر اٹھ جانے والے ایسے ہیں جیسے بدبودار مردار کھا کر اٹھے:

۱۳۴۔ القول البدیع ص ۱۵۰ میں ہے عَنْ جَابِرٍ رضی اللہ تعالیٰ عنہ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ تَعَالٰی عَلَیْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّم مَا اجْتَمَعَ قَوْمٌ ثُمَّ تَفَرَّقُوْا عَنْ

غَيْرِ ذِكْرِ اللّٰهِ عَزَّوَجَلَّ وَصَلَاةٍ عَلَى النَّبِيِّ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم اِلَّا قَامُوْا عَنْ اَنْتَنِ جِيْفَةٍ۔

حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا جولوگ جمع ہوکر اُٹھ جائیں نہ تو اللہ تبارک وتعالیٰ کا ذکر کریں اور نہ ہی نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم پر درود شریف پڑھیں وہ مجلس سے ایسے اٹھے جیسے بدبودار مردار کھا کر اٹھے۔

(صَلَّى اللّٰهُ عَلٰى حَبِيْبِهٖ مُحَمَّدٍ وَّآلِهٖ وَسَلَّمْ)

محبوب پیغمبر صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کا ذکر خیر سن کر بھی جو درود شریف نہ پڑھے وہ تمام لوگوں سے بڑھ کر بڑا بخیل ہے:

۱۳۵۔ تفسیر ابن کثیر جلد ۳ ص ۵۲۸، القول البدیع ص ۱۴۹ میں ہے عَنْ اَبِيْ ذَرٍّ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم قَالَ اِنَّ اَبْخَلَ النَّاسِ مَنْ ذُكِرْتُ عِنْدَهٗ فَلَمْ يُصَلِّ عَلَيَّ۔

حضرت ابوذر غفاری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا وہ شخص تمام لوگوں سے بڑھ کر بخیل ہے جس کے پاس میرا ذکر ہوا اور وہ مجھ پر درود شریف نہ بھیجے۔

(صَلَّى اللّٰهُ عَلٰى حَبِيْبِهٖ مُحَمَّدٍ وَّآلِهٖ وَسَلَّمْ)

وہ شخص بخیل ہے جو حضور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کا ذکر خیر سن کر بھی درود شریف نہ پڑھے:

۱۳۶۔ ترمذی شریف جلد ۲، ص ۱۹۳ میں ہے عَنْ عَلِيِّ بْنِ اَبِيْ طَالِبٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ تَعَالٰى عَلَيْهِ وَآلِهٖ وَسَلَّمَ اَلْبَخِيْلُ الَّذِيْ ذُكِرْتُ عِنْدَهٗ

فَلَمْ يُصَلِّ عَلَيَّ۔

سیدنا حیدر کرار حضرت علی کرم اللہ وجہہ سے ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ و آلہ وسلم نے فرمایا بخیل وہ شخص ہے جس کے پاس میرا ذکر ہو اور وہ مجھ پر درود شریف نہ پڑھے۔ تفسیر ابن کثیر جلد ۳ ص ۵۲۸ میں یہ حدیث شریف سیّدنا حضرت امام حسین علیہ السلام سے ان الفاظ کے ساتھ مروی ہے:

اَلْبَخِيْلُ مَنْ ذُكِرْتُ عِنْدَهٗ ثُمَّ لَمْ يُصَلِّ عَلَيَّ

(صَلَّى اللّٰهُ عَلٰى حَبِيْبِهٖ مُحَمَّدٍ وَّآلِهٖ وَسَلَّمَ)

بندہ کے بخیل ہونے کے لئے یہی کافی ہے کہ اس کے پاس حضور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کا ذکر خیر ہو مگر وہ درود شریف نہ پڑھے:

۱۳۷۔ تفسیر ابن کثیر جلد ۳ ص ۵۲۸ میں ہے کہ جریر بن حازم کہتے ہیں کہ میں نے سیدنا حضرت امام حسن علیہ السلام سے سنا وہ فرماتے ہیں قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ تَعَالٰى عَلَيْهِ وَآلِهٖ وَسَلَّمَ بِحَسْبِ امْرِئٍ مِنَ الْبُخْلِ اَنْ اُذْكَرَ عِنْدَهٗ فَلَا يُصَلِّيْ عَلَيَّ۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: بندہ کے بخیل ہونے کے لئے یہی کافی ہے کہ اس کے پاس میرا ذکر ہو اور وہ مجھ پر درود شریف نہ پڑھے۔

رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا بندہ کے بخیل ہونے کے لئے یہی کافی ہے کہ اس کے پاس میرا ذکر ہو اور وہ مجھ پر درود شریف نہ پڑھے:

۱۳۸۔ القول البدیع ص ۱۴۶ میں یوں ذکر ہے۔ عَنِ الْحَسَنِ بْنِ عَلِيٍّ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُمَا عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ تَعَالٰى عَلَيْهِ وَآلِهٖ وَسَلَّمَ قَالَ بِحَسْبِ امْرِئٍ مِنَ الْبُخْلِ اَنْ اُذْكَرَ عِنْدَهٗ فَلَا يُصَلِّيْ عَلَيَّ۔ القول البدیع ص ۱۴۶ میں یہ حدیث شریف اسی طرح سیدنا حضرت امام حسین علیہ السلام سے بھی منقول ہے۔

(صَلَّى اللّٰهُ عَلٰى حَبِيْبِهٖ مُحَمَّدٍ وَّآلِهٖ وَسَلَّمَ)

ابن ابی شیبہ جلد ۲ ص ۳۹۹ میں ان الفاظ کے ساتھ یہ حدیث ہے کَفٰی بِہٖ شُحًّا اَنْ اُذْکَرَ عِنْدَہٗ ثُمَّ لَا یُصَلِّیْ عَلَیَّ۔ یعنی اس کے بخل کے لئے یہی کافی ہے کہ اس کے پاس میرا ذکر ہو اور وہ پھر بھی مجھ پر درود شریف نہ پڑھے۔

حضور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ وسلم کا ذکر خیر سن کر بھی جو درود شریف نہ پڑھے وہ بخیلوں میں سب سے بڑا بخیل ہے:

۱۳۹۔ القول البدیع ص ۱۴۷ میں ہے عَنْ اَنَسٍ رَضِیَ اللہُ تعالیٰ عنہ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللہِ صَلَّی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم اَلَا اُنَبِّئُکُمْ بِاَبْخَلِ الْبُخَلَاءِ وَلَا اُنَبِّئُکُمْ بِاَعْجَزِ النَّاسِ مَنْ ذُکِرْتُ عِنْدَہٗ فَلَمْ یُصَلِّ عَلَیَّ۔ تفسیر ابن کثیر جلد ۳ ص ۵۲۸ میں حضرت ابوذر غفاری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ وسلم نے فرمایا: اِنَّ اَبْخَلَ النَّاسِ مَنْ ذُکِرْتُ عِنْدَہٗ فَلَمْ یُصَلِّ عَلَیَّ لوگوں میں سب سے بڑھ کر بخیل وہ ہے جس کے پاس میرا ذکر ہو اور وہ مجھ پر درود شریف نہ پڑھے۔

حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ وسلم نے فرمایا کیا میں تمہیں نہ بتاؤں کہ بخیلوں میں سب سے بڑا بخیل کون ہے اور لوگوں میں سب سے بڑا عاجز کون ہے وہ وہ شخص ہے جس کے پاس میرا ذکر خیر ہو اور وہ مجھ پر درود شریف نہ پڑھے۔

(صَلَّی اللہُ عَلٰی حَبِیْبِہٖ مُحَمَّدٍ وَّاٰلِہٖ وَسَلَّمْ)

جو درود شریف نہ پڑھے نہ وہ حضور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ وسلم کا ہے نہ ہی حضور اس کے ہیں:

۱۴۰۔ القول البدیع ص ۱۴۶ میں ہے عَنْ اَنَسٍ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سَمِعْتُ

النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ تعالیٰ علیه وآله وسلم يَقُوْلُ مَنْ ذُكِرْتُ بَيْنَ يَدَيْهِ وَلَمْ يُصَلِّ عَلَيَّ صَلَاةً تَامَّةً فَلَيْسَ مِنِّيْ وَلَا اَنَا مِنْهُ

حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے ہے کہ میں نے حضور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم سے سنا آپ نے فرمایا جس کے سامنے میرا ذکر ہو اور وہ مجھ پر درود شریف مکمل نہ پڑھے تو نہ وہ میرا ہے اور نہ میں اس کا ہوں۔

مکمل درود شریف کیا ہے:

آج کل محبوب پیغمبر صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کے اسم گرامی یا ذکر خیر پر عموماً صلی اللہ علیہ وسلم پڑھا یا لکھا جاتا ہے جبکہ یہ نامکمل درود شریف ہے کیونکہ اس میں آل کا ذکر نہیں ہے مکمل درود شریف یہ ہے صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم۔ درود ابراھیمی بھی مکمل درود شریف ہے۔ درود ابراھیمی پڑھیں یا دیگر درود شریف سب میں آل کا ذکر ہے اور وہی مکمل درود شریف ہے۔ مگر نماز کے علاوہ درود شریف پڑھنے والے اور درود شریف کے ذکر کو وظیفہ بنانے والے کے لئے یہ ضروری ہے کہ وہ درود شریف پڑھے جس میں درود وسلام دونوں ہوں جیسے صَلَّى اللّٰهُ عَلٰى حَبِيْبِهٖ مُحَمَّدٍ وَّ اٰلِهٖ وَسَلَّمْ۔ کیونکہ قرآن مجید میں صلوٰۃ وسلام دونوں کا حکم ہے۔

درود شریف نہ پڑھنا جفا ہے:

۱۴۱۔ روح البیان جلد ۷ ص ۲۲۷ اور القول البدیع ص ۱۴۶ میں ہے عَنْ قَتَادَةَ مُرْسَلًا قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صلی اللّٰه تعالیٰ علیه وآله وسلم مِنَ الْجَفَاءِ اَنْ اُذْكَرَ عِنْدَ رَجُلٍ فَلَا يُصَلِّيْ عَلَيَّ

حضرت قتادہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مرسلاً ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا یہ ظلم ہے کہ کسی بندے کے پاس میرا ذکر ہو اور وہ مجھ پر درود شریف نہ بھیجے۔

(صَلَّى اللّٰهُ عَلٰى حَبِيْبِهٖ مُحَمَّدٍ وَّآلِهٖ وَسَلَّمْ)

بروز قیامت بعض کو جنت جانے کا حکم ہوگا مگر درود شریف نہ پڑھنے کی وجہ سے وہ جنت کا راستہ بھول جائیں گے:

۱۴۲۔ نزهۃ المجالس ص ۱۱۰ میں ہے کہ حضور نبی کریم رؤف الرحیم رحمۃ اللعالمین صلی اللہ تعالیٰ علیہ و آلہٖ وسلم نے فرمایا: يُؤْمَرُ بِأَقْوَامٍ يَوْمَ الْقِيَامَةِ إِلَى الْجَنَّةِ فَيُخْطِئُوْنَ الطَّرِيْقَ فَقِيْلَ يَارَسُوْلَ اللّٰهِ وَلِمَ ذٰلِكَ قَالَ سَمِعُوْا بِاِسْمِيْ وَلَمْ يُصَلُّوْا عَلَيَّ۔

بروز قیامت کئی لوگوں کو جنت جانے کا حکم ہوجائے گا مگر وہ جنت کا راستہ بھول جائیں گے۔ عرض کی گئی یارسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ وسلم ایسا کیوں ہوگا فرمایا (دنیا میں) انہوں نے میرا نام سنا مگر مجھ پر درود شریف نہ پڑھا۔

(گویا کہ حضور نبی کریم رؤف الرحیم رحمۃ اللعالمین صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ وسلم کا اسم مبارک سن کر درود شریف نہ پڑھنا اپنے کو جنت سے دور کرنا ہے اوپر ہم حدیث شریف پڑھ آئے ہیں کہ حضور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ وسلم کا ذکر خیر سن کر درود شریف نہ پڑھنا بہت بڑی بخیلی ہے شیخ سعدی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ بخیل کے متعلق لکھتے ہیں:

بخیل ار بود زاہد بحر و بر	بہشتی نباشد بحکم خبر

کہ بخیل اگرچہ سمندروں اور جنگلوں میں عبادت کرتا رہے زاہد بن جائے مگر بخیل ہونے کی وجہ سے حدیث شریف کے فرمان مطابق جنتی نہیں ہوسکتا۔

(صَلَّى اللّٰهُ عَلٰى حَبِيْبِهٖ مُحَمَّدٍ وَّآلِهٖ وَسَلَّمْ)

درود شریف نہ پڑھنے والا بد بخت ہے:

۱۴۳۔ القول البدیع ص ۱۴۵ میں ہے عَنْ جَابِرٍ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّمَ مَنْ ذُکِرْتُ عِنْدَہٗ فَلَمْ یُصَلِّ عَلَیَّ فَقَدْ شَقِیَ۔

حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے ہے فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ وسلم نے فرمایا جس کے پاس میرا ذکر خیر ہو اور وہ درود شریف نہ پڑھے وہ بد بخت ہے۔

(صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی حَبِیْبِہٖ مُحَمَّدٍ وَّآلِہٖ وَسَلَّمْ)

درود شریف نہ پڑھنے والے کو حضور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ وسلم کی زیارت نصیب نہیں ہوگی:

۱۴۴۔ روح البیان ج ۷، ص ۲۲۷، القول البدیع ص ۱۵۱ میں ہے عَنْ عَائِشَۃَ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہَا مَرْفُوْعًا قَالَتْ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّمَ لَایَرٰی وَجْہِیْ ثَلَاثَۃُ اَنْفُسٍ اَلْعَاقُ لِوَالِدَیْہِ وَتَارِكُ سُنَّتِیْ وَمَنْ لَّمْ یُصَلِّ عَلَیَّ اِذَا ذُکِرْتُ بَیْنَ یَدَیْہِ۔

۱۱۰۔ روح البیان جلد ۷ ص ۲۲۷ میں یہ روایت یوں ہے لَایَرٰی ثَلَاثَۃُ اَقْوَامٍ اَحَدُھَا الْعَاقُ لِوَالِدَیْہِ وَالثَّانِیْ تَارِكُ سُنَّتِیْ وَالثَّالِثُ مَنْ ذُکِرْتُ عِنْدَہٗ فَلَمْ یُصَلِّ عَلَیَّ۔

ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ وسلم نے فرمایا تین اشخاص ایسے ہیں جو میری زیارت نہیں کر سکیں گے (زیارت سے محروم رہیں گے) ان میں سے ایک تو وہ شخص ہے جو اپنے ماں باپ کا نافرمان ہوگا دوسرا وہ جو میری سنت کا تارک ہوگا تیسرا وہ جس کے پاس میرا ذکر

خیر ہو اگر اس نے مجھ پر درود شریف نہ پڑھا۔

(صَلَّى اللّٰهُ عَلٰى حَبِيْبِهٖ مُحَمَّدٍ وَّآلِهٖ وَسَلَّمْ)

حضرت جبرائیل علیہ السلام کی بددعا اور حضور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کی آمین:

۱۴۵۔ القول البدیع ص ۱۴۱ میں ہے عَنْ كَعْبِ بْنِ عُجْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ تعالیٰ علیه وآله وسلم اُحْضُرُوا الْمِنْبَرَ فَحَضَرْنَا فَلَمَّا ارْتَقٰى دَرَجَةً قَالَ آمِيْنَ ثُمَّ ارْتَقَى الثَّانِيَةَ فَقَالَ آمِيْنَ ثُمَّ ارْتَقَى الثَّالِثَةَ فَقَالَ آمِيْنَ فَلَمَّا نَزَلَ قُلْنَا يَارَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ تَعَالٰى عَلَيْهِ وَآلِهٖ وَسَلَّمَ قَدْ سَمِعْنَا مِنْكَ الْيَوْمَ شَيْئًا مَا كُنَّا نَسْمَعُهٗ فَقَالَ اِنَّ جِبْرَائِيْلَ عَرَضَ لِيْ فَقَالَ بَعِدَ مَنْ اَدْرَكَ رَمْضَانَ فَلَمْ يُغْفَرْ لَهٗ قُلْتُ آمِيْنَ فَلَمَّا رَقِيْتُ الثَّانِيَةَ قَالَ بَعِدَ مَنْ ذُكِرْتَ عِنْدَهٗ فَلَمْ يُصَلِّ عَلَيْكَ فَقُلْتُ آمِيْنَ فَلَمَّا رَقِيْتُ الثَّالِثَةَ قَالَ بَعِدَ اَدْرَكَ اَبَوَيْهِ الْكِبَرُ عِنْدَهٗ اَوْ اَحَدُهُمَا فَلَمْ يُدْخِلَاهُ الْجَنَّةَ قُلْتُ آمِيْنَ۔

حضرت کعب بن عجرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ ایک دفعہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے ہمیں فرمایا منبر کے قریب ہو جاؤ ہم قریب ہو گئے حضور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم جب منبر کی پہلی سیڑھی پر جلوہ افروز ہوئے تو فرمایا آمین پھر دوسری پر جلوہ افروز ہوئے تو فرمایا آمین پھر تیسری پر جلوہ افروز ہوئے تو فرمایا آمین جب آپ (خطبہ سے فارغ ہو کر منبر سے نیچے) اترے تو ہم نے عرض کیا یارسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم آج ہم نے آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم سے وہ کلام سنا ہے جو پہلے (منبر پر چڑھتے ہوئے) کبھی نہیں سنا تو آپ نے ارشاد فرمایا جبرائیل علیہ السلام میرے سامنے آئے (جب میں نے منبر کی

پہلی سیڑھی پر قدم رکھا) تو جبرائیل علیہ السلام نے کہا وہ شخص ہلاک ہو جائے جس نے رمضان شریف کا (بابرکت) مہینہ پایا مگر پھر بھی اس کی بخشش نہ ہوئی تو میں نے کہا آمین پس جب میں نے منبر کی دوسری سیڑھی پر قدم رکھا تو جبرائیل علیہ السلام نے کہا وہ شخص ہلاک ہو جائے جس کے پاس آپ کا ذکر خیر ہو اور وہ آپ پر درود شریف نہ پڑھے تو میں نے کہا آمین پھر جب میں نے منبر کی تیسری سیڑھی پر قدم رکھا تو جبرائیل علیہ السلام نے کہا ہلاک ہو جائے وہ شخص جو اپنے سامنے بوڑھے والدین یا والدین دونوں میں سے کسی ایک کو پائے اور (خدمت وادب واحترام کے باعث) وہ اسے جنت میں نہ پہنچائیں۔ تو میں نے کہا آمین اس حدیث کو حاکم نے مستدرک میں ابن حبان نے اپنی صحیح میں طبرانی نے کبیر میں بخاری نے برالوالدین میں اسماعیل قاضی اور بیہقی نے شعب الایمان میں روایت کیا ہے۔

(صَلَّى اللّٰهُ عَلٰى حَبِيْبِهٖ مُحَمَّدٍ وَّاٰلِهٖ وَسَلَّمْ)

القول البدیع میں اس حدیث کو مختلف الفاظ سے مختلف راویوں سے روایت کیا گیا ہے مگر تھوڑے سے اختلاف کے ساتھ مفہوم ایک ہی ہے مثلاً ص ۱۴۱ میں حضرت مالک بن حویرث رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے جس میں بَعُدَ کی بجائے اَبْعَدَهُ اللّٰهُ ہے اور والدین کی خدمت کے ذکر میں اوپر کی حدیث میں فَلَمْ يُدْخِلَاهُ الْجَنَّةَ کہ وہ اسے جنت میں نہ پہنچائیں اور اس حدیث میں (جو حضرت مالک بن حویرث سے مروی ہے) ذکر ہے فَدَخَلَ النَّارَ فَاَبْعَدَهُ اللّٰهُ تَعَالٰى یعنی وہ بوڑھے ماں باپ کو پائے مگر ان کی خدمت نہ کرکے جہنم میں گیا اللہ تبارک وتعالیٰ اسے ہلاک کرے۔ اسے ابن حبان اور طبرانی نے روایت کیا ہے۔

۱۱۲۔ اسی طرح ص ۱۴۱۔۱۴۲ میں حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے ہے اس میں ہے کہ حضور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے منبر شریف کی

سیڑھی پر آمین فرمائی پھر دوسری پر بھی تیسری پر بھی آمین فرمائی جب منبر شریف سے نیچے تشریف لائے اور بیٹھے تو صحابہ کرام نے عرض کیا اے اللہ کے نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ وسلم آپ نے کس بات پر آمین فرمائی تو آپ نے فرمایا جبرائیل نے کہا رَغِمَ اَنْفُ رَجُلٍ اَدْرَكَ اَبَوَيْهِ اَوْاَحَدَهُمَا فَلَمْ يَدْخُلِ الْجَنَّةَ الخ۔ اس شخص کی ناک گردآلود ہو جائے جس نے ماں باپ یا دونوں میں سے کسی ایک کو پایا اور جنت نہ پائی الخ۔

ناک گردآلود ہونے کا مطلب ہے کہ وہ ذلیل وخوار ہو جائے عربی میں اس بددعا سے مراد ناراضگی کا اظہار ہوتا ہے اس حدیث سے یہ واضح ہوا کہ حضرت جبرائیل علیہ السلام نے تین کے حق میں بددعا دی کہ وہ ذلیل وخوار ہو جائیں یعنی ایک وہ مسلمان ذلیل وخوار ہو جائے جس نے بوڑھے ماں باپ یا دونوں میں سے کسی ایک کو پایا مگر ان کی خدمت کر کے جنت نہ پاسکا دوسرا وہ مسلمان ذلیل وخوار ہو جائے جس کی زندگی میں رمضان شریف آیا مگر وہ بخشش حاصل نہ کر سکا اور تیسرا وہ مسلمان ذلیل وخوار ہو جائے جس کے پاس محبوب پیغمبر صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ وسلم کا ذکر خیر ہو اور وہ آپ پر درود شریف نہ پڑھے۔ اسے ابن ابی شیبہ اور بزاز نے بھی روایت کیا ہے۔ اسی طرح القول البدیع ص ۱۴۲ میں حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے اس میں شقی کا لفظ ہے کہ حضرت جبرائیل علیہ السلام نے بددعا کی کہ وہ شخص بدبخت ہو جس کے پاس آپ کا ذکر خیر ہو اور وہ آپ پر درود شریف نہ پڑھے اور ماہ رمضان کے متعلق ہے شَقِيَ عَبْدٌ اَدْرَكَ رَمَضَانَ فَانْسَلَخَ مِنْهُ وَلَمْ يَغْفِرْلَهٗ کہ وہ شخص بدبخت ہو جائے جس نے رمضان پایا اور پورا مہینہ رمضان شریف کا گزر گیا مگر اس کی بخشش نہ ہوئی یہاں اس روایت میں ماہ رمضان کے لئے بددعا مہینے کے گزرنے پر بھی بخشش حاصل نہ کر سکنے پر ہے کیونکہ یہ مہینہ تو رحمت

بخشش کا تھا مگر وہ ماہ رمضان میں روزے نہ رکھ کر اور عبادت خداوندی سے رحمت ومغفرت خداوندی حاصل نہ کر سکے تو وہ بد بخت ہو جائے اسی طرح والدین کی خدمت نہ کرنے پر بددعا ہے۔ اس روایت کو امام بخاری نے ادب المفرد میں، طبری نے تہذیب میں اور دارقطنی نے افراد میں بیان کیا ہے اسی طرح حضرت عمار بن یاسر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے بھی القول البدیع ص ۱۴۲ میں روایت ہے اس میں ہے کہ حضور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ حضرت جبرائیل نے بددعا کی کہ جو آپ کا ذکر سنے اور پھر آپ پر درود شریف نہ پڑھے وہ ہلاک ہو جائے اس کے بعد مجھے کہا آپ آمین کہیں۔

(صَلَّى اللّٰهُ عَلٰى حَبِيْبِهٖ مُحَمَّدٍ وَّآلِهٖ وَسَلَّمْ)

سخت الفاظ کے ساتھ حضرت جبرائیل علیہ السلام کی بددعا اور حضور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کا آمین فرمانا:

۱۴۶۔ القول البدیع ص ۱۴۳ میں حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ حضور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم منبر شریف پر جلوہ افروز ہوئے اور تین دفعہ آمین فرمایا پھر فرمایا جانتے ہو میں نے آمین کیوں کہی صحابہ کرام نے عرض کیا اَللّٰهُ وَرَسُوْلُهٗ اَعْلَمُ قَالَ جَاءَنِیْ جِبْرَائِيْلُ عَلَيْهِ السَّلَامُ فَقَالَ اِنَّهٗ مَنْ ذُكِرْتَ عِنْدَهٗ فَلَمْ يُصَلِّ عَلَيْكَ دَخَلَ النَّارَ فَاَبْعَدَهُ اللّٰهُ وَاَسْحَقَهٗ فَقُلْتُ اٰمِيْنَ الخ۔

حضور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا میرے پاس جبرائیل علیہ السلام آئے تھے اور انہوں نے کہا جس شخص کے پاس آپ کا ذکر خیر ہو اور وہ آپ پر درود شریف نہ پڑھے وہ جہنم میں جائے اللہ تبارک وتعالیٰ اسے ہلاک کرے اور وہ تباہ وبرباد وملیامیٹ ہو جائے الخ

فائدہ:

ان تمام روایات سے واضح ہوا کہ آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کا ذکر خیر سن کر درود شریف نہ پڑھنے والے کا انجام کیا ہے اور جو لوگ پڑھنا تو در کنا الٹا حیلوں بہانوں سے درود شریف پڑھنے کو ہی منع کرتے ہیں اور درود شریف پڑھنے پر لڑتے جھگڑتے ہیں وہ اپنا انجام سوچ لیں۔

چہرہ انور کی ضیا سے سوئی کا ملنا اور درود شریف نہ پڑھنے والوں پر بد دعا:

۱۴۷۔ القول البدیع ص ۱۴۷ میں ہے اَنَّ عَائِشَةَ رَضِیَ اللهُ تَعَالٰی عَنْهَا كَانَتْ تَخِيْطُ شَيْئًا فِیْ وَقْتِ السَّحْرِ فَضَلَّتِ الْاِبْرَةُ وَطُفِئَ السِّرَاجُ فَدَخَلَ عَلَيْهَا النَّبِیُّ صَلَّى اللهُ تَعَالٰی عَلَيْهِ وَآلِهٖ وَسَلَّمَ فَاَضَاءَ الْبَيْتُ بِضَوْئِهٖ صَلَّى اللهُ تَعَالٰی عَلَيْهِ وَآلِهٖ وَسَلَّمَ وَوُجِدَتِ الْاِبْرَةُ فَقَالَتْ مَا اَضْوَءَ وَجْهِكَ يَارَسُوْلَ اللهِ قَالَ وَيْلٌ لِمَنْ لَا يَرَانِیْ يَوْمَ الْقِيَامَةِ قَالَتْ وَمَنْ لَّا يَرَاكَ قَالَ الْبَخِيْلُ قَالَتْ وَمَنِ الْبَخِيْلُ قَالَ الَّذِیْ لَا يُصَلِّیْ عَلَیَّ اِذَا سَمِعَ بِاسْمِیْ۔

ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سحری کے وقت کوئی چیز سی رہی تھیں کہ سوئی گم ہوگئی اور چراغ بجھ گیا حضور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم آپ کے پاس تشریف لائے آپ کے چہرہ انور کی تابانی سے گھر روشن ہوگیا اور سوئی مل گئی ام المومنین نے عرض کیا یارسول اللہ (صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم) آپ کا چہرہ انور کتنا روشن ومنور ہے حضور نبی کریم رؤف الرحیم رحمۃ اللعالمین صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا اس بندے کے لئے ویل ہے جو مجھے بروز قیامت نہیں دیکھ سکے گا ام المومنین نے عرض کیا یارسول اللہ (صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم) وہ کون ہے جو آپ کو (قیامت کے دن) نہیں دیکھ سکے گا فرمایا وہ بخیل ہے ام المومنین نے عرض کیا بخیل کون ہے فرمایا (بخیل وہ ہے) جس نے میرا نام سنا اور مجھ پر درود شریف نہ بھیجا۔

(صَلَّى اللهُ عَلٰى حَبِيْبِهٖ مُحَمَّدٍ وَّآلِهٖ وَسَلَّمْ)

ہرنی نے کہا مجھ پر ایسی لعنت ہو جیسی اس شخص پر لعنت ہوتی ہے جو آپ کا ذکر خیر سنے اور آپ پر درود شریف نہ بھیجے:

۱۴۸۔ القول البدیع ص ۱۴۸ میں ہے مَرَّ رَجُلٌ بِالنَّبِيِّ صَلَّى اللهُ تَعَالٰى عَلَيْهِ وَآلِهٖ وَسَلَّمَ وَمَعَهٗ ظَبْيَةٌ قَدِ اصْطَادَهَا فَأَنْطَقَ اللهُ سُبْحَانَهُ الَّذِيْ أَنْطَقَ كُلَّ شَيْءٍ الظَّبْيَةَ فَقَالَتْ يَارَسُوْلَ اللهِ إِنَّ لِيْ أَوْلَادًا وَأَنَا أُرْضِعُهُمْ وَإِنَّهُمُ الْآنَ جِيَاعٌ فَأْمُرْ هٰذَا أَنْ يُّخَلِّيَنِيْ حَتّٰى أَذْهَبَ فَأُرْضِعَ أَوْلَادِيْ وَأَعُوْدَ قَالَ فَإِنْ لَّمْ تَعُوْدِيْ قَالَتْ إِنْ لَّمْ أَعُدْ فَلَعَنَنِي اللهُ كَمَنْ تُذْكَرُ بَيْنَ يَدَيْهِ فَلَا يُصَلِّيْ عَلَيْكَ أَوْ كُنْتُ كَمَنْ صَلّٰى وَلَمْ يَدْعُ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ تَعَالٰى عَلَيْهِ وَآلِهٖ وَسَلَّمَ أَطْلِقْهَا وَأَنَا ضَامِنُهَا فَذَهَبَتِ الظَّبْيَةُ ثُمَّ عَادَتْ فَنَزَلَ جِبْرَائِيْلُ عَلَيْهِ السَّلَامُ وَقَالَ يَا مُحَمَّدُ اللهُ يُقْرِئُكَ السَّلَامُ وَيَقُوْلُ وَعِزَّتِيْ وَجَلَالِيْ أَنَا أَرْحَمُ بِأُمَّتِكَ مِنْ هٰذِهِ الظَّبْيَةِ بِأَوْلَادِهَا وَأَنَا أَرُدُّهُمْ إِلَيْكَ كَمَا رَجَعَتِ الظَّبْيَةُ إِلَيْكَ۔

ایک شخص حضور نبی کریم رؤف الرحیم رحمۃ اللعالمین صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کے پاس سے گزرا اس کے ساتھ ایک ہرنی تھی جو اس نے شکار کے ذریعے پکڑی تھی اللہ تبارک وتعالیٰ نے جیسے ہر ایک کو قوت گویائی عطا فرمائی ہے اس ہرنی کو بھی بولنے کی طاقت عطا فرمائی اس نے عرض کی یا رسول اللہ (صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم) میرے چھوٹے چھوٹے بچے ہیں جو میرا دودھ پیتے ہیں اور وہ اس وقت بھوکے ہیں آپ اس شکاری کو حکم فرمائیں کہ یہ مجھے رہا کردے تاکہ میں بچوں کو دودھ پلا آؤں میں دودھ پلانے کے بعد واپس لوٹ آؤں گی محبوب پیغمبر صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا اگر تو واپس نہ آئی تو۔ ہرنی نے کہا اگر میں واپس نہ آؤں تو مجھ پر اللہ تبارک

وتعالیٰ کی ایسی لعنت ہو جیسی اس شخص پر ہوتی ہے جو آپ کا ذکر خیر سنے اور آپ پر درود شریف نہ بھیجے یا ایسی لعنت ہو جیسی اس شخص پر ہوتی ہے جو نماز پڑھے اور دعا نہ مانگے حضور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے شکاری کو فرمایا اسے چھوڑ دے میں اس کا ضامن ہوں ہرنی گئی اور واپس لوٹ آئی پس حضرت جبرائیل علیہ السلام حاضر ہوئے اور عرض کیا یارسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم اللہ تبارک وتعالیٰ آپ کو سلام فرماتا ہے اور ارشاد فرماتا ہے مجھے اپنی عزت وجاہ وجلال کی قسم اس ہرنی کو جتنی محبت اپنی اولاد سے ہے اس سے کہیں زیادہ میں آپ کی امت پر مہربان ورحم فرمانے والا ہوں اور جیسے یہ ہرنی آپ کی طرف لوٹ آئی ہے میں آپ کی امت کو آپ کی طرف لوٹاؤں گا۔

نزھۃ المجالس میں ہے کہ ہرنی جب شکاری سے آزاد ہو کر دودھ پلانے کے لئے اپنے بچوں کے پاس گئی اور اپنے بچوں کو سارا واقعہ بتایا تو ہرنی کے بچوں نے ماں سے کہا جب تک تو محبوب خدا صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کی ضمانت پوری نہیں کرے گی تیرا دودھ پینا ہم پر حرام ہے ہم تیرا دودھ نہیں پئیں گے چنانچہ حسب وعدہ ہرنی واپس لوٹ کر شکاری کے پاس آگئی شکاری نے یہ دیکھتے ہی ہرنی کو آزاد کر دیا اور حضور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم پر ایمان لا کر مشرف بہ اسلام ہو گیا۔

(صَلَّى اللّٰهُ عَلٰى حَبِيْبِهٖ مُحَمَّدٍ وَّآلِهٖ وَسَلَّمَ)

اللہ تبارک وتعالیٰ کے ذکر اور درود شریف پڑھے بغیر عالی شان کام بھی برکت اور خیر سے خالی ہو جاتا ہے۔

۱۴۹۔ مطالع المسرات ص ۶، القول البدیع ص ۲۴۶ میں ہے: عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ تَعَالٰى عَلَيْهِ وَآلِهٖ وَسَلَّمَ كُلُّ اَمْرٍ ذِيْ بَالٍ لَا يُبْدَاُ فِيْهِ بِذِكْرِ اللّٰهِ ثُمَّ الصَّلٰوةِ عَلَيَّ فَهُوَ اَقْطَعُ اَكْتَعُ

مَمْحُوْقٌ مِنْ كُلِّ بَرَكَةٍ۔ حضرت ابوھریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ وسلم نے فرمایا ہر وہ کام جو بڑا عالی شان ہی کیوں نہ ہو اگر اللہ تبارک وتعالیٰ کے ذکر اور مجھ پر درود شریف پڑھے بغیر شروع کیا جائے وہ ہر برکت سے خالی اور خیر سے منقطع ہوتا ہے۔

(صَلَّى اللّٰهُ عَلٰى حَبِيْبِهٖ مُحَمَّدٍ وَّآلِهٖ وَسَلَّمَ)

جو کلام ذکر الٰہی اور درود شریف پڑھے بغیر شروع کیا جائے اس میں خیر و برکت نہیں ہوتی:

۱۵۰۔ القول البدیع ص ۲۴۶ میں ہے عَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ رضی اللہ تعالیٰ عنہ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ تعالیٰ علیہ وآلہٖ وسلم كُلُّ كَلَامٍ لَا يُذْكَرُ اللّٰهُ تَعَالٰى فِيْهِ فَيُبْدَأُ بِهٖ وَبِالصَّلٰوةِ عَلَىَّ فَهُوَ اَقْطَعُ مَمْحُوْقٌ مِنْ كُلِّ بَرَكَةٍ۔ اسے دیلمی نے مسند فردوس میں اور موسیٰ مدینی نے بھی روایت کیا حضور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ وسلم نے فرمایا ہر وہ کلام جو اللہ تبارک وتعالیٰ کے ذکر اور مجھ پر درود شریف پڑھے بغیر شروع کر دیا جائے وہ ہر برکت سے خالی اور خیر سے منقطع ہوتا ہے۔

جو درود شریف نہ پڑھے اس کا کوئی دین نہیں:

۱۵۱۔ القول البدیع ص ۱۵۱ میں ہے عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَسْعُوْدٍ رضی اللہ تعالیٰ عنہ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ تَعَالٰى عَلَيْهِ وَآلِهٖ وَسَلَّمَ مَنْ لَّمْ يُصَلِّ عَلَىَّ فَلَا دِيْنَ لَهٗ۔

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ وسلم نے فرمایا جو مجھ پر درود شریف نہ بھیجے اس کا کوئی دین نہیں۔

(صَلَّى اللّٰهُ عَلٰى حَبِيْبِهٖ مُحَمَّدٍ وَّآلِهٖ وَسَلَّمَ)

جس وضو کے لئے درود شریف نہ پڑھا جائے وہ کامل فضیلت والا نہیں رہتا:

۱۵۲۔ القول البدیع ص ۱۷۱ میں ہے عَنْ سَھْلِ بْنِ سَعْدٍ رضی اللہ تعالیٰ عنہما عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّمَ قَالَ لَا وُضُوْءَ لِمَنْ لَّمْ یُصَلِّ عَلَی النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّمَ۔

حضرت سھل بن سعد رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے ہے کہ حضور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا جو اپنے نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم پر درود شریف نہ بھیجے اس کا وضو نہیں ہے۔

(صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی حَبِیْبِہٖ مُحَمَّدٍ وَّآلِہٖ وَسَلَّمَ)

کشف الغمہ جلد نمبر ۱ ص ۲۷۲ میں بھی یہ روایت ہے ابن عاصم نے بھی اسے روایت کیا ہے۔

القول البدیع ص ۱۷۲ میں ہے وَمَعْنَاہُ لَا وُضُوْءَ کَامِلُ الْفَضِیْلَۃِ یعنی اس کا مفہوم یہ ہے کہ درود شریف کے بغیر وضو کی مکمل فضیلت وشان وہ نہیں جو درود شریف پڑھنے سے ہوتی ہے درود شریف پڑھنے سے وضو کی فضیلت وشان بڑھ جاتی ہے۔

(صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی حَبِیْبِہٖ مُحَمَّدٍ وَّآلِہٖ وَسَلَّمَ)

درود شریف کے بغیر دعا زمین وآسمان کے درمیان روک دی جاتی ہے درجہ قبولیت کو نہیں پہنچتی:

۱۵۳۔ ترمذی شریف جلد نمبر ۱ ص ۶۴، مظہری جلد ۷ ص ۳۷۹، ابن کثیر جلد ۳ ص ۵۳۰ میں ہے عَنْ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ قَالَ اِنَّ الدُّعَاءَ مَوْقُوْفٌ بَیْنَ السَّمَاءِ وَالْاَرْضِ لَا یَصْعَدُ مِنْھَا شَیْءٌ حَتّٰی تُصَلِّیَ عَلٰی نَبِیِّکَ۔

خلیفہ ثانی امیر المؤمنین سیدنا حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ دعا آسمان اور زمین کے درمیان روک دی جاتی ہے دعا سے کچھ بھی اوپر نہیں جاتا حتیٰ

کہ تم اپنے نبی پر درود شریف بھیجو (جب تم درود شریف بھیجو گے تو پھر دعا اوپر جائے گی اور درجہ قبولیت کو پہنچ جائے گی)

ابن کثیر جلد نمبر ۳ ص ۵۳۰ میں ہے کہ رزین بن معاویہ نے اپنی کتاب میں حضور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم سے اسے مرفوعاً روایت کیا ہے اور معاذ بن حارث نے اسے مرفوعاً روایت کیا ہے۔

(صَلَّی اللہُ عَلٰی حَبِیْبِہٖ مُحَمَّدٍ وَّاٰلِہٖ وَسَلَّمَ)

۱۵۴۔ القول البدیع ص ۲۲۳ میں ہے عَنْ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ رضی اللہ تعالیٰ عنہ قَالَ ذُکِرَلِیْ اِنَّ الدُّعَاءَ یَکُوْنُ بَیْنَ السَّمَاءِ وَالْاَرْضِ لَا یَصْعَدُ مِنْہُ شَیْءٌ حَتّٰی یُصَلِّیَ عَلَی النَّبِیِّ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں مجھے ذکر کیا گیا کہ دعا زمین و آسمان کے درمیان رہتی ہے اس سے کچھ بھی اوپر نہیں جاتا جب تک حضور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم پر درود شریف نہ بھیجیں۔

درود شریف نہ پڑھیں تو دعا حجاب میں رہتی ہے قبول نہیں ہوتی واپس لوٹ آتی ہے:

۱۵۵۔ روح البیان جلد ۷ ص ۲۳۰ میں ہے مَامِنْ دُعَاءٍ اِلَّا بَیْنَہٗ وَبَیْنَ اللہِ حِجَابٌ حَتّٰی یُصَلِّیَ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّعَلٰی اٰلِ مُحَمَّدٍ فَاِذَا فَعَلَ ذٰلِكَ اِنْخَرَقَ الْحِجَابُ وَدَخَلَ الدُّعَاءُ وَاِذَا لَمْ یَفْعَلْ ذٰلِكَ رَجَعَ الدُّعَاءُ۔ جب تک حضور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم پر اور آپ کی آل پر درود شریف نہ بھیجیں دعا اور اللہ تبارک وتعالیٰ کے درمیان حجاب رہتا ہے جب درود شریف پڑھیں تو وہ حجاب پھٹ جاتا ہے اور دعا (رحمت الٰہی میں) داخل ہو جاتی ہے اور اگر درود شریف نہ پڑھیں تو دعا (قبول نہیں ہوتی بلکہ) واپس لوٹ آتی ہے۔

(صَلَّی اللہُ عَلٰی حَبِیْبِہٖ مُحَمَّدٍ وَّاٰلِہٖ وَسَلَّمَ)

درود شریف کے بغیر ہر دعا رکی رہتی ہے:

۱۵۶۔القول البدیع ص ۲۲۲ میں ہے عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رضی اللہ تعالیٰ عنہ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ تعالیٰ عَلَیْهِ وَآلِهٖ وَسَلَّمَ قَالَ کُلُّ دُعَاءٍ مَحْجُوْبٌ حَتّٰی یُصَلِّیَ عَلَی النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْهِ وَآلِهٖ وَسَلَّمَ۔

حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے ہے کہ حضور نبی کریم رؤف الرحیم رحمۃ اللعالمین صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ وسلم نے فرمایا جب تک نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ و آلہٖ وسلم پر درود شریف نہ پڑھا جائے ہر دعا روک لی جاتی ہے (قبول نہیں کی جاتی)

(صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی حَبِیْبِهٖ مُحَمَّدٍ وَّآلِهٖ وَسَلَّمَ)

جس دعا کے اوّل میں حمد وثنا و درود شریف ہو وہ قبول ہو جاتی ہے:

۱۵۷۔القول البدیع ص ۲۲۲ میں ہے عَنْ عَبْدِ اللّٰہِ بْنِ یُسَیْرٍ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ تعالیٰ عَلَیْهِ وَآلِهٖ وَسَلَّمَ اَلدُّعَاءُ کُلُّهٗ مَحْجُوْبٌ حَتّٰی یَکُوْنَ اَوَّلُهٗ ثَنَاءٌ عَلَی اللّٰہِ عَزَّوَجَلَّ وَصَلٰوۃٌ عَلَی النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْهِ وَآلِهٖ وَسَلَّمَ یَدْعُوْ فَیَسْتَجَابُ لِدُعَائِهٖ۔

حضرت عبداللہ بن یسیر رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ وسلم نے فرمایا ہر دعا روک لی جاتی ہے جس دعا کے شروع میں اللہ تبارک وتعالیٰ کی حمد وثنا اور نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ وسلم پر درود شریف ہو وہ قبول ہو جاتی ہے۔

(صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی حَبِیْبِهٖ مُحَمَّدٍ وَّآلِهٖ وَسَلَّمَ)

درود شریف نہ پڑھیں تو دعا حجاب میں رہتی ہے قبول نہیں ہوتی واپس لوٹ آتی ہے:

۱۵۸۔ القول البدیع ص ۲۲۳ میں ہے عَنْ عَلِیِّ بْنِ اَبِیْ طَالِبٍ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی

عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ تَعَالٰى عَلَيْهِ وَآلِهٖ وَسَلَّمَ قَالَ مَا مِنْ دُعَاءٍ اِلَّا بَيْنَهُ وَبَيْنَ اللّٰهِ حِجَابٌ حَتّٰى يُصَلِّيَ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَعَلٰى آلِ مُحَمَّدٍ فَاِذَا فَعَلَ ذٰلِكَ اِنْخَرَقَ الْحِجَابُ وَدَخَلَ الدُّعَاءُ وَاِذَا لَمْ يَفْعَلْ رَجَعَ الدُّعَاءُ۔

امیر المؤمنین سیدنا حضرت علی کرم اللہ وجہہ سے ہے کہ حضور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: جب تک محمد نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم پر اور آپ کی آل پر درود شریف نہ بھیجیں تو ہر دعا اور اللہ تبارک وتعالیٰ کے درمیان حجاب رہتا ہے جب درود شریف پڑھیں تو وہ حجاب پھٹ جاتا ہے اور دعا (رحمت وقبولیت میں) داخل ہو جاتی ہے اور اگر درود شریف نہ پڑھیں تو دعا (قبول نہیں ہوتی بلکہ) واپس لوٹ آتی ہے۔ اسے بیہقی نے شعب میں روایت کیا اور ابو القاسم تیمی نے، ابن ابی شریح اور ابن بشکوال نے بھی روایت کیا اوپر ابن کثیر کے حوالہ سے بھی یہ روایت گزر چکی ہے۔

(صَلَّى اللّٰهُ عَلٰى حَبِيْبِهٖ مُحَمَّدٍ وَّآلِهٖ وَسَلَّمَ)

درود شریف کے بغیر نماز اور دعا زمین وآسمان کے درمیان معلق رہتی ہے:

۱۵۹۔ القول البدیع ص ۲۲۳ میں ہے اَلدُّعَاءُ وَالصَّلٰوةُ مُعَلَّقٌ بَيْنَ السَّمَاءِ وَالْاَرْضِ وَلَا يَصْعَدُ اِلَى اللّٰهِ مِنْهُ شَيْءٌ حَتّٰى يُصَلِّيَ عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ تَعَالٰى عَلَيْهِ وَآلِهٖ وَسَلَّمَ۔

دعا اور نماز زمین وآسمان کے درمیان معلق رہتی ہے جب تک حضور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم پر درود شریف نہ پڑھیں اس میں سے کچھ بھی بارگاہ الٰہی میں پیش نہیں ہوتا۔

(صَلَّى اللّٰهُ عَلٰى حَبِيْبِهٖ مُحَمَّدٍ وَّآلِهٖ وَسَلَّمَ)

درود شریف پڑھ کر دعا مانگیں آخر میں پھر درود شریف پڑھ کر دعا ختم کریں تو وہ دعا رد نہیں ہوتی:

۱۶۰۔ القول البدیع ص ۲۲۳ میں ہے یُرْوٰی عَنْهُ صَلَّى اللّٰهُ تَعَالٰى عَلَيْهِ وَآلِهٖ

وَسَلَّمَ اَنَّهٗ قَالَ اَلدُّعَاءُ بَیْنَ الصَّلَاتَیْنِ لَا یُرَدُّ۔

حضور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ وسلم نے فرمایا جو دعا دو درود شریف کے درمیان مانگی جائے وہ رد نہیں ہوتی

یعنی درود شریف پڑھ کر دعا مانگی جائے اور دعا کو ختم بھی درود شریف پڑھ کر کیا جائے تو وہ دعا رد نہیں ہوتی مگر دعا مانگنے کا بہتر طریقہ یہ ہے کہ پہلے حمد و ثنا کی جائے پھر درود شریف پڑھا جائے پھر دعا مانگی جائے آخر میں پھر درود شریف پڑھ کر دعا ختم کریں اللہ تبارک وتعالیٰ کے فضل وکرم سے وہ دعا ضرور قبول ہوگی۔

(صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی حَبِیْبِہٖ مُحَمَّدٍ وَّآلِہٖ وَسَلَّمَ)

درود شریف ہماری دعاؤں کا محافظ ہے:

۱۶۱۔ القول البدیع ص ۲۲۳ میں ہے عَنْ عَلِیِّ بْنِ اَبِیْ طَالِبٍ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ عَنْ رَّسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّمَ اِنَّہٗ قَالَ صَلٰوتُکُمْ عَلَیَّ مُحْرِزَۃٌ لِّدُعَاءِ کُمْ۔

سیدنا حیدر کرار حضرت علی کرم اللہ وجہہ سے ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ وسلم نے فرمایا مجھ پر تمہارا درود شریف بھیجنا تمہاری دعاؤں کا محافظ ہے۔

(صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی حَبِیْبِہٖ مُحَمَّدٍ وَّآلِہٖ وَسَلَّمَ)

درود شریف دعا کے اول میں بھی پڑھو درمیان میں بھی اور دعا کے آخر میں بھی:

۱۶۲۔ القول البدیع ص ۲۲۱، سعادۃ الدارین ص ۴۷ میں ہے عَنْ جَابِرٍ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّمَ لَا تَجْعَلُوْنِیْ کَقَدَحِ الرَّاکِبِ قِیْلَ وَمَا قَدَحُ الرَّاکِبِ قَالَ اِنَّ الْمُسَافِرَ اِذَا فَرَغَ مِنْ حَاجَتِہٖ صَبَّ فِیْ قَدَحِہٖ مَآءً فَاِنْ کَانَ لَہٗ اِلَیْہِ حَاجَۃٌ تَوَضَّاَ مِنْہُ اَوْشَرِبَہٗ وَاِلَّا اَھْرَقَہٗ اِجْعَلُوْنِیْ فِیْ اَوَّلِ الدُّعَآءِ وَاَوْسَطِہٖ وَاٰخِرِہٖ۔

حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا تم مسافر کے پیالے کی طرح مجھے نہ بنالو عرض کیا گیا مسافر کا پیالہ کیا ہے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا مسافر جب حاجت سے فارغ ہوتا ہے تو وہ اپنے پیالہ میں پانی ڈالتا ہے اس کے بعد اگر اسے ضرورت ہو تو اس سے وضو کرتا ہے یا پی لیتا ہے ورنہ پانی پھینک دیتا ہے مجھے اپنی دعا کے آغاز میں بھی رکھو درمیان میں بھی اور اس کے آخر میں بھی۔

اس روایت کو عبد بن حمید اور بزاز نے اپنی اپنی مسند میں عبدالرزاق نے اپنی جامعہ میں تیمی نے ترغیب میں طبرانی اور بیہقی نے شعب میں ضیا اور ابونعیم نے حلیہ میں نقل کیا ہے۔

تفسیر ابن کثیر جلد نمبر ۳ ص ۵۳۰ میں حضرت عمر فاروق رضی اللہ تعالیٰ عنہ اور حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے اسی حدیث کو الفاظ کے کچھ اختلاف سے روایت کیا گیا ہے۔

علامہ سخاوی اس کا مفہوم بیان فرماتے ہیں کہ اس کا مطلب یہ ہے جیسے مسافر اپنا پیالہ سواری کے پیچھے لٹکا لیتا ہے ایسے ہی تم مجھے اپنی دعا کے پیچھے اخیر میں نہ رکھو۔ شرح احیاء میں بھی یہی مفہوم بیان کیا گیا ہے۔ لہٰذا دعا کی قبولیت کے لئے یہی طریقہ اپنایا جائے کہ سب سے پہلے حمد وثنا کرے پھر درود شریف پڑھے پھر اپنی حاجت عرض کرے درمیان میں پھر درود شریف پڑھے پھر اپنی حاجت عرض کرے آخر میں پھر درود شریف پڑھ کر اختتام دعا کرے۔

(صَلَّى اللّٰهُ عَلٰى حَبِيْبِهٖ مُحَمَّدٍ وَّآلِهٖ وَسَلَّمَ)

اس کے کرم سے یہ بات بعید ہے کہ درود شریف قبول کرے

اور دعا رد کر دے:

۱۶۳۔ القول البدیع ص ۲۲۳ میں ہے عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُمَا

اِذَا دَعَوْتَ اللّٰہَ فَاجْعَلْ فِیْ دُعَائِكَ اَلصَّلٰوۃُ عَلَی النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّمَ فَاِنَّ الصَّلٰوۃَ مَقْبُوْلَۃٌ وَاللّٰہُ اَکْرَمُ مِنْ اَنْ یَّقْبَلَ وَیَرُدَّ بَعْضًا۔

سیدنا حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما فرماتے ہیں کہ جب تو اللہ تبارک وتعالیٰ سے دعا کرے تو اپنی دعا میں حضور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ وسلم پر درود شریف بھیج کیونکہ درود شریف تو اللہ تبارک تعالیٰ کی بارگاہ میں مقبول ہے (کبھی رد نہیں ہوتا) اور یہ اس (رحیم وکریم ومہربان مالک) کے کرم سے بہت بعید ہے کہ کچھ دعا قبول فرمالے اور کچھ رد فرمادے (یہ بات اس کے کرم سے بہت بعید ہے کہ وہ درود شریف قبول فرمالے اور باقی دعا رد فرمادے)

(صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی حَبِیْبِہٖ مُحَمَّدٍ وَّآلِہٖ وَسَلَّمَ)

۱۶۴۔القول البدیع ص ۱۳۳ اور نزہۃ المجالس جلد ۲ ص ۱۰۸ میں حضور نبی کریم رؤف الرحیم رحمۃ اللعالمین صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ وسلم سے مرفوعاً روایت یہ ہے:

عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّمَ اِذَا سَئَلْتُمُ اللّٰہَ حَاجَۃً فَابْدَءُ وْ بِالصَّلٰوۃِ عَلَی النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّمَ فَاِنَّ اللّٰہَ تَعَالٰی اَکْرَمُ مِنْ اَنْ یُّسْئَلَ حَاجَتَیْنِ فَیَقْضِیْ اَحَدَھُمَا وَیَرُدُّ الْاُخْرٰی۔ حضور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ وسلم نے فرمایا اللہ تبارک وتعالیٰ سے جو حاجت بھی طلب کرو۔ (جو دعا بھی مانگو) تو نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ وسلم پر درود شریف سے دعا کی ابتدا کرو اللہ تبارک وتعالیٰ کے کرم سے یہ بہت بعید ہے کہ اس سے دو حاجتیں طلب کی جائیں وہ ایک پوری کردے اور دوسری رد کردے۔

جو حمد وثنا اور درود شریف پڑھے بغیر دعا مانگے اس نے دعا میں جلدی کی اور صحیح نہیں کیا:

۱۶۵۔نسائی شریف جلد نمبر ۱ ص ۱۸۹ میں حضرت فضالہ بن عبید رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے

ہے کہ سَمِعَ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّمَ رَجُلًا یَدْعُوْفِیْ الصَّلٰوۃِ لَمْ یَحْمَدِ اللّٰہَ وَلَمْ یُصَلِّ عَلَی النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ تعالٰی عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّمَ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّمَ عَجِلْتَ اَیُّھَا الْمُصَلِّیْ ثُمَّ عَلَّمَھُمْ رُسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّمَ فَسَمِعَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ تعالٰی عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّمَ رَجُلًا یُّصَلِّیْ فَمَجَّدَ اللّٰہَ وَحَمِدَہٗ وَصَلّٰی عَلَی النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّمَ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّمَ اُدْعُ تُجَبْ وَسَلْ تُعْطَ۔

محبوب پیغمبر صلی اللہ تعالٰی علیہ وآلہ وسلم نے ایک شخص کو دعا مانگتے ہوئے سنا کہ اس نے نہ تو اللہ تبارک وتعالٰی کی حمد وثنا کی اور نہ ہی حضور نبی کریم رؤف الرحیم رحمۃ اللعالمین صلی اللہ تعالٰی علیہ وآلہ وسلم پر درود شریف پڑھا تو رسول اللہ صلی اللہ تعالٰی علیہ وآلہ وسلم نے اسے فرمایا اے نمازی تو نے جلدی کی پھر رسول اللہ صلی اللہ تعالٰی علیہ وآلہ وسلم نے ان سب کو (دعا مانگنے کا طریقہ) سکھایا پھر رسول اللہ صلی اللہ تعالٰی علیہ وآلہ وسلم نے ایک اور نمازی کو سنا کہ اس نے اللہ تبارک وتعالٰی کی حمد وثنا کی اور حضور نبی کریم صلی اللہ تعالٰی علیہ وآلہ وسلم پر درود شریف پڑھا تو رسول اللہ صلی اللہ تعالٰی علیہ وآلہ وسلم نے اسے فرمایا دعا مانگ تیری دعا قبول کی جائے گی اور (بارگاہِ الٰہی میں) سوال کر تجھے عطا کیا جائے گا۔

(صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی حَبِیْبِہٖ مُحَمَّدٍ وَّآلِہٖ وَسَلَّمَ)

درود شریف پڑھ کر دعا مانگنے والے کو حضور نبی کریم صلی اللہ تعالٰی علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا مانگ تجھے عطا کیا جائے گا:

۱۶۶۔ مشکوۃ شریف ص ۸۷ میں ہے عَنْ عَبْدِ اللّٰہِ بْنِ مَسْعُوْدٍ قَالَ کُنْتُ اُصَلِّیْ وَالنَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّمَ وَاَبُوْبَکْرٍ وَّعُمَرُ مَعَہٗ فَلَمَّا جَلَسْتُ

بَدَأْتُ بِالثَّنَاءِ عَلَى اللّٰهِ تَعَالٰی ثُمَّ الصَّلٰوةِ عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ تَعَالٰی عَلَيْهِ وَآلِهٖ وَسَلَّمَ ثُمَّ دَعَوْتُ لِنَفْسِيْ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ تَعَالٰی عَلَيْهِ وَآلِهٖ وَسَلَّمَ سَلْ تُعْطَهْ سَلْ تُعْطَهْ۔

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے ہے فرماتے ہیں میں نے نماز پڑھی حضور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ وسلم حضرت ابوبکر صدیق اور حضرت عمر فاروق رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے ساتھ تشریف فرماتے تھے جب میں (نماز کے بعد) بیٹھا تو میں نے اپنی دعا کی ابتدا حمد وثنا سے کی پھر حضور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ وسلم پر درود شریف پڑھا پھر میں نے اپنی ذات کے لئے دعا مانگی تو حضور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ وسلم نے ارشاد فرمایا مانگ لے تجھے عطا کیا جائے گا مانگ لے تجھے عطا کیا جائے گا۔

(صَلَّى اللّٰهُ عَلٰى حَبِيْبِهٖ مُحَمَّدٍ وَّآلِهٖ وَسَلَّمَ)

محبوب خدا صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ وسلم کا فرمان ہے کہ دعا سے پہلے حمد وثنا کریں اور درود شریف پڑھیں پھر دعا مانگیں:

۱۶۷۔ ترمذی شریف جلد نمبر ۲ ص ۱۸۶ میں ہے عَنْ فُضَالَةَ بْنِ عُبَيْدٍ بَيْنَمَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ تَعَالٰی عَلَيْهِ وَآلِهٖ وَسَلَّمَ قَاعِدٌ اِذْ دَخَلَ رَجُلٌ فَصَلّٰى فَقَالَ اَللّٰهُمَّ اغْفِرْلِيْ وَارْحَمْنِيْ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ تَعَالٰی عَلَيْهِ وَآلِهٖ وَسَلَّمَ عَجِلْتَ اَيُّهَا الْمُصَلِّيْ اِذَا صَلَّيْتَ فَقَعَدْتَ فَاحْمِدِ اللّٰهَ بِمَا هُوَ اَهْلُهٗ وَصَلِّ عَلَيَّ ثُمَّ ادْعُهُ قَالَ ثُمَّ صَلّٰى رَجُلٌ اٰخَرُ بَعْدَ ذٰلِكَ فَحَمِدَ اللّٰهَ وَصَلّٰى عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ تَعَالٰی عَلَيْهِ وَآلِهٖ وَسَلَّمَ فَقَالَ لَهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ تعالٰی عَلَيْهِ وَآلِهٖ وَسَلَّمَ اَيُّهَا الْمُصَلِّيْ اُدْعُ تُجَبْ۔

حضرت فضالہ بن عبید رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ محبوب پیغمبر صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ وسلم تشریف فرما تھے کہ ایک شخص آیا اس نے نماز پڑھی (نماز کے بعد حمد وثنا

اور درود شریف کے بغیر اس نے دعا مانگنی شروع کی) اور کہا اے اللہ مجھے بخش دے اور مجھ پر رحم فرما رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ وسلم نے اسے فرمایا اے نمازی تو نے جلدی کی جب تو نماز سے فارغ ہو جائے تو بیٹھ کر پہلے اللہ تبارک وتعالیٰ کی حمد وثنا کر جو اس کی (عظمت وشان کے) لائق ہے پھر مجھ پر درود شریف بھیج پھر اللہ تبارک وتعالیٰ سے (اپنے لیے) مانگ یعنی دعا کر فرماتے ہیں پھر ایک اور شخص نے نماز پڑھی نماز کے بعد اس نے اللہ تبارک وتعالیٰ کی حمد وثنا کی اور حضور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ وسلم پر درود شریف بھیجا تو حضور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ وسلم نے اسے فرمایا اے نمازی تو دعا کر تیری دعا قبول کی جائے گی۔

(صَلَّی اللّٰهُ عَلٰی حَبِیْبِهٖ مُحَمَّدٍ وَّاٰلِهٖ وَسَلَّمَ)

نا اُمیدی کے وقت خوشخبری دینے والے محبوب پیغمبر صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ وسلم پر زیادہ سے زیادہ درود شریف بھیجیں:

۱۶۸۔ القول البدیع ص ۲۲۴، سعادۃ الدارین ص ۶۲ میں ہے عَنْ اَنَسٍ رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰی عنه قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ تَعَالٰی عَلَیْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ اَنَا اَوَّلُ النَّاسِ خُرُوْجًا اِذَا بُعِثُوْا وَاَنَا قَائِدُهُمْ اِذَا جُمِعُوْا وَاَنَا خَطِیْبُهُمْ اِذَا صَمِتُوْا وَاَنَا شَفِیْعُهُمْ اِذَا حُبِسُوْا وَاَنَا مُبَشِّرُهُمْ اِذَا اَیِسُوْا وَاللِّوَآءُ الْکَرِیْمُ یَوْمَئِذٍ بِیَدِیْ وَمَفَاتِیْحُ الْجِنَانِ بِیَدِیْ وَاَنَا اَکْرَمُ وُلْدِ اٰدَمَ عَلٰی رَبِّیْ وَلَا فَخْرَ یَطُوْفُ عَلَیَّ اَلْفُ خَادِمٍ کَاَنَّهُمْ لُؤْلُؤٌ مَّکْنُوْنٌ وَمَا مِنْ دُعَآءٍ اِلَّا بَیْنَهٗ وَبَیْنَ السَّمَآءِ حِجَابٌ حَتّٰی یُصَلِّیْ عَلَیَّ فَاِذَا صُلِّیَ عَلَیَّ انْخَرَقَ الْحِجَابُ وَصَعِدَ الدُّعَآءُ۔

حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ وسلم نے فرمایا جب لوگ (قیامت کے دن) اٹھائے جائیں گے تو سب لوگوں سے پہلے قبروں سے میں نکلوں گا اور جب لوگ (قیامت کے دن) جمع کئے جائیں گے تو میں

ان کا قائد ہوں گا اور (بروز قیامت) جب سب لوگ خاموش ہوں گے تو میں ان کا خطیب ہوں گا اور (بروز قیامت) جب سب کا حساب کیا جائے گا تو میں ان کا شفاعت کرنے والا ہوں گا اور جب ناامید ہوں گے تو میں انہیں خوشخبری سنانے والا ہوں گا اور کرامت کا جھنڈا اس دن میرے ہاتھ میں ہوگا اور چابیاں جنت کی میرے ہاتھ میں ہوں گی اور اللہ تبارک وتعالیٰ کی بارگاہ میں تمام بنی آدم سے میری عزت زیادہ ہوگی اور یہ بات میں فخر سے نہیں کہتا میرے ارد گرد ایک ہزار خادم طواف کریں گے جیسے کہ وہ چھپائے ہوئے موتی ہیں اور جب تک مجھ پر درود شریف نہ بھیجا جائے ہر دعا اس کے اور آسمان کے درمیان حجاب میں رہتی ہے جب مجھ پر درود شریف بھیجا جاتا ہے تو وہ حجاب پھٹ جاتا ہے اور دعا (قبولیت کے لئے) اوپر چڑھ جاتی ہے۔

(صَلَّى اللّٰهُ عَلٰى حَبِيْبِهٖ مُحَمَّدٍ وَّآلِهٖ وَسَلَّمَ)

دعا کے لئے درود شریف پڑھنے میں کیا حکمت ہے:

ہم اوپر پڑھ آئے ہیں کہ حضور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا جب بھی دعا مانگو تو اس کی ابتدا درود شریف سے کرو اللہ تبارک وتعالیٰ کے کرم سے یہ بات بہت بعید ہے کہ اس سے دو حاجتیں طلب کی جائیں وہ ایک پوری کردے اور دوسری رد کردے اور حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے بھی ہے کہ آپ نے فرمایا درود شریف کو اللہ تبارک تعالیٰ قبول فرماتا ہے رد نہیں فرماتا تو جو دعا درود شریف پڑھ کر مانگی جائے تو اس کے کرم سے یہ بہت بعید ہے کہ وہ رحیم وکریم ومہربان رب درود شریف قبول فرمالے اور دوسری دعا رد کردے۔ لہٰذا درود شریف پڑھنے میں حکمت یہ ہے کہ کسی مسلمان کی دعا رد نہ ہو سب کی قبول ہو جائے۔

(صَلَّى اللّٰهُ عَلٰى حَبِيْبِهٖ مُحَمَّدٍ وَّآلِهٖ وَسَلَّمَ)

دعا کے لئے درود شریف پڑھنا کیوں ضروری ہے:

مرقاۃ شرح مشکوٰۃ جلد ۲ ص ۳۴۴ میں حضرت فضالہ بن عبید رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی (جس میں ہے کہ حضور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ وسلم نے نمازی کو دعا کا طریقہ سکھایا کہ پہلے حمد وثنا پھر درود شریف پھر دعا مانگ) کی شرح میں ہے فِيْهِ دَلَالَةٌ عَلٰى اِنَّ مِنْ حَقِّ السَّائِلِ اَنْ يَّتَقَرَّبَ اِلَى الْمَسْئُوْلِ مِنْهُ بِالْوَسَائِلِ قَبْلَ طَلَبِ الْحَاجَةِ بِمَا يُوْجِبُ الزُّلْفٰى عِنْدَهٗ وَيَتَوَسَّلُ بِشَفِيْعٍ لَّهٗ بَيْنَ يَدَيْهِ لِيَكُوْنَ اَطْمَعُ فِي الْاَسْعَافِ وَاَرْجٰى بِالْاِجَابَةِ۔

اس فرمان عالی شان سے اس بات پر دلالت ہے کہ سائل کا یہ حق ہے کہ حاجت طلب کرنے سے پہلے وسیلہ کے ذریعے مسئول منہ سے قرب حاصل کرے جو اس کے نزدیک قربت کا سبب ہو اور اس کے سامنے اس کے شفیع کا وسیلہ پیش کرے تاکہ حاجت روائی کا طمع زیادہ ہو اور دعا کی قبولیت کی امید ہو۔

اور روح البیان ص ۲۳۰ جلد ۷ میں حدیث شریف مَامِنْ دُعَاءٍ اِلَّا بَيْنَهٗ وَبَيْنَ اللّٰهِ حِجَابٌ کے تحت ہے اِنَّ نَبِيَّنَا عَلَيْهِ السَّلَامُ هُوَ الْوَاسِطَةُ بَيْنَنَا وَبَيْنَهٗ تَعَالٰى وَالْوَسِيْلَةُ وَلَابُدَّ مِنْ تَقْدِيْمِ الْوَسِيْلَةِ قَبْلَ الطَّلَبِ وَقَدْ قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰى (وَابْتَغُوْا اِلَيْهِ الْوَسِيْلَةَ) ہمارے محبوب پیغمبر صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ وسلم ہمارے اور اللہ تبارک وتعالیٰ کے درمیان وسیلہ اور واسطہ ہیں اور یہ ضروری ہے کہ حاجت طلب کرنے سے پہلے وسیلے کو مقدم رکھا جائے اللہ تبارک وتعالیٰ کا فرمان ہے وَابْتَغُوْا اِلَيْهِ الْوَسِيْلَةَ یعنی اس کی بارگاہ میں وسیلہ تلاش کرو۔

(صَلَّى اللّٰهُ عَلٰى حَبِيْبِهٖ مُحَمَّدٍ وَّاٰلِهٖ وَسَلَّمَ)

سیدنا حضرت آدم علیہ السلام نے بھی ہمارے محبوب پیغمبر صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ وسلم کا وسیلہ بارگاہ الٰہی میں پیش کیا:

روح البیان جلد ۷ ص ۲۳۰ میں ہے وَقَدْ تَوَسَّلَ آدَمُ عَلَيْهِ السَّلَامُ إِلَى اللهِ تَعَالَىٰ بِسَيِّدِ الْكَوْنَيْنِ فِيْ اِسْتِجَابَةِ دَعْوَتِهٖ وَقَبُوْلِ تَوْبَتِهٖ كَمَا جَاءَ فِي الْحَدِيْثِ (لَمَّا اعْتَرَفَ آدَمُ بِالْخَطِيْئَةِ قَالَ يَارَبِّ اَسْئَلُكَ بِحَقِّ مُحَمَّدٍ اَنْ تَغْفِرَ لِيْ فَقَالَ اللهُ تَعَالَىٰ يَاآدَمُ كَيْفَ عَرَفْتَ مُحَمَّدًا وَلَمْ اَخْلُقْهُ قَالَ لِاَنَّكَ اِذَا خَلَقْتَنِيْ بِيَدِكَ وَ نَفَخْتَ فِيَّ مِنْ رُّوْحِكَ رَفَعْتُ رَأْسِيْ فَرَأَيْتُ عَلٰى قَوَائِمِ الْعَرْشِ مَكْتُوْبًا لَا اِلٰهَ اِلَّا اللهُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللهِ فَعَرَفْتُ اِنَّكَ لَمْ تَضِفْ اِلٰى اِسْمِكَ اِلَّا اِسْمَ اَحَبُّ الْخَلْقِ اِلَيْكَ فَقَالَ اللهُ صَدَقْتَ يَاآدَمُ اِنَّهٗ لَاَحَبُّ الْخَلْقِ اِلَيَّ فَغَفَرْتُ لَكَ وَلَوْلَا مُحَمَّدٌ لَمَا خَلَقْتُكَ۔ اسے بیہقی نے بھی اپنے دلائل میں روایت کیا سیدنا حضرت آدم علیہ السلام نے اپنی دعا کی استجابت اور توبہ کی قبولیت کے لئے بارگاہ الٰہی میں سید الکونین والثقلین شفیع المذنبین محبوب رب العلمین صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ وسلم کا وسیلہ پیش کیا جیسے کہ حدیث شریف میں آیا ہے کہ جب حضرت آدم علیہ السلام نے اپنی خطا کا اعتراف فرمایا تو عرض کیا اے میرے رب میں محمد مصطفی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ وسلم کے صدقہ سوال کرتا ہوں کہ میری مغفرت فرمادے اللہ تبارک وتعالیٰ نے ارشاد فرمایا اے آدم آپ کو محمد صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ وسلم کا کیسے علم ہوا میں نے تو ابھی انہیں پیدا ہی نہیں فرمایا حضرت آدم علیہ السلام نے عرض کیا جب تو نے مجھے اپنے دست اقدس سے پیدا فرمایا اور مجھ میں روح پھونکی میں نے سر اٹھایا تو میں نے پایہ عرش پر لَا اِلٰهَ اِلَّا اللهُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللهِ لکھا ہوا دیکھا تو میں نے جان لیا کہ تو نے اپنے نام کے ساتھ جو نام ملایا ہے یہ تجھے تمام مخلوق سے زیادہ پیارا ہے اللہ تبارک وتعالیٰ نے فرمایا اے آدم تو نے سچ کہا واقعی وہ مجھے تمام

مخلوق سے زیادہ پیارا ہے میں نے تجھے بخش دیا اگر محمد صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نہ ہوتے تو میں آپ کو بھی پیدا نہ فرماتا۔

اگر نام محمد (ﷺ) رانیا وردے شفیع آدم
نہ آدم یافتے توبہ نہ نوح ازغرق نجینا
(صَلَّى اللّٰهُ عَلٰى حَبِيْبِهٖ مُحَمَّدٍ وَّآلِهٖ وَسَلَّمَ)

درود شریف نہ پڑھنے والوں پر فرشتوں کی بددعا اور اس بددعا پر اللہ تبارک وتعالیٰ کی آمین:

۱۶۹۔القول البدیع ص ۱۱۶ میں ہے عَنْ اُمِّ اَنَسٍ اِبْنَةِ الْحُسَيْنِ بْنِ عَلِيٍّ عَنْ اَبِيْهَا رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُمْ قَالَ قُلْنُوْا اِلنَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ تعالىٰ عَلَيْهِ وَآلِهٖ وَسَلَّمَ يَارَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ تَعَالٰى عَلَيْهِ وَآلِهٖ وَسَلَّمَ رَأَيْنَا قَوْلَ اللّٰهِ عَزَّوَجَلَّ اِنَّ اللّٰهَ وَمَلٰئِكَتَهٗ يُصَلُّوْنَ عَلَى النَّبِيِّ (صَلَّى اللّٰهُ تَعَالٰى عَلَيْهِ وَآلِهٖ وَسَلَّمَ) فَقَالَ عَلَيْهِ الصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ اِنَّ هٰذَا مِنَ الْعِلْمِ الْمَكْنُوْنِ وَلَوْلَا اَنَّكُمْ سَأَلْتُمُوْنِيْ عَنْهُ مَا اَخْبَرْتُكُمْ بِهٖ اِنَّ اللّٰهَ عَزَّوَجَلَّ وَكَّلَ بِيْ مَلَكَيْنِ فَلَا اُذْكَرُ عِنْدَ عَبْدٍ مُسْلِمٍ فَيُصَلِّيْ عَلَيَّ اِلَّا قَالَ ذَانِكَ الْمَلَكَانِ غَفَرَ اللّٰهُ لَكَ وَقَالَ اللّٰهُ وَمَلٰئِكَتُهٗ جَوَاباً لِذَانِكَ الْمَلَكَيْنِ آمِيْن وَفِيْ لَفْظٍ آخَرَ عِنْدَ بَعْضِهِمْ وَزَادَ وَلَا اُذْكَرُ عِنْدَ عَبْدٍ مُسْلِمٍ فَلَا يُصَلِّيْ عَلَيَّ اِلَّا قَالَ ذَانِكَ الْمَلَكَانِ لَا غَفَرَ اللّٰهُ لَكَ وَقَالَ اللّٰهُ عَزَّوَجَلَّ وَمَلٰئِكَتُهٗ جَوَابًا لِذَانِكَ الْمَلَكَيْنِ آمِيْن۔

سیدنا حضرت امام حسین علیہ السلام کی صاحبزادی حضرت ام انس رضی اللہ تعالیٰ عنہا اپنے والد گرامی سے روایت فرماتی ہیں کہ انہوں نے حضور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کی بارگاہ عالیہ میں عرض کیا یا رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم ہم نے

اللہ تبارک وتعالیٰ کے فرمان عالی شان اِنَّ اللّٰہَ وَمَلٰٓئِکَتَہٗ یُصَلُّوْنَ عَلَی النَّبِیِّ الخ دیکھا تو محبوب پیارے صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا یہ علم مکنون سے ہے اگر تم اس کے متعلق مجھ سے نہ پوچھتے تو میں تمہیں اس کے متعلق نہ بتاتا اللہ تبارک وتعالیٰ نے دو فرشتے میرے ساتھ رکھے ہیں کہ جس مسلمان شخص کے پاس بھی میرا ذکر خیر ہو اور وہ مجھ پر درود شریف بھیجے تو یہ دونوں فرشتے (اس کے لئے دعا کرتے ہوئے) کہتے ہیں اللہ تبارک وتعالیٰ تجھے بخشش دے ان کی اس دعا کے جواب میں اللہ تبارک وتعالیٰ اور اس کے فرشتے آمین کہتے ہیں اور بعض کے نزدیک اس کے بعد یہ بھی ہے کہ جس مسلمان شخص کے پاس میرا ذکر خیر ہو اور وہ مجھ پر درود شریف نہ پڑھے تو وہ فرشتے (اس کے لئے بددعا کرتے ہوئے) کہتے ہیں اللہ تبارک وتعالیٰ تیری بخشش نہ کرے ان کی اس بددعا کے جواب میں اللہ تبارک وتعالیٰ اور اس کے فرشتے آمین کہتے ہیں۔

(صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی حَبِیْبِہٖ مُحَمَّدٍ وَّآلِہٖ وَسَلَّمَ)

درود شریف نہ پڑھنے والوں کے واقعات

۱۔ ابوسلیمان محمد بن حسین حرانی فرماتے ہیں فضل نام کا ایک شخص میرا پڑوسی تھا اس نے مجھے بتایا کہ وہ نمازیں بھی کثرت سے پڑھتا تھا اور روزے بھی کثرت سے رکھتا تھا مگر حدیث شریف لکھتا تو حضور نبی کریم رؤف الرحیم رحمۃ للعلمین صلی اللہ تعالیٰ علیہ و آلہ وسلم پر درود شریف نہیں بھیجتا تھا ایک دفعہ خواب میں مجھے حضور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کا دیدار نصیب ہوا تو آپ نے فرمایا جب تو میرا ذکر لکھتا ہے یا زبان سے کرتا ہے تو مجھ پر درود شریف کیوں نہیں بھیجتا آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ و سلم کے ارشاد کے بعد میں آپ کے ذکر پر درود شریف لکھتا بھی رہا اور پڑھتا بھی رہا کچھ عرصہ کے بعد میں خواب میں دوبارہ دیدار سے مشرف ہوا تو آپ نے فرمایا تیرا درود شریف مجھے پہنچتا ہے جب تو مجھ پر درود شریف بھیجے یا میرا ذکر کرے تو کہا کر صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّمَ (القول البدیع ص ۲۵۳)

(صَلَّی اللہُ عَلٰی حَبِیْبِہٖ مُحَمَّدٍ وَّآلِہٖ وَسَلَّمَ)

درود شریف پڑھنے میں کوتاہی اور سستی کرنے والے کو حضور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا میں تجھے پہچانتا ہی نہیں:

۲۔ ایک شخص نماز اور روزے کی بہت پابندی کرتا تھا نہایت متقی و پرہیزگار تھا مگر درود شریف پڑھنے میں کوتاہی کرنے والا تھا ایک رات خواب میں اسے حضور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کا دیدار نصیب ہوا اس نے دیکھا کہ حضور انور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم میری طرف توجہ نہیں فرما رہے وہ آپ کے سامنے آتا کوشش

کرتا کہ حضور میری طرف توجہ فرمائیں مگر حضور انور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم چہرہ انور اس کی طرف سے پھیر لیتے اس نے اس طرح کئی دفعہ کوشش کی مگر کامیابی حاصل نہ ہوئی آخر پریشان ہو کر اس نے عرض کیا یا رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کیا آپ مجھ سے ناراض ہیں فرمایا نہیں عرض کیا یا رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم اگر آپ ناراض نہیں تو آپ مجھ پر نظر شفقت نہیں فرما رہے میں آپ کا امتی ہوں حضور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا میں تجھے پہچانتا ہی نہیں عرض کیا یا رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم میں نے علماء کرام سے سنا ہے کہ آپ اپنی امت کو اولاد سے بھی زیادہ عزیز رکھتے ہیں فرمایا بالکل اسی طرح ہے مگر تو مجھے درود شریف کا تحفہ نہیں بھیجتا جو میرا امتی مجھ پر درود شریف بھیجتا ہے میری شفقت، محبت اور نظر رحمت اس امتی پر ہوتی ہے اس خواب کے بعد اس کی آنکھ کھل گئی وہ بیدار ہو گیا خواب میں حقیقت کھل کر اس کے سامنے آ گئی اسے معلوم ہو گیا کہ قرب محبوب کا تعلق کس چیز سے ہے لہٰذا اس نے ذوق، شوق محبت اور لگن سے درود شریف پڑھنا شروع کر دیا کچھ عرصہ بعد جب دوبارہ خواب میں دیدار سے مشرف ہوا تو اس نے دیکھا کہ رحمۃ اللعالمین شفیع المذنبین صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم مجھ سے خوش ہیں انہوں نے فرمایا اب میں تجھے پہچانتا ہوں قیامت کے دن تیری شفاعت کا بھی ضامن ہوں مگر یاد رکھ درود شریف پڑھنا ترک نہ کرنا۔ (معارج النبوت جلد ۱ ص ۳۲۸)

(صَلَّى اللّٰهُ عَلٰى حَبِيْبِهٖ مُحَمَّدٍ وَّآلِهٖ وَسَلَّمَ)

اسم گرامی کے ساتھ درود شریف نہ لکھنے والے کے ہاتھ کو گلنے سڑنے کی بیماری لگ گئی:

۳۔ حضرت ابوزکریا یحییٰ بن مالک عائذی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ فرماتے ہیں کہ ایک دوست نے مجھے بتایا کہ ہمارے ساتھیوں میں بصریٰ میں ایک آدمی رہتا تھا جو

حدیث شریف لکھتا تھا مگر اس میں جہاں محبوب پیغمبر صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کا اسم گرامی آتا وہ جان بوجھ کر درود شریف بخیلی سے نہ لکھتا کاغذ کی بچت کرتا تھا اس کے دائیں ہاتھ کو آکلہ یعنی گلنے سڑنے کی بیماری لگ گئی۔ میں جب اسے ملا تو اسے یہ بیماری لاحق تھی۔ اسے ابن بشکوال نے بھی روایت کیا۔

(القول البدیع ص ۲۵۷، سعادۃ الدارین ص ۱۳۱) جذب القلوب ص ۲۲۲)

(صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی حَبِیْبِہٖ مُحَمَّدٍ وَّآلِہٖ وَسَلَّمَ)

حدیث شریف لکھتے ہوئے درود شریف نہ لکھنے والے کو درود شریف لکھنے کی تاکید:

۴۔ حسن بن موسیٰ الخزرمی المعروف ابن عجینہ فرماتے ہیں کہ میں جب حدیث مبارکہ لکھتا تو جلدی کے باعث حضور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کے اسم مبارک کے ساتھ درود شریف لکھنے میں مجھ سے کوتاہی ہو جاتی مجھے خواب میں آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کا دیدار نصیب ہوا تو ارشاد فرمایا جب تو حدیث شریف لکھتا ہے تو ابو عمر وطبری کی طرح مجھ پر درود شریف کیوں نہیں لکھتا پھر میری آنکھ کھل گئی میں نیند سے بیدار ہو گیا مجھ پر بڑی گھبراہٹ طاری تھی میں نے اسی وقت اللہ تبارک وتعالیٰ کو گواہ بنا کر اپنے آپ سے پکا عہد کر لیا کہ آئندہ جب بھی حدیث شریف لکھوں گا تو حضور نبی کریم رؤف الرحیم رحمۃ اللعالمین صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم پر درود شریف ضرور لکھوں گا اور اس میں کوتاہی قطعاً نہیں کروں گا۔

(القول البدیع ص ۲۵۶)

(صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی حَبِیْبِہٖ مُحَمَّدٍ وَّآلِہٖ وَسَلَّمَ)

حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے اسم گرامی کے ساتھ درود شریف نہ لکھنے والے سے چہرہ انور دوسری طرف پھیر لیا:

۵۔ حضرت بو علی حسن بن علی عطار فرماتے ہیں کہ ابو طاہر نے چند اجزاء لکھ کر مجھے دیئے میں نے ان میں دیکھا کہ جہاں جہاں حضور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کا اسم گرامی لکھا ہے انہوں نے اس کے ساتھ درود وسلام ان الفاظ کے ساتھ لکھا ہے صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ تَسْلِیْمًا کَثِیْرًا کَثِیْرًا میں نے ان سے اس طرح لکھنے کی وجہ پوچھی تو انہوں نے بتایا کہ میں کم عمری میں جب حدیث شریف لکھا کرتا تو آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کے اسم گرامی کے ساتھ درود شریف نہیں لکھا کرتا تھا میں خواب میں حضور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کے دیدار سے مشرف ہوا میں نے حاضر ہو کر سلام عرض کیا مگر پیارے آقا صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے چہرہ انور دوسری طرف پھیر لیا میں نے دوسری طرف حاضر ہو کر سلام عرض کیا تو آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے پھر چہرہ انور دوسری طرف پھیر لیا میں نے تیسری دفعہ چہرہ انور کی طرف حاضر ہو کر عرض کیا یا رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم آپ میری طرف سے چہرہ انور کیوں پھیر لیتے ہیں تو آپ نے ارشاد فرمایا اس لئے ایسا کرتا ہوں کہ جب تو کتاب میں میرا نام لکھتا ہے تو مجھ پر درود شریف کیوں نہیں لکھتا اور بھیجتا اس دن سے میں نے یہ معمول بنا لیا کہ جب بھی اسم گرامی لکھتا ہوں تو ساتھ یہ بھی لکھتا ہوں صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ تَسْلِیْمًا کَثِیْرًا کَثِیْرًا۔

(القول البدیع ص ۲۵۶)

(صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی حَبِیْبِہٖ مُحَمَّدٍ وَّآلِہٖ وَسَلَّمَ)

عالم دین کو درود شریف کی بجائے ص لکھنے پر دھکے دے کر نکال دیا گیا:

۶۔ ایک خشک عالم دین نے جو عشق مصطفیٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم سے بیگانہ تھا

موطا شریف تحریر کیا اور اسے بہترین کر کے لکھا مگر اس میں اس نے سنگین غلطی یہ کی کہ جہاں محبوب پیغمبر صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ وسلم کا اسم گرامی آیا تو درود شریف ساتھ لکھنے کی بجائے صرف ص کا لفظ لکھ دیا ایک رئیس کو موطا سے بڑی محبت تھی اس نے چاہا کہ میں نے جو موطا کا نسخہ تحریر کیا ہے اس رئیس کو جا کر دوں اس سے انعام حاصل کروں۔ اس نے جا کر وہ موطا کی کتاب اس رئیس کو دی رئیس نے بہت پسند کی اور دیکھ کر بہت خوش ہوا اس نے چاہا کہ اس عالم دین کی اس کاوش پر اسے انعام سے نوازوں مگر اس کی اچانک نظر عالم کی اس خیانت پر پڑھ گئی کہ اس نے محبوب پیغمبر صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ وسلم پر درود شریف لکھنے کی بجائے لفظ ص لکھ دیا ہے تو وہ سخت غصہ میں آگیا اور اس نے انعام دینے کی بجائے اسے دھکے دے کر نکال دیا پھر وہ خشک عالم کنگال ہو گیا ذلت کی موت مر گیا۔ (القول البدیع ص ۲۵۷، سعادۃ الدارین ص ۱۳۱)

(صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی حَبِیْبِہٖ مُحَمَّدٍ وَّآلِہٖ وَسَلَّمَ)

درود شریف کی جگہ لفظ صلعم لکھنے والے کا ہاتھ کٹ گیا:

۷۔ ایک کاتب کتابت کرتے ہوئے مسودے میں جہاں حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ وسلم پر درود شریف لکھا ہوتا وہاں درود شریف کی بجائے لفظ صلعم لکھ دیتا مرنے سے پہلے اس کا ہاتھ کٹ گیا۔ (سعادۃ الدارین ص ۱۳۱)

(صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی حَبِیْبِہٖ مُحَمَّدٍ وَّآلِہٖ وَسَلَّمَ)

درود شریف کی بجائے صلعم لکھنے والے کی زبان کاٹ دی گئی:

ایک شخص درود شریف کی بجائے لفظ صلعم لکھتا تھا اس کی زبان کاٹ دی گئی۔

(سعادۃ الدارین ص ۱۳۱)

(صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی حَبِیْبِہٖ مُحَمَّدٍ وَّآلِہٖ وَسَلَّمَ)

اسم گرامی کے ساتھ درود شریف لکھنے کے بجائے علیھم لکھنے والے کا جسم مارا گیا:

۹۔ ایک شخص حضور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ وسلم کے اسم گرامی کے ساتھ لفظ علیھم لکھتا تھا اس کے جسم کا ایک حصہ فالج سے بیکار ہوگیا اور وہ اسی طرح مفلوج ہوکر مرگیا اسی طرح ایک شخص ایسی حرکت سے آنکھوں سے نابینا ہوگیا وہ بازاروں میں گھومتا اور خیرات مانگتا تھا۔ (سعادۃ الدارین ص ۱۳۱)

(صَلَّى اللهُ عَلٰى حَبِيْبِهٖ مُحَمَّدٍ وَّآلِهٖ وَسَلَّمَ)

سلام کے بغیر صرف درود شریف پڑھنے والوں کے واقعات

۱۰۔ حضرت ابوسلیمان محمد بن حسین حرانی فرماتے ہیں کہ میں حدیث شریف میں حضور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ وسلم کے اسم گرامی کے ساتھ صرف درود شریف پڑھتا سلام کے لفظ زبان پر نہ لاتا مجھے خواب میں حضور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ و آلہٖ وسلم کا دیدار نصیب ہوا تو آپ نے مجھے فرمایا ابوسلیمان جب تو حدیث شریف میں میرے نام کے ساتھ یا میرے ذکر پر صَلَّی اللہ علیہ پڑھتا ہے تو ساتھ وسلم کیوں نہیں پڑھتا (صرف درود شریف پڑھتا ہے سلام عرض نہیں کرتا) سلام کے چار حروف ہیں اور ہر حرف پر دس نیکیاں عطا ہوتی ہیں تو بلاوجہ چالیس نیکیاں چھوڑ دیتا ہے۔

(القول البدیع ص ۲۵۳)

(صَلَّى اللهُ عَلٰى حَبِيْبِهٖ مُحَمَّدٍ وَّآلِهٖ وَسَلَّمَ)

اسم گرامی کے ساتھ سلام کے بغیر صرف درود شریف لکھنے والے کو خواب میں جھڑکیاں ملیں:

۱۱۔ ایک شخص حضور نبی کریم رؤف الرحیم رحمۃ اللعالمین صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ وسلم کے اسم گرامی کے ساتھ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ لکھتا تھا یعنی صرف درود شریف لکھتا تھا وَسَلَّم نہیں

لکھتا تھا جس سے سلام عرض کرنا رہ جاتا تھا اسے خواب میں حضور انور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ وسلم کا خواب میں دیدار نصیب ہوا تو پیارے آقا صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ وسلم نے اسے جھڑکا اور ارشاد فرمایا کہ تو اپنے آپ کو چالیس نیکیوں سے کس لئے محروم رکھتا ہے یعنی لفظ وَسَلَّمَ میں چار حروف ہیں اور ہر حرف کے عوض دس نیکیاں ہیں تو اس طرح وَسَلَّمُ کہنے میں چالیس نیکیاں ہوئیں۔ (جذب القلوب ص ۳۲۲)

(صَلَّى اللهُ عَلٰى حَبِيْبِهٖ مُحَمَّدٍ وَّآلِهٖ وَسَلَّمَ)

سلام کے بغیر صرف درود شریف لکھنے والے نے اپنے سے حضور کو منقبض پایا:

۱۲۔ حضرت ابراہیم نسفی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ فرماتے ہیں کہ میں حضور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ وسلم کے اسم گرامی کے ساتھ سلام نہیں صرف درود شریف لکھتا تھا میں خواب میں آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ وسلم کے دیدار سے مشرف ہوا دیکھا کہ محبوب صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ وسلم مجھ سے منقبض ہیں میں نے آگے بڑھ کر آپ کے دست اقدس کو بوسہ دیا اور عرض کیا یارسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ وسلم میں تو حدیث شریف کے خدمتگاروں میں ہوں اہل سنت سے ہوں مسافر ہوں رؤف الرحیم نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ وسلم نے تبسم فرمایا اور ارشاد فرمایا کہ جب تو مجھ پر درود شریف بھیجتا ہے تو سلام کیوں نہیں بھیجتا اس کے بعد جب بھی لکھتا یا پڑھتا تو میں درود شریف اور سلام دونوں ہی یعنی صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ہی لکھتا اور پڑھتا یہ میں نے اپنا معمول بنالیا۔ (القول البدیع ص ۲۵۳)

(صَلَّى اللهُ عَلٰى حَبِيْبِهٖ مُحَمَّدٍ وَّآلِهٖ وَسَلَّمَ)

اذان سے پہلے صلوٰۃ وسلام

اہل سنت و جماعت اذان سے پہلے عشق و محبت میں صلوٰۃ وسلام پڑھتے ہیں جبکہ بعض لوگ اس پر کئی قسم کے اعتراضات کرتے ہیں مثلاً کہتے ہیں (۱) اذان وہ ہونی چاہیے جو حضرت بلال رضی اللہ تعالیٰ عنہ پڑھتے تھے۔ حضرت بلال رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اذان سے پہلے کبھی کچھ نہ پڑھا نہ صلوٰۃ وسلام نہ کچھ اور وہ صرف اذان ہی دیتے تھے لہٰذا اسی طرح فقط اذان ہی دینی چاہیے (۲) یہ بدعت ہے کبھی کسی صحابی نے اذان سے پہلے صلوٰۃ وسلام نہ پڑھا لہٰذا یہ بدعت ہے۔ (۳) انہوں نے صلوٰۃ وسلام کو اذان کا حصہ بنا دیا ہے کہ جب بھی اذان دیتے ہیں ساتھ صلوٰۃ وسلام بھی پڑھتے ہیں۔

مخالفین کے ان اعتراضات کے جوابات ملاحظہ فرمائیں:

جواب نمبر ۱: سیّدنا حضرت بلال رضی اللہ تعالیٰ عنہ فجر کی اذان سے پہلے روزانہ بلا ناغہ ایک دعا پڑھتے تھے چنانچہ صحاح ستہ کی کتاب ابوداؤد شریف جلد نمبر ۱ ص ۸۸ اور بیہقی شریف جلد نمبر ۱ ص ۴۲۸ میں حضرت عروہ بن زبیر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ حضور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کی صحابیہ قبیلہ بنی نجار کی ایک عورت فرماتی ہیں کہ میرا گھر مسجد نبوی شریف کے اردگرد والے اونچے مکانوں سے تھا حضرت بلال رضی اللہ تعالیٰ عنہ اس پر فجر کی اذان دیتے تھے صبح صادق سے پہلے آتے تھے اس کی چھت پر بیٹھ کر وقت کا انتظار کرتے جب صبح صادق ہو جاتی تو کھڑے ہو کر اذان سے پہلے یہ دعا پڑھتے: اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَحْمَدُ وَاَسْتَعِيْنُكَ عَلٰى

قَرَيْشٍ اَنْ يُّقِيْمُوْا دِيْنَكَ فرماتی ہیں کہ اس دعا کے بعد پھر اذان دیتے وہ اللہ تبارک وتعالیٰ کی قسم اٹھا کر فرماتی ہیں: وَاللّٰہِ مَا عَلِمْتُهٗ كَانَ تَرَكَهَا لَيْلَةً وَّاحِدَةً يَعْنِيْ هٰذِهِ الْكَلِمَاتِ کہ اللہ کی قسم میں نہیں جانتی کہ حضرت بلال (رضی اللہ تعالیٰ عنہ) نے دعا کے ان کلمات کو یعنی اس دعا کو ایک رات بھی اذان سے پہلے نہ پڑھا ہو بلکہ وہ ہر روز اذان سے پہلے یہ دعا پڑھتے پھر اذان دیتے۔

اس حدیث مبارکہ سے دو مسئلے واضح ہوئے ایک یہ کہ اذان سے پہلے دعا مانگنا سیّدنا حضرت بلال رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی سنت ہے ان کا طریقہ ہے دوسرا یہ کہ بلند آواز سے مانگنا ان کی سنت ہے کہ وہ چھت پر یہ دعا مانگتے تھے صحابیہ گھر میں سنتی تھیں جس سے وہ قسم اٹھا کر بتا رہی ہیں کہ حضرت بلال رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فجر کی اذان سے پہلے اس دعا کو کبھی ترک نہ فرمایا ہمیشہ اذان سے پہلے یہ دعا مانگتے تھے۔

اہل سنت اور حضرت بلال کی سنت: الحمد للہ اہل سنت و جماعت جو بزرگان دین اولیاء کرام کی جماعت ہے آج بھی سیّدنا حضرت بلال رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی اس سنت پر عمل کر رہے ہیں۔ اذان سے پہلے درود شریف بلند آواز سے پڑھتے ہیں کہ درود شریف بھی دعا ہے اور یہ ایسی پیاری دعا ہے جو رد نہیں ہوتی پڑھنے والے کا دامن انعامات الٰہی سے پُر کر دیتی ہے۔ درود شریف پڑھنے والے پر انعامات الٰہی کی بارش ہو جاتی ہے ایک دفعہ درود شریف پڑھنے سے دس نیکیاں اور دس رحمتیں حاصل ہوتی ہیں، دس گناہ مٹتے ہیں اور دس درجے بلند ہوتے ہیں۔ پھر اس سے بڑھ کر اور کون سی دعا ہو سکتی ہے جو ہم سیّدنا حضرت بلال رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی سنت ادا کرتے ہوئے مانگیں۔ اذان سے پہلے صلوٰۃ و سلام پڑھنے پر اعتراض کرنے والے بتائیں کہ وہ حضرت بلال کی اس سنت پر کیسے عمل کرتے ہیں اور حضور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ و آلہ وسلم کے اس ارشاد مبارک (اَصْحَابِيْ كَالنُّجُوْمِ بِاَيِّهِمُ اقْتَدَيْتُمُ اهْتَدَيْتُمْ)

کے مصداق کیسے بنتے ہیں مگر حقیقت تو یہ ہے کہ وہ تو لوگوں کو یہ بتاتے بھی نہیں کہ صحاح ستہ میں یہ روایت موجود ہے کہ سیّدنا حضرت بلال رضی اللہ تعالیٰ عنہ اذان سے پہلے بلا ناغہ روزانہ دعا مانگتے تھے۔

دوسرے اعتراض کا پہلا جواب: کہ انہوں نے ہر اذان سے پہلے صلوٰۃ وسلام پڑھ کر اسے اذان کا حصہ بنا دیا ہے ان سے پوچھا جا سکتا ہے کہ سیّدنا حضرت بلال رضی اللہ تعالیٰ عنہ ہر روز فجر کی اذان سے پہلے روزانہ بلا ناغہ جو دعا مانگتے تھے کیا وہ فجر کی اذان کا حصہ بن گئی ہے اگر وہ دعا اذان کا حصہ نہیں بنی تو یہ درود شریف کیسے حصہ بن گیا۔

دوسرا جواب: قرآن مجید میں سورۃ توبہ کے علاوہ ہر سورۃ کے آغاز میں بسم اللہ شریف لکھی ہوتی ہے۔ احناف کے نزدیک یہ بسم اللہ شریف سورتوں کا حصہ نہیں مگر دیکھیں جو قرآن مجید حنفی حضرات چھاپ رہے ہیں وہ بھی سورۃ توبہ کے علاوہ ہر سورۃ کے آغاز میں بسم اللہ شریف پوری لکھ رہے ہیں اور چھاپ رہے ہیں اور تلاوت کرنے والے بھی اسے باقاعدگی سے پڑھ رہے ہیں مگر اس کے باوجود بھی حنفیوں کے نزدیک یہ سورتوں کا حصہ نہیں تو درود شریف اذان کا حصہ کیسے بن گیا یہ صرف سادہ لوح لوگوں کو ورغلا کر ان سے درود شریف ترک کرانے کے حیلے بہانے ہیں اللہ تبارک وتعالیٰ اپنے فضل وکرم سے ایسے لوگوں سے محفوظ رکھے۔ آمین۔

ارے درود شریف کو اذان کا حصہ کہہ کر ڈرانے والو ذرا غور کرو یہ تو نماز کا حصہ ہے۔

سورۃ توبہ کے ساتھ بسم اللہ شریف کیوں نہیں:

۱۔ ترمذی شریف جلد نمبر ۲، ص ۱۳۴، ابوداؤد شریف جلد اوّل ص ۱۲۳ اور تفسیر خازن جزء الثالث ص ۵۶، ابن کثیر جلد نمبر ۲ ص ۳۳۸ سیّدنا حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ میں نے جامع القرآن حضرت عثمان غنی (رضی

اللہ تعالیٰ عنہ) کو کہا کہ آپ نے سورۃ انفال کو کہ وہ مثانی سے ہے اور سورۃ توبہ کو کہ وہ مئین سے ہے آپس میں کیوں ملا دیا اور انہیں ملا کر سبع طوال میں بنا دیا آپ نے ان کے درمیان بسم اللہ کیوں نہ لکھی آپ نے ایسا کیوں کیا تو حضرت عثمان غنی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے بتایا کہ سورۃ انفال ہجرت کے ابتدائی زمانہ میں نازل ہوئی اور سورۃ توبہ آخر زمانہ میں نازل ہوئی سورۃ توبہ کا مضمون سورۃ انفال جیسا ہی تھا میں نے گمان کیا کہ سورۃ توبہ سورۃ انفال کا حصہ ہی ہے۔

حضور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کا وصال ہو گیا آپ نے یہ بیان نہ فرمایا کہ سورۃ توبہ انفال کا حصہ ہے یا علیحدہ سورۃ ہے۔ اس لئے میں نے درمیان میں بسم اللہ شریف نہ لکھ کر دونوں کو ملا دیا ہے اور انہیں سبع طوال میں کر دیا ہے۔

۲۔ تفسیر روح المعانی جز السادس ص ۴۱ اور تفسیر خازن جزء الثالث ص ۵۶ میں حضرت قتادہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا قول نقل ہے کہ یہ دونوں سورتیں ایک ہی ہیں۔

حضرت ابی بن کعب رضی اللہ تعالیٰ عنہ جو صحابہ کرام میں ممتاز قاری تھے جن کا شمار چار مشہور قاری صحابہ میں تھا اور سیدنا حضرت عمر فاروق رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے دورِ خلافت میں نماز تراویح کی جماعت کرایا کرتے تھے سے بھی یہی بات پوچھی گئی تو آپ نے فرمایا یہ قرآن مجید کے آخر میں نازل ہوئی اس سے پہلے حضور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم ہر سورۃ سے پہلے بسم اللہ شریف لکھنے کا حکم فرما دیتے تھے مگر سورۃ توبہ سے پہلے بسم اللہ شریف لکھنے کا حکم نہ فرمایا لہٰذا سورۃ انفال کے مضمون کے مشابہ اس کے مضمون ہونے کی وجہ سے اسے اس کے ساتھ ملا دیا۔ (تفسیر خازن جز الثالث ص ۵۶)

۴۔ تفسیر مظہری جزء الرابع ص ۱۳۲ اور تفسیر خازن جزء الثالث ص ۵۶ اور روح المعانی جزء السادس ص ۴۱ میں یہ قول بھی نقل کیا گیا ہے کہ حضور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کے وصال کے بعد صحابہ کرام میں اختلاف پیدا ہو گیا کہ سورۃ توبہ سورۃ

انفال کا حصہ ہے یا اس سے علیحدہ سورۃ ہے بعض صحابہ کرام کے نزدیک تھا کہ یہ بھی سورۃ انفال کا حصہ ہے مگر بعض اسے الگ سورۃ قرار دیتے تھے۔ جب یہ اختلاف رونما ہوا تو جن کے نزدیک یہ پہلی ہی سورۃ انفال کا حصہ تھی ان کا لحاظ کرتے ہوئے شروع میں بسم اللہ نہ لکھی گئی اور دوسروں کا لحاظ کرتے ہوئے اسے علیحدہ لکھ دیا گیا۔

۵۔ تفسیر خازن میں ہی اسی جگہ ہے کہ حضرت محمد بن حنفیہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں میں نے اپنے والد حیدر کرار سیّدنا حضرت علی کرم اللہ وجہ سے عرض کیا کہ سورۃ توبہ سے پہلے بسم اللہ شریف کیوں نہیں لکھی گئی تو آپ نے فرمایا اے بیٹے سورۃ توبہ تلوار کے ذریعے کفار سے امان اٹھانے کے لئے نازل ہوئی ہے جبکہ بسم اللہ شریف امان کے لئے ہوتی ہے۔

۶۔ تفسیر خازن میں ہی اسی جگہ ہے کہ حضرت سفیان بن عیینہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے اس کے متعلق پوچھا گیا تو آپ نے فرمایا بسم اللہ شریف رحمت ہے اور رحمت امان ہے مگر یہ سورۃ منافقین کی رسوائی کے لئے ہے۔

۷۔ تفسیر خازن میں اسی جگہ ہے کہ حضرت مبرد فرماتے ہیں کہ سورۃ توبہ کے شروع میں بسم اللہ شریف اس لئے نہیں لکھی گئی کہ بسم اللہ شریف تو خیر کے شروع کرنے کے لئے ہے جبکہ اس سورۃ میں وعیدیں ہیں اور کفار و منافقین سے معاہدے ختم کرنے کا حکم ہے اس لئے اس کے شروع میں بسم اللہ شریف نہیں لکھی گئی۔

۸۔ تمام سورتوں کے نازل کرنے پر حضرت جبرائیل علیہ السلام بسم اللہ شریف پڑھتے تھے مگر سورۃ توبہ کے نزول پر نہیں پڑھی۔

۹۔ تفسیر مظہری جزء الرابع ص ۱۳۲ میں ہے کہ سیّدنا حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما فرماتے ہیں: میں نے حیدر کرار سیّدنا حضرت علی کرم اللہ وجہہ سے پوچھا کہ سورۃ توبہ کے شروع میں بسم اللہ شریف کیوں نہیں لکھی گئی تو آپ نے فرمایا بسم اللہ

شریف امان کے لئے ہے جبکہ سورۃ توبہ امان اٹھانے کے لئے نازل ہوئی۔

تیسرے اعتراض کا جواب: کہ اذان سے قبل صلوٰۃ وسلام بدعت ہے اور بدعت گمراہی ہے اوپر تفصیل سے بیان کیا جا چکا ہے کہ اذان سے پہلے دعا سیّدنا حضرت بلال رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی سنت ہے اور درود شریف بھی دعا ہے لہٰذا یہ بدعت نہیں بلکہ یہ تو سیّدنا حضرت بلال رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی سنت ہے البتہ جو لوگ اذان سے پہلے، درود شریف پڑھنے اور میلاد شریف منانے کو بدعت کہتے ہیں اور عوام اہلسنت سے پوچھتے ہیں کہ جناب بتاؤ یہ کس صحابی نے کیا ہے خلفائے راشدین کے دور میں نہیں تھا کسی صحابی سے ثابت نہیں لہٰذا یہ بدعت ہے اور بدعت گمراہی ہے ان سے سوال کیا جا سکتا ہے کہ جناب اگر آپ کے نزدیک بدعت گمراہی کی یہی تعریف ہے اور یہ ایسا صرف اہل سنت ہی کرتے ہیں آپ تو بالکل قرآن وحدیث کے مطابق عمل کرتے ہیں اور صحابہ کرام کے عمل کے مطابق ہی آپ کا سارا عمل ہے تو ذرا بتائیں کہ آپ کی بدعت کی تعریف کے مطابق یہ مندرجہ ذیل بدعتیں آپ جو زور وشور اور دھڑلے سے کرتے ہیں۔ کہاں سے سنت ہیں اور کس صحابی نے یہ عمل کئے ہیں۔

مثال کے طور پر ایسے لوگوں کے کچھ اعمال ذکر کئے جاتے ہیں جو ان کے لحاظ سے بدعت کے زمرے میں آتے ہیں اور جنہیں یہ زور وشور سے کرتے ہیں۔

۱۔ جمعہ کی دوسری اذان بدعت ہے سیّدنا حضرت بلال رضی اللہ تعالیٰ عنہ فجر، ظہر، عصر، مغرب اور عشاء کی نمازوں کے لئے صرف ایک اذان دیتے تھے ایسے ہی جمعہ کی اذان بھی ایک ہی دیتے تھے۔ سیّدنا حضرت بلال رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے کبھی بھی جمعہ کے لئے دو اذانیں نہیں دیں۔ حضور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم اور خلفائے راشدین کے زمانہ اقدس میں مسجد نبوی شریف، کعبہ شریف اور دیگر مساجد میں جمعہ کی صرف ایک ہی اذان ہوتی تھی۔ مسجد میں جمعہ کی یہ دوسری اذان بعد کی

بدعت ہے مگر اب تمام مساجد میں جمعہ کی دو اذانیں ہو رہی ہیں۔ درود شریف اور میلاد شریف کو بدعت کہنے والوں کی مساجد میں بھی جمعہ کی دو ہی اذانیں ہو رہی ہیں کہیں سے بدعت کا فتوی اس کے لئے بلند نہیں ہوتا اور نہ ہی یہ کسی کو یاد آتا ہے کہ جب سیّدنا حضرت بلال رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے جمعہ کے لئے ایک اذان دی ہے تو ہم یہ دوسری کیوں دیں، کیوں بدعت اپنائیں۔ یاد رہے ہم اہلسنت بھی جمعہ کے لئے دو اذانیں ہی دیتے ہیں مگر ہم تو پھر درود شریف بھی پڑھتے ہیں میلاد شریف بھی مناتے ہیں کیونکہ ہمارے نزدیک یہ تمام کام مَنْ سَنَّ فِی الْاِسْلَامِ سُنَّةً حَسَنَةً کے تحت آتے ہیں جن کے نزدیک یہ بدعت گمراہی ہیں وہ جواب دیں یا اعلان کر دیں کہ ہمیں صرف درود شریف اور حضور کی شان میلاد شریف سے عناد اور دشمنی ہے باقی بدعتیں جتنی مرضی کریں کوئی حرج نہیں ہے۔

مخالفین اعتراض: آپ نے لکھا ہے کہ خلفائے راشدین کے دور میں بھی جمعہ کی ایک ہی اذان ہوتی تھی حالانکہ بخاری، ابن ماجہ، ابوداؤد اور ترمذی میں موجود ہے کہ جمعہ کی دوسری اذان خلیفہ ثالث حضرت عثمان غنی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے شروع کرائی تو پھر یہ بدعت نہ ہوئی بلکہ سنت ہوئی۔

جواب: جناب ان تمام کتب احادیث میں حضرت سائب بن یزید رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے ایک جیسی حدیث ہی مروی ہے جو یہ ہے: عَنِ السَّائِبِ ابْنِ یَزِیْدَ قَالَ كَانَ النِّدَاءُ يَوْمَ الْجُمُعَةِ اَوَّلُهُ اِذَا جَلَسَ الْاِمَامُ عَلَى الْمِنْبَرِ عَلٰى عَهْدِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ تَعَالٰى عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ وَاَبِىْ بَكْرٍ وَ عُمَرَ رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُمَا فَلَمَّا كَانَ عُثْمَانُ رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ وَ كَثُرَ النَّاسُ زَادَ النِّدَاءُ الثَّالِثُ عَلَى الزَّوْرَاءِ۔

حضرت سائب بن یزید رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ حضور نبی کریم صلی اللہ

تعالیٰ علیہ وآلہٖ وسلم کے زمانہ اقدس اور حضرت ابوبکر صدیق اور حضرت عمر فاروق رضی اللہ تعالیٰ عنہما کے عہد خلافت میں جمعہ کی پہلی اذان وہی تھی جو امام کے منبر شریف پر بیٹھنے کے وقت دی جاتی ہے جب حضرت عثمان غنی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا دور خلافت آیا اور لوگ زیادہ ہو گئے تو تیسری اذان زورا کے مقام پر زیادہ کر دی (واضح ہو تیسری اذان سے مراد یہ ہے کہ پہلے دو اذانیں یعنی ایک اذان اور ایک تکبیر ہوتی تھی حضرت عثمان غنی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے دورِ خلافت میں تیسری اذان یعنی دو اذانیں اور ایک تکبیر یعنی تکبیر کو بھی اذان میں شامل کیا جارہا ہے)

جناب: اس حدیث شریف سے بھی مسجد نبوی شریف یا کعبہ شریف میں جمعہ کی دو اذانیں ثابت نہیں ہوتیں آپ کا استدلال دو لحاظ سے غلط ہے۔

ا۔ بخاری شریف اور دیگر کتب حدیث میں جو یہ حدیث ہے تو اس میں بھی یہ ذکر ہے کہ حضرت عثمان غنی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے دور خلافت میں لوگوں کی کثرت کی وجہ سے زوراء میں دوسری اذان شروع کی گئی مسجد نبوی شریف میں نہیں آیئے دیکھتے ہیں زوراء سے کیا مراد ہے؟

بخاری شریف جلد اوّل ص ۱۲۴ میں اس حدیث شریف کے ساتھ ہی امام بخاری رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے زوراء کی وضاحت فرمادی عبارت ملاحظہ ہو قال ابو عبد اللہ الزوراء موضع بالسوق بالمدینۃ ابو عبد اللہ (امام بخاری رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ) فرماتے ہیں کہ زوراء مدینہ شریف کے بازار میں ایک جگہ ہے۔ اور ابن ماجہ ص ۸۰ میں جو یہ حدیث ہے تو اس میں خود صحابی رسول صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم خود حضرت سائب بن یزید رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اس حدیث کو روایت فرماتے ہوئے زوراء کی وضاحت فرمادی ہے الفاظ ملاحظہ ہوں:

فَلَمَّا كَانَ عُثْمَانُ اَوْ كَثُرَ النَّاسُ زَادَ النِّدَاءُ الثَّالِثُ عَلٰى دَارٍ فِي

السُّوْقِ يُقَالُ لَهَا الزَّوْرَاءُ

جب حضرت عثمان غنی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا دور خلافت آیا یا لوگ زیادہ ہو گئے تو بازار میں ایک گھر پر جسے زوراء کہا جاتا تیسری اذان زیادہ کر دی۔

اس سے ثابت ہو گیا کہ یہ اذان حضرت عثمان غنی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے دور خلافت میں بھی مسجد نبوی شریف یا کعبہ شریف یا مسلمانوں کی دیگر مسجدوں میں نہیں ہوتی تھی بلکہ وہاں تو صرف ایک ہی اذان جمعہ کی ہوتی تھی بلکہ مدینہ شریف کے بازار کے ایک گھر میں ہوتی تھی۔

ہم اہل سنت عرض کرتے ہیں کہ یہ بدعت کی رٹ لگانے والے لوگ شہر کے بازاروں میں لوگوں کے گھروں میں دیں اذانیں سنت عثمان پر عمل کریں مسجدوں میں تو بدعت ہے کیوں بدعت کرتے ہیں۔

۲۔ حضرت عطا اور حضرت حسن بصری رضی اللہ تعالیٰ عنہما فرماتے ہیں کہ حضرت عثمان غنی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے دور میں بھی جمعہ کی دو اذانیں نہیں ہوئیں صرف ایک ہی اذان ہوتی تھی یہ دوسری اذان بعد کی بدعت ہے حضرت عثمان غنی کے دور خلافت میں دوسری اذان نہیں بلکہ ویسے ہی لوگوں کو پکارا بلایا جاتا تھا۔ عبارت ملاحظہ ہو:

عَنِ بْنِ جُرَيْجٍ قَالَ سُلَيْمَانُ بْنُ مُوْسٰى: اَوَّلُ مَنْ زَادَ الْاَذَانَ بِالْمَدِيْنَةِ عُثْمَانُ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ فَقَالَ عَطَاءٌ: كَلَّا اِنَّمَا كَانَ يَدْعُو النَّاسَ دُعَاءً وَلَا يُؤَذِّنُ غَيْرَ اَذَانٍ وَّاحِدٍ وَ فِيْهِ اِيْضًا عَنِ الْحَسَنِ: اَلنِّدَاءُ الْاَوَّلُ يَوْمَ الْجُمُعَةِ الَّذِيْ يَكُوْنُ عِنْدَ خُرُوْجِ الْاِمَامِ وَالَّذِيْ يَكُوْنُ قَبْلَ ذٰلِكَ مُحْدَثٌ۔

(عمدۃ القاری جلد نمبر ۶ ص ۲۰۴، فتح الباری جلد نمبر ۲ ص ۵۰۱)

ابن جریج سے ہے کہ سلیمان بن موسیٰ نے کہا مدینہ شریف میں جس نے اذان کا

اضافہ کیا وہ عثمان غنی ہیں تو عطا نے کہا ہرگز نہیں وہ تو لوگوں کو ویسے ہی بلاتے تھے اور ایک اذان کے علاوہ کوئی اور دوسری اذان نہیں دی جاتی تھی حضرت حسن بصری بھی اسی میں ہیں کہ جمعہ کے دن جو امام کے خروج کے وقت دی جاتی ہے وہی پہلی اذان ہے اور جو اس سے پہلے ہے وہ بدعت ہے۔

مسجدوں میں جمعہ کی دوسری اذان کب شروع ہوئی: جمعہ کی دوسری اذان مکہ مکرمہ میں سب سے پہلے حجاج نے شروع کرائی اور بصرہ میں زیاد نے مدینہ شریف میں ہشام بن عبدالملک نے عمدۃ القاری جلد نمبر ۶ ص ۲۰۴، فتح الباری جلد نمبر ۲ ص ۵۰۱، مرقاۃ جلد نمبر ۳ ص ۲۶۴ میں ہے اِنَّ اَوَّلَ مَنْ اَحْدَثَ الْاَذَانَ الْاَوَّلَ بِمَکَّۃَ الْحَجَّاجُ وَبِالْبَصْرَۃِ زِیَادٌ۔

جمعہ کی پہلی اذان کی بدعت سب سے پہلے مکہ مکرمہ میں حجاج نے اور بصرہ میں زیاد نے شروع کی۔

جب ہشام بن عبدالملک نے اقتدار سنبھالا تو اس نے دوسری اذان شروع کرائی جس سے جمعہ کی تین اذانیں ہوگئیں (دو اذانیں ایک تکبیر) پس نام رکھ دیا کہ یہ حضرت عثمان نے شروع کرائی حالانکہ ہشام بن عبدالملک، حضرت عثمان غنی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے اسی ۸۰ سال بعد میں تھا۔ (فتح الباری جلد نمبر ۲ ص ۵۰۲) عبارت ملاحظہ ہو فَلَمَّا کَانَ هَشَّامُ یَعْنِیْ اِبْنُ عَبْدِ الْمَلَكِ جَعَلَ مَنْ یُّؤَذِّنُ بَیْنَ یَدَیْهِ فَصَارُوْا الثَّلَاثَةَ فَسُمِّیَ فَعَلَ عُثْمَانُ ثَالِثًا لِّذٰلِكَ (فتح الباری جلد ۲ ص ۵۰۲)

ان کے عقیدہ کے مطابق دوسری بدعت: جمعہ کا خطبہ اور عیدین کے خطبے حضور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے بھی پڑھے اور خلفائے راشدین نے بھی مگر انہوں نے خطبوں میں سیّدنا حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ، سیّدنا حضرت عمر فاروق رضی اللہ تعالیٰ عنہ، سیّد عثمان غنی رضی اللہ تعالیٰ عنہ، سیدنا حیدر کرار حضرت علی

کرم اللہ وجہٗ اور سیّدنا حضرت عباس و حضرت حمزہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما کے اسماء گرامی ذکر نہ کئے مگر اب باقاعدگی کے ساتھ جمعہ اور عیدین کے خطبوں میں بڑے ادب و احترام اور اہتمام کے ساتھ مع القابات یہ نام ذکر کئے جاتے ہیں اور پڑھے جاتے ہیں بدعت کے فتوے دینے والے نہ صرف اس پر خاموش ہیں بلکہ خوب دھڑلے سے یہ بدعتیں کر رہے ہیں اور خطبہ کے عین درمیان میں ان ناموں اور ان کے القابات کے ذکر سے خطبہ میں اضافہ کر لیا ہے کہیں سے یہ آواز نہیں آتی کوئی یہ نہیں کہتا کہ صرف وہی خطبہ پڑھو جو حضور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ وسلم نے پڑھا تھا یا خلفائے راشدین نے پڑھے تھے یہاں نہیں پوچھا جاتا کہ ایسا خطبہ کون سے صحابی نے پڑھا تھا انہیں صرف درود شریف پڑھنے پر یہ سب کچھ یاد آتا ہے اور درود شریف ہی بدعت نظر آتا ہے۔

واضح ہو ہم اہل سنت بھی ان خطبوں میں یہ نام مع القابات پڑھتے ہیں ذکر کرتے ہیں مگر ہم تو پھر اذان سے پہلے صلوٰۃ وسلام بھی پڑھتے ہیں، میلاد شریف بھی مناتے ہیں۔ ہمارے نزدیک تو وہ بھی بدعت گمراہی نہیں یہ بھی نہیں، مگر جو لوگ بدعت کے لفظ کی آڑ میں درود شریف بند کرانا چاہتے ہیں وہ بتائیں کہ ان کے نزدیک پیمانہ کیا ہے کیا یہی پیمانہ ہے کہ درود شریف بدعت ہے، منع ہے باقی سب بدعتیں جائز اور ثواب۔

تیسری بدعت: جشن نزول قرآن اور سیرۃ النبی کے جلسے بدعتوں کے فتوے دینے والے یہ لوگ بڑے بڑے اشتہارات چھپوا کر اور لوگوں سے دین کے نام پر چندے لے کر یہ جلسے کرتے ہیں یہ بتائیں کہ یہ جلسے کون سے صحابی نے کئے یہ کس کی سنت ہیں؟ اس سلسلے میں انہیں خلفائے راشدین کی سنت یاد کیوں نہیں آتی انہیں صرف درود شریف اور میلاد شریف ہی بدعت نظر آتے ہیں۔ اللہ تبارک وتعالیٰ رحم فرمائے۔

جواب نمبر ۳: علماء دیوبند کے شیخ الحدیث مولانا محمد ذکریا نے اپنی کتاب فضائل درود کے صفحہ نمبر ۶۷ پر لکھا ہے کہ علماء نے ان اوقات میں درود شریف پڑھنے کو مستحب لکھا ہے اور انہوں نے جن اوقات میں درود شریف پڑھنے کو مستحب لکھا ہے ان میں تکبیر کے وقت بھی درود شریف پڑھنے کو مستحب لکھا ہے ہم اہلسنت کہتے ہیں دیکھنا یہ ہے کہ اگر تکبیر کے وقت درود شریف پڑھنا مستحب ہے تو اذان کے وقت بدعت کیوں کیا حضرت بلال رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے تکبیر کے وقت درود شریف پڑھا تھا۔ نیز وہ لکھتے ہیں کہ جن اوقات میں بھی درود شریف پڑھ سکتا ہو پڑھنا مستحب ہے بشرطیکہ کوئی مانع نہ ہواور یہ مولانا محمد ذکریا کا اکیلے کا فیصلہ نہیں بلکہ انہوں نے لکھا ہے کہ علماء نے ان وقتوں میں درود شریف پڑھنے کو مستحب قرار دیا ہے تو پھر اب اذان کے وقت درود شریف پڑھنے کی مخالفت سمجھ سے بالا ہے۔

درود شریف بدعت کیسے؟: درود شریف پڑھنا کسی وقت بھی بدعت نہیں ہے یہ سنت الٰہی ہے سنت ملائکہ ہے سنت انبیاء ہے، سنت صحابہ ہے، سنت اولیاء ہے، سنت علماء حق ہے، یہ کیسے بدعت ہوسکتا ہے۔ جن سات اوقات میں درود شریف پڑھنا مکروہ یا منع لکھا گیا ہے وہ بھی ادب و احترام کی وجہ سے کہ ان اوقات میں درود شریف پڑھنا خلاف ادب ہے لہٰذا نہیں پڑھنا چاہیے۔

عجیب بات ہے کہ ایک مسلمان ایک امتی درود شریف کی صورت میں یہ عرض کرتا ہے اے اللہ اپنے محبوب پیغمبر صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم پر رحمتیں نازل فرمایا اے اللہ تبارک وتعالیٰ کے رسول آپ پر اللہ تبارک وتعالیٰ کی رحمتیں ہوں۔ دوسرا جو وہ بھی اپنے آپ کو مومن مسلمان سمجھتا ہے اسے صدمہ اور دکھ پہنچے اور اس کا دل کڑھنے لگ جائے کہ اس نے اس وقت ایسا کیوں کیا ہے کیا وہ سچا مومن مسلمان ہو سکتا ہے۔ وہ مسلمان بھی کیا جیسے اپنے نبی کا ذکر سن کر دل میں خوشی نہ ہو اس کے دل

میں سرور پیدا نہ ہو اس کے سینے میں ٹھنڈک نہ پہنچے۔

جو درود شریف پڑھتے رہتے ہیں انہیں مبارک ہو اور جو منع کرتے ہیں وہ سچے دل سے توبہ کریں تاکہ انہیں بھی محبوب پیغمبر صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ وسلم کی شفاعت نصیب ہو۔ ایسے لوگ ضرور توبہ کریں کیونکہ رب کریم جل جلالہٗ نے ایمان والوں کو صلوٰۃ وسلام پڑھنے کا حکم فرمایا ہے اور یہ وقت کا بہانہ بنا کر منع کرتے ہیں اور اسے بدعت کہتے ہیں۔

اذان سے پہلے صلوٰۃ وسلام پڑھنے والوں کے دلائل کا اجمالی ذکر

اذان سے پہلے صلوٰۃ وسلام پڑھنے والوں کے پاس دلائل تو بہت ہیں مگر یہاں چند ہی ذکر کئے جاتے ہیں جو مندرجہ ذیل ہیں:

۱۔ یہ سیّدنا حضرت بلال رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی سنت ہے کہ سیّدنا حضرت بلال رضی اللہ تعالیٰ عنہ فجر کی اذان سے پہلے روزانہ بلاناغہ دعا مانگتے تھے اور درود شریف بھی دعا ہے۔

۲۔ حضور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ وسلم نے یا صحابہ کرام میں سے کسی صحابی نے بھی سیّدنا حضرت بلال رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو اذان دینے سے پہلے دعا مانگنے سے کبھی منع نہ کیا اور نہ ہی یہ اعتراض کیا کہ آپ نے دعا کو اذان کا حصہ بنا دیا ہے تو آج ایسے اعتراضات کی کیا حیثیت رہ جاتی ہے۔

۳۔ وہ معترضین جن کے نزدیک یہ ہے کہ صحابہ کرام نے اذان سے پہلے درود شریف نہیں پڑھا اگر انہیں صحاح ستہ کی کتاب ابوداؤد شریف کی روایت کہ سیّدنا حضرت بلال رضی اللہ تعالیٰ عنہ اذان سے پہلے دعا مانگتے تھے نظر میں نہیں آتی تو اگر انہیں درود شریف سے قلبی نہ سہی رسمی تعلق بھی ہوتا تو وہ کم از کم حضور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ وسلم کے اس فرمان (جو مسلم شریف میں

ہے) کے تحت ہی درود وسلام پڑھنے پر ن کر چیں بچیں نہ ہوتے کہ سیّد الانبیاء والمرسلین صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا: مَنْ سَنَّ فِي الْإِسْلَامِ سُنَّةً حَسَنَةً فَلَهٗ اَجْرُهَا وَاَجْرُ مَنْ عَمِلَ بِهَا مِنْ بَعْدِهٖ مِنْ غَيْرِ اَنْ يَّنْقُصَ مِنْ اُجُوْرِهِمْ شَيْءٌ وَمَنْ سَنَّ فِي الْإِسْلَامِ سُنَّةً سَيِّئَةً فَعَلَيْهِ وِزْرُهَا وَوِزْرُ مَنْ عَمِلَ بِهَا مِنْ غَيْرِ اَنْ يَّنْقُصَ مِنْ اَوْزَارِهِمْ شَيْءٌ۔

یعنی جو کوئی اسلام میں اچھا طریقہ جاری کرے اسے اس کا ثواب ملے گا اور جو لوگ اس پر عمل کریں اس کا ثواب بھی اس جاری کرنے والے کو ملے گا اور ان عمل کرنے والوں کے ثواب سے کچھ کم نہ ہوگا (ان عمل کرنے والوں کو بھی پورا ثواب عطا ہوگا ان کے ثواب سے کچھ کم نہیں کیا جائے گا اور اچھے کام کے جاری کرنے والے کو بھی اللہ تبارک وتعالیٰ اپنی رحمت سے ان جیسا ثواب عطا فرمادے گا) اور جو شخص اسلام میں برا طریقہ جاری کرے اس پر اس کا گناہ بھی ہے اور ان کا بھی جو اس پر عمل کریں اور ان کے گناہ میں بھی کچھ کمی نہ ہو گی۔ (مسلم شریف جلد اوّل ص ۳۲۷ اور جلد دوم ص ۳۴۱)

پیارے آقا صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کے اس پیارے ارشاد سے واضح ہوگیا کہ اسلام میں نیکی کا کام ایجاد کرنا ثواب کا باعث ہے اور برے کام کا ایجاد کرنا گناہ کا باعث ہے۔

اذان سے پہلے صلوٰۃ وسلام کے متعلق بھی دو طرح کے لوگ ہوگئے ایک درود شریف پڑھنے والے دوسرے منع کرنے والے اب یہ تو واضح ہے کہ درود شریف پڑھنا بہت زیادہ نیکی کا کام ہے یہ تو برا ہو ہی نہیں سکتا البتہ درود شریف پڑھنے سے منع کرنا بہت زیادہ برا کام ہے۔

۴۔ قرآن مجید وحدیث مبارکہ سے واضح ہے کہ جس عمل کو اللہ تبارک وتعالیٰ یا اس

کے محبوب پیغمبر صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے منع نہیں فرمایا اس کا کرنا مباح ہے کوئی اور طاقت اسے کرنے سے نہیں روک سکتی کسی کو یہ اختیار نہیں کہ وہ منع کرے اگر کوئی منع کرتا ہے تو وہ بتائے کہ اس کے پاس منع کرنے کا کیا اختیار ہے جبکہ درود شریف پڑھنے کا تو حکم الٰہی ہے حکم رسول بھی ہے حکم اولیاء اور حکم علماء حق بھی ہے زمانہ و وقت کی قید سے یہ پاک ہے آخر میں افسوس کے ساتھ یہی کہہ سکتا ہوں کہ درود شریف پڑھنے کو بہانوں وحیلہ سازیوں سے منع کرنے والوں کو محبوبِ پیغمبر صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کے ساتھ قلبی تعلق نہ سہی رسمی تعلق بھی ہوتا تو وہ کم از کم درود شریف پڑھنے کو ناجائز اور بدعت نہ کہتے اور پڑھنے والے سے کینہ وعداوت نہ رکھتے۔

۵۔ درود شریف پڑھنے کے مستحب اوقات میں اوپر بیان ہو چکا کہ اقامت یعنی تکبیر کے وقت درود شریف پڑھنا مستحب ہے اور یہ حنفیوں، شافعیوں کے نزدیک مستحب ہے علماء دیوبند کے شیخ الحدیث مولانا محمد زکریا نے فضائل درود شریف حصہ میں بھی اسے مستحب لکھا ہے تو پھر اذان کے وقت یہ منع کیوں۔ جب کہ اذان سے پہلے تو حضرت بلال کی سنت ہے۔

اذان سے پہلے صلوٰۃ وسلام پڑھنے سے منع کرنے والوں کے دلائل:

منع کرنے والوں کے پاس صرف ایک ہی حجت ہے کہ یہ بدعت ہے حضرت بلال رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اذان سے پہلے نہ پڑھا اس کا جواب اوپر تفصیل سے دے دیا گیا ہے حقیقت یہ ہے کہ درود شریف پڑھنے کو بدعت کہنا اور پڑھنے سے منع کرنا بہت بڑی گمراہی ہے اللہ تبارک وتعالیٰ اپنے فضل وکرم سے سب کو محفوظ رکھے۔ آمین ثم آمین۔

(صَلَّى اللهُ عَلٰى حَبِيْبِهٖ مُحَمَّدٍ وَّاٰلِهٖ وَسَلَّمْ)

درود شریف پڑھنے کے مستحب اوقات

جذب القلوب میں ہے کہ اس میں کوئی شک نہیں کہ مقام خیر و برکت میں حضور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم پر درود شریف پڑھنا مستحسن اور مستحب ہے لیکن علماء کرام نے چند ایسے مقامات شمار فرمائے ہیں جہاں اس کی فضیلت کا مستحب ہونا بہت بہت مؤکد ہے وہ تمام میری نظر میں آچکے ہیں یہ چند مقامات ہیں جن کا ذکر کیا جاتا ہے۔ (جذب القلوب میں ہے کہ مندرجہ ذیل اوقات میں درود شریف پڑھنا بہت مستحب ہے)

۱۔ طہارت کے بعد طہارت خواہ تیمم سے ہو وضو سے یا غسل سے

۲۔ نماز میں تشہد کے بعد۔ ۳۔ دعا قنوت کے بعد (شافعیہ کے نزدیک) ۴۔ نماز کے بعد

۵۔ اذان کے بعد۔ ۶۔ اقامت کے وقت ۷۔ نیند سے اٹھنے کے بعد ۸۔ تہجد کے لئے وضو کے بعد۔ ۹۔ حمد کے بعد ۱۰۔ تہجد کے بعد ۱۱۔ مسجد میں داخل ہوتے وقت ۱۲۔ مسجد سے نکلتے وقت۔ ۱۳۔ جمعہ کے بعد ۱۴۔ جمعہ کی رات میں ۱۵۔ نماز جمعہ کے بعد خاص کر ۱۶۔ جمعرات کے دن ۱۷۔ ہفتہ کے دن ۱۸۔ اتوار کے دن ۱۹۔ مسجد کے پاس سے گزرنے کے وقت ۲۰۔ جمعہ کے خطبہ میں ۲۱۔ عید الفطر کے خطبہ میں ۲۲۔ عید الاضحیٰ کے خطبہ میں

۲۳۔ نکاح کے خطبہ میں ۲۴۔ صبح کے وقت ۲۵۔ نماز جنازہ میں ۳۰۔ احرام میں تلبیہ کے بعد ۳۱۔ صفا و مروہ پر ۳۲۔ تہلیل و تکبیر کے بعد ۳۳۔ خانہ کعبہ دیکھنے کے وقت ۳۴۔ حجر اسود کو بوسہ دیتے وقت ۳۵۔ طواف کعبہ میں ۳۶۔ التزام میں ۳۷۔ حج کے مواقف میں ۳۸۔ روضۂ انور کے قریب

کیونکہ مخصوص اور اقرب و مستحب انوار و برکات کا مقام ہے ۳۹ آثار نبویہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اور دیگر مقامات دیکھتے وقت مثل قبا ۴۰۔ سبز گنبد کی زیارت کے وقت
۴۱۔ مقام بدر کی زیارت کے وقت ۴۲۔ جبل احد کی زیارت کے وقت
۴۳۔ خرید و فروخت کے وقت ۴۴۔ وصیت نامہ کی تحریر کے وقت ۴۵۔ ارادہ سفر میں ۴۶۔ سواری پر سوار ہوتے وقت ۴۷۔ سواری سے اترتے وقت
۴۸۔ بازار جاتے وقت ۴۹۔ بازار سے آتے وقت حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کیا گیا ہے کہ جس بازار میں لوگوں کا اژدھام اور غفلت زاید دیکھتے تھے تو آپ حمد و صلوٰۃ کہتے ہوئے داخل ہوتے تھے۔ ۵۰۔ دعوت میں حاضری کے وقت ۵۱۔ دعوت سے لوٹتے وقت ۵۲۔ گھر میں داخل ہوتے وقت
۵۳۔ جب کوئی حاجت پیش آئے ۵۴۔ خوف پر محتاج ہونے کے ۵۵۔ جب کان میں آواز آنے کا مرض ہو ۵۶۔ جب پاؤں سوج جائے ۵۷۔ چھینک کے وقت ۵۸۔ جب کوئی بھول گئی ہوئی چیز یاد آئے ۵۹۔ جب بھول جانے کا خوف ہو ۶۰۔ مولی کھاتے وقت ۶۱۔ برتن سے پانی پیتے وقت ۶۲۔ گدھے کی آواز کے وقت ۶۳۔ گناہ کے بعد تاکہ اس کا کفارہ ہو جائے۔ ۶۴۔ دعا کے اول میں ۶۵۔ دعا کے آخر میں ۶۶۔ مسلمان کو ملنے کے وقت ۶۷۔ دوست اور ہمراہی کو ملنے کے وقت ۶۸۔ کسی محفل کے اجتماع کے وقت ۶۹۔ محفل کے منتشر ہونے سے پہلے ۷۰۔ محفل سے اٹھتے وقت تاکہ غیبت سے امن میں رہے
۷۱۔ ہر اس محفل میں جو اللہ تبارک و تعالیٰ اور شعائر اسلام کے لئے ہو ۷۲۔ ختم قرآن کے وقت ۷۳۔ حفظ قرآن کی دعا میں ۷۴۔ ہر غیر ممنوعہ کلام کی ابتداء میں ۷۵۔ تعلیم علم کے اوّل میں ۷۶۔ تعلیم علم کے آخر میں ۷۷۔ وعظ و نصیحت کے اوّل میں ۷۸۔ وعظ و نصیحت کے آخر میں ۷۹۔ حدیث شریف

پڑھنے کے اوّل میں ۸۰۔حدیث شریف کے آخر میں ۸۱۔کوئی چیز جب اچھی معلوم ہو۔

بعض علماء مالکیہ نے بمقام تعجب پر درود شریف پڑھنے کو مکروہ لکھا ہے۔

(جذب القلوب ص ۳۲۰)

(صَلَّى اللّٰهُ عَلٰى حَبِيْبِهٖ مُحَمَّدٍ وَّآلِهٖ وَسَلَّمْ)

علماء دیوبند کے نزدیک درود شریف پڑھنے کے مستحب اوقات

علماء دیوبند کے شیخ الحدیث مولانا محمد زکریا نے اپنی کتاب فضائل درود میں درود شریف پڑھنے کے مستحب اوقات مندرجہ ذیل لکھے ہیں:

(۱) وضو سے فراغت کے بعد۔ (۲) تیمم سے فراغت کے بعد۔ (۳) غسل جنابت کے بعد (۴) غسل حیض کے بعد۔ (۵) نماز کے اندر (۶) نماز سے فارغ ہونے کے بعد (۷) نماز قائم ہونے کے وقت (۸) صبح کی نماز کے بعد اس کا موکد ہونا ہے (۹) مغرب کے بعد (۱۰) التحیات کے بعد (۱۱) قنوت میں (۱۲) تہجد کے لئے کھڑے ہونے کے وقت (۱۳) تہجد کے بعد (۱۴) مساجد سے گزرتے وقت (۱۵) مساجد کو دیکھ کر (۱۶) مسجدوں میں داخل ہونے کے وقت (۱۷) مسجدوں سے باہر نکلنے کے وقت (۱۸) اذان کے جواب کے بعد (۱۹) جمعہ کے دن میں (۲۰) جمعہ کی رات میں (۲۱) شنبہ کو۔ (۲۲) اتوار کو (۲۳) پیر کو (۲۴) منگل کو (۲۵) جمعہ کے خطبہ میں (۲۶) دونوں عیدوں کے خطبے میں (۲۷) نماز استسقا کے بعد (۲۸) کسوف کے خطبہ میں (۲۹) خسوف کے خطبہ میں (۳۰) عیدین کی تکبیرات کے درمیان (۳۱) جنازہ کے تکبیرات کے درمیان (۳۲) میت کو قبر میں داخل کرنے کے وقت (۳۳) شعبان کے مہینے میں (۳۴) کعبہ شریف پر نظر پڑھنے

کے وقت (۳۵) حج میں صفا ومروہ پر چڑھنے کے وقت (۳۶) لبیک سے فراغت پر (۳۷) حجر اسود کے بوسہ کے وقت (۳۸) ملتزم سے چمٹنے کے وقت (۳۹) عرفہ کی شام کو (۴۰) منیٰ کی مسجد میں (۴۱) مدینہ منورہ پر نگاہ پڑھنے کے وقت (۴۲) حضور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ وسلم کی قبر انور کی زیارت کے وقت (۴۳) آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ وسلم کی قیام گاہوں اور گزرگاہوں جیسے مقام بدر سے گزرنے کے وقت (۴۶) جانور کو ذبح کرنے کے وقت (۴۷) تجارت کے وقت (۴۸) وصیت لکھنے کے وقت (۴۹) نکاح کے خطبہ کے وقت (۵۰) دن کے اول میں (۵۱) دن کے اخیر میں (۵۲) سونے کے وقت (۵۳) سفر کے وقت (۵۴) سواری پر سوار ہونے کے وقت (۵۵) جسے نیند کم آتی ہو (۵۶) بازار جانے کے وقت (۵۷) دعوت میں جانے کے وقت (۵۸) گھر میں داخل ہوتے وقت۔ (۵۹) رسالے شروع کرنے کے وقت (۶۰) بسم اللہ کے بعد (۶۱) غم کے وقت (۶۲) بے چینی کے وقت (۶۳) سختیوں کے وقت (۶۴) فقر کی حالت میں (۶۵) ڈوبتے وقت (۶۶) طاعون کے زمانہ میں (۶۷) دعا کے اوّل میں (۶۸) دعا کے اخیر میں (۶۹) دعا کے درمیان میں (۷۰) کان بجنے کے وقت (۷۱) پاؤں سو جائے تو اس وقت (۷۲) چھینک آنے کے وقت۔ (۷۳) کسی چیز کو رکھ کر بھول جانے کے وقت (۷۴) کسی چیز کے اچھا لگنے کے وقت (۷۵) مولی کھانے کے وقت (۷۶) گدھے کے بولنے کے وقت (۷۷) گناہ سے توبہ کے وقت (۷۸) جب ضرورتیں پیش آویں (۷۹) ہر حال میں (۸۰) اس شخص کے لئے جسے تہمت لگائی گئی ہو اور وہ اس سے بری ہو۔ (۸۱) دوستوں سے ملاقات کے وقت (۸۲) مجمع کے اجتماع کے وقت (۸۳) اجتماع سے علیحدہ ہونے کے وقت (۸۴) قرآن مجید ختم کرنے کے وقت (۸۵) قرآن مجید حفظ کرنے کی دعا میں

(۸۶) مجلس سے اٹھنے کے وقت (۸۷) ہر اس جگہ جہاں اللہ تبارک وتعالیٰ کا ذکر ہوتا ہے یا اس کے ذکر کے لئے اجتماع کیا جاتا ہو (۸۸) ہر کلام کے شروع میں (۸۹) حضور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ وسلم کا جب ذکر مبارک ہو (۹۰) علم کی اشاعت کے وقت (۹۱) حدیث شریف پڑھنے کے وقت (۹۲) فتویٰ کے وقت (۹۳) وعظ کے وقت (۹۴) حضور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ وسلم کا جب اسم گرامی لکھا جائے۔

اور جن اوقات میں بھی پڑھ سکتا ہو پڑھنا مستحب ہے بشرطیکہ کوئی مانع نہ ہو۔

جن اوقات میں درود شریف پڑھنا مستحب ہے ان کی تصریح

مولانا محمد زکریا شیخ الحدیث علماء دیوبند اسی جگہ پر لکھتے ہیں کہ علامہ سخاوی شافعی ہیں اور یہ جو اوپر درود شریف پڑھنے کے مستحب اوقات لکھے ہیں یہ ان کے مطابق ہیں حنفی حضرات ان مواقع میں سے کئی مواقع میں درود شریف پڑھنے کو مکروہ جانتے ہیں علماء نے ان مواقع پر درود شریف پڑھنے کو مستحب ہونے کی تصریح فرمائی ہے۔

(۱) جمعہ کے دن (۲) جمعہ کی رات (۳) شنبہ کو (۴) اتوار کو (۵) جمعرات کو (۶) صبح کے وقت (۷) شام کے وقت (۸) مسجد کو داخل ہوتے وقت (۹) مسجد سے نکلتے وقت (۱۰) حضور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ وسلم کے روضۂ انور کی زیارت کے وقت (۱۱) صفا و مروہ پر (۱۲) جمعہ وغیرہ کے خطبوں میں (۱۳) اذان کے جواب کے بعد (۱۴) تکبیر کے وقت (۱۵) دعا کے شروع میں (۱۶) دعا کے درمیان میں (۱۷) دعا کے اخیر میں (۱۸) دعا قنوت کے بعد (۱۹) لبیک سے فراغت کے بعد (۲۰) اجتماع کے وقت (۲۱) اجتماع کے ختم ہونے پر (۲۲) وضو کے وقت (۲۳) کان کے بجنے کے وقت (۲۴) کسی چیز کے بھول جانے کے وقت

(۲۵)وعظ کے وقت (۲۶)علوم کی اشاعت کے وقت (۲۷)حدیث شریف کے وقت (۲۸)حدیث شریف پڑھنے کے آخر میں (۲۹)استفتا کے وقت (۳۰)فتویٰ لکھنے کے وقت (۳۱)ہر مصنف کے لئے تصنیف کے وقت (۳۲) کتاب پڑھنے والے کے لئے (۳۳)خطیب کے لئے (۳۴)منگنی کرنے والے کے لئے (۳۵) اپنا نکاح کرنے والے کے لئے (۳۶)دوسرے کا نکاح کرنے والے کے لیے (۳۷)رسالوں میں (۳۸)اہم امور کے شروع میں (۳۹)حضور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ وسلم کا اسم مبارک ذکر کرتے وقت (۴۰) آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ وسلم کا اسم مبارک سنتے وقت (۴۱) آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ وسلم کا اسم مبارک لکھتے وقت (اس تحریر سے واضح ہوتا ہے کہ مذکورہ بالا مواقع پر درود شریف پڑھنا تمام علماء دیوبند کے نزدیک مستحب ہے نیز انہوں نے یہ بھی اوپر لکھ دیا ہے کہ جن اوقات میں بھی درود شریف پڑھ سکتا ہو پڑھنا مستحب ہے بشرطیکہ کوئی مانع نہ ہو۔

انہوں نے اسی جگہ وہ سات اوقات بھی لکھے ہیں جن اوقات میں درود شریف پڑھنا مکروہ ہے۔ وہ سات اوقات یہ ہیں۔

(۱)صحبت کے وقت ۔(۲) پیشاب پاخانہ کے وقت (۳) بیچنے کی چیز کی تشہیر کے لئے (۴)ٹھوکر کھانے کے وقت (۵)تعجب کے وقت (۶) جانور کے ذبح کرنے کے وقت (۷) چھینک کے وقت

یہ سات وقت شمار کر کے آٹھواں وقت بھی ذکر کیا ہے چنانچہ لکھتے ہیں۔

اسی طرح اگر قرآن مجید کی قرأت کے درمیان میں اگر حضور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ وسلم کا پاک نام آئے تو درمیان میں درود شریف نہ پڑھے۔

(تبلیغی نصاب فضائل درود شریف: ۵۹ے تا ۵۱ے)

(فضائل اعمال کا حصہ فضائل درود شریف: ۶۶ تا ۶۷)

مستحب

درمختار میں وضو کے مستحبات کی بحث میں ہے وَمُسْتَحَبُّهٗ هُوَ مَافَعَلَهُ النَّبِیُّ عَلَيْهِ السَّلَامُ مَرَّةً وَّتَرَكَهٗ اُخْرٰی وَمَا اَحَبَّهُ السَّلَفُ یعنی مستحب وہ کام ہے جسے حضور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ وسلم نے کبھی کیا ہو اور کبھی نہ کیا ہو اور وہ بھی ہے جسے گذشتہ مسلمان اچھا جانتے ہوں۔ (ردالمحتار جلد ۱: ۲۴۷/۲۴۶ عبارت درمختار)

مستحب کی تعریف اور علماء دیوبند کے شیخ الحدیث کی تحریر سے یہ واضح ہوا کہ درود شریف جب بھی پڑھیں وہ اس لئے مستحب ہے کہ اگلے مسلمانوں کے نزدیک یہ اچھا کام تھا۔

مانع کی تعریف

مانع شرعی یہ ہے کہ از روئے شریعت وہ منع ہونا جائز ہو اس کی چند صورتیں یہ ہیں (۱) حرام (۲) مکروہ تحریمی (۳) مکروہ تنزیہی ان میں سب سے کم درجہ مکروہ تنزیہی کا ہے اب دیکھتے ہیں کہ مکروہ تنزیہی کسے کہتے ہیں فقہا کے نزدیک مکروہ تنزیہی کیا ہے؟

مکروہ تنزیہی

ردالمحتار بحث مکروہات الصلوۃ بیان المستحب والسنۃ والمندوب میں ہے تَرْكُ الْمُسْتَحَبِّ لَايَلْزَمُ مِنْهُ اَنْ يَّكُوْنَ مَكْرُوْهًا اِلَّا بِنَهْیٍ خَاصٍ لِاَنَّ الْكَرَاهَةَ حُكْمٌ شَرْعِیٌّ فَلَابُدَّ لَهٗ مِنْ دَلِيْلٍ خَاصٍ۔

مستحب کے ترک سے یہ لازم نہیں آتا کہ وہ خاص ممانعت کے بغیر مکروہ ہو جائے کیونکہ کراہیت شرعی حکم ہے اس کے لئے خاص دلیل کی ضرورت ہے۔

اس سے واضح ہو گیا کہ فقہا تو خاص ممانعت کے بغیر کسی چیز کو مکروہ تنزیہی بھی نہیں مانتے یعنی ان کے نزدیک کسی چیز کو مکروہ تنزیہی سمجھنے کے لئے بھی خاص ممانعت

اور دلیل کی ضرورت ہے چہ جائیکہ کسی ذکر کو بغیر کسی ممانعت اور دلیل خاص کے ناجائز حرام سمجھ کر جھگڑا کیا جائے یا اسے جھگڑے کی بنیاد بنایا جائے۔

اذان سے پہلے درود شریف پڑھنا بدعت نہیں بلکہ پڑھنے والوں کو روکنا بدعت ہے کسی حدیث سے ثابت نہیں کہ کسی ایک بھی صحابی نے سیدنا حضرت بلال رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو منع کیا ہو کہ اذان سے پہلے کچھ نہ پڑھیں اور کہا ہو کہ آپ نے اذان میں اضافہ کر دیا ہے۔

(صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی حَبِیْبِہٖ مُحَمَّدٍ وَّآلِہٖ وَسَلَّمْ)

درود شریف ایک دفعہ انعام دس

معارج النبوت میں ہے کہ جو شخص حضور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم پر ایک دفعہ درود شریف پڑھتا ہے اسے دس انعامات وعطیات سے نوازا جاتا ہے (۱) اللہ تبارک وتعالیٰ کی رحمت سے (۲) شفیع المذنبین صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کی شفاعت سے (۳) اقتداء ملائکہ انبیاء علیہم السلام سے (۴) کفار ومنافقین کی مخالفت سے (۵) گناہ مٹا دینے سے (۶) حاجات پوری فرما دینے (۷) اس کے لئے ظواہر اور اسرار کو منور کر دینے سے (۸) دوزخ سے نجات سے (۹) جنت میں داخلے کی اجازت سے (۱۰) اللہ تبارک وتعالیٰ کے دیدار وسلام سے۔ (معارج النبوت جلد ۱:۲۵)

(صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی حَبِیْبِہٖ مُحَمَّدٍ وَّآلِہٖ وَسَلَّمَ)

درود شریف ہر ذکر سے افضل ہے:

معارج النبوت میں ہے صلوٰۃ ذکر الٰہی سے بھی افضل ہے اس کی دلیل یہ ہے کہ ذکر خداوندی کے متعلق ارشاد ہے فَاذْکُرُوْنِیْ اَذْکُرْکُمْ یعنی تم مجھے یاد کرو میں تمہیں یاد کروں گا لیکن درود شریف کے متعلق فرمایا تم ایک دفعہ درود شریف پڑھو میں تم پر

دس دفعہ رحمتیں بھیجوں گا یعنی اپنی حمد وثنا کے متعلق فرمایا کہ تم میری ایک دفعہ حمد و ثنا کرو گے تو میں بھی تمہاری ایک دفعہ تعریف کروں گا لیکن اگر تم میرے محبوب (صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم) پر ایک دفعہ درود شریف پڑھو گے تو میں تم پر دس دفعہ رحمتیں بھیجوں گا کیونکہ محب کے پاس محبوب کا نام لینا، محبوب کے اوصاف حمیدہ بیان کرنا محبوب کی تعریف کرنا محبوب کی نعتیں پڑھنا، محبوب پر درود شریف بھیجنا خود محب کی ذات کی تعریف سے کہیں زیادہ محب کو پسند ہوتی ہے کیونکہ محب کو محبوب کی تعریف پیاری لگتی ہے اس لئے وہ درجے اور مرتبے میں بھی زیادہ ہوتی ہے اور محبوب کی تعریف کی اہتمام سے محب کو زیادہ راحت ہوتی ہے۔

(معارج النبوت جلد ا:۳۲۶)

(صَلَّى اللهُ عَلٰى حَبِيْبِهٖ مُحَمَّدٍ وَّآلِهٖ وَسَلَّمْ)

ایک نیکی پر دس گنا ثواب کا جواب:

علامہ سخاوی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے ایک سوال پر (کہ قرآن مجید میں ہے مَنْ جَآءَ بِالْحَسَنَةِ فَلَهٗ عَشْرُ اَمْثَالِهَا کہ جو ایک نیکی کرے تو اس کے لئے ہر نیکی پر اسے دس گنا ثواب عطا ہوگا) کہ جب ہر نیکی پر ثواب دس گنا ہے تو پھر درود شریف کی خصوصیت کیا ہوئی کہ درود شریف پر بھی وہی دس) یہ جواب دیا ہے کہ پہلی بات تو یہ ہے کہ اللہ تبارک وتعالیٰ کا ایک کے بدلے میں دس دفعہ درود شریف بھیجنا نیکی کے دس گناہ ثواب سے کہیں زیادہ درجہ وشان ہے اس کے علاوہ دس درجات کا بلند ہونا دس گناہوں کا معاف ہونا اس کے نامہ اعمال میں دس نیکیوں کا لکھا جانا دس غلاموں کے آزاد کرنے کے برابر ثواب بھی عطا ہونا یہ تمام درود شریف کے سبب مزید انعامات ہیں

درود شریف پر انعامات الٰہی کی حکمت:

معارج النبوت میں ہے کہ ایک دفعہ درود شریف پڑھنے پر اتنے زیادہ

انعامات وثواب میں حکمت کیا ہے تو جواب میں فرماتے ہیں کہ حکمت یہ ہے کہ اللہ تبارک وتعالیٰ کو اپنے محبوب سے بہت زیادہ محبت ہے اس نے درود شریف پر اتنا زیادہ ثواب اور اتنے انعامات سے اپنے بندوں کو اس لئے نوازا ہے کہ بندے اس شوق میں میرے محبوب پر زیادہ سے زیادہ درود شریف پڑھیں۔

(معارج النبوت جلد نمبر ا ص ۳۲۳)

(صَلَّى اللّٰهُ عَلٰى حَبِيْبِهٖ مُحَمَّدٍ وَّآلِهٖ وَسَلَّمْ)

ایک گستاخی پر دس لعنتیں:

جس طرح محبوب پیغمبر صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم پر درود شریف پڑھنے سے اللہ تبارک وتعالیٰ کی دس رحمتیں نازل ہوتی ہیں اسی طرح قرآن مجید سے یہ بات واضح ہورہی ہے کہ محبوب خدا صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کی وَرَفَعْنَا لَكَ ذِكْرَكَ والی بلند عظمت والی شان میں معاذ اللہ ایک گستاخی سے اللہ جل جلالہ کی طرف سے دس لعنتیں اس پر پڑتی ہیں۔ ولید بن مغیرہ بد بخت نے حضور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کو (معاذ اللہ) ساحر یعنی جادوگر کہا اللہ جل جلالہ نے اس بد بخت کی دس کلمات سے مذمت فرمائی وہ الفاظ یہ ہیں (۱) مَكَذِّب (جھٹلانے والا) حَلَّاف (بہت قسمیں کھانے والا) (۳) مَهِيْن (ذلیل کمینہ) (۴) هَمَّاز (طعنے دینے والا) (۵) مَشَّاءٍ بِنَمِيْم (چغلیاں لگانے کے لئے پھرنے والا) (۶) مَنَّاعٍ لِّلْخَيْرِ (نیک کام سے روکنے والا) (۷) مُعْتَدٍ (حد سے بڑھنے والا (۸) اثیم (گناہوں کا کرنے والا) (۹) عُتُلٍّ (بدمزاج اور بدزبان) (۱۰) زنیم (حرام زادہ) قرآن مجید پارہ ص ۲۹ سورہ نون میں یہ موجود ہیں۔

معارج النبوت جلد ا ص ۳۲۴ میں ہے کہ چونکہ دشمن کے منہ سے محبوب کی گستاخی نکلی تھی اللہ تبارک وتعالیٰ نے اس کے بدلے میں اس کی دس بار مذمت فرمائی

جو پارہ ۲۹ سورہ نون میں ہے اس طرح جب کوئی دوست اس کے محبوب کی ایک دفعہ تعریف کرتا ہے تو اس کے جواب میں دس دفعہ تعریف کرنا تعجب کی بات نہیں ہے۔

گستاخی سے ولید بدبخت کی پردہ دری

روح البیان جلد ۱۰: ۱۱۲ میں ہے کہ سورۃ نون کی یہ آیت جس میں مالک کائنات نے گستاخ ولید بن مغیرہ کی دس کلمات سے مذمت فرمائی نازل ہوئی جس میں اسے حرام زادہ ہونا کہا گیا نازل ہوئی تو ولید نے اپنی ماں پر تلوار کھینچ لی اور اسے سخت لہجہ میں کہا کہ میرے متعلق جو دس باتیں کہی گئی ہیں میں جانتا ہوں کہ ان میں سے نو ۹ مجھ میں ہیں دسویں حرام زادہ ہونے کی بابت تو ہی مجھے بتا سکتی ہے اگر تو نے جھوٹ بولا تو تیری گردن اڑا دوں گا اس کی ماں نے اسے بتایا کہ یہ سچ ہے کہ تو حلال کا نہیں بلکہ حرام کی پیداوار ہے تیرا باپ نامرد تھا اس لئے اولاد نہ تھی میرے خاوند کے بھائی بھتیجے ہمارے مال پر نظر رکھتے تھے کہ یہ فوت ہو جائیں تو ہم حاصل کریں میں نے فلاں کے غلام کو بلا کر اس سے زنا کیا جس سے تو پیدا ہوا۔

حکیم الامت مفتی احمد یار خاں صاحب نعیمی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ اس کی تفسیر میں لکھتے ہیں کہ رب کریم کی صفت ستار العیوب ہے یعنی عیبوں پر پردہ ڈالنا مگر جب محبوب کی شان اقدس میں ولید بدبخت نے گستاخی کی تو ستار العیوب رب تعالیٰ نے اس کی مذمت میں اس کا اور اس کی ماں کا پردہ بھی چاک فرما دیا اور لوگوں کو بتلا دیا کہ یہ حلال کا نہیں ولد الزنا حرام ہے۔

درود شریف پڑھنے والوں کے واقعات وحکایات

کثرت سے درود شریف پڑھنے والے کو تاج پہنا کر جنت میں داخل کیا گیا:

جب ابوالعباس احمد بن منصور فوت ہوئے تو اہل شیراز میں سے ایک شخص کو خواب میں ان کی زیارت ہوئی کہ وہ جامع شیراز کے محراب میں کھڑے ہیں موتیوں سے مزین تاج سر پر پہنے ہوئے ہیں بہترین نئے لباس میں ملبوس ہیں خواب والے نے ان سے کہا اللہ تبارک وتعالیٰ نے آپ سے کیا معاملہ فرمایا احمد بن منصور نے فرمایا مجھے بخش دیا میرا اکرام فرمایا اور مجھے جنت میں داخل فرمایا خواب دیکھنے والے نے پوچھا یہ کس وجہ سے ہوا فرمایا میں رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم پر کثرت سے درود شریف پڑھا کرتا تھا۔ یعنی کثرت سے درود شریف پڑھنے کے باعث یہ مرتبہ ومقام نصیب ہوا اللہ تبارک وتعالیٰ سب کو زیادہ سے زیادہ درود شریف اور سلام اپنے محبوب پیغمبر صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم پر بھیجنے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین۔

(القول البدیع ص ۱۱۷)

(صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی حَبِیْبِہٖ مُحَمَّدٍ وَّآلِہٖ وَسَلَّمَ)

درود شریف کی برکت سے جہاز غرق ہونے سے بچ گیا اور سمندری طوفان سے نجات مل گئی:

حضرت موسیٰ ضریر رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ فرماتے ہیں کہ ایک دفعہ میں جہاز میں سوار شور سمندر میں سفر کر رہا تھا کہ ایک سخت قسم کی آندھی اور طوفان نے آلیا جسے اقلابیہ کی آندھی یا طوفان کہا جاتا ہے یہ ایسا طوفان تھا کہ کوئی ہی شاید بچا ہو جو اس کی زد میں نہ آیا ہو جہاز طوفان میں پھنس گیا جہاز میں سوار تمام مسافر اپنی زندگیوں سے

مایوس ہو گئے اور ایک دوسرے کو الوداعی سلام کہنے لگے اسی اثنا میں مجھ پر غنودگی طاری ہو گئی یا اونگھ آ گئی میں سو گیا کہ محبوب پیغمبر رؤف و رحیم نبی رحمۃ اللعالمین صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کے دیدار سے مشرف ہو گیا آپ نے مجھے فرمایا کہ اہل جہاز سے کہو کہ اس درود شریف اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَّعَلٰی اٰلِ سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ صَلٰوۃً تُنْجِیْنَا بِھَا مِنْ جَمِیْعِ الْاَحْوَالِ وَالْاٰفَاتِ وَتَقْضِیْ لَنَا بِھَا مِنْ جَمِیْعِ الْحَاجَاتِ وَتُطَھِّرُنَا بِھَا مِنْ جَمِیْعِ السَّیِّاٰتِ وَتَرْفَعُنَا بِھَا عِنْدَكَ اَعْلَی الدَّرَجَاتِ وَتُبَلِّغُنَا بِھَا اَقْصَی الْغَایَاتِ مِنْ جَمِیْعِ الْخَیْرَاتِ فِی الْحَیٰوۃِ وَبَعْدَ الْمَمَاتِ اِنَّكَ عَلٰی کُلِّ شَیْءٍ قَدِیْرٌ کو ایک ہزار دفعہ پڑھیں میں نے تمام اہل جہاز کو یہ بتایا تو ہم سب نے یہ درود شریف پڑھنا شروع کر دیا ابھی ہم نے صرف تین سو دفعہ ہی پڑھا تھا کہ طوفان تھم گیا اللہ تبارک و تعالیٰ نے اپنے فضل و کرم سے درود شریف کی برکت سے ہم سب کو صحیح سلامت اپنی منزل مقصود تک پہنچا دیا۔

القول البدیع میں ہے کہ حضرت حسن بن علی اسوانی فرماتے ہیں کہ جس کسی کو بھی کوئی پریشانی یا مصیبت گھیر لے وہ اس درود شریف کو ہزار دفعہ پڑھ لے اللہ تبارک و تعالیٰ اس کی برکت سے اس کی پریشانی غم اور مصیبت دفع فرما دے گا اور اسے اپنے مقصد میں کامیاب فرمائے گا۔

(روح البیان جلد ۷ ص ۲۳۵ القول البدیع ص ۲۱۹ نزہۃ المجالس جلد ۲ ص ۲۳۲ معارج النبوۃ جلد نمبر ۱ ص ۲۳۲)

(صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی حَبِیْبِہٖ مُحَمَّدٍ وَّاٰلِہٖ وَسَلَّمَ)

درود شریف پڑھنے والے کے چہرے پر محبوب خدا صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے بوسہ دیا:

محمد بن سعید بن مطرف رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ جو بہت بڑے بزرگوں سے تھے فرماتے ہیں کہ میں نے اپنے نفس پر یہ لازم کر لیا تھا کہ ہر رات سونے سے پہلے اتنی

تعداد میں درود شریف حضور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم پر پڑھ کر ہی سویا کروں گا چنانچہ میں یہ تعداد کئی راتوں میں مکمل پڑھ کر ہی سویا کرتا کہ ایک دن میں اپنے بالا خانے میں درود شریف پڑھ کر بیٹھا ہی تھا کہ مجھے نیند آ گئی اتفاقاً میری بیوی بھی اسی بالا خانے میں اس وقت سو رہی تھی خواب میں میں نے دیکھا کہ حضور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم ہمارے بالا خانے کے دروازے سے اندر تشریف لائے ہیں آپ کے نور سے ہمارا بالا خانہ نور سے منور ہو گیا اور جگمگا کر روشن ہو گیا پھر محبوب صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم میرے سامنے تشریف لائے اور مجھے فرمایا جس منہ سے تو مجھ پر درود شریف بھیجتا ہے وہ منہ آگے کر میں اسے بوسہ دوں میں نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم سے شرم کرتے ہوئے منہ آگے کیا رحمۃ اللعالمین صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے میرے رخسار پر بوسہ دیا جس سے ایسی خوشبو مہکی کہ تمام گھر حضور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کی اس خوشبو سے مہک اٹھا اور دنیا کی کوئی خوشبو اس کا مقابلہ نہیں کر سکتی تھی میرے رخسار سے آٹھ دن تک خوشبو مہکتی رہی میری بیوی ہر روز میرے رخساروں سے خوشبو پاتی۔

(القول البدیع ص ۱۳۵، جذب القلوب ص ۲۱۱، نزہۃ المجالس ص ۳۳۸)

درود شریف کے ثواب سے ہزاروں جہنمی جنتی بن گئے:

حضرت حسن بصری رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی خدمت میں ایک عورت نے عرض کی کہ میری بیٹی فوت ہو گئی ہے میں چاہتی ہوں کہ اسے خواب میں دیکھوں حضرت حسن بصری رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اسے فرمایا کہ عشاء کی نماز کے بعد چار رکعت نفل نماز پڑھ اس کی ہر رکعت میں سورۃ فاتحہ کے بعد ایک دفعہ سورۃ اَلْهٰكُمُ التَّكَاثُرُ پڑھ اور نماز کے بعد حضور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم پر درود شریف پڑھتی پڑھتی سو جا اس نے ایسا ہی کیا اور درود شریف پڑھتے پڑھتے سو گئی مگر اس نے خواب میں اپنی

بیٹی کو سخت عذاب میں مبتلا دیکھا اس نے دیکھا کہ اسے گندھک کا لباس پہنا
ہاتھوں میں آگ کی ہتھکڑیاں اور پاؤں میں آگ کی بیڑیاں پہنائی گئی ہیں وہ نیند
سے بیدار ہوئی تو بیٹی کی حالت کے باعث بہت ہی مغموم اور از حد پریشان تھی چنانچہ
وہ حضرت حسن بصری رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی خدمت میں حاضر ہوئی اور خواب میں بیٹی
کی دیکھی ہوئی حالت بیان کی حضرت حسن بصری رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اسے صدقہ
کرنے کو فرمایا کہ ہوسکتا ہے صدقہ خیرات کے باعث مالک کائنات رب کائنات اس
پر رحم فرمادے اور اسے بخش دے اسی رات حضرت حسن بصری رضی اللہ تعالیٰ عنہ
نے خواب میں دیکھا کہ ایک بڑا ہی خوبصورت باغ ہے جس میں ایک تخت پر ایک
لڑکی سر پر نورانی تاج پہنے بیٹھی ہے اس لڑکی نے حضرت سے عرض کیا حضور کیا آپ
مجھے پہنچانتے ہیں حضرت حسن بصری رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا نہیں لڑکی نے عرض
کیا حضور میں وہی لڑکی ہوں جس کی والدہ نے آپ سے مجھے خواب میں دیکھنے کو کہا
تھا اور آپ نے اسے نماز کے بعد درود شریف پڑھتے ہوئے سونے کو فرمایا تھا حضرت
حسن بصری نے فرمایا اے لڑکی تیری والدہ نے تو تیری حالت کچھ اور بتائی تھی مگر میں
کچھ اور ہی دیکھ رہا ہوں۔

لڑکی نے کہا حضرت جیسے میری والدہ نے آپ کو بتایا میری حالت ویسی ہی تھی
اور میں اکیلی نہیں بلکہ اس قبرستان میں ستر ہزار افراد عذاب میں مبتلا تھے کہ ہمارے
اس قبرستان سے ایک نیک صالح شخص کا گزر ہوا اس نے درود شریف پڑھ کر ہمیں
تمام قبرستان والوں کو ثواب بخش دیا رحیم و کریم رب نے سب پر اپنا رحم و کرم فرمایا اور
سب کو عذاب سے نجات عطا فرما کر اس نعمت سے نواز دیا لہٰذا آپ اس مہربان رب
کے ان انعاموں میں مجھے دیکھ رہے ہیں۔ (القول البدیع ص ۱۳۱)

(صَلَّى اللهُ عَلٰى حَبِيْبِهٖ مُحَمَّدٍ وَّآلِهٖ وَسَلَّمَ)

درود شریف کے ثواب سے پانچ سو پچاس جہنمی جنت کی بہاریں لینے لگے:

زہرۃ الریاض میں ہے کہ حضرت امام حسن عسکری رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی خدمت میں ایک عورت نے حاضر ہو کر کہا یا امام میری ایک نوجوان بیٹی تھی جو فوت ہو گئی اس کی موت نے میری زندگی کو اجیرن کر دیا ہے اس کے فراق و جدائی نے میرے سینے میں آگ بھڑکائی ہوئی ہے مجھے چین نصیب ہی نہیں ہے مجھے کوئی ایسا وظیفہ بتا دیں جس سے میں اپنی بیٹی کو خواب میں دیکھ سکوں اور مجھے اطمیان قلب حاصل ہو آپ نے اسے ایک درود شریف پڑھنے کو فرمایا اس نے وہ درود شریف پڑھا تو بیٹی کو خواب میں دیکھا کہ وہ عذاب میں مبتلا ہے بدن پر سیاہ رنگ کے غلیظ کپڑے، گردن میں طوق اور پاؤں میں بیڑیاں پڑی ہوئی تھیں وہ عورت خواب میں بیٹی کو اس حالت میں دیکھ کر بہت ہی خوف زدہ ہوئی دوبارہ حضرت امام حسن عسکری رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی خدمت میں حاضر ہوئی اور خواب بیان کیا حضرت بھی سن کر بہت غمزدہ ہوئے کچھ ہی عرصہ کے بعد حضرت امام حسن عسکری رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے خواب میں ایک عورت کو دیکھا جو اپنے حسن و جمال کے ساتھ جنت کے باغ میں سیر کر رہی ہے اس کے سر پر سنہری تاج ہے اور مسرت و شادمانی سے چہرہ چمک رہا ہے اس نے حضرت امام حسن عسکری رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو اپنا تعارف کراتے ہوئے بتایا کہ میں اس عورت کی بیٹی ہوں جو آپ کے پاس حاضر ہوئی تھی اور آپ نے اسے درود شریف پڑھنے کو فرمایا تھا حضرت نے اسے فرمایا کہ تیری والدہ تو تیری حالت خواب میں دیکھ کر بہت ہی غمگین و پریشان ہے مگر میں اب تجھے بالکل اس کے برعکس دیکھ رہا ہوں اس نے بتایا کہ حضرت میری ماں نے مجھے خواب میں جس حالت میں دیکھا تھا میں بالکل اسی حالت میں تھی مگر ہوا یہ کہ ایک دن ہمارے قبرستان سے ایک ایسے برگزیدہ نیک انسان کا گزر ہوا جو ہمیشہ اکثر حضور نبی کریم رؤف الرحیم رحمۃ اللعالمین صلی اللہ تعالیٰ

علیہ وآلہ وسلم پر درود شریف پڑھتا رہتا تھا اس نے ایک دفعہ درود شریف پڑھا تو قبرستان میں پانچ سو پچاس مردے۔ جو عذاب میں مبتلا تھے ان کے متعلق اعلان کیا گیا اِرْفَعُوا الْعَذَابَ عَنْهُمْ بِبَرَكَةِ ثَوَابِ صَلٰوةِ هٰذَا الرَّجُلِ یعنی اس قبرستان کے مردوں سے اس شخص کے درود شریف پڑھنے کے ثواب کی برکت کی وجہ سے عذاب اُٹھالیا جائے یہ میرے محبوب پیغمبر کی بارگاہ میں درود شریف کا تحفہ بھیج رہا ہے۔ (معارج النبوت ص ۳۲۹)

(صَلَّى اللهُ عَلٰى حَبِيْبِهٖ مُحَمَّدٍ وَّآلِهٖ وَسَلَّمَ)

قارئین کے لئے اس میں نصیحت:

معارج النبوت میں مندرجہ بالا واقعہ بیان فرمانے کے بعد قارئین کے لیے ایک ناصحانہ بات یہ لکھی گئی ہے کہ اے درویش ایک اجنبی قبرستان سے گزرے اور حضور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم پر درود شریف پڑھے تو تمام قبرستان والوں سے عذاب اٹھالیا جائے تو جو خدا کا بندہ اپنے محبوب پیغمبر صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم پر پچاس یا ساٹھ سال صدق وصفا سے درود شریف پڑھے اگر اسے آخرت کے عذاب سے پناہ اور حضور نبی کریم رؤف الرحیم رحمۃ العالمین صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کی شفاعت نصیب ہو جائے تو اس میں تعجب کی کون سی بات ہے۔

(صَلَّى اللهُ عَلٰى حَبِيْبِهٖ مُحَمَّدٍ وَّآلِهٖ وَسَلَّمَ)

ہر نماز کے بعد درود شریف صَلَّى اللهُ عَلَيْكَ يَا مُحَمَّدُ پڑھنے پر حضور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے حضرت شبلی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کی پیشانی پر بوسہ دیا:

حضرت ابوبکر بن محمد بن عمر فرماتے ہیں کہ میں ابوبکر بن مجاہد کے پاس تھا کہ

حضرت شبلی (رحمۃ اللہ تعالٰی علیہ) تشریف لائے انہیں دیکھ کر ابوبکر بن مجاہد ان کے احترام میں کھڑے ہو گئے ان سے معانقہ فرمایا اور ان کی پیشانی کو بوسہ دیا میں نے ان سے کہا اے میرے سردار آپ شبلی کا اس حد تک احترام کرتے ہیں حالانکہ آپ خود بھی اور بغداد کے تمام علماء کرام بھی انہیں پاگل اور دیوانہ تصور کرتے ہیں تو انہوں نے فرمایا میں نے ان کے ساتھ وہی کیا ہے جو میں نے حضور نبی کریم صلی اللہ تعالٰی علیہ وآلہ وسلم کو ان کے ساتھ کرتے ہوئے دیکھا ہے پھر انہوں نے مجھے اپنا خواب بیان کرتے ہوئے بتایا کہ خواب میں مجھے حضور نبی کریم صلی اللہ تعالٰی علیہ وآلہ وسلم کی زیارت نصیب ہوئی تو میں نے دیکھا کہ آپ صلی اللہ تعالٰی علیہ وآلہ وسلم کی خدمت اقدس میں شبلی حاضر ہوئے تو حضور نبی کریم صلی اللہ تعالٰی علیہ وآلہ وسلم ان کے پیار میں کھڑے ہو گئے اور ان کی پیشانی پر بوسہ دیا تو میں نے عرض کیا یارسول اللہ صلی اللہ تعالٰی علیہ وآلہ وسلم شبلی کے ساتھ آپ اتنا پیار فرماتے ہیں تو رحمۃ اللعالمین صلی اللہ تعالٰی علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا یہ ہر نماز کے بعد پڑھتا ہے لَقَدْ جَآءَكُمْ رَسُوْلٌ مِّنْ اَنْفُسِكُمْ عَزِيْزٌ عَلَيْهِ مَا عَنِتُّمْ حَرِيْصٌ عَلَيْكُمْ بِالْمُؤْمِنِيْنَ رَءُوْفٌ الرَّحِيْمِ فَاِنْ تَوَلَّوْا فَقُلْ حَسْبِيَ اللّٰهُ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ عَلَيْهِ تَوَكَّلْتُ وَهُوَ رَبُّ الْعَرْشِ الْعَظِيْمِ۔ اور اس کے بعد تین دفعہ مجھ پر درود شریف پڑھتا ہے۔ اور ایک روایت میں ہے کہ جب بھی یہ فرض نماز پڑھتا ہے تو اس کے بعد یہ دو آیتیں لَقَدْ جَآءَكُمْ رَسُوْلٌ مِّنْ اَنْفُسِكُمْ الخ آخر سورۃ تک پڑھتا ہے اور اس کے بعد تین دفعہ یہ درود شریف پڑھتا ہے صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْكَ يَا مُحَمَّدُ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْكَ يَا مُحَمَّدُ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْكَ يَا مُحَمَّدُ حضرت ابوبکر بن مجاہد فرماتے ہیں کہ اس خواب کے بعد جب حضرت شبلی میرے پاس تشریف لائے تو میں نے ان سے پوچھا کہ آپ نماز کے بعد کونسا درود شریف پڑھتے ہیں تو انہوں نے یہی بتایا۔

(القول البدیع ص ۱۷۳، معارج النبوت ص ۱۳۳، سعادۃ الدارین ص ۱۲۴، جذب القلوب ص ۲۱۱)

(صَلَّى اللّٰهُ عَلٰى حَبِيْبِهٖ مُحَمَّدٍ وَّآلِهٖ وَسَلَّمَ)

یارسول اللہ، یا حبیب اللہ کی ندا کے ساتھ بارگاہ رسالت میں صلوٰۃ وسلام:

حضرت شبلی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کا ہر نماز کے بعد بارگاہ رسالت میں لفظ ندا کے ساتھ یعنی صلی اللہ علیک یا محمد کے الفاظ سے درود شریف کا تحفہ پیش کرنا حضور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کو کتنا پیارا ہے یہ مذکورہ بالا حضرت شبلی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کے واقعہ سے ظاہر ہے اور یہ واقعہ علمائے دیوبند کے شیخ الحدیث مولانا محمد زکریا نے اپنی کتاب فضائل درود کے صفحہ ص ۱۰۴ اور سابقہ نام تبلیغی نصاب کے صفحہ ۷۸۹ پر بعینہ اسی طرح لکھا ہے الحمد للہ بزرگان دین اولیاء کرام کی جماعت اہلسنت وجماعت اپنی مساجد میں ہر نماز کے بعد محبت سے درود شریف پڑھتے ہیں اللہ تبارک وتعالیٰ قبول فرمائے آمین ثم آمین۔

(صَلَّى اللّٰهُ عَلٰى حَبِيْبِهٖ مُحَمَّدٍ وَّآلِهٖ وَسَلَّمَ)

حضرت ابوبکر بن مجاہد کا حضرت شبلی کے احترام میں کھڑا ہونا اور شاگردوں کا اعتراض:

حضرت شبلی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے متعلق ایک اور بیان بھی مذکور ہے کہ ابوالقاسم خفاف فرماتے ہیں: ایک دفعہ حضرت شبلی حضرت ابوبکر بن مجاہد کی مسجد میں تشریف لے گئے حضرت ابوبکر حضرت شبلی کے لئے احتراماً کھڑے ہو گئے حضرت ابوبکر کے شاگردوں میں اس معاملہ پر گفتگو ہوئی کہ ہمارے استاذ محترم وزیر کے آنے پر کھڑے نہیں ہوتے مگر شبلی کے آنے پر کھڑے ہو گئے ہیں چنانچہ شاگردوں نے اپنے استاذ محترم حضرت شیخ ابوبکر بن مجاہد کی خدمت میں عرض کیا کہ حضرت آپ کے پاس وزیر مملکت علی بن عیسیٰ آئے آپ اس کے احترام میں کھڑے نہیں ہوئے مگر شبلی آئے تو آپ فوراً احترام میں کھڑے ہو گئے حضرت ابوبکر نے شاگردوں سے فرمایا

کیا میں اس شخص کے لئے احترام میں کھڑا نہ ہوں جس کی عزت محبوب خدا صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم فرماتے ہوں پھر انہوں نے اپنے شاگردوں کو خواب بیان فرمایا کہ میں ایک رات خواب میں محبوب پیغمبر صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کے دیدار سے مشرف ہوا تو حضور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے مجھے حکم فرمایا کہ کل تیرے پاس ایک جنتی شخص آئے گا جب وہ آئے تو اس کی عزت واحترام کرنا اگلے روز حضرت شبلی تشریف لائے میں نے ان کا بہت احترام کیا اس واقعہ کے دو تین روز بعد پھر رات کو مجھے محبوب پیغمبر صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کی خواب میں زیارت نصیب ہوئی تو رحمۃ اللعالمین صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے مجھے فرمایا ابوبکر اللہ تبارک وتعالیٰ تجھے عزت وشرف سے نوازے کیونکہ تو نے ایک جنتی کا احترام کیا ہے میں نے عرض کیا یارسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم شبلی کی اتنی عزت کس سبب سے ہے فرمایا یہ پانچوں نمازوں کے بعد مجھے یاد کرتا ہے (درود شریف کی صورت میں) اور پھر یہ دو آیتیں لَقَدْ جَآءَ کُمْ رَسُوْلٌ مِّنْ اَنْفُسِکُمْ الخ آخر سورۃ تک پڑھتا ہے اسی سال ۸۰ سے یہ ایسے ہی کر رہا ہے۔ (القول البدیع ص ۱۷۳، روح البیان جلد ۳ ص ۷۵۴)

(صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی حَبِیْبِہٖ مُحَمَّدٍ وَّآلِہٖ وَسَلَّمَ)

گناہوں کے باعث بگڑا ہوا چہرہ درود شریف کے باعث صحیح ہو گیا:

حضرت سفیان ثوری رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ فرماتے ہیں کہ میں کعبہ شریف کے طواف میں مشغول تھا کہ میں نے ایک ایسے شخص کو دیکھا جو اس وقت تک زمین سے قدم نہیں اٹھاتا تھا جب تک سرکار دو عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم پر درود شریف نہیں پڑھ لیتا تھا میں نے اسے کہا کہ تم اللہ تبارک وتعالیٰ کی حمد وثنا کی بجائے حضور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم پر ہی ہر وقت درود وسلام بھیج رہے ہو حالانکہ ہر ورد وظیفہ اور ذکر اذکار کے لئے اپنا اپنا مقام مقرر ہے اس نے مجھے پوچھا آپ کون ہیں

میں نے بتایا کہ میں سفیان ثوری ہوں اس نے کہا اگر آپ زمانے کے یکتا نہ ہوتے تو میں یہ راز کبھی بھی آپ کو ظاہر نہ کرتا اور نہ ہی اس اسرار سے پردہ اٹھاتا میں آپ کو بتا دیتا ہوں وہ یہ ہے کہ میں اور میرا والد اپنے گھر سے حج بیت اللہ کے لئے چل پڑے راستے میں میرا والد بیمار ہو گیا میں نے اس کا علاج معالجہ کرایا اس کی صحت و تندرستی کے لئے دوڑ دھوپ کی اور از حد کوشش کی مگر کوئی چارہ کارگر نہ ہوا اور نہ ہی کوئی علاج مفید ثابت ہوا یہاں تک کہ میرا والد فوت ہو گیا میں نے اس کی موت کے بعد دیکھا کہ اس کا چہرہ سیاہ ہو گیا ہے بعض کتابوں میں ہے کہ اس کا سر خنزیر کے سر کی طرح ہو گیا یا گدھے کے سر کی طرح ہو گیا روح البیان میں ہے کہ اس کا چہرہ سخت سیاہ ہو گیا آنکھیں نیلی ہو گئیں اور پیٹ پھول گیا میں یہ صورت دیکھ کر سخت پریشان ہوا مجھ پر غم واندوہ کا پہاڑ ٹوٹ پڑا صدمہ سے رونے لگ گیا کہ اس صورت میں کفن دفن کے لئے میں لوگوں کا تعاون بھی حاصل نہ کر سکتا تھا میرے دل میں خیال آتا کہ شاید میرا باپ منافق تھا اور اپنے نفاق کو لوگوں سے چھپائے رکھتا تھا اسی لئے اس کی شکل ایسی ہو گئی ہے بہر حال وہ میرا باپ تھا اور میں غریب الوطن مسافر تھا ناگہانی یہ آفت سر پر آ پڑی میں نے اپنے باپ کے چہرہ پر کپڑا ڈال دیا اور اسے ڈھانپ دیا غم واندوہ کے اس عالم میں بھی روتے روتے میری آنکھ لگ گئی اور میں سو گیا میں نے خواب میں دیکھا کہ ایک ایسے شخص تشریف لائے ہیں جو اتنے حسین وجمیل ہیں کہ میں نے اپنی زندگی میں ان جیسا حسن وجمال والا کوئی اور دیکھا ہی نہیں تھا ان سے اتنی اعلیٰ پیاری اور دلکش خوشبو مہک رہی تھی کہ زندگی بھر مجھے ایسی خوشبو میسر نہ ہوئی تھی ان کا لباس اتنا پیارا اعلیٰ صاف ستھرا اور پاکیزہ تھا کہ میری نظر نے کبھی ایسا نہ دیکھا وہ بڑے ہی باوقار طریقے سے تشریف لائے اور میرے باپ کے سرہانے کھڑے ہو گئے پھر میرے باپ کے چہرہ سے کپڑا اٹھایا اور اپنا ہاتھ اس کے چہرے پر پھیرا۔

ہاتھ کا پھرنا تھا کہ میرے باپ کا چہرہ جو سخت سیاہ تھا نور میں تبدیل ہو گیا آنکھوں کی نیلاہٹ بھی جاتی رہی پیٹ بھی اپنی اصلی حالت پر آ گیا مجھے یہ دیکھ کر انتہائی مسرت وشادمانی حاصل ہوئی میرا غم خوشی میں بدل گیا جب وہ محسن شخص میرے باپ کے سرہانے سے ہٹنے لگے تو میں نے ان کا دامن تھام لیا اور عرض کیا اے غریب الوطن اور غم واندوہ کے مارے ہوئے پر اتنا بڑا احسان فرمانے والے کریم محسن اپنا تعارف تو کرائیں اور یہ بھی فرمائیں کہ مجھ غریب الوطن بے سہارا اور غموں کے مارے ہوئے پر اور میرے والد پر یہ اتنا بڑا احسان کس وجہ سے انہوں نے بڑی ہی محبت وشفقت سے مجھے دیکھا اور فرمایا تو مجھے نہیں پہچانتا میں صاحب قرآن ابن عبداللہ محمد رسول اللہ (صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم) ہوں تجھے معلوم ہونا چاہیے کہ تیرا والد فسق وفجور میں مبتلا بڑا گنہگار تھا لیکن یہ مجھ پر بہت کثرت سے درود شریف پڑھا کرتا تھا جب تیرا باپ اس مصیبت میں گرفتار ہوا تو اس نے مجھے فریاد کی میں اس کی فریاد کو پہنچا میں نے اسے اس عذاب سے نجات دلائی جو بھی اس دنیا میں مجھ پر کثرت سے درود شریف پڑھتا ہے میں اس کی فریاد کو پہنچتا ہوں۔

چنانچہ میں خواب دیکھنے کے بعد اٹھا اور اپنے والد کے سرہانے جا کھڑا ہوا میں نے دیکھا کہ ان کی آنکھیں اور پیٹ بھی صحیح ہو گئے ہیں سر اور چہرہ بھی اپنی اصلی حالت میں لوٹ آئے ہیں اس دن سے لے کر آج تک میری زباں پر درود شریف جاری ہے اور تا زندگی جاری رہے گا مجھے حضور نبی کریم رؤف الرحیم رحمۃ اللعالمین صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم سے شفاعت کی امید ہے اور اسی شفاعت سے ہی مجھے نجات ملے گی۔

معارج النبوت میں ہے کہ حضرت سفیان ثوری رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے یہ سن کر کہا تم صحیح کہتے ہو اور اپنے شاگردوں کو حکم فرمایا کہ اس واقعہ کو رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ

علیہ وآلہ وسلم کی امت کو سناؤ اپنی کتابوں میں لکھو تا کہ حضور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم پر کثرت سے درود شریف پڑھ کر اس کی برکت سے یہ امت دنیا و آخرت کے عذاب سے نجات پالے۔ (روح البیان جلد ۷ ص ۲۲۵، القول البدیع ص ۲۳۸ معارج النبوت جلد نمبر ۱ ص ۳۲۷ جذب القلوب ص ۳۱۵ سعادۃ الدارین ص ۱۲۵ تنبیہ الغافلین ص ۱۶۱)

(صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی حَبِیْبِہٖ مُحَمَّدٍ وَّآلِہٖ وَسَلَّمَ)

علی بن عیسیٰ وزیر کا درود شریف پڑھنا اور حضور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کی بارگاہ میں ان کی مقبولیت:

محمد بن مالک فرماتے ہیں کہ میں قاری ابوبکر بن مجاہد رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کے ہاں پڑھنے کے لئے بغداد گیا ہم ایک دن آپ کے ہاں قرأت پڑھ رہے تھے کہ ایک شخص ان کے پاس آئے جن کے سر پر بہت پرانی پگڑی تھی پرانا کرتا اور پرانی چادر میں ملبوس تھے حضرت ابوبکر بن مجاہد ان کے احترام میں کھڑے ہو گئے اور انہیں اپنی جگہ بٹھایا اور ان سے ان کے اہل و عیال کی خیریت دریافت فرمائی آنے والے شخص نے انہیں بتایا کہ آج رات میرے ہاں لڑکا پیدا ہوا ہے گھر والے چاہتے ہیں کہ گھی اور شہد ہو جبکہ میرے پاس گھی اور شہد حاصل کرنے کے لئے کچھ بھی نہیں ہے حضرت ابوبکر بن مجاہد رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ فرماتے ہیں کہ ان کے حالات سے آگاہی نے مجھے مغموم کر دیا اسی اثناء میں میری آنکھ لگ گئی میں سو گیا مقدر جاگ اٹھا محبوب پیغمبر صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کے دیدار سے مشرف ہوا حضور نبی کریم رؤف الرحیم رحمۃ اللعالمین صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے مجھے ارشاد فرمایا اتنا رنجیدہ نہ ہو خلیفہ کے وزیر علی بن عیسیٰ کے پاس جائیں اسے میرا سلام کہنا اور بطور علامت یہ بتانا کہ جمعہ کی ہر رات کو سونے سے پہلے وہ مجھ پر ایک ہزار دفعہ درود شریف پڑھتا ہے جب تک پڑھ نہ لے سوتا نہیں اس جمعہ کی رات کو اس نے ابھی سات سو دفعہ ہی درود شریف

رہا تھا کہ اسے خلیفہ کا قاصد بلانے آ گیا وہ وہاں چلا گیا اور وہاں سے آنے کے بعد
باقی تین سو دفعہ درود شریف پڑھ کر ایک ہزار کی تعداد کو اس نے پورا کیا یہ علامت
نشانی بتانے کے بعد اسے کہنا کہ اس نومولود کے والد کو ایک سو دینار دے دے تا کہ
وہ اپنی حاجات وضروریات پوری کر سکے حضرت ابوبکر بن مجاہد رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نیند
سے بیدار ہوئے تو خوشی خوشی اس شخص کو لے کر وزیر علی بن عیسیٰ کے پاس گئے اور
اسے کہا کہ حضور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے اس شخص کو آپ کے پاس
بھیجا ہے یہ سنتے ہی وزیر علی بن عیسیٰ احتراماً کھڑے ہو گئے اور اسے اپنی جگہ پر بٹھایا
اور ان سے مکمل تفصیل پوچھی حضرت ابوبکر بن مجاہد نے خواب سمیت تمام واقعہ بیان
فرمایا وزیر علی بن عیسیٰ حضرت ابوبکر سے خواب میں حضور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ و
آلہ وسلم کا علامت سمیت فرمان عالی شان سن کر بہت ہی خوش ہوئے ان کے لئے
تو یہ خواب میں دی گئی بشارت دنیا ومافیھا سے بڑھ کر خوش خبری تھی کہ حضور نبی کریم
صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کو میرے اس درود شریف پڑھنے کی معلومات بھی ہے اور
مقبولیت بھی ہے اور میں آپ کی نظر میں ہوں اور حضور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ
وسلم اپنے تمام امتیوں کے حالات سے نہ صرف آگاہ وباخبر ہیں بلکہ ہر دکھی کے دکھ کا
مداوا بھی فرماتے ہیں وزیر نے حضرت ابوبکر بن مجاہد کو بتایا کہ میرا ہر جمعہ کی رات کو
ایک ہزار دفعہ درود شریف پڑھنا وہ راز ہے جو میرے اور اللہ تبارک وتعالیٰ کے بغیر
کوئی نہیں جانتا آج آپ کی بشارت سے یہ واضح ہے کہ محبوب پیغمبر صلی اللہ تعالیٰ علیہ
وآلہ وسلم میرے اس پڑھنے سے ہر طرح باخبر ہیں بلکہ میرے اور آپ کے حالات
سے بھی باخبر ہیں وزیر نے اپنے غلام کو حکم دیا کہ وہ تھیلا لائے جس میں دینار ہیں غلام
لے آیا تو وزیر نے اس میں سے ۱۰۰ سو دینار نومولود کے والد کو دیئے اس نے سو ۱۰۰
اور نکالے تا کہ حضرت ابوبکر بن مجاہد کو دے مگر آپ نے لینے سے انکار کر دیا وزیر نے

اصرار کیا کہ حضرت آپ لے لیں یہ اس خوشی میں دے رہا ہوں جو خواب کی صورت میں آپ نے مجھے سنائی ہے اور میرا دل مسرور کیا ہے پھر سو دینار اور نکالے کہ یہ بھی اس خوشخبری سنانے کے بدلے میں ہیں پھر سو دینار اور نکالے کہ یہ اس تکلیف کے بدلہ میں ہیں جو آپ کو یہاں آنے میں زحمت اٹھانا پڑی اسی طرح وزیر نے ایک ہزار نکال کر انہیں دینا چاہیں مگر انہوں نے ایک سو سے زیادہ لینے سے انکار کر دیا اور کہا ہم صرف وہی ایک سو لیں گے جس کا حکم ہمیں حضور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ و آلہٖ وسلم نے فرمایا ہے۔ (القول البدیع ص ۱۶۱، سعادۃ الدارین ص ۱۲۳)

(صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی حَبِیْبِہٖ مُحَمَّدٍ وَّآلِہٖ وَسَلَّمَ)

مقروض درود شریف کے ورد سے قرضے سے بری ہو گیا بلکہ غنی ہو گیا

کسی صالح شخص پر تین ہزار دینار قرض تھے قرض خواہ نے اس مقروض صالح شخص سے قرضہ ادا کرنے کا تقاضا کیا مگر اس کے پاس تو دینے کے لئے کچھ بھی نہ تھا لہٰذا اس نے معذرت کرتے ہوئے ادائیگی کے لئے مزید کچھ مہلت مانگی قرض خواہ نے عدالت میں دعویٰ دائر کر دیا عدالت نے اس صالح مقروض کو طلب کیا اور اسے ادائیگی کے لئے ایک مہینے کی مہلت دے دی اس صالح شخص کو انتہائی پریشانی لاحق ہوئی کہ بظاہر کوئی وسائل نظر نہیں آ رہے جس کے ذریعہ ایک ماہ کی مدت میں ادائیگی کر سکوں گا اس صالح مرد کے لئے وہ وقت انتہائی کٹھن وقت تھا صالحین پر عام آدمیوں سے بھی بڑھ کر بعض اوقات بڑے کٹھن حالات ہو جاتے ہیں مگر عام آدمی اور مومن صالح میں یہ واضح فرق ہوتا ہے کہ عام آدمی بعض اوقات مصیبت و پریشانی میں رحمت خداوندی سے مایوس ہو کر خودکشی کی طرف چل پڑھتا ہے جو کسی بھی حالت میں مومن کی شان نہیں مومن کی شان تو یہ ہے کہ کٹھن سے کٹھن حالات میں بھی اپنے رب کی رحمت پر نظر رکھے اس رحیم و کریم کی رحمت سے کبھی بھی ناامید نہ ہو صالح مرد

کی یہی خصوصیت ہے کہ وہ مشکل سے مشکل مراحل میں بھی اپنے رحیم وکریم رب کی رحمت پر نظر رکھتا ہے اوراس کی رحمت سے کبھی مایوس نہیں ہوتا چنانچہ اس صالح شخص نے بھی سوچا کہ اس مشکل گھڑی میں رب کریم کی رحمت کے سوا میرا اورکوئی سہارا نہیں اوراس کے لئے اب بہترین ذریعہ صرف اورصرف درود شریف ہی ہوسکتا ہے لٰہذاانہوں نے مسجد کے ایک گوشہ میں بیٹھ کردن رات درود شریف کا ورد شروع کردیا ابھی ستائیس روز ہی گزرے تھے کہ اس مرد صالح کوخواب میں کسی نے کہا اے بندۂ خدا پریشان نہ ہورحیم وکریم رب تعالیٰ نے تیرے قرض کے ادا کرنے کا ذریعہ پیدا فرمادیا ہےتو وزیر مملکت علی بن عیسیٰ کے پاس چلا جااوراسے کہنا کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کاارشاد ہے کہ آپ مجھے قرض ادا کرنے کے لئے تین ہزار دینار دے دیں مرد صالح فرماتے ہیں کہ بیدار ہوکر میں نے اپنے اندر خوشحالی محسوس کی طبیعت پر جو پریشانی کا بوجھ تھا وہ ختم ہوچکا تھالیکن ساتھ ہی دل میں خیال آیا کہ اگر وزیر نے اس کا ثبوت یا نشانی طلب کرلی تو میرے پاس کیا جواب ہوگا میں تو اس سلسلے میں بالکل تہی دامن ہوں لٰہذااس سوچ کے تحت اس دن میں وزیر کے پاس نہ گیا دوسری رات خواب میں حضور نبی کریم رؤف الرحیم رحمۃ العالمین صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کے دیدار سے میں مشرف ہوا آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے بھی علی بن عیسیٰ کے پاس جانے کا ارشاد فرمایا میں بیدار ہواتو خوشی کی انتہا نہ رہی اپنی قسمت پر بہت ہی نازاں تھامگر اس کے باوجود اس ڈر سے کہ اگر وزیر نے کوئی نشانی یا ثبوت طلب کرلیاتو کیا ہوگا بشری کمزوری آڑے آگئی اور میں وزیر کے پاس نہ گیا تیسری رات بے بسوں بے کسوں کے سہارا غمزدوں کے غمخوار نبی رحمۃ اللعالمین صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کا خواب میں پھر دیدار نصیب ہوا آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے مجھ سے علی بن عیسیٰ وزیر کے پاس نہ جانے کا سبب دریافت فرمایا

میں نے عرض کیا یارسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم میں چاہتا ہوں کہ وزیر کے پاس جاؤں تو اس فرمانِ عالی شان کے ثبوت کے لئے میرے پاس کوئی نشانی ہو محبوب پیغمبر صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے میری اس بات کو پسند فرمایا اور ارشاد فرمایا کہ اگر وہ نشانی طلب کرے تو اسے کہہ دینا کہ آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہے کہ وہ ہر روز نماز فجر کے بعد کسی کے ساتھ کلام کرنے سے پہلے پانچ ہزار دفعہ درود شریف میرے پاس تحفہ بھیجتا ہے جسے اللہ تبارک وتعالیٰ اور کراماً کاتبین کے بغیر کوئی نہیں جانتا مرد صالح فرماتے ہیں کہ میں بیدار ہوا آج مہینہ پورا ہو چکا تھا دن ہوا تو میں وزیر علی بن عیسیٰ کے پاس گیا انہیں تمام واقعہ بیان کیا خواب بھی بیان کئے اور جو رحمۃ اللعالمین صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے بطور ثبوت ودلیل نشانی ارشاد فرمائی تھی وہ بھی بتادی یہ سن کر وزیر علی بن عیسیٰ کا چہرہ خوشی سے دمک اٹھا کہ جن کے لئے روزانہ درود شریف پڑھتا تھا آج اس محبوب کا محبت بھرا پیغام آگیا ہے اس مسرت وشادمانی کا اندازہ وہی محب وعاشق صادق لگا سکتا جو درد وفراق کی گھڑیاں گن گن کر گزار رہا ہو اور اسے محبوب کا محبت بھرا پیغام آجائے۔ مرد صالح فرماتے ہیں کہ علی بن عیسیٰ وزیر محبت وعشق سے لبریز اٹھے اندر سے نو ہزار دینار لے کر باہر آئے تین ہزار دینار مجھے دے کر کہا ان سے اپنا قرض ادا کرلیں اور تین ہزار اور دے کر کہا یہ اپنے اہل وعیال پر خرچ کرلیں ان کے علاوہ تین ہزار اور دیئے کہ ان سے اپنا کاروبار وتجارت وغیرہ کرنا اس کے بعد مجھے قسم دے کر کہا کہ آپ کا اور میرا تعلق ایمان واسلام کے ساتھ ساتھ عشق ومحبت خدا تعالیٰ اور رسول معظم بھی ہے اس تعلق کو مت توڑنا بلکہ کمزور بھی نہیں ہونے دینا گاہے بگاہے ملتے رہنا اور کوئی حاجت یا کام درپیش ہو تو بلا جھجک وبے تکلف تشریف لانا مجھے خوشی ہوگی مرد صالح فرماتے ہیں کہ میں اسی دن تین ہزار دینار لے کر عدالت میں قاضی کے پاس گیا تا کہ قاضی

کے سامنے قرض کی ادائیگی کروں میں نے قرض خواہ کو دیکھا وہ مبہوت ہوکر قاضی کے سامنے پیش ہوا میں نے تین ہزار دینار عدالت میں قاضی کے آگے رکھ دیے قاضی صاحب نے مجھے کہا تو انتہائی مفلس وغریب تھا یہ اتنی بڑی رقم تیرے ہاں کیسے یہ تجھے کیسے اور کہاں سے حاصل ہوئی میں نے تمام واقعہ انہیں بیان کردیا قاضی صاحب عدالت سے اٹھے اور تین ہزار دینار لے کر آئے اور کہا کہ یہ ساری کی ساری برکتیں صرف وزیر صاحب ہی کیوں حاصل کریں میں بھی اس برکت کا خواہشمند ہوں لہٰذا آپ کا تمام قرض یہ تین ہزار دینار میں اپنے پاس سے ادا کرتا ہوں وزیر کی دی ہوئی رقم آپ اپنے پاس رکھیں قرض خواہ نے جب یہ سب کچھ سنا اور دیکھا تو اس نے کہا میں بھی اسی رحمت و برکت کا طلبگار ہوں لہٰذا میں نے ان کا قرضہ اللہ تبارک وتعالیٰ اور اس کے محبوب پیغمبر صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کے صدقے انہیں معاف کیا قاضی صاحب آپ اپنی رقم اپنے پاس ہی رکھیں میں نے انہیں قرضہ معاف کردیا ہے قاضی صاحب نے کہا کہ میں جو مال اللہ تبارک وتعالیٰ اور اس کے رسول معظم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کی رضا وخوشنودی کے لئے لایا ہوں وہ اب واپس نہیں لے جاؤں گا اے مرد صالح یہ بھی اب آپ ہی کا ہے آپ لے جائیں مرد صالح فرماتے ہیں کہ میں وہ تمام مال لے کر گھر آیا اور اللہ تبارک وتعالیٰ کی نعمتوں کا شکر ادا کیا۔

(جذب القلوب ص ۲۱۶)

(صَلَّى اللّٰهُ عَلٰى حَبِيْبِهٖ مُحَمَّدٍ وَّآلِهٖ وَسَلَّمَ)

ہر روز سو دفعہ درود شریف پڑھنے والے کو حضور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کا پیغام:

ایک زاہد و عابد و صالح شخص پر پانچ سو درہم قرضہ تھا مگر اس کے لئے حالات اتنے ناساز تھے کہ اس کی ادائیگی کی کوئی صورت ہی اسے نظر نہیں آتی تھی اسی

فکرو پریشانی میں زندگی ہلکان ہورہی تھی کہ ادائیگی کیسے ہو کہ انہیں خواب میں اپنے محبوب پیغمبر رحمۃ اللعالمین صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کا دیدار نصیب ہو گیا انہیں معلوم تھا کہ میں ان کے دیدار سے مشرف ہو رہا ہوں جہاں انسان وجن وملائکہ تو فریادیں کرتے ہی ہیں حیوانات بھی اپنی مشکل کشائی کے لئے یہاں ہی فریاد کرتے ہیں۔ان کا یہ عقیدہ تھا۔

یتیماں دی فریاد دکھیاں دے دکھڑے ، سنے کون تیرے سوا کملی والے

چنانچہ اس زاہد وعابد صالح شخص نے خواب میں ہی فریادرس مشکل کشا رؤف ورحیم ورحمۃ اللعالمین صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کی بارگاہ میں اپنی غربت و پریشانی کی شکایت کردی رؤف ورحیم نبی عزیز علیہ ما عنتم کی شان والے محبوب پیغمبر صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے اپنے امتی کی دکھ بھری کہانی سن کر انہیں فرمایا پریشان نہ ہو ابوالحسن کیسائی کے پاس جاوہ نیشاپور میں ایک سخی مرد ہے وہ ہر سال دس ہزار غریبوں کو کپڑے دیتا ہے میری طرف سے اسے کہنا کہ وہ تمہیں پانچ سو درہم دے دے اگر کوئی ثبوت یا نشانی وغیرہ وہ طلب کرے تو اسے کہنا کہ تم حضور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کی بارگاہ میں روزانہ ایک سو دفعہ درود شریف کا تحفہ بھیجتے ہو مگر کل تم نے درود شریف نہیں پڑھا۔ وہ زاہد وصالح شخص بیدار ہوا اور ابوالحسن کیسائی کے پاس چلا گیا اسے اپنی تمام صورت حال بتائی اور حضور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کا پیغام بھی سنایا ابوالحسن کیسائی نے کہا میں کیسے مان لوں کہ آپ کو میرے محبوب پیغمبر صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے پیغام کے ساتھ میرے پاس بھیجا ہے کوئی نشانی کوئی علامت کوئی ثبوت تو ہونا چاہیے اس مرد صالح نے کہا اے ابوالحسن غمخوار نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہے اگر ابوالحسن کیسائی نشانی پوچھے تو اسے بتادینا کہ وہ ہر روز مجھ پر ایک سو دفعہ درود شریف پڑھتا ہے مگر کل اس نے نہیں پڑھا ابوالحسن

کیسائی کا یہ سننا تھا کہ تخت سے زمین پر جا گرے زبان حال سے کہہ اٹھے ارے میری یہ قسمت کہ حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم میری طرف پیغام بھیجیں میں کہاں وہ کہاں۔ کتھے مہر علی کتھے تیری ثنا

ابوالحسن کیسائی اپنی قسمت پر ناز کرتے ہوئے انتہائی مسرت وشادمانی میں اٹھے رب کریم کی بارگاہ میں سجدہ شکر ادا کیا پھر اس پیغام لانے والے مردصالح سے کہا اے میرے بھائی یہ روزانہ درود شریف کا پڑھنا اور کل نہ پڑھ سکنا محروم رہ جانا میرے اور اللہ تبارک وتعالیٰ کے درمیان ایک راز تھا جس سے کوئی بھی اور واقف نہ تھا پھر ابوالحسن کیسائی نے انہیں پانچ سو کی بجائے دو ہزار پانچ سو درہم دیئے اور کہا پانچ سو اس فرمان عالی شان کی تعمیل میں ہیں اور ایک ہزار محبوب صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کی طرف سے پیغام اور خوشخبری لانے کے شکرانہ میں ہیں جبکہ ایک ہزار درہم جناب کے یہاں تشریف لانے اور میرے ہاں قدم رنجہ فرمانے کے شکریہ میں ہیں اور عرض کیا کہ حضور آئندہ جب بھی کوئی ایسا مسئلہ درپیش ہو تو بلا جھجک تشریف لائیں بندہ کو خدمت گزار پائیں گے۔ (معارج النبوت جلد نمبر ۱ ص ۹۲۳)

(صَلَّى اللّٰهُ عَلٰى حَبِيْبِهٖ مُحَمَّدٍ وَّاٰلِهٖ وَسَلَّمَ)

حضور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کے بال مبارک کی تعظیم وزیارت کرنے اور وقت زیارت درود شریف پڑھنے والے کی قبر لوگوں کی مشکلات کے حل کا ذریعہ بن گئی:

ابو حفص عمر بن حسین سمرقندی نے اپنی کتاب رونق المجالس میں لکھا ہے کہ بلخ شہر میں ایک بہت بڑا مالدار تاجر رہتا تھا اس کے دو بیٹے تھے وہ تاجر فوت ہو گیا تو اس کے دونوں بیٹوں نے مال آپس میں آدھا آدھا تقسیم کر لیا ان کے باپ نے (فوت ہوتے وقت) جو ترکہ چھوڑا اس میں حضور نبی کریم رؤف الرحیم رحمۃ اللعالمین

صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ وسلم کے تین بال شریف بھی تھے ایک ایک بال شریف تو ان دونوں نے آپس میں تقسیم کر لیا ایک بال شریف باقی رہ گیا تو بڑے بھائی نے چھوٹے سے کہا کہ اس بال شریف کو درمیان سے کاٹ کر ہم آدھا آدھا کر لیتے ہیں چھوٹے نے کہا خدا کی قسم حضور نبی کریم رؤف الرحیم رحمۃ اللعالمین صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ وسلم کی شان بہت بلند وبالا ہے کہ ہم آپ کے بال مبارک کو کاٹیں بڑے نے چھوٹے سے کہا تو تینوں بال شریف لے لے اور جائداد سے جو آدھا حصہ تیرے حصہ میں آتا ہے وہ تمام مجھے دے دے چھوٹے نے کہا مجھے منظور ہے چنانچہ چھوٹے نے تینوں بال شریف لے لئے اور بڑے نے باپ کی چھوڑی ہوئی باقی ساری جائداد چھوٹے نے تینوں بال شریف اپنی جیب میں عزت واحترام سے سنبھال کر رکھ لئے وہ انہیں جیب سے نکالتا ان کی زیارت کرتا اور بوقت زیارت اپنے محبوب پیغمبر صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ وسلم پر درود شریف پڑھتا پھر انہیں جیب میں ڈال لیتا کچھ عرصہ کے بعد بڑے کا مال تباہ وبرباد ہو کر ختم ہو گیا جبکہ چھوٹا بہت بڑا مالدار ہو گیا جب چھوٹا فوت ہو گیا تو صالحین میں سے کسی کو خواب میں حضور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ وسلم کی زیارت نصیب ہوئی انہوں نے دیکھا کہ وہ چھوٹا بھائی بھی حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ وسلم کی بارگاہ میں موجود ہے حضور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ وسلم نے اس صالح شخص کو فرمایا لوگوں سے کہہ دے کہ جس کسی کو کوئی حاجت ہو تو وہ اس (فوت ہونے والے اس چھوٹے بھائی کی طرف اشارہ کرتے ہوئے فرمایا) کی قبر پر آجائے اور وہاں بارگاہ الٰہی میں اپنی حاجت کی دعا کرے (اللہ تبارک وتعالیٰ اپنے کرم سے اس کی قبر کی حاضری کی برکت سے اس کی حاجت پوری فرمادے گا) پس لوگ اس کی قبر کے پاس آنے لگ گئے معاملہ یہاں تک پہنچا کہ جو بھی کوئی سوار اس کی قبر کے پاس گزرتا تو احتراماً سواری سے نیچے اتر کر پیدل چلنے لگ جاتا۔

نزھۃ المجالس میں ہے کہ بڑا بھائی جس نے حضور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ و آلہ وسلم کے بال مبارک کے بدلے اپنے چھوٹے بھائی کے حصہ کی جائداد بھی حاصل کرلی تو کچھ عرصہ کے بعد وہ بالکل کنگال و مغلوک الحال ہوگیا اس کا تمام مال تباہ و برباد ہوگیا اس کے پاس کچھ نہ رہا غربت کی چکی میں پسنے لگا ایک رات خواب مین اسے رسول معظم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کا دیدار نصیب ہوگیا تو اس نے حضور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کی بارگاہ میں اپنی مفلسی و غربت کی شکایت کی تو آقا صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے اسے فرمایا ارے بدنصیب تو نے میرے بال مبارک کا احترام نہ کیا دنیاوی دولت کو اس پر ترجیح دی تیرے بھائی نے ان کا احترام کیا انہیں حاصل کیا وہ جب ان کی زیارت کرتا ہے تو مجھ پر کثرت سے درود شریف پڑھتا ہے اسی لئے اللہ تبارک وتعالیٰ نے اسے دونوں جہانوں کی نعمتوں سے مالا مال کردیا ہے بڑا جب اس خواب سے بیدار ہوا تو اپنے چھوٹے بھائی کے پاس چلا گیا اور اس کے خادموں کے ساتھ مل کر اس کی خدمت گزاری میں لگ گیا۔

(القول البدیع ص ۱۲۸، نزھۃ المجالس جلد ۱ ص ۱۱۱)

(صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی حَبِیْبِہٖ مُحَمَّدٍ وَّاٰلِہٖ وَسَلَّمَ)

بنی اسرائیل کے جس شخص کو بدکار سمجھ کر پھینک دیا گیا تھا درود شریف کے باعث اس کی بخشش ہوگئی:

بنی اسرائیل میں ایک بڑا ہی گنہگار و بدکار شخص تھا جب وہ فوت ہوگیا تو لوگوں نے اسے کفن دفن کی بجائے حقارت سے پرے پھینک دیا اللہ تبارک وتعالیٰ نے اپنے نبی موسیٰ علیہ السلام کی طرف وحی فرمائی کہ اسے غسل بھی دیں اور اس کی نماز جنازہ بھی پڑھیں میں نے اسے بخش دیا ہے حضرت موسیٰ علیہ السلام نے عرض کیا اے اللہ تبارک وتعالیٰ اس کی بخشش کس وجہ سے ہوئی یہ تو بڑا ہی بدکار و گنہگار تھا فرمایا

اے موسیٰ اس نے ایک دن تورات کھولی تو اس میں محمد صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کا اسم گرامی پایا اس نے ان پر درود شریف پڑھا اس لئے میں نے اسے بخش دیا۔

(القول البدیع ص ۱۱۸)

(صَلَّى اللّٰهُ عَلٰى حَبِيْبِهٖ مُحَمَّدٍ وَّآلِهٖ وَسَلَّمَ)

بڑا ہی بدکار اور گنہگار شخص درود شریف کے باعث بخشش پا گیا:

صوفیائے کرام میں سے ایک بزرگ نے فرمایا کہ مسطح نامی شخص دنیاوی زندگی میں دین اور حیا و شرم سے بالکل ہی بیگانہ تھا فوت ہو گیا میں نے اسے خواب میں دیکھا تو اس سے پوچھا اللہ تبارک وتعالیٰ نے تیرے ساتھ کیا معاملہ فرمایا اس نے کہا رحیم وکریم رب تعالیٰ نے مجھے بخش دیا میں نے کہا کس وجہ سے اس نے کہا ایک محدث کے پاس میں نے ایک حدیث شریف بمعہ سند پڑھی تو انہوں نے حضور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم پر درود شریف پڑھا میں نے بھی بلند آواز سے درود شریف پڑھا ہمیں سن کر تمام اہل مجلس نے بھی درود شریف پڑھا اللہ تبارک وتعالیٰ نے اس کی برکت سے ہم سب کو بخش دیا۔ (القول البدیع ص ۱۱۷)

(صَلَّى اللّٰهُ عَلٰى حَبِيْبِهٖ مُحَمَّدٍ وَّآلِهٖ وَسَلَّمَ)

درود شریف کے ایصال ثواب سے قبروں میں مردوں کو فائدہ:

ایک عورت کا بیٹا فوت ہو گیا اس نے اسے خواب میں دیکھا کہ جہنم میں ہے اور عذاب میں مبتلا ہے وہ یہ دیکھ کر بہت ہی غمگین ہوئی پھر کچھ مدت کے بعد اسے رب کریم کی رحمت اور نور میں جنت میں دیکھا بہت خوش ہوئی اور اس سے پوچھا بیٹا یہ رحمت باری اور انعام خداوندی کس وجہ سے حاصل ہوا بیٹے نے بتایا کہ ایک شخص قبرستان سے گزرا اس نے حضور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم پر درود شریف پڑھ کر اس کا ثواب تمام قبرستان والوں کو بخش دیا رب کریم نے اپنے فضل وکرم سے

تمام قبرستان والوں کو بخش دیا جس سے میرے حصہ میں بھی بخشش آ گئی اور مجھے بھی بخش دیا گیا۔ (روح البیان جلد ۷ ص ۲۵-۲۲۴)

(صَلَّى اللّٰهُ عَلٰى حَبِيْبِهٖ مُحَمَّدٍ وَّآلِهٖ وَسَلَّمَ)

فوت شدہ نے خواب میں کہا ہر رات ہزار دفعہ درود شریف پڑھیں جنت عطا ہوگی:

ابوالحسن بغدادی دارمی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے ابوعبداللہ بن حامد کو خواب میں دیکھا تو ان سے پوچھا اللہ تبارک وتعالیٰ نے آپ کے ساتھ کیا کیا تو انہوں نے کہا مجھے بخش دیا اور مجھ پر رحم وکرم فرمایا دارمی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے انہیں کہا کوئی ایسا عمل بتائیں جس سے جنت حاصل ہوجائے انہوں نے کہا آپ ہزار رکعت نفل پڑھیں ہر رکعت میں ہزار دفعہ سورہ اخلاص پڑھیں حضرت دارمی نے کہا یہ تو میری طاقت سے باہر ہے تو انہوں نے کہا پھر ہر رات ہزار دفعہ درود شریف پڑھیں اور اسے اپنا معمول بنائیں۔ (القول البدیع ص ۱۱۷-۱۱۸)

(صَلَّى اللّٰهُ عَلٰى حَبِيْبِهٖ مُحَمَّدٍ وَّآلِهٖ وَسَلَّمَ)

درود شریف چھوٹے بڑے ہر قسم کے گناہوں پر غالب آ گیا)

حضرت ابوالحفص کاغذی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کو فوت ہونے کے بعد کسی نے خواب میں دیکھا تو ان سے پوچھا کہ اللہ تبارک وتعالیٰ نے آپ کے ساتھ کیا معاملہ فرمایا تو انہوں نے فرمایا کہ رحیم وکریم وفضل فرمانے والے مہربان رب تعالیٰ نے مجھ پر رحم فرمایا میری بخشش فرما کر مجھے جنت عطا فرما دی دیکھنے والے نے پوچھا کون سے نیک عمل کے باعث ایسا کرم ہوا تو انہوں نے فرمایا جب رب کریم کی بارگاہ میں مجھے پیش کیا گیا تو فرشتوں کو حکم ہوا کہ اس کے گناہ شمار کرو فرشتوں نے میرے چھوٹے بڑے تمام گناہ شمار کر کے رب تعالیٰ کی بارگاہ میں پیش کر دیئے ادھر سے حکم ہوا کہ اس

نے اپنی زندگی میرے محبوب پیغمبر صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم پر جو درود شریف پڑھا ہے اب وہ بھی شمار کرو جب درود شریف شمار کیا گیا تو وہ میرے گناہوں سے زیادہ نکلا رحمن ورحیم رب تعالیٰ نے فرشتوں کو فرمایا میں نے اس کا حساب اسے معاف فرمادیا ہے جاؤ حساب کتاب کے بغیر اسے جنت میں داخل کردو میں نے اسے جنت عطا کردی۔ (القول البدیع ص ۱۱۸ سعادۃ الدارین ص ۱۲۰)

(صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی حَبِیْبِہٖ مُحَمَّدٍ وَّآلِہٖ وَسَلَّمَ)

اے فضل وکرم فرمانے والے رب کریم اے رحمتیں فرمانے والے مہربان رب کریم بندہ ناچیز پر تقصیر محض تیرے فضل وکرم پر امید رکھتے ہوئے عرض وفریاد گزار ہے کہ میں تیرے حساب کتاب کے قابل کہاں اپنے محبوب پیغمبر صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کے صدقے حسابِ کتاب معاف فرمادینا اور بغیر حساب کتاب کے ہی اس ناچیز کو جنت عطا فرمادینا۔

ساڈیاں کیتیاں ول نہ ویکھ سایاں ساڈے جیڈ کوئی گنہگار ناہیں
کرکرم تے کرم ہے کم تیرا تیرے کرم باجھوں بیڑا پار ناہیں
لکھ واری میں توبہ بھنی ہاں میں بے اعتبارا
پھر بھی فضل تیرے دیاں مولیٰ آساں رکھن والا

(صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی حَبِیْبِہٖ مُحَمَّدٍ وَّآلِہٖ وَسَلَّمَ)

قبر میں درود شریف نے فرشتوں کے سوالوں کے جواب بھی سکھائے اور عذاب قبر سے بھی بچایا:

حضرت شبلی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے بیان فرمایا کہ میرا پڑوسی فوت ہوگیا میں نے اسے خواب میں دیکھا تو اس سے کہا بتا تیرے ساتھ رب تعالیٰ نے کیا معاملہ فرمایا اس نے کہا شبلی صاحب میرے ساتھ بہت ہی پریشان کن صورت حال پیدا ہوئی اور یہ

سخت مصیبت منکر ونکیر کے سوالات کے وقت پیش آئی میں نے دل میں کہا کہ یہ سخت مصیبت مجھ پر کیوں نازل ہوگئی کیا میرا خاتمہ ایمان پر نہیں ہوا تو مجھے آواز آئی کہ یہ ساری مصیبت دنیا میں تیری زبان کی بے احتیاطی کی سزا ہے فرشتوں نے مجھے سزا دینے کا ارادہ کیا تو اچانک ان کے اور میرے درمیان ایک انتہائی حسین وجمیل آدمی جس کے جسم سے خوشبوئیں مہک رہی تھیں حائل ہوگیا وہ مجھے فرشتوں کے سوالوں کے جواب بتاتا گیا میں ان کے مطابق فرشتوں کو بتاتا گیا میں نے اس شخص سے کہا اللہ تبارک وتعالیٰ آپ پر رحم فرمائے مجھ غریب پر اتنا کرم واحسان فرمانے والے اور مجھے اس مصیبت سے بچانے والے آپ کون ہیں تو اس نے کہا دنیا میں تو نے حضور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم پر جو کثرت سے درود شریف پڑھا میں وہ درود شریف ہوں مجھے حکم دیا گیا ہے کہ میں ہر دکھ اور ہر مصیبت و پریشانی کے وقت میں تیری مدد کروں۔ (القول البدیع ص ۱۲۱، سعادۃ الدارین ص ۱۲۰ جذب القولب ص ۲۱۱)

(صَلَّى اللّٰهُ عَلٰى حَبِيْبِهٖ مُحَمَّدٍ وَّاٰلِهٖ وَسَلَّمَ)

فوت شدہ نے خواب میں کہا درود شریف دلوں کا نور گناہوں کا کفارہ اور زندہ اور مردہ دونوں کے لئے رحمت ہے:

ایک عورت کا بیٹا بہت ہی گنہگار وبدکار تھا اس کی ماں اسے بار بار نیک کاموں کے کرنے اور برے کاموں سے بچنے کی نصیحت کرتی مگر وہ باز نہ آتا نہ ہی ماں کی نصیحت کا اسے کچھ اثر ہوتا اسی حال میں وہ فوت ہوگیا اس کی ماں اس کے لیے بہت ہی پریشان رہتی وہ غمزدہ تھی کہ اس کا بیٹا توبہ کئے بغیر ہی فوت ہوگیا ہے اس کے دل میں بہت تمنا تھی کہ خواب میں اپنے بیٹے کو دیکھوں ایک رات اسے خواب میں بیٹا نظر آہی گیا مگر اس نے دیکھا کہ وہ جہنم میں عذاب میں مبتلا ہے وہ پہلے ہی غمزدہ تھی اب خواب کے بعد مزید صدمہ سے دوچار ہوئی مگر کچھ ہی عرصہ بعد اس نے اپنے بیٹے کو

خواب میں دیکھا تو وہ بہت ہی خوش وخرم اور اچھی حالت میں تھا اس نے پوچھا بیٹا یہ کیسے ہو گیا اس نے کہا امی جان ایک بہت بڑا گنہگار شخص اس قبرستان سے گزرا قبروں کو دیکھ کر اسے عبرت ہوئی وہ اپنے گناہوں کو یاد کر کے اپنی حالت پر رونے لگ گیا اس نے سچے دل سے توبہ کی کچھ قرآن شریف پڑھ کر اور بیس دفعہ درود شریف پڑھ کر اس قبرستان والوں کو بخشا ان قبرستان والوں میں میں بھی تھا اس قرآن شریف کے ثواب اور درود شریف کے ثواب سے جو حصہ مجھے نصیب ہوا اسی کا یہ اثر ہے جو آپ دیکھ رہی ہیں امی جان حضور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم پر درود شریف دلوں کا نور ہے گناہوں کا کفارہ ہے اور زندہ اور مردہ دونوں کے لیے رحمت ہے۔

(فضائل درود ص ۱۰۰ بحوالہ روض الفائق اور تبلیغی نصاب ص ۷۸۵)

(صَلَّى اللّٰهُ عَلٰى حَبِيْبِهٖ مُحَمَّدٍ وَّاٰلِهٖ وَسَلَّمَ)

اللہ تبارک وتعالیٰ نے حضرت موسیٰ علیہ السلام کو فرمایا اگر بہت زیادہ قرب چاہتے ہو تو میرے محبوب پر درود شریف پڑھو:

اللہ تبارک وتعالیٰ نے سیدنا حضرت موسیٰ علیہ السلام کی طرف وحی نازل فرمائی کہ اے میرے پیغمبر اگر دنیا میں میری حمد وثنا کرنے والے نہ ہوتے تو میں آسمان سے بارش کا ایک قطرہ بھی زمین پر نہ گراتا اور نہ ہی زمین سے کوئی دانہ پیدا ہوتا اسی طرح اور بھی بہت سی چیزوں کا ذکر فرمایا پھر ارشاد فرمایا اے میرے پیغمبر کیا آپ چاہتے ہیں کہ جتنی آپ کی زبان سے آپ کے کلام کو اور آپ کے دل سے آپ کے خطرات کو اور آپ کے جسم سے آپ کی جان کو اور آپ کی آنکھ سے آپ کی نظر کی روشنی کو قرب حاصل ہے میں اس سے بھی آپ کے زیادہ قریب ہو جاؤں سیدنا حضرت موسیٰ علیہ السلام نے عرض کیا ہاں یارب ایسا ہی قرب چاہتا ہوں اللہ تبارک وتعالیٰ نے فرمایا پھر میرے محبوب پیغمبر (صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم) پر کثرت سے

درود شریف پڑھیں۔ (القول البدیع ص ۱۳۲، سعادت الدارین ص ۸۷)

(صَلَّى اللّٰهُ عَلٰى حَبِيْبِهٖ مُحَمَّدٍ وَّآلِهٖ وَسَلَّمَ)

معارج النبوت میں اور زیادہ سے یہ ذکر یوں ہے:

اللہ تبارک وتعالیٰ نے حضرت موسیٰ علیہ السلام کی طرف وحی نازل فرمائی کہ اے موسیٰ کیا تم چاہتے ہو کہ میں تمہارے قریب تر ہو جاؤں تمہاری زبان سے بھی قریب تمہارے کلام سے بھی قریب تمہارے فکر و اندیشہ سے بھی قریب تمہارے دل سے بھی قریب تمہارے روح اور بدن سے بھی قریب تمہارے نور بصر اور تمہاری آنکھ سے بھی قریب ہو جاؤں حتیٰ کہ جس طرح تمہاری سماعت کان کے قریب ہے جس طرح تمہاری آنکھوں کی سفیدی تمہاری آنکھوں کی سیاہی کے قریب ہے حضرت موسیٰ علیہ السلام نے عرض کیا اے میرے رب یہ تو میری دلی خواہش ہے کہ میں تیرے نزدیک تر ہو جاؤں اللہ تبارک وتعالیٰ نے فرمایا اے میرے پیغمبر موسیٰ کلیم اللہ اگر آپ مجھ سے اتنا قرب چاہتے ہیں تو میرے محبوب پیغمبر محمد مصطفی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ وسلم پر کثرت سے درود شریف پڑھا کریں تاکہ تمہیں میری زیادہ قربت کی دولت میسر ہو سکے یہ پیغام بنی اسرائیل کو بھی پہنچا دو کہ جو شخص بھی میرے پیغمبر محمد صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ وسلم کا منکر ہوگا اور اس سے بغض رکھے گا اس پر دوزخ کے شعلے مسلط کر دیئے جائیں گے اور اسے اپنی زیارت سے محروم کر دوں گا اور وہ میرے مشاہدے سے دور ہو جائے گا میرا کوئی فرشتہ اس پر رحم نہیں کرے گا میرا کوئی پیغمبر ان کی شفاعت نہیں کرے گا عذاب کے فرشتے اسے کھینچتے کھینچتے دوزخ میں لے جائیں گے اور اسے نار جہنم میں ڈال دیا جائے گا جہاں وہ ہمیشہ ہمیشہ جلتا رہے گا اس کی نجات کا کوئی راستہ نہ ہوگا۔

سیدنا حضرت موسیٰ علیہ السلام نے دریافت کیا اے میرے پروردگار محمد کون

ہیں جن پر درود شریف پڑھے بغیر تیری قربت نصیب نہیں ہوسکتی اور جس کے وسیلے کے بغیر میں تیرے نزدیک نہیں آسکتا اللہ تبارک وتعالیٰ نے فرمایا اے موسیٰ! اگر محمد (صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ وسلم) اور ان کی امت نہ ہوتے نہ میں بہشت بناتا نہ دوزخ نہ آفتاب روشن ہوتا نہ مہتاب نہ دن پیدا کرتا نہ رات نہ کوئی مقرب فرشتہ ہوتا نہ کوئی نبی مرسل تم بھی نہ ہوتے اگر تم محمد مصطفیٰ (صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ وسلم) کی نبوت کا اقرار نہ کرتے اور ان پر درود شریف نہ بھیجتے۔ میرے محبوب کی نبوت کے اقرار کے بغیر بخشش کے حقدار نہ ہوتے حضرت موسیٰ علیہ السلام نے عرض کیا اے میرے رب میں تیرے محبوب کی نبوت کا اقرار کرتا ہوں اور گواہی دیتا ہوں اور ان پر درود شریف بھیجتا ہوں لیکن مجھے یہ دریافت کرنے کی اجازت ہونی چاہیے کہ میں آپ کا زیادہ دوست ہوں یا محمد صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ وسلم اللہ تبارک وتعالیٰ نے فرمایا اے موسیٰ اَنْتَ كَلِيْمِيْ وَمُحَمَّدٌ حَبِيْبِيْ وَالْحَبِيْبُ اَحَبُّ اِلَيَّ مِنَ الْكَلِيْمِ اے موسیٰ تم میرے کلیم ہو اور محمد (صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ وسلم) میرے حبیب ہیں حبیب کلیم سے بہت زیادہ مجھے محبوب ہے۔ (معارج النبوت جلد ا ص ۳۰۸)

(صَلَّى اللّٰهُ عَلٰى حَبِيْبِهٖ مُحَمَّدٍ وَّاٰلِهٖ وَسَلَّمْ)

درود شریف پڑھنے سے فرشتے کی خطا معاف ہوگئی

اور دوبارہ بلند مقام عطا ہوگیا:

ایک دن حضرت جبرائیل علیہ السلام حضور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ وسلم کی خدمت اقدس میں حاضر ہوئے تو عرض کیا یا رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ وسلم میں نے آج عجیب وغریب واقعہ دیکھا ہے آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ وسلم نے فرمایا وہ کیا جبرائیل علیہ السلام نے عرض کیا آج مجھے کوہ قاف جانے کا اتفاق ہوا تو وہاں مجھے رونے چلانے اور آہ وفغاں کرنے کی آوازیں سنائی دیں میں اس آواز کی طرف

گیا تو مجھے وہاں ایک فرشتہ نظر آیا جسے میں نے اس سے پہلے آسمان پر انتہائی عزت واحترام میں دیکھا تھا میں نے اسے دیکھا تھا کہ وہ آسمان پر ایک نورانی تخت پر بیٹھا ہوتا تھا اس کے اردگرد ستر ہزار فرشتے اس کی خدمت میں صف بستہ موجود ہوتے تھے اس کے منہ سے سانس نکلتا تو ایک سانس کے بدلے اللہ تبارک وتعالیٰ ایک فرشتہ پیدا فرما دیتا آج میں نے اس فرشتہ کو وادی کوہ قاف میں آہ وفغاں کرتے اور روتے چیختے ہوئے دیکھا تو اس سے پوچھا کیا ماجرا ہوا اس نے بتایا کہ معراج شریف کی رات آسمان پر ہی میں اپنے تخت پر بیٹھا تھا کہ آخری پیغمبر حضرت محمد مصطفی (صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ وسلم) کا میرے پاس سے گزرا ہوا میں تخت پر ہی بیٹھا رہا ان کی تعظیم واکرام واحترام کا مجھے خیال نہ آسکا اللہ تبارک وتعالیٰ کو میرا یہ رویہ پسند نہ آیا اس نے مجھے اس ذلت ورسوائی میں پھینک دیا میں اوج افلاک سے خاک کی پستی میں گرادیا گیا اے جبرائیل خدا کے لئے بارگاہ الٰہی میں میری شفاعت کرو اور میری اس غلطی کی معافی حاصل کرو تا کہ مجھے دوبارہ وہی مقام نصیب ہوجائے جبرائیل علیہ السلام نے عرض کیا یارسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ وسلم میں نے بارگاہ الٰہی میں اس کی شفاعت کے لئے نہایت ہی آہ وزاری سے معافی کی درخواست کی اللہ تبارک وتعالیٰ نے فرمایا جبرائیل اس فرشتے کو یہ بتادے کہ اگر وہ مجھ سے معافی اور کسی قسم کی رعایت چاہتا ہے تو میرے محبوب پیغمبر (صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ وسلم پر درود شریف پڑھے میں اسے پہلے والی فضیلت وسعادت ہی عطا فرمادوں گا یارسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ وسلم میں نے اس فرشتہ کو بتادیا وہ سنتے ہی آپ کی ذات والا صفات پر درود شریف پڑھنے لگ گیا جونہی اس نے درود شریف پڑھنا شروع کیا تو میرے دیکھتے دیکھتے اس کے بال وپر ظاہر ہوگئے اور وہ سطح خاک سے اڑ کر آسمان کی بلندیوں پر پہنچ گیا اور اپنی مسند اعزاز واکرام پر براجمان ہوگیا۔

حقیقت یہ ہے کہ حضور نبی کریم رؤف الرحیم رحمۃ اللعالمین صلی اللہ تعالیٰ علیہ و آلہٖ وسلم کی ذات بابرکت پر درود شریف بھیجنے میں ہی نجات ہے اور یہی باعث اعزاز واکرام ہے۔ (معارج النبوت جلد ا ص ۱۷۱ نزہۃ الریاض میں بھی یہ واقعہ منقول ہے)

(صَلَّى اللّٰهُ عَلٰى حَبِيْبِهٖ مُحَمَّدٍ وَّاٰلِهٖ وَسَلَّمْ)

درود شریف پڑھنے والے کے حق میں اونٹ نے گواہی دی:

حضور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ وسلم کی بارگاہ عالیہ مقدسہ میں ایک شخص نے مخالف پر اونٹ کی چوری کا الزام لگایا اونٹ بھی پیش کیا کہ یہ چوری کیا گیا تھا مدعی نے اس ضمن میں دو گواہ بھی پیش کئے جنہوں نے گواہی بھی دے دی کہ واقعی اس نے یہ اونٹ چوری کیا تھا مدعا علیہ سے بظاہر صفائی میں کچھ نہ ہو سکا چنانچہ شریعت و دین اسلام کے حکم کے مطابق حضور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ وسلم نے اسے شرعی سزا دینے کا حکم صادر فرمایا کیونکہ گواہی بھی اس کے خلاف تھی اس کی سزا کا حکم سن کر اونٹ پکار اٹھا یارسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ وسلم یہ شخص چوری سے بری ہے اس نے قطعاً مجھے چوری نہیں کیا آپ رسول برحق ہیں یہ مدعی منافق ہے اور اس کے ساتھی دونوں گواہ بھی منافق ہیں ان تینوں نے آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ وسلم سے عداوت ودشمنی کے باعث آپ کے اس غلام کو آپ سے سزا دلانے کا منصوبہ بنایا ہے بس حقیقت یہ ہے حضور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ وسلم نے اونٹ کی اس سچی گواہی پر مدعا علیہ کو بری فرمادیا اور اس سے پوچھا تیرا کون سا ایسا نیک عمل ہے جس کی وجہ سے اللہ تبارک وتعالیٰ نے اپنے فضل وکرم سے تیرے حق میں اونٹ سے گواہی دلوادی تو اس نے عرض کیا یارسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ وسلم اور تو کوئی خاص عمل نہیں جو مجھے دوسروں سے ممتاز کرے البتہ یہ ہے کہ میں ہر دم درود شریف کا ورد کرتا رہتا ہوں آقا صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ وسلم نے فرمایا بس یہی جاری رکھ اللہ تبارک

وتعالیٰ نے جیسے تجھے اس مصیبت سے بچایا ہے قیامت کے دن تجھے جہنم سے بھی بچائے گا۔

معارج النبوت میں ہے کہ حضور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے مدعا علیہ کے حق میں اونٹ کی گواہی کے بعد اس سے پوچھا کہ تو نے کیا پڑھا ہے تو اس نے بتایا میں نے ابھی یہ درود شریف پڑھا ہے اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ حَتّٰی لَا یَبْقٰی مِنْ صَلٰوَاتِكَ شَیْءٌ تو آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا تیرے اس درود شریف پڑھنے کے باعث مدینہ منورہ کے کوچہ و بازار فرشتوں سے بھر گئے ہیں اور وہ بڑی تیزی سے میرے اور تیرے درمیان حائل ہو گئے ہیں پھر آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے اسے فرمایا تو پل صراط پر چودھویں کے چاند کی طرح جگمگاتا ہوگا۔

(سعادۃ الدارین ص ۱۳۷، القول البدیع ص ۲۴۱ نزہۃ المجالس جلد ۲ ص ۱۰۶)

(صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی حَبِیْبِہٖ مُحَمَّدٍ وَّآلِہٖ وَسَلَّمْ)

حضرت خضر و حضرت الیاس علیہما السلام درود شریف کے متعلق بتاتے ہیں:

ابو المظفر محمد بن عبداللہ خیام سمرقندی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ فرماتے ہیں کہ میں ایک دفعہ مفارہ کعب میں راستہ بھول گیا اتفاقاً دو آدمیوں سے ملاقات ہو گئی تو ان میں سے ایک نے مجھے کہا میرے ساتھ آؤ میں ساتھ چل پڑا مجھے گمان ہوا کہ شاید یہ خضر علیہ السلام ہیں میں نے ان سے پوچھا آپ کا نام کیا ہے تو انہوں نے مجھے بتایا کہ میں خضر ہوں میں نے پوچھا آپ کے ساتھ یہ دوسرے شخص کون ہیں تو انہوں نے کہا یہ حضرت الیاس ہیں میں نے انہیں کہا اللہ تبارک وتعالیٰ آپ پر رحمتیں نازل فرمائے کیا تم دونوں نے اللہ تبارک وتعالیٰ کے محبوب پیغمبر محمد مصطفی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کو دیکھا ہے انہوں نے کہا ہاں میں نے عرض کیا مجھے آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کا کچھ وہ فرمان عالی شان سنائیں جو آپ نے ان سے سنا ہے تا کہ میں

آپ کی سند سے دوسرے لوگوں کو روایت کروں انہوں نے کہا ہاں ہم نے اللہ تبارک وتعالیٰ کے رسول صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم سے ارشاد سنا ہے آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا جو شخص بھی یہ درود شریف پڑھے صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّدٍ اللہ تبارک وتعالیٰ اس کا دل نفاق سے ایسے پاک فرمادے گا جیسے پانی کپڑے کو پاک کر دیتا ہے اور اسی سند سے ہے کہ آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا جو صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّدٍ کہے رحمت کے ستر دروازے اس کے لئے کھول دیئے جاتے ہیں اور اسی سند سے ہے کہ آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ جو شخص کسی مجلس میں بیٹھے اور یہ پڑھے بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّدٍ رحمت کے ستر دروازے اس کے لئے کھول دیئے جاتے ہیں اور اسی سند سے ہے کہ آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ جو شخص کسی مجلس میں بیٹھے اور یہ پڑھے بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّدٍ تو اللہ تبارک وتعالیٰ ایک فرشتہ کو مامور فرمادیتا ہے کہ وہ اسے غیبت کرنے سے بچائے اور جب وہ شخص مجلس سے اٹھے تو پڑھے بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ وَصَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّدٍ تو اللہ تبارک وتعالیٰ لوگوں کو اس کی غیبت سے روک دیتا ہے اور اسی سند سے ہے کہ حضرت خضر وحضرت الیاس علیہما السلام نے فرمایا ملک شام سے ایک شخص حضور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کی خدمت اقدس میں آیا اور عرض کیا یارسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم میرا باپ بہت بوڑھا ہے ضعیف بھی ہے نابینا بھی ہے اتنا کمزور ہے کہ چل پھر نہیں سکتا اس لئے یہاں آنے سے معذور ہے مگر اس کے دل میں آپ کے دیدار کی تڑپ ہے اور اس کی شدید خواہش ہے کہ وہ آپ کے دیدار سے مشرف ہو۔ حضور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا اپنے باپ کو جا کر بتا کہ وہ رات کو ایک ہفتہ تک صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّدٍ پڑھتا رہے اسے خواب میں میری زیارت نصیب

ہو جائے گی اسے یہ بھی کہنا کہ اس حدیث کو روایت کرے اس نے اپنے والد کو جا کر یہی پیغام پہنچایا اس نے حکم مطابق عمل کیا اور دیدار سے مشرف ہو گیا۔

(القول البدیع ص ۱۳۳، جذب القلوب ص ۲۱۳)

(صَلَّى اللّٰهُ عَلٰى حَبِيْبِهٖ مُحَمَّدٍ وَّآلِهٖ وَسَلَّمْ)

درود شریف پڑھنے والے کو حضور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کی طرف سے سلام کا پیغام:

ابوالفضل قومانی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ فرماتے ہیں خراسان سے ایک شخص میرے پاس آیا اور مجھے کہا کہ میں نے خواب میں اپنے محبوب پیغمبر صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کا دیدار کیا ہے میں نے دیکھا کہ آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم مسجد نبوی شریف میں جلوہ افروز ہیں آپ نے مجھے حکم فرمایا کہ جب تو ہمدان میں جائے تو فضل بن میرک کو میرا سلام کہنا میں نے عرض کیا یا رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم فضل بن میرک پر اتنا کرم اور اتنی شفقت کہ آپ انہیں سلام کہنے کا پیغام دے رہے ہیں تو آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا وہ ہر روز مجھ پر سو دفعہ درود شریف پڑھتا ہے ابوالفضل فرماتے ہیں کہ اس شخص نے جب حضور نبی کریم رؤف الرحیم رحمۃ اللعالمین صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کا محبت بھرا سلام مجھے پہنچایا تو مجھے کہا جو درود شریف آپ پڑھتے ہیں مجھے بھی بتا دیں تو میں نے اسے بتایا کہ میں یہ درود شریف اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ النَّبِيِّ الْاُمِّيِّ وَعَلٰى آلِ مُحَمَّدٍ جَزَى اللّٰهُ مُحَمَّدًا صَلَّى اللّٰهُ تَعَالٰى عَلَيْهِ وَسَلِّمْ عَنَّا مَا هُوَ اَهْلُهٗ ہر روز سو دفعہ یا اس سے بھی زیادہ دفعہ پڑھتا ہوں۔

اس نے مجھ سے یہ درود شریف ان الفاظ کے ساتھ یاد کر لیا اور قسم کھا کر کہا کہ میں اس سے پہلے نہ تو آپ کو جانتا تھا اور نہ ہی آپ کے نام سے واقف تھا حضور نبی

کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ وسلم کے ارشاد فرمانے پر ہی مجھے آپ کے متعلق معلوم ہوا میں نے اسے کچھ ہدیہ دینا چاہا مگر اس نے یہ کہہ کر لینے سے انکار کر دیا کہ میں دنیا کے بدلے اپنے محبوب پیغمبر صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ وسلم کے پیغام مبارک کو بیچنا نہیں چاہتا یہ کہہ کر وہ چلا گیا اس کے بعد وہ شخص مجھے کبھی نظر نہیں آیا۔

(القول البدیع ص ۱۶۱، سعادۃ الدارین ص ۱۴۳)

(صَلَّى اللهُ عَلٰى حَبِيْبِهٖ مُحَمَّدٍ وَّآلِهٖ وَسَلَّمْ)

درود شریف اور امام شافعی

۱۔ حضرت امام شافعی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کو ان کے وصال کے بعد کئی لوگوں نے خواب میں دیکھا تو پوچھا حضرت آپ کے ساتھ کیسا سلوک کیا گیا آپ نے فرمایا مجھے بخش دیا گیا پوچھا کون سے عمل کے سبب کرم ہوا آپ نے فرمایا میں پانچوں نمازوں میں نماز کے بعد حضور نبی کریم رؤف الرحیم رحمۃ اللعالمین صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ وسلم پر یہ درود شریف پڑھتا تھا اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ بِعَدَدِ مَنْ صَلّٰى عَلَيْهِ وَصَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ بِعَدَدِ مَنْ لَّمْ يُصَلِّ عَلَيْهِ وَصَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ كَمَا تُحِبُّ وَتَرْضٰى اَنْ يُّصَلّٰى عَلَيْهِ وَصَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ كَمَا اَمَرْتَنَا بِالصَّلٰوةِ عَلَيْهِ وَصَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ كَمَا يَنْبَغِى الصَّلٰوةُ عَلَيْهِ۔ (معارج النبوۃ جلد ۱ ص ۳۳۱)

(صَلَّى اللهُ عَلٰى حَبِيْبِهٖ مُحَمَّدٍ وَّآلِهٖ وَسَلَّمْ)

۲۔ خواب میں حکم ہوا کہ ابن رشیق کی مجلس میں جا کہ وہ مجھ پر کثرت سے درود شریف پڑھتا ہے:

حضرت ابو العباس خیاط رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کسی کے ہاں نہیں آتے جاتے تھے بس گوشہ نشین رہتے تھے ایک دن وہ حضرت شیخ ابو محمد بن رشیق رحمہما اللہ تعالیٰ کی

مجلس میں تشریف لے گئے شیخ نے ان کا بڑا احترام فرمایا اور پوچھا کوئی کام ہے تو حکم فرمائیں آپ نے فرمایا آپ اپنا پڑھائی کا کام جاری رکھیں میں تو اس لئے حاضر ہوا ہوں کہ حضور نبی کریم رؤف الرحیم رحمۃ اللعالمین صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے خواب میں مجھے ارشاد فرمایا ہے کہ ابن رشیق کی مجلس میں جایا کرو وہ مجھ پر کثرت سے درود شریف پڑھتا ہے۔ (القول البدیع ص ۲۵۶، سعادۃ الدارین ص ۱۳۰)

(صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی حَبِیْبِہٖ مُحَمَّدٍ وَّآلِہٖ وَسَلَّمْ)

۳۔ خواب میں مصر کے ایک بزرگ کو حکم ہوا کہ ابن رشیق کی مجلس میں جایا کرو وہ مجھ پر کثرت سے درود شریف پڑھتا ہے:

القول البدیع ص ۱۵ میں علامہ سخاوی رحمۃ اللہ تعالیٰ نے اسی طرح کا ایک اور واقعہ نقل فرمایا ہے لکھتے ہیں کہ رشید عطار نے بیان فرمایا کہ ہمارے یہاں مصر میں ابوسعید خیاط کے نام سے ایک بزرگ رہتے تھے جن کا لوگوں کے ساتھ ملنا جلنا بالکل نہیں تھا گوشہ نشین ہی رہتے تھے یکدم انہوں نے حضرت ابن رشیق کی مجلس میں بہت ہی زیادہ جانا شروع کر دیا اور بڑے ہی اہتمام سے جاتے لوگوں کو بڑا تعجب ہوا کہ وہ کون سی بات ہے جس سے اتنی بڑی تبدیلی واقع ہوگئی آخر لوگوں کے پوچھنے پر انہوں نے بتایا کہ مجھے خواب میں حضور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے کہ ابن رشیق کی مجلس میں جایا کرو وہ بہت کثرت سے مجھ پر درود شریف پڑھتے ہیں۔ اسے تیمی نے اپنی ترغیب میں اور ابن عساکر نے بھی روایت کیا ہے۔

(صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی حَبِیْبِہٖ مُحَمَّدٍ وَّآلِہٖ وَسَلَّمْ)

۴۔ درود شریف کی برکت سے ہاتھ کا ورم صحیح ہوگیا اور درد جاتا رہا:

ابوعبداللہ بن نعمان فرماتے ہیں کہ میں نے عبدالرحیم بن عبدالرحمن بن احمد سے یہ سنا کہ انہیں غسل خانے میں گرنے کی وجہ سے ہاتھ میں اتنی سخت چوٹ لگی کہ ہاتھ

پر اس کی وجہ سے ورم ہو گیا اور شدید درد پیدا ہو گیا رات میں نے درد کی حالت میں ہی گزاری سخت بے چینی میں بھی مجھے نیند آ گئی تو محبوب پیغمبر صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ وسلم کے دیدار سے مشرف ہو گیا میں نے ابھی اتنا ہی عرض کیا تھا یارسول اللہ کہ آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ وسلم نے مجھے فرمایا تیرے کثرت سے درود شریف پڑھنے نے مجھے گھبرا دیا آپ کے اتنا فرمان سنتے ہی میری آنکھ کھل گئی میں بیدار ہو گیا مگر جب بیدار ہوا تو نہ ہاتھ میں ورم تھا نہ درد تھا نہ بے چینی تھی سکون ہی سکون تھا۔

(القول البدیع ص ۱۶۲)

یتیماں دی فریاد دکھیاں دے دکھڑے	سنے کون تیرے سوا کملی والے

مشکل جو سر پہ آ پڑی	آقا تیرے ہی نام سے ٹلی
مشکل کشا ہے تیرا نام	تجھ پر درود اور سلام

(صَلَّى اللهُ عَلٰى حَبِيْبِهٖ مُحَمَّدٍ وَّآلِهٖ وَسَلَّمْ)

۵۔ درود شریف تریاق مجرب ہے پیشاب کی بندش ختم ہو گئی:

نزہۃ المجالس میں ہے کہ ایک صالح شخص کا پیشاب بند ہو گیا اس نے بہت بڑے زاہد و عابد و عارف باللہ حضرت شیخ شہاب الدین بن ارسلان کو خواب میں دیکھا تو انہیں اپنی تکلیف بیان فرمائی تو شیخ نے انہیں فرمایا آپ تریاق مجرب سے کیوں غافل ہیں آپ نے اسے کیوں چھوڑ رکھا ہے آپ اس درود شریف کو پڑھا کریں اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ وَبَارِكْ عَلٰى رُوْحِ سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ فِي الْاَرْوَاحِ وَصَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰى قَلْبِ سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ فِي الْقُلُوْبِ وَصَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰى جَسَدِ مُحَمَّدٍ فِي الْاَجْسَادِ وَصَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰى قَبْرِ سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ فِي الْقُبُوْرِ انہوں نے اس درود شریف کو کثرت سے پڑھا تو تکلیف جاتی رہی پیشاب کھل گیا مرض زائل ہو گیا۔

(نزہۃ المجالس جلد نمبر ۲ ص ۱۱۰)

(صَلَّى اللّٰہُ عَلٰی حَبِیْبِہٖ مُحَمَّدٍ وَّآلِہٖ وَسَلَّمْ)

۶۔کثرت سے درود شریف پڑھنے والا موت کی تلخی سے بچ جاتا ہے:

ایک شخص بیمار تھا اس کے ایک دوست اسے ملنے کے لئے گئے اس وقت وہ بیمار نزع کی حالت میں تھا آنے والے نے اس سے پوچھا موت کی تلخی کا کیا حال ہے انہوں نے کہا کوئی تلخی وغیرہ کچھ نہیں اور میں نے علماء کرام سے سن رکھا ہے کہ جو شخص درود شریف کثرت سے پڑھتا ہے وہ موت کی تلخی سے محفوظ رہتا ہے۔الحمد للہ رب العالمین کہ وہ ہے صاحب فضل عظیم کثرت سے درود شریف پڑھنا میرا معمول رہا ہے۔

(نزھۃ المجالس ص ۷۹)

(صَلَّى اللّٰہُ عَلٰی حَبِیْبِہٖ مُحَمَّدٍ وَّآلِہٖ وَسَلَّمْ)

۷۔درود شریف کی برکت سے بادشاہ کے ظلم سے ہمیشہ کے لئے نجات مل گئی:

ایک صالح شخص فرماتے ہیں کہ میں ظالم بادشاہ کے ظلم سے تنگ آ کر ایک جنگل میں چلا گیا وہاں جا کر میں نے ایک خط کھینچا اور اسے اپنے محبوب پیغمبر صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ وسلم کا روضۂ اقدس تصور کر کے ایک ہزار دفعہ درود شریف وسلام پڑھا اس کے بعد اس طرح دعا مانگی اے اللہ میں حضور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ وسلم کو تیری بارگاہ میں شفیع بناتا ہوں اور آپ کے وسیلہ سے تیری بارگاہ میں فریادی ہوں کہ مجھے اس ظالم بادشاہ سے نجات عطا فرما دعا کا کرنا تھا کہ غیب سے آواز آئی میرے محبوب کیسے اچھے شفیع ہیں اگرچہ مسافت میں بہت ہیں مگر اپنی عظمت، علومرتبت، شان وشوکت کے سبب بہت قریب ہیں جا چلا جا تیرے دشمن ظالم بادشاہ کو ہم نے ہلاک کر دیا ہے وہ فرماتے ہیں جب میں واپس پلٹا تو ظالم بادشاہ واقعی مر چکا تھا۔

(نزھۃ المجالس جلد نمبر ۲ ص ۱۰۷)

(صَلَّى اللّٰہُ عَلٰی حَبِیْبِہٖ مُحَمَّدٍ وَّآلِہٖ وَسَلَّمْ)

بلند آواز سے درود شریف پڑھنے کا فائدہ

بلند آواز سے درود شریف پڑھنے سے مجلس کے تمام لوگ بخش دیئے گئے:

مسطح نام کا ایک شخص تھا جو دنیاوی زندگی میں دین اور شرم وحیا سے بالکل ہی بیگانہ تھا فوت ہوگیا اس کے فوت ہونے کے بعد ایک بزرگ نے اسے خواب میں دیکھا تو اس سے پوچھا اللہ تبارک وتعالیٰ نے تیرے ساتھ کیا معاملہ فرمایا اس نے کہا رحیم وکریم رب نے مجھے بخش دیا انہوں نے کہا کس وجہ سے بخشش ہوئی اس نے بتایا ایک محدث کے پاس میں نے ایک حدیث شریف بمعہ سند پڑھی انہوں نے حضور نبی کریم پر درود شریف پڑھا ان سے سن کر میں نے بھی ان کے ساتھ بلند آواز سے درود شریف پڑھا ہم سے سن کر تمام اہل مجلس نے بھی بلند آواز سے درود شریف پڑھا اس وجہ سے رحیم وکریم رب تعالیٰ نے ہمیں تمام اہل مجلس کو بخش دیا۔ (القول البدیع ص ۱۱۷)

(صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی حَبِیْبِہٖ مُحَمَّدٍ وَّآلِہٖ وَسَلَّمْ)

شرابی بلند آواز سے درود شریف پڑھنے کے باعث بخش دیا گیا:

ایک بزرگ فرماتے ہیں کہ میرا ایک پڑوسی تھا جو بہت ہی گنہگار و بدکار تھا ہر وقت شراب کے نشہ میں چور رہتا تھا یہاں تک کہ دن رات سے بھی بے خبر تھا میری نصیحت بھی اس پر بے اثر تھی توبہ کی طرف آنے سے بھی انکاری تھا وہ فوت ہوگیا تو میں نے اسے خواب میں دیکھا کہ جنت میں بلند مرتبہ میں ہے بہترین عالی شان لباس پہنے ہوئے انتہائی عزت واکرام سے ہے میں نے حیران ہو کر اس سے پوچھا کہ یہ بلند مرتبہ کس وجہ سے نصیب ہوا تو اس نے بتایا کہ دنیا میں ایک دفعہ میں ایک محدث کے پاس بیٹھا تھا انہوں نے فرمایا جو شخص حضور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ و

سلم پر بلند آواز سے دورد شریف پڑھے اس پر جنت واجب ہے ان کے کہنے پر میں نے بلند آواز سے درود شریف پڑھا جسے سن کر اور لوگوں نے بھی پڑھا اس وجہ سے ہم تمام اہل مجلس کی بخشش کردی گئی اور یہ مقام و مرتبہ اسی وجہ سے ہے۔ (القول البدیع ص ۱۱۷)

(صَلَّى اللّٰهُ عَلٰى حَبِيْبِهٖ مُحَمَّدٍ وَّآلِهٖ وَسَلَّمْ)

درود شریف بلند آواز میں پڑھنے سے جنت عطا ہوگئی:

ایک صالح شخص فرماتے ہیں کہ میرا ہمسایہ برے کاموں میں مگن رہتا تھا میں نے اسے توبہ و استغفار کے لئے بہت کہا مگر وہ گناہوں سے باز نہ آیا حتیٰ کہ وہ فوت ہو گیا میں نے خواب میں دیکھا کہ وہ جنت کی سیر کر رہا ہے میں نے اس سے پوچھا تجھے جنت کیسے عطا ہوگئی اس نے کہا میں ایک محدث کی خدمت میں ایک دن حاضر ہوا وہ اس وقت حدیث شریف بیان فرما رہے تھے کہ جو شخص بلند آواز سے حضور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم پر درود شریف بھیجے گا اس کے لئے جنت واجب ہو جاتی ہے میں نے ان سے سنتے ہی بلند آواز سے درود شریف پڑھنا شروع کر دیا باقی حاضرین مجلس بھی بلند آواز سے درود شریف پڑھنے لگ گئے بس زندگی کی یہی ایک نیکی کام آ گئی اللہ تبارک وتعالیٰ نے مجھے بھی اور تمام حاضرین مجلس کو بخش دیا۔ (نزھۃ المجالس)

(صَلَّى اللّٰهُ عَلٰى حَبِيْبِهٖ مُحَمَّدٍ وَّآلِهٖ وَسَلَّمْ)

نزھۃ المجالس میں ہی ہے کہ میں نے المورد العذ اب میں دیکھا ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا جو شخص دنیا میں بخوشی بلند آواز سے مجھ پر درود شریف اور سلام بھجتا ہے بلند و بالا آسمانوں میں مسکرا کر بلند آواز میں فرشتے اسے سلام پیش کرتے ہیں۔

اور امام نووی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے کتاب الاذکار میں لکھا ہے کہ بلند آواز سے صلوٰۃ و سلام عرض کرنا مستحب ہے۔

(صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی حَبِیْبِہٖ مُحَمَّدٍ وَّآلِہٖ وَسَلَّمْ)

ف: واضح ہو کہ اوپر کے بلند آواز سے درود شریف پڑھنے کے تینوں واقعات علمائے دیوبند کے شیخ الحدیث مولانا محمد زکریا نے اپنی کتاب فضائل درود میں جو پہلے تبلیغی نصاب کا حصہ اور اب فضائل اعمال کا حصہ ہے میں لکھے ہیں ایک قول البدیع کے حوالہ سے دوسرا روض الفائق کے حوالہ سے اور تیسرا نزھۃ المجالس کے حوالہ سے۔

الحمدللہ اہل سنت و جماعت اذان سے پہلے لاؤڈ سپیکر پر بلند آواز سے اسی لئے صلوٰۃ وسلام پڑھتے ہیں تا کہ سن کر بقیہ مسلمان بھی پڑھیں اور جنت میں جائیں۔

(صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی حَبِیْبِہٖ مُحَمَّدٍ وَّآلِہٖ وَسَلَّمْ)

درود شریف پڑھنے کے باعث حضور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ وسلم کی طرف سے سلام کا پیغام سن کر خوشی سے آبدیدہ ہو گئے:

محمد بن یحییٰ کرمانی فرماتے ہیں کہ ایک دن ہم حضرت ابو علی بن شاذان رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کے ہاں موجود تھے کہ ایک نوجوان آیا جسے ہم میں سے کوئی بھی نہیں جانتا تھا اس نے ہمیں سلام کیا اور ہم سے پوچھا کہ تم میں سے ابو علی بن شاذان کون ہے ہم نے حضرت ابو علی کی طرف اشارہ کر کے بتایا یہ ہیں تو اس نے حضرت ابو علی کو کہا اے شیخ میں خواب میں حضور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ وسلم کے دیدار سے مشرف و بہرہ ور ہوا ہوں میرے محبوب پیغمبر صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ وسلم نے مجھے حکم فرمایا کہ تو ابو علی بن شاذان کی مسجد معلوم کر کے ان کے پاس جا اور ابو علی کو میری طرف سے سلام پہنچا یہ کہہ کر وہ نوجوان وہاں سے چلا گیا حضرت ابو علی کی آنکھوں سے مسرت و شادمانی کے آنسو جاری ہو گئے اور فرمایا میری نظر میں تو میرا کوئی ایسا عمل بظاہر مجھے محسوس نہیں ہوتا جس کے سبب یہ اتنا بڑا اکرم ہوا اور اتنی بڑی شفقت سے نوازا گیا ہوں ہاں یہ ضرور ہے کہ میں محبوب پیغمبر صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ وسلم کی

حدیث مبارکہ بڑے صبر واستقلال سے پڑھتا ہوں اور جب بھی رحمۃ اللعالمین صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ وسلم کا اسم مبارک یا ذکر پاک آتا ہے تو میں درود شریف ضرور پڑھتا ہوں حضرت ابوعلی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ اس واقعہ کے بعد دو تین ماہ تک زندہ رہے پھر آپ کا وصال ہو گیا۔ (القول البدیع ص ۲۴۸، سعادۃ الدارین ص ۱۲۷)

(صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی حَبِیْبِہٖ مُحَمَّدٍ وَّآلِہٖ وَسَلَّمْ)

دنیا میں حمد وثنا اور درود وسلام کے بعد وعظ کرنے والے کو موت کے بعد بہترین انعام سے نوازا گیا:

منصور بن عمار بڑے عالم دین اور بہترین واعظ تھے جب فوت ہو گئے تو کسی نے آپ کو خواب میں دیکھا تو پوچھا حضرت بتائیں اللہ تبارک وتعالیٰ نے آپ کے ساتھ کیا برتاؤ فرمایا حضرت عمار نے بتایا کہ رب العالمین نے مجھے فرمایا تو منصور بن عمار ہے؟ میں نے عرض کیا ہاں یارب میں منصور بن عمار ہوں رب کریم نے فرمایا تو وہ ہے جو لوگوں کو تو زھد وتقویٰ اور دنیا سے بے رغبتی کی ترغیب دیتا تھا مگر خود دنیا میں ہی رغبت رکھتا تھا میں نے عرض کیا اے میرے رب بالکل ایسے ہی ہے لیکن میں نے جب بھی کہیں کسی مجلس میں وعظ کیا تو وعظ سے پہلے تیری حمد وثنا کی پھر تیرے محبوب صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ وسلم پر درود شریف پڑھا پھر وعظ ونصیحت کی میرے اس عرض کرنے پر رحیم وکریم رب نے فرمایا تو نے سچ کہا ہے پھر فرشتوں کو حکم فرمایا کہ میرے اس بندے کے لئے آسمانوں پر منبر رکھو تا کہ جس طرح دنیاوی زندگی میں میرے بندوں کے سامنے میری تعریف اور میری بڑائی بیان کیا کرتا تھا اسی طرح فرشتوں کے سامنے بھی بیان کرے۔ (القول البدیع ص ۲۴۸، سعادۃ الدارین ص ۱۲۶)

(صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی حَبِیْبِہٖ مُحَمَّدٍ وَّآلِہٖ وَسَلَّمْ)

فرشتوں نے کہا درود شریف کا ناغہ نہ کیا کرو

حضرت توکل شاہ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ فرماتے ہیں کہ ہمیشہ سے میرا یہ معمول تھا کہ عشاء کی نماز کے بعد درود شریف کی دو تسبیح پڑھ کر ہی سوتا تھا اتفاق ہی ایسا ہوا کہ ایک رات نہ پڑھ سکا اور درود شریف پڑھنے کا ناغہ ہو گیا میں نے خواب میں وضو کرتے ہوئے دیکھا کہ فرشتے حضور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کی نعت شریف بڑے پیارے انداز اور بڑی خوش الحانی سے کر رہے ہیں نعت شریف پڑھتے پڑھتے فرشتوں نے کہا اے وضو کرنے والو درود شریف پڑھنے کا ناغہ نہ کیا کرو۔ دو تسبیح درود شریف پڑھ لیا کرو۔ (ذکر خیر ص ۱۹۶)

(صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی حَبِیْبِہٖ مُحَمَّدٍ وَّآلِہٖ وَسَلَّمْ)

شیر خدا کے درود شریف پڑھنے نے کافروں کو حیران و پریشان کر دیا

ایک دفعہ کچھ کافر لوگ ایک جگہ اکٹھے بیٹھے تھے کہ ان کے پاس ایک سائل آ گیا اور ان کفار سے اس سائل نے کچھ سوال کیا کفار نے استہزا و مذاق کے طور پر اس سائل کو سیّدنا حیدر کرار حضرت علی کرم اللہ وجھہ کے پاس بھیج دیا۔ سائل نے سیّدنا حیدر کرار حضرت علی کرم اللہ وجھہ کی خدمت اقدس میں پہنچ کر اپنی غریبی و تنگدستی کا ذکر کر کے سوال کیا۔

سیّدنا حیدر کرار حضرت علی کرم اللہ وجھہ کے پاس بظاہر اس سائل کو دینے کے لئے اس وقت کچھ نہ تھا مگر فیض کے منبع اس سخی گھرانے کے در سے کوئی خالی جائے یہ بھی مالک کائنات رب العلمین کو منظور نہ تھا لہٰذا محبوب خدا صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کے بھائی شہر علم کے دروازے شیر خدا نے بھی یہ گوارا نہ فرمایا کہ سائل اس در سے

خالی ہاتھ لوٹ جائے اور آپ کو عطائے الٰہی سے یہ بھی علم تھا کہ کفار نے اسے مذاق اڑانے کے لئے بھیجا ہے چنانچہ آپ نے دس دفعہ درود شریف پڑھ کر اس کی ہتھیلی پر پھونک مار دیا اور اسے فرمایا ہتھیلی کو اب بند کر لے وہاں جا کر کھول لینا۔

سائل پلٹ کر ان کافروں کے پاس جب آیا تو انہوں نے مذاق کے طور پر اس سے پوچھا بتا وہاں سے کیا کچھ ملا۔ سائل نے ان کے سامنے اپنی بند مٹھی کو کھول دیا جونہی مٹھی کھلی تو سب کافروں نے دیکھا کہ وہ سونے کے دیناروں سے بھری ہوئی ہے سیّدنا حیدر کرار حضرت علی کرم اللہ وجہہ کی یہ بزرگی دیکھ کر کئی کافر مسلمان ہو گئے۔

(راحۃ القلوب ص ۶۱ ملفوظات شیخ الاسلام حضرت بابا فرید الدین مسعود گنج شکر رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ)

(صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی حَبِیْبِہٖ مُحَمَّدٍ وَّآلِہٖ وَسَلَّمْ)

علماء کرام اور درود شریف کی برکت

حضرت ابن نعمان رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ فرماتے ہیں کہ بے شمار علماء کرام کو ان کے وصال کے بعد بہت بہترین اور پیاری حالت میں دیکھا گیا ان سے اس انعام الٰہی کی وجہ دریافت کی گئی تو انہوں نے یہی بتایا کہ یہ ساری برکت درود شریف پڑھنے کی ہے۔ اللہ تبارک وتعالیٰ سب کو پڑھنا نصیب فرمائے۔ (سعادۃ الدارین ص ۱۱۸)

(صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی حَبِیْبِہٖ مُحَمَّدٍ وَّآلِہٖ وَسَلَّمْ)

مؤذن ابوصالح اور درود شریف

حضرت حسین بن احمد بسطامی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ فرماتے ہیں میں نے بارگاہ الٰہی میں دعا کی اے اللہ مجھے خواب میں ابوصالح مؤذن دکھا اسے فوت ہونے کے بعد میں خواب میں دیکھنا چاہتا ہوں۔ اللہ تبارک وتعالیٰ نے میری دعا قبول فرمائی اور میں نے خواب میں ابوصالح مؤذن کو دیکھا وہ بہت ہی اچھے اور پیارے حالات میں تھے۔ میں نے ان سے حالات پوچھے تو انہوں نے بتایا کہ یہ سب بہترین حالات کثرت سے درود شریف پڑھنے کی برکت ہے اگر دنیا میں میں نے حضور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم پر درود شریف کثرت سے نہ پڑھا ہوا ہوتا تو میں یہاں بالکل ہی تباہ وبرباد ہو گیا ہوتا۔ (سعادۃ الدارین ص ۱۲۰)

(صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی حَبِیْبِہٖ مُحَمَّدٍ وَّآلِہٖ وَسَلَّمْ)

پھولوں کا کڑوا رس بھی درود شریف کی برکت سے شہد بن جاتا ہے

سیّد الانبیاء والمرسلین آقا حضور نبی کریم رؤف الرحیم رحمۃ للعلمین صلی اللہ

تعالیٰ علیہ وآلہٖ وسلم ایک دفعہ صحابہ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم کے ساتھ جہاد کے لئے تشریف لے جا رہے تھے راستے میں ایک مقام پر ٹھہرے کھانے کا وقت ہوا تو صحابہ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم نے عرض کیا یا رسول اللہ (صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ وسلم) روٹی تو ہے مگر ساتھ کوئی ایسی چیز موجود نہیں ہے جس سے روٹی کھائی جا سکے (سالن وغیرہ یا ایسی کوئی چیز نہیں جس سے کھانا تناول فرمایا جا سکے) اسی اثنا میں شہد کی ایک مکھی آ کر بڑے زور سے بھنبھنانے لگی صحابہ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم نے عرض کیا یا رسول اللہ (صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ وسلم) یہ مکھی بڑا شور مچا رہی ہے محبوب کائنات صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ وسلم نے فرمایا یہ آ کر مجھے کہہ رہی ہے یا رسول اللہ (صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ وسلم) ہماری تمام مکھیاں بے چین ہیں کہ آپ کے صحابہ کرام کے پاس کھانا تناول فرمانے کے لئے کوئی چیز دستیاب نہیں ہے جبکہ ہمارے ہاں یہاں قریب ہی غار میں شہد کا چھتہ ہے جس سے کھانا تناول ہو سکتا ہے مگر ہم مجبور ہیں یہاں لا نہیں سکتیں اسے آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ وسلم کی خدمت میں کون لائے گا۔

پیارے آقا صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ وسلم نے سیّدنا حیدر کرار حضرت علی کرم اللہ وجہہ کو ارشاد فرمایا اس مکھی کے ساتھ جائیں اور ان کے چھتہ سے شہد لے آئیں۔

سیّدنا حیدر کرار حضرت علی کرم اللہ وجہہ لکڑی کا پیالہ لے کر اس مکھی کے ساتھ ہو لئے وہ مکھی غار میں شہد کے چھتے کے پاس آپ کو لے کر گئی سیّدنا حیدر کرار حضرت علی کرم اللہ وجہہ نے اس چھتے سے شہد حاصل فرمایا اور لا کر حضور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ وسلم کی بارگاہ عالیہ مقدسہ میں پیش کر دیا پیارے آقا صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ وسلم نے وہ شہد صحابہ کرام میں تقسیم فرما دیا۔

صحابہ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم کھانا تناول فرمانے لگے تو وہی مکھی پھر آ گئی اور

اس نے پھر دوبارہ بھنبھنانا شروع کر دیا۔ صحابہ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم نے عرض کیا رسول اللہ (صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ وسلم) اب پھر یہ مکھی بھنبھنا رہی ہے محبوب کائنات صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ وسلم نے فرمایا میں نے اس سے ایک بات پوچھی ہے یہ وہ رہی ہے میں نے اس سے ان کی خوراک پوچھی ہے کہ آپ کھاتی کیا ہیں اس نے بتایا ہے کہ ہم جنگلوں اور پہاڑوں میں کھلنے والے پھولوں کا رس چوستی ہیں یہ ہماری خوراک ہے۔ میں نے اسے کہا ہے کہ پھول تو کڑوے بھی ہوتے ہیں پھیکے بھی اور بدمزہ بھی یہ تمہارے منہ میں پہنچ کر صاف وشفاف اور بہترین میٹھا کیسے ہو جاتا ہے اور شہد کیسے بن جاتا ہے؟

اس نے بتایا ہے کہ یا رسول اللہ (صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ وسلم) ہم میں ایک سردار ہوتا ہے ہم تمام مکھیاں اس کے حکم کے تابع ہوتی ہیں۔ جب ہم پھولوں کا رس چوس لیتی ہیں تو ہمارا وہ سردار آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ وسلم پر درود شریف کا ورد و ذکر شروع کر دیتا ہے پھر ہم بھی اس کے ساتھ مل کر درود شریف پڑھنا شروع کر دیتی ہیں درود شریف پڑھنے کی برکت سے وہ کڑوا، پھیکا اور بدمزہ رس میٹھا خوش ذائقہ شہد بن جاتا ہے اور یہ درود شریف پڑھنے کی برکت ہی ہے کہ وہ شفا بھی بن جاتا ہے۔

مولانا روم رحمۃ اللہ تعالیٰ نے فرمایا مکھی نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ وسلم کی بارگاہ میں عرض کیا۔

گفت چو خوانیم بر احمد درود   میشود شیریں و تلخی را ربود

یا رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ وسلم جب ہم آپ کی ذات اقدس پر درود شریف پڑھتی ہیں تو درود شریف کی برکت سے پھولوں کے رس کی کڑواہٹ ختم ہو جاتی ہے اور وہ میٹھا وشیریں شہد بن جاتا ہے۔ اگر درود شریف کی برکت سے بدمزہ، پھیکے اور کڑوے پھلوں کا رس بہترین میٹھا خوش ذائقہ شہد بن سکتا ہے۔ پھولوں کے رس کی

کڑواہٹ مٹھاس میں تبدیل ہوسکتی ہے تو درود شریف کی برکت سے ہم جیسے گناہگاروں کے گناہ بھی نیکیوں میں تبدیل ہوسکتے ہیں۔ (مقاصد السالکین ص ۵۴)

(صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی حَبِیْبِہٖ مُحَمَّدٍ وَّآلِہٖ وَسَلَّمْ)

روزانہ صبح کے وقت درود شریف لکھنے والے کو نزع کے وقت خوش خبری مل گئی

لکھنؤ میں ایک کاتب رہتا تھا اس نے یہ معمول بنا رکھا تھا کہ جب بھی صبح کے وقت وہ کتابت کا کام کرنے لگتا تو پہلے علیحدہ ایک کاپی میں درود شریف لکھتا اس نے یہ کاپی صرف روزانہ درود شریف لکھنے کے لئے ہی رکھی ہوئی تھی۔ اس کی زندگی کا آخری وقت آ گیا تو پریشانی کے عالم میں اس کی زبان سے نکل گیا کہ دیکھیں آ گے قبر میں کیا ہوتا ہے۔ اسی وقت ایک مجذوب اس کے پاس پہنچے اور اسے فرمایا بابا تو کیوں پریشان ہے مت گھبرا تیری وہ کاپی جس پر تو روزانہ صبح کے وقت درود شریف لکھتا تھا حضور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ وسلم کی بارگاہ اقدس میں پیش ہے اور اس پر صاد بن رہے ہیں۔ (زاد السعید ص ۱۳ تصنیف مولوی اشرف علی تھانوی)

واضح ہو یہ واقعہ مولانا محمد زکریا نے بھی اپنی کتاب فضائل درود پانچویں فصل درود شریف کے متعلق حکایات میں بیان کیا ہے شکر ہے کہ اس پر کہیں سے فتویٰ نہیں آیا کہ یہ روزانہ بدعت کرتا تھا یہ نہیں آیا کہ اس سے پوچھو کس صحابی نے ایسا کیا ہے کیونکہ ایسے فتوے تو صرف اہل سنت کے لئے انہوں نے ذخیرہ کر رکھے ہیں خود جو چاہیں کریں۔

درود شریف سے بخیلی کا انجام

ایک شخص حضور نبی کریم رؤف الرحیم رحمۃ اللعلمین صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ وسلم

کا ذکر مبارک سن کر درود شریف نہ پڑھتا، بخیلی سے کام لیتا وہ آنکھوں سے اندھا اور زبان سے گونگا ہو گیا۔ حمام کی نالی میں گرا اور پیاسا ہی موت کے منہ میں چلا گیا۔ (سعادۃ الدارین ص ۱۴۴)۔

(صَلَّى اللهُ عَلٰى حَبِيْبِهٖ مُحَمَّدٍ وَّآلِهٖ وَسَلَّمْ)

درود شریف کی برکت کے باعث شاندار نصیحت

حضرت شیخ احمد بن ثابت مغربی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ فرماتے ہیں کہ درود شریف کی جتنی برکتیں میں نے دیکھی ہیں ان میں سے ایک یہ ہے کہ میری شادی ہونے کے بعد میرے دل میں اشتیاق پیدا ہوا کہ خدمت دین کے اسباب کے طور پر کچھ دینی طلبہ ہوں جنہیں قرآن مجید کی تعلیم دیں۔ نماز باجماعت کے اہتمام کے ساتھ ساتھ اس ذریعہ سے دیگر دینی فوائد بھی حاصل کریں۔ ان دین کے طالب علموں کی خدمت کریں اس پر پُر امید رہیں کہ قیامت کے دن مہربان رب ہمارا حشر بھی ان دین کے طالب علموں کے ساتھ فرمائے گا چنانچہ طالب علم میرے ہاں جمع ہونا شروع ہو گئے اور تعلیم قرآن کا سلسلہ جاری ہو گیا یہاں تک کہ طلبا کی کثیر تعداد جمع ہو گئی۔

طلبا کی کثرت کے باعث ان کے انتظام انصرام کا معاملہ درپیش ہوا ان کے خورد و نوش کے لئے بھی کچھ کوششیں کرنا پڑیں اس سبب سے میں دنیاوی مشاغل میں پھنس گیا اور ایسا مشغول ہوا دنیا نے مجھے ایسا پھنسایا کہ میرے دن رات اسی میں گذرنے لگے اور حدِ اباحت میں رہ کر کچھ دنیا کا مال متاع کمانا اور حاصل کرنا پڑا میں اس کمائی کو دین اسلام کی رو سے جائز و مستحسن جانتا تھا مگر میرے پیارے دوست مجھے اس سے منع کرتے تھے۔

مجھ پر ان کی نصیحت کچھ اثر نہ کرتی تھی میں ان کی نصیحت کو کوئی وقعت نہ دیتا اور اپنا مشغلہ جاری رکھتا مگر اس کے ساتھ ساتھ درود شریف بھی کثرت سے پڑھتا تھا اس

میں سستی نہیں کرتا تھا۔ یہاں تک کہ ایک رات میں نے خواب میں حوروں جیسی ایسی حسین ترین لڑکیاں دیکھیں جو حسن و جمال میں اپنی مثال آپ تھیں ان سب نے سبز حلے پہن رکھے تھے وہ مجھے دیکھ کر میرے قریب آئیں تو میں نے ان میں سے اپنی نانی جان کو پہچان لیا وہ سیّدزادی اور بہت ہی زاہدہ عابدہ نیک و پارسا عورت تھیں میں نے ان کی خدمت میں سلام عرض کیا اور عرض کیا۔ کیا آپ فوت نہیں ہوگئی تھیں انہوں نے فرمایا ہاں میں فوت ہوگئی تھی میں نے پوچھا اللہ تبارک وتعالیٰ نے آپ کے ساتھ کیسا معاملہ فرمایا۔

انہوں نے بتایا کہ اللہ تبارک وتعالیٰ نے مجھ پر بہت فضل وکرم فرمایا بڑی رحمت سے نوازا اور بڑی عزت عطا فرمائی مجھے خاتون جنت سیّدۃ النساء حضرت فاطمۃ الزاھراء رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے پڑوس میں جگہ عطا فرمائی سیّدۃ النساء بھی تشریف لانے والی ہیں۔

سیّدۃ النساء حضرت فاطمۃ الزہراء رضی اللہ تعالیٰ عنہا جب تشریف لائیں تو اردا گرد ایک نور کا ہالہ بن گیا۔ آپ نے آتے ہی ارشاد فرمایا کیا یہ احمد بن ثابت ہے جو حضور اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم پر درود شریف کثرت سے پڑھتا ہے میں نے عرض کیا جی ہاں میں ہی احمد بن ثابت ہوں جسے اس مالک کائنات نے اپنے فضل و کرم اور رحمت سے اس قدر درود شریف پڑھنے کی توفیق عطا فرمائی ہے۔

سیّدۃ النساء رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے مجھے فرمایا تجھے کیا ہوگیا ہے کہ تو دنیا میں مشغول ہوکر ہم سے دور ہوگیا ہے۔ دنیاوی مشاغل چھوڑ دے اور یہ اہتمام بھی ختم کر دے میں نے عرض کیا ٹھیک ہے ایسا ہی کروں گا آپ نے فرمایا میں اب تجھے ایسے نہیں جانے دوں گی بلکہ تجھے اپنے ساتھ حضور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کی بارگاہ میں پیش کروں گی وہ تجھ سے پکا وعدہ لیں گے کہ تو آئندہ ایسا نہیں کرے گا۔

ہم چلتے رہے یہاں تک کہ ایک ایسا شہر آ گیا جو میری پہچان سے باہر تھا میں بالکل نہیں جانتا تھا کہ یہ کون سا شہر ہے وہاں کافی تعداد میں لوگ موجود تھے جو بلند آواز سے درود شریف پڑھ رہے تھے۔ میں بھی درود شریف پڑھنے لگ گیا اب میں ان کے درمیان چل رہا تھا چلتے چلتے ہم حضور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کی بارگاہ عالیہ میں پہنچ گئے۔ سیّدۃ النساء رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے مجھے حضور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کی بارگاہ عالیہ مقدسہ میں کھڑا فرما دیا۔ حضور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم عشرہ مبشرہ صحابہ کرام کے ساتھ کھانا تناول فرما رہے تھے میں نے آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کے دست اقدس میں بکری کی دستی کا ٹکڑا دیکھا جس سے آپ گوشت تناول فرما رہے تھے اور ساتھ ہی ساتھ صحابۂ کرام سے گفتگو بھی فرما رہے تھے۔

میں نے ادب کے تقاضے کے تحت اس وقت سلام عرض نہ کیا کہ کھانے سے فارغ ہو لیں پھر سلام عرض کروں گا۔ میرے ساتھ آنے والے درود شریف پڑھتے رہے اور میں اپنے محبوب پیغمبر صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کی زیارت سے مشرف ہوتا رہا یہاں تک کہ انہیں ساتھیوں کے بلند آواز سے درود شریف پڑھنے کی آواز میری آنکھ کھل گئی اور میں بیدار ہو گیا۔ (سعادۃ الدارین ص ۱۱۰)

(صَلَّى اللّٰهُ عَلٰى حَبِيْبِهٖ مُحَمَّدٍ وَّاٰلِهٖ وَسَلَّمْ)

درود شریف پڑھنے والے پر دوزخ کی آگ نے کچھ اثر نہ کیا:

حضرت شیخ احمد بن ثابت مغربی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ فرماتے ہیں کہ درود شریف کی برکتیں جو میں نے دیکھی ہیں اُن میں سے ایک یہ ہے کہ خواب میں میں نے اپنے آپ کو دوزخ میں پایا میں درود شریف پڑھتے جا رہا ہوں اور دوزخ کی آگ مجھ پر کسی قسم کا بھی اثر نہیں کر رہی میں نے وہاں دوزخ میں اپنے ایک دوست بیوی کو دیکھا اس نے مجھے کہا اے شیخ! کیا آپ جانتے نہیں کہ آپ کا دوست بھی

اس بیوی بھی دونوں دوزخ میں ہیں۔ مجھے اس سے بہت ہی افسوس ہوا کہ میرا
دوس اور اس کی بیوی دوزخ میں ہیں میں دوزخ کی اس جگہ میں جہاں میرا
دوس تھا گیا کیا دیکھتا ہوں کہ ایک ہنڈیا میں کھولتا ہوا گندھک ہے دوست کی بیوی
نے یا کہ یہ آپ کے دوست کے پینے کے لئے ہے۔ میں نے اس سے کہا کہ
بظا یہ نیک تھا یہ ایسے عذاب میں مبتلا کیوں ہو گیا۔ اس کی بیوی نے بتایا کہ یہ دنیا
می حلال و حرام ہر طریقے سے مال کماتا تھا اور جمع کرتا تھا میں نے اس منظر کے
ہ بھی دوزخ میں آگ کی بہت بڑی خندقیں دیکھیں اور دوزخ کی وادیاں
بھیں پھر میں نے آسمان کی طرف پرواز کی یہاں تک کہ آسمان کے قریب پہنچ گیا
وہاں میں نے ملائکہ کو اللہ تبارک و تعالیٰ کی حمد و ثنا بیان کرتے ہوئے سنا وہاں مجھے
کسی کی آواز سنائی دی کہ اے شیخ احمد تجھے خوشخبری ہو کہ تو اہل خیر سے ہے اس طرح
مجھے وہاں خیر کی خوشخبری نصیب ہو گئی۔

پھر میں جہاں سے اوپر گیا تھا وہیں نیچے اتر آیا کیا دیکھتا ہوں کہ وہی میرے
دوست کی بیوی کھڑی ہے۔ دروازہ کھلا تو اس کا خاوند بھی آ گیا اس نے مجھے کہا اے
شیخ آپ کی وجہ سے اور درود شریف کی برکت کے سبب اس رحیم و کریم مہربان رب
نے ہمیں دوزخ سے نجات عطا فرما دی ہے۔

اس کے بعد وہاں سے چل کر میں ایسی شان دار اور خوبصورت جگہ پہنچا کہ اس
سے بہترین جگہ کسی کو نظر نہ آئی ہو گی۔ اس میں ایک بہت ہی بلند و بالا عالی شان بالا
خانہ دیکھا اس میں ایک بڑی ہی حسین و جمیل عورت جو حسن میں یکتا تھی بیٹھی آٹا
گوندھ رہی تھی مجھے اس آٹے میں ایک بال نظر آیا میں نے اسے کہا اللہ تبارک و تعالیٰ
تجھ پر رحمت و کرم فرمائے آٹے سے اس بال کو تو نکال دے۔

اس نے کہا اے شیخ اس بال کا نکالنا میرے بس میں نہیں اسے آپ ہی نکال

سکتے ہیں آپ کے دل میں دنیا کی جو محبت ہے یہ وہی بال ہے آپ کی مرضی ہے کہ اسے رہنے دیں یا نکال دیں یہ سنتے ہی میری آنکھ کھل گئی اور میں بیدار ہو گیا۔

(سعادۃ الدارین ص ۱۱۸)

(صَلَّى اللّٰهُ عَلٰى حَبِيْبِهٖ مُحَمَّدٍ وَّآلِهٖ وَسَلَّمْ)

درود شریف کون سا افضل ہے

نماز میں تو درود ابراہیمی پڑھنا ہی افضل ہے کیونکہ نماز میں درود شریف سے پہلے نمازی اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ اَيُّهَا النَّبِيُّ کے الفاظ سے سلام عرض کر چکا ہوتا ہے مگر نماز کے علاوہ وہ درود شریف پڑھنا چاہیے جس میں صلوٰۃ کے ساتھ سلام بھی ہو کیونکہ قرآن مجید صرف اکیلے درود شریف کا ہی حکم نہیں بلکہ درود شریف اور سلام دونوں کا حکم دیتا ہے بلکہ سلام کی زیادہ تاکید ہے فرمان الٰہی ہے: يٰاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا صَلُّوْا عَلَيْهِ وَسَلِّمُوْا تَسْلِيْمًا۔ فرمان الٰہی پر نظر ڈالیں لفظ صلوا سے درود شریف بھیجنے کا حکم اور سلموا سے سلام عرض کرنے کا حکم ہے مگر سلموا کے بعد تسلیما کے لفظ سے سلام کی دوہری تاکید فرما دی اگر ہم نماز کے علاوہ بھی درود ابراہیمی پڑھیں گے تو درود شریف پڑھنے کے ایک حکم پر تو عمل ہو جائے گا سلام کے حکم پر عمل نہیں ہو گا اور نماز میں صلوٰۃ وسلام دونوں سے بھی ہمیں یہی حاصل ہوا کہ اکیلے صلوٰۃ بھیجنے سے نہیں بلکہ ساتھ سلام بھیجنے سے ہی حکم الٰہی پر پورا عمل ہو گا لہٰذا درود شریف وہ پڑھنا چاہیے جس سے صلوٰۃ وسلام دونوں پر عمل ہو جائے ان میں بہترین درود شریف یہ ہے صَلَّى اللّٰهُ عَلٰى حَبِيْبِهٖ مُحَمَّدٍ وَّ آلِهٖ وَ سَلَّمْ کہ اس میں صلوٰۃ وسلام دونوں ہیں اور تھوڑے الفاظ ہونے کی وجہ سے زیادہ مقدار میں پڑھا جا سکتا ہے۔

(صَلَّى اللّٰهُ عَلٰى حَبِيْبِهٖ مُحَمَّدٍ وَّآلِهٖ وَسَلَّمْ)

درود شریف پڑھنے والے کو غیب سے خوشخبری آئی

حضور نبی کریم رؤف الرحیم رحمۃ اللعلمین صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ وسلم کا ایک عاشق بہار کے موسم میں باہر نکلا وہ ان الفاظ کے ساتھ بارگاہ محبوب صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ وسلم میں ہدیہ درود شریف بھیجنے لگ گیا:

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ عَدَدَ اَوْرَاقِ الْاَشْجَارِ وَ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ عَدَدَالْاَزْھَارِ وَالثِّمَارِ وَ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ عَدَدَ قَطْرِ الْبِحَارِ وَ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ عَدَدَ رَمْلِ الْقِفَارِ وَ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ عَدَدَ مَا فِی الْبَرَارِ وَالْبِحَارِ۔

ہاتف غیبی نے آواز دی اے بندے تو نے جو درود شریف پڑھا نیکیاں لکھنے والا فرشتہ اس کا ثواب لکھنے سے سورج کے غروب ہونے تک تھک گیا ہے اور تو اللہ تبارک وتعالیٰ رحیم وکریم کی طرف سے جنت عدن کا حقدار ہوگیا ہے اور تیرے لئے آخرت کا گھر کیا ہی خوب ہے (نزھۃ المجالس جلد نمبر ۲ ص ۱۰۹)

(صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی حَبِیْبِہٖ مُحَمَّدٍ وَّاٰلِہٖ وَسَلَّمْ)

درود شریف پڑھنے والے کے لئے بے مثال جنتی پھل

سیّدنا حیدر کرار حضرت علی کرم اللہ وجھہ ارشاد فرماتے ہیں کہ اللہ تبارک وتعالیٰ نے جنت میں ایک درخت پیدا فرمایا ہے جس کا پھل سیب سے قدرے بڑا انار سے قدرے چھوٹا مکھن سے زیادہ نرم شہد سے عمدہ شیریں مشک سے زیادہ خوشبو رکھنے والا شاخیں مروارید کی تنا سونے کا پتے زبرجد کے اور یہ حضور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ وسلم پر درود شریف پڑھنے والوں کے لئے مختص ہوگا ان کے علاوہ دوسرا کوئی اسے دیکھ بھی نہ سکے گا۔ (نزھۃ المجالس جلد نمبر ۲)

(صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی حَبِیْبِہٖ مُحَمَّدٍ وَّاٰلِہٖ وَسَلَّمْ)

شفاعت کا خواہشمند کثرت سے درود شریف پڑھے

حضرت شیخ احمد بن ثابت مغربی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ فرماتے ہیں کہ ایک رات خواب میں مجھے منادی سنائی دی کہ جسے حضور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ وسلم کی زیارت کی طلب وتڑپ ہو وہ ہمارے ساتھ آئے میں اس منادی کرنے والے کے ساتھ چل پڑا اور کچھ لوگ بھی دوڑتے چلے آرہے تھے۔ ہم سب وہاں پہنچے تو میں نے دیکھا کہ حضور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ وسلم بالا خانہ میں جلوہ افروز ہیں میں دروازے میں داخل ہونے کے لئے بائیں طرف ہوا تو دوسرے لوگوں نے بتایا کہ دروازہ دائیں طرف ہے میں دائیں طرف ہو کر دروازے میں داخل ہو گیا و۔ اا سیّد الانبیاء والمرسلین صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ وسلم صحابہ کرام کے ساتھ جلوہ افروز جونہی میں قریب ہوا میرے اور حضور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ وسلم کے در بادل حائل ہو گیا لہٰذا میں نہ صرف آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ وسلم کی زیارت سے محروم رہا بلکہ کسی کی بھی زیارت مجھے نہ ہو سکی میں نے وہاں یہ درود شریف پڑھنا شروع کر دیا: اَلصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلَیْكَ یَارَسُوْلَ اللّٰہِ وَعَلٰی اٰلِكَ وَاَصْحَابِكَ وَ اَھْلِ بَیْتِكَ یَا حَبِیْبَ اللّٰہِ۔

درود شریف پڑھ کر عرض کیا یا رسول اللہ (صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ وسلم) کیا یہی میری عادت نہیں ہے محبوب پیغمبر صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ وسلم نے مجھے فرمایا میرے اور تیرے درمیان دنیا کے پردے آڑ بن گئے ہیں۔ پیارے آقا صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ وسلم مجھے ڈانٹتے رہے اور فرمانے لگے کہ ہم تجھے دنیا اور اس کے اہتمام سے باز آ جانے کا کہتے ہیں تجھے اس سے روکتے ہیں اور تو باز ہی نہیں آتا تو اس سے ہٹتا ہی نہیں۔ آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ وسلم دیر تک مجھے نصیحت فرماتے رہے۔ میرے آنسو بہہ نکلے میں رونے لگ گیا میرے دل میں آیا کہ شاید یہ میری بدبختی ہے۔ میں

نے عرض کیا یا رسول اللہ (صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم) کیا آپ میرے ضامن نہیں ہیں پیارے آقا صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہاں تو جنتی ہے۔

میں نے محبوب پیغمبر صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کی بارگاہ عالیہ مقدسہ میں استدعا کی کہ یا رسول اللہ (صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم) میں آپ کو اللہ تبارک وتعالیٰ کے نام پر اور بارگاہ الٰہی میں جو آپ کی عزت وشان وبلند مرتبہ مقام ہے واسطہ دے کر عرض کرتا ہوں کہ دعا فرمائیں کہ یہ حجاب جو میرے اور آپ کے درمیان ہے ختم ہو جائے عرض قبول ہوئی حجاب کا بادل آہستہ آہستہ ختم ہونا شروع ہو گیا یہاں تک کہ پھر مجھے اپنے محبوب پیغمبر صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کا دیدار بھی نصیب ہو گیا اور صحابہ کرام کی زیارت بھی ہو گئی جونہی زیارت سے مشرف ہوا میں پیارے آقا صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کے قدموں سے لپٹ گیا اور خوشی سے لوٹ پوٹ ہو کر عرض کیا یا رسول اللہ (صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم) کیا آپ میرے ضامن نہیں ہیں؟

پیارے آقا سیّد الانبیاء والمرسلین صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے پھر مجھے جنتی ہونے کی خوشخبری دیتے ہوئے فرمایا ہاں تو بیشک جنتی ہے اور ساتھ ہی یہ بھی ارشاد فرمایا ہم تجھے دنیا کا اہتمام چھوڑنے کو کہتے ہیں مگر تو چھوڑ نہیں رہا اور باز نہیں آ رہا اسی اثنا میں میری آنکھ کھل گئی اور میں بیدار ہو گیا۔ (سعادۃ الدارین ص)

(صَلَّى اللّٰهُ عَلٰى حَبِيْبِهٖ مُحَمَّدٍ وَّاٰلِهٖ وَسَلَّمْ)

رب کریم اور محبوب پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم تک پہنچنے کا قریب ترین راستہ

حضرت امام شعرانی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ فرماتے ہیں اے بھائی اللہ تبارک و تعالیٰ تک پہنچنے کا قریب تر راستہ حضور نبی کریم رؤف الرحیم رحمۃ اللعالمین صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم پر درود شریف بھیجنا ہے جو شخص حضور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم پر درود شریف کا ورد کئے بغیر اللہ تبارک وتعالیٰ تک پہنچنے کا خیال رکھے وہ

دراصل محال کا طالب ہے یعنی ایسا ہونا ممکن ہی نہیں ہے کیونکہ ایسا شخص جاہل ہے اسے اللہ تبارک وتعالیٰ کی بارگاہ کے آداب سے واقفیت ہی نہیں ہے۔ حجاب اسے اندر داخل ہی نہیں ہونے دے گا اس کی مثال ایسے کسان جیسی ہے جو کسی واسطے کے بغیر بادشاہ سے ملاقات کرنا چاہتا ہو۔ (افضل الصلوٰت ص ۳۱)

(صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی حَبِیْبِہٖ مُحَمَّدٍ وَّآلِہٖ وَسَلَّمْ)

حضرت امام شعرانی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ فرماتے ہیں اے میرے عزیز اعمال صالحہ میں کمی کوتاہی ہو مگر محبوب آقا صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کی حمایت وشفاعت حاصل ہو تو یہ اس بات سے کہیں زیادہ نفع بخش ہے کہ اعمال صالحہ تو بہت ہوں لیکن محبوب کائنات محبوب خدا صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کی حمایت حاصل نہ ہو۔ (افضل الصلوات ص ۳۱)

(صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی حَبِیْبِہٖ مُحَمَّدٍ وَّآلِہٖ وَسَلَّمْ)

درود شریف پڑھ کر ہاتھ پھیرنے سے بیمار تندرست ہو گیا:

ایک بادشاہ کو بیمار ہوئے چھ ماہ ہو گئے بہت علاج معالجہ کے باوجود کوئی افاقہ نہ ہوا ایک دن اسے معلوم ہوا کہ اللہ تبارک وتعالیٰ کے برگزیدہ حضرت شبلی تشریف لائے ہوئے ہیں بادشاہ نے حضرت شبلی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کی خدمت میں اپنی بیماری کا ذکر کر کے صحت یابی کے لئے خواہش کا اظہار کیا حضرت شبلی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے فرمایا فکر نہ کریں اللہ تبارک وتعالیٰ کے فضل وکرم سے آرام آجائے گا۔ شفایابی ہو جائے گی۔ حضرت شبلی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے درود شریف پڑھ کر بادشاہ کے جسم پر ہاتھ پھیرا تو بادشاہ درود شریف کی برکت سے اسی وقت تندرست ہو گیا۔ (راحت القلوب ص ۶۱)

(صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی حَبِیْبِہٖ مُحَمَّدٍ وَّآلِہٖ وَسَلَّمْ)

درودشریف کی برکت سے کھجور کی گٹھلیاں سونے کے دینار بن گئیں:

حضور بابا فریدالدین مسعود گنج شکر رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ ایک دفعہ درود شریف کے فضائل بیان فرمارہے تھے کہ پانچ درویش آپ کی خدمت میں حاضر ہوئے، اور عرض کیا کہ ہم کعبہ شریف بیت اللہ شریف کی راہ کے مسافر ہیں مگر خرچہ زادراہ ختم ہوگیا ہے ہمارے ساتھ تعاون فرمائیں جب ان درویشوں نے زادرہ کے لئے تعاون کی درخواست کی تو حضور بابا فریدالدین مسعود گنج شکر رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے کھجور کی چند گٹھلیاں اٹھائیں کچھ پڑھ کر ان گٹھلیوں پر پھونک ماری اور ان درویشوں کے حوالے کردیں۔ درویش متعجب ہوئے کہ ہم نے تو زادراہ کے لئے عرض کیا تھا مگر یہ کیا ہم انہیں کیا کریں گے۔ یہ ہمارے کس کام آئیں گی۔ حضور بابا صاحب رحمۃ اللہ عالیٰ علیہ نے انہیں فرمایا پریشان کیوں ہوتے ہوانہیں دیکھو کہ یہ کیا ہیں؟ جب درویشوں نے دیکھا تو وہ گٹھلیاں سونے کے دینار بن چکے تھے بعد میں حضور بابا صاحب کے خلیفہ اور داماد حضرت بدرالدین اسحٰق رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ سے معلوم ہوا کہ حضور بابا صاحب رحمۃ اللہ عالیٰ علیہ نے درود شریف پڑھ کر ان پر پھونک ماری تھی اور درود شریف جو حضور بابا صاحب کی زبان منبع فیضان سے پڑھا گیا تھا کی برکت سے وہ گٹھلیاں سونے کے دینار بن گئے۔ (راحت القلوب ص ۶۱)

(صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی حَبِیْبِہٖ مُحَمَّدٍ وَّآلِہٖ وَسَلَّمْ)

درود شریف پڑھ کر دم کرنے سے بیمار تندرست ہوگیا:

حضرت ابوالقاسم رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ فرماتے ہیں کہ شیخ ابوعمران بروعی ہمارے گھر تشریف لائے حضرت ابوعلی فراز پہلے سے ہمارے ہاں موجود تھے زکام کی وجہ سے میرے والد کا ناک بند رہتا تھا۔ حضرت ابوعمران نے حضرت بوعلی سے کہا کہ آپ ابوالقاسم کے والد کی ہتھیلی پر دم کریں۔ حضرت ابوعلی نے ان کے کہنے پر

میرے والد کی ہتھیلی پر پھونک لگائی ان کے بعد حضرت ابوعمران نے خود بھی میرے والد کی ہتھیلی پر پھونک لگائی۔ حضرت ابوعلی کی پھونک سے تو کوئی اتنی زیادہ نہ تھی مگر جب ابوعمران نے پھونک لگائی تو خدا کی قسم کستوری جیسی بہت ہی زیادہ تیز خوشبو مہک اٹھی حتیٰ کہ اس خوشبو سے میرے والد کے نتھنے پھٹ گئے۔ اوران سے خون رسنے لگ گیا خوشبو اتنی پھیلی کہ ہمارا سارا گھر بھی مہک گیا اور پڑوسیوں کے گھروں میں بھی اس کی مہک تھی اور اس سے میرے والد کو زکام سے ہمیشہ کے لئے نجات نصیب ہوگئی یہ سب درود شریف پڑھ کر پھونک لگانے کی برکت تھی۔ (سعادۃ الدارین ص ۱۴۲)

(صَلَّى اللهُ عَلٰى حَبِيْبِهٖ مُحَمَّدٍ وَّآلِهٖ وَسَلَّمْ)

بغداد کا مقروض تاجر درود شریف کی برکت سے دوبارہ مالدار ہو گیا:

بغداد کا ایک تاجر جو بہت زیادہ مالدار اور رئیس تھا وہ اتنے بڑے کاروبار کا مالک تھا کہ اس کے کاروباری اور تجارتی قافلے سمندروں اور خشکی میں چلتے ہی رہتے تھے گردش ایام کی لپیٹ میں آ گیا اس کا کاروبار تباہ ہو گیا بالکل مفلس اور نادار ہو گیا مقروض ایسا ہوا کہ ادائیگی کی کوئی صورت ہی نظر نہ آتی تھی۔ قرض خواہوں نے پریشانی سے ناک میں دم کیا ہوا تھا ایک دن ایک قرض خواہ آیا اس نے اپنی رقم کا مطالبہ کیا مقروض تاجر نے اس سے مزید مہلت چاہی قرض خواہ نے طعن و تشنیع شروع کر دی کہ میں نے تو تیرے ساتھ بہت زیادہ وفا نبھائی مگر تجھ میں وفا ہے ہی نہیں مقروض تاجر نے خدا کا واسطہ دے کر کہا کہ آپ مجھے ذلیل نہ کریں میں اور لوگوں کا بھی مقروض ہوں آپ کی طرف دیکھ کر وہ بھی مجھے تنگ کرنا شروع کر دیں گے۔ اس وقت ادائیگی کے لئے میرے پاس کچھ بھی نہیں آپ مجھے مہلت دیں حالات سنبھلتے ہی سب کچھ ادا کر دوں گا مگر قرض خواہ نہ مانا اور وہ اسے قاضی کی عدالت میں لے گیا مقروض نے عدالت میں کہا کہ واقعی میں نے اس سے قرض لیا ہے مگر اس وقت

ادائیگی کے لئے میرے پاس کچھ بھی نہیں ہے مہلت دے دیں میں ادا کر دوں گا۔

قاضی نے کہا اگر مہلت چاہتے ہو تو ضامن دے دو اگر ضامن بھی نہ دیا تو پھر جیل جانا ہوگا۔ مقروض تاجر نے بہت دوستوں کی منت سماجت کی مگر اس کے حالات کے پیش نظر کوئی بھی اس کا ضامن بننے کو تیار نہ ہوا۔ قرض خواہ نے قاضی سے مطالبہ کیا کہ اسے جیل بھیجیں مقروض نے بالآخر قرض خواہ کی منت سماجت کی کہ اسے کم از کم ایک رات کی مہلت دے دیں اگر نہ ہو سکا تو کل میں خود بخود حاضر ہو کر جیل جانے کو ترجیح دوں گا۔ قرض خواہ نے ایک رات کی مہلت کے لئے بھی ضامن مانگ لیا مقروض تاجر نے کہا میں اب کسی اور کو ضمانت کے لئے نہیں کہوں گا میں تجھے اللہ تبارک وتعالیٰ کے پیارے رسول صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم ضامن دیتا ہوں۔

قرض خواہ مان گیا مقروض تاجر مغموم و پریشان عدالت سے گھر پہنچا گھر بیوی نے پریشانی کی حالت میں دیکھ کر پوچھا کیا وجہ ہے آپ اتنے پریشان کیوں ہیں؟

تاجر نے بیوی کو سب کچھ تفصیل سے بتا دیا اسے یہ بھی بتایا کہ میں صرف آج رات گھر میں تمہارے پاس ہوں پھر شاید باقی زندگی جیل گزارنا پڑے۔ آج رات کے لئے بھی شفیع المذنبین رحمۃ اللعالمین صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کو ضامن دے کر آیا ہوں تاجر کی بیوی بہت ہی سعادت مند نیک خاتون تھی اس نے خاوند کو تسلی دے کر سمجھایا کہ پھر آپ پریشان کیوں ہوتے ہیں کوئی غم وفکر نہ کریں جب حضور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم ضامن ہیں تو پھر غم کس بات کا بیوی کی بات سن کر تاجر کو حوصلہ ہوا اس کے دل کو چین نصیب ہوا کہ واقعی میں انہیں ضامن دے آیا ہوں جو رؤف و رحیم نبی ہیں۔ عَزِيْزٌ عَلَيْهِ مَا عَنِتُّمْ کی شان والے ہیں حَرِيْصٌ عَلَيْهِمْ کے وصف عالی شان والے ہیں مجھے غم کس کا چنانچہ اس نے رات کو درود شریف پڑھنا شروع کر دیا اور پڑھتے پڑھتے بظاہر نیند آ گئی مگر قسمت بیدار ہو

گئی جنہیں ضامن دے آیا تھا وہ قسمت سنوار نے خواب میں تشریف لے آئے۔ غموں سے چورا پنے امتی کو دلاسہ دیا اور خوش خبری عطا فرمائی کہ پریشان نہ ہو کوئی فکر نہ کر صبح صبح بادشاہ کے فلاں وزیر کے پاس جانا اسے کہنا کہ تجھے اللہ تبارک وتعالیٰ کے رسول (صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم) نے سلام فرمایا ہے اور آپ کو میرے لئے یہ حکم فرمایا ہے کہ آپ مجھے پانچ صد دینار دے کر میری طرف سے قرض ادا کریں ورنہ مجھے جیل بھیج دیا جائے گا کیونکہ میں آج رات بھی محبوب کائنات محبوب خدا صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کی ضمانت پر باہر ہوں اور اسے بتانا کہ اس فرمان کی صداقت کے لئے نشانی یہ ہے کہ آپ ہر رات محبوب پیغمبر صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم پر ایک ہزار دفعہ درود شریف پڑھتے ہیں مگر گذشتہ رات آپ کو غلطی لگ گئی کہ معلوم نہیں تعداد پوری ایک ہزار ہوئی یا نہیں حالانکہ تعداد پوری تھی صرف آپ شک میں رہے اتنا فرمان عالی شان فرما کر غمگسار نبی تشریف لے گئے تاجر بیدار ہو گیا غم کوسوں دور جا چکا تھا خوشی سے چہرہ دمک گیا مشکل کا مداوا سامنے تھا چنانچہ انہوں نے فجر کی نماز کے بعد وزیر صاحب کی رہائش گاہ کی طرف رخ کیا وہاں پہنچے تو وزیر صاحب کو دروازے پر کھڑے پایا کہیں جانے کے لئے ان کی سواری تیار تھی۔ انہوں نے وزیر صاحب کو سلام کہا، وزیر صاحب نے پوچھا آپ کون ہیں اور کہاں سے آئے ہیں۔ مقروض تاجر نے کہا وزیر صاحب میں آیا نہیں بھیجا گیا ہوں وزیر نے پوچھا کس نے بھیجا ہے تاجر نے کہا اللہ تبارک وتعالیٰ کے محبوب رسول صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے بھیجا ہے اور اس لئے بھیجا ہے کہ آپ میرا قرضہ پانچ صد دینار ادا کر دیں اور ساتھ ہی آقا دو جہاں صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کی بتائی ہوئی نشانی بھی بتا دی۔

وزیر صاحب یہ سن کر خوشی سے نہال ہو گئے کہ آج یہ پیغام کہاں سے آیا ہے اور مجھے کیسے نوازا گیا ہے اپنی قسمت پر کیسے ناز کروں وزیر صاحب مقروض کو اندر

لے گئے اور بہت پیاری اور اچھی جگہ بٹھا کر مقروض کی پیشانی پر بوسہ دیا اور کہا آنے والے ذرا ایک دفعہ یہ عشق کی داستان پھر سنانا آپ میرے محبوب صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کے قاصد بن کر آئے ہیں۔ اسی سوچ نے شاید وزیر صاحب کو خوشیوں کی خوشبوؤں کا جام سے جام لنڈا دیا ہوگا کہ کیا میں اس قابل ہوں کہ دو جہانوں کے سردار رب کریم کے محبوب میری طرف پیغام اور سلام سے قاصد بھیجیں۔

وزیر صاحب نے اسے دو ہزار دینار دیئے اور کہا پانچ سو آپ کے گھر والوں کے لئے پانچ سو آپ کے بچوں کے لئے پانچ سو پیغام خوشخبری کے بدلے اور پانچ سو خواب کے تحت ادائیگی قرض کے لئے ہیں۔ مقروض تاجر دو ہزار دینار لے کر گھر گیا ان میں سے پانچ سو دینار لے کر قرض خواہ کے ہاں گیا اسے کہا چلیں قاضی کے پاس اپنی رقم وصول کریں یہ دونوں جب قاضی کی عدالت میں پہنچے تو قاضی نے احتراماً اٹھ کر مقروض کو ادب سے سلام کیا اور کہا رات کو خواب میں مجھے حضور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کا دیدار نصیب ہوا ہے آپ نے مجھے خواب میں حکم فرمایا ہے کہ میں آپ کا قرضہ بھی ادا کروں اور مزید اتنی ہی رقم آپ کی خدمت میں نذرانہ پیش کروں۔

قرض خواہ نے یہ سن کر کہا قاضی صاحب میں نے اس کا تمام قرضہ بھی معاف کر دیا ہے اور اس کے علاوہ بھی اتنی ہی مزید رقم اسے بطور نذرانہ پیش کرتا ہوں کیونکہ مجھے بھی آقا دو جہاں صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے خواب میں آج رات یہی حکم فرمایا ہے۔

چنانچہ درود شریف کی برکت سے مقروض تاجر خوشحال ہو گیا اور عدالت سے بجائے جیل جانے کے عزت واحترام سے مالدار ہو کر واپس گھر آیا۔ (سعادۃ الدارین ص ۱۴۷)

سچ فرمایا رحیم و کریم رب نے اَغْنٰهُمُ اللّٰهُ وَرَسُوْلُهٗ مِنْ فَضْلِهٖ (پ ۱۰ ص ۱۶)

یعنی اللہ تبارک وتعالیٰ اور اس کے رسول صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے اپنے فضل سے انہیں غنی کر دیا۔

رب ہے معطی یہ ہیں قاسم

دیتا وہ ہے دلاتے یہ ہیں

(صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی حَبِیْبِہٖ مُحَمَّدٍ وَّآلِہٖ وَسَلَّمْ)

درود شریف کی برکت سے عید کی خوشی ماند نہ ہوئی:

حضرت ابوالحسن بن حارث لیثی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ ایک پابند شریعت متبع سنت اور کثرت سے درود شریف پڑھنے والے بزرگ تھے کسی وجہ سے گردش ایام کی لپیٹ میں ایسے آئے کہ نوبت فقر و فاقہ تک پہنچ گئی خود بیان فرماتے ہیں کہ تنگدستی و غربت نے میرے ہاں ڈیرے ڈال لئے بات فاقوں تک پہنچ گئی اسی حالت میں عید سر پر آ گئی میرے پاس بچوں کے لئے عید کا سامان لینے کے لئے کچھ نہ تھا نہ پیسے تھے نہ کپڑا اور نہ ہی کھانے کی کوئی چیز مجھے یہی غم و پریشانی کھائے جا رہی تھی کہ اپنی تو خیر ہے مگر بچوں کی عید کا کیا بنے گا جب دوسرے لوگوں کے بچے طرح طرح کے نئے لباسوں میں ملبوس اور اچھے کھانوں سے عید کی خوشیاں دوبالا کر رہے ہوں گے تو میرے بچوں کے دل پر کیا گزرے گی اور وہ مجھے پریشان کریں گے انہیں سوچوں میں وقت گزرتا گیا حتیٰ کہ عید کی رات آ گئی۔ لوگوں کے لئے یہ عید کی رات تھی خوشیوں کی رات تھی مگر میرے لئے انتہائی غم و پریشانی کی رات تھی رات کا کچھ حصہ ہی گزرا تھا کہ میرے دروازے پر دستک ہوئی میں نے دروازہ کھولا تو دیکھا کہ کافی لوگ میرے دروازے پر کھڑے ہیں اور ان کے ہاتھوں میں قندیلیں ہیں ان میں ایک شخص علاقے کا بڑا رئیس تھا جو سفید لباس پہنے ہوا تھا میں حیران تھا کہ یہ لوگ اس وقت یہاں کیوں آئے ہیں۔ رئیس نے آگے بڑھ کر مجھے کہا جناب اس وقت آپ کے ہاں میری حاضری کا باعث یہ ہے کہ آج رات کو میں سویا ہوا تھا کہ خواب میں حضور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کے دیدار سے مشرف ہوا آپ صلی اللہ

تعالیٰ علیہ وسلم نے مجھے ارشاد فرمایا کہ ابوالحسن اور اس کے بچے بہت زیادہ غربت کی لپیٹ میں آئے ہوئے ہیں وہ اس وقت فاقوں میں گزر بسر کر رہے ہیں تجھے اللہ تبارک وتعالیٰ نے مال ودولت سے نوازا ہے تجھے خوشحالی عطا فرمائی ہے ابوالحسن کے پاس جا اس کے اور اس کے اہل وعیال کے لئے کپڑوں سمیت عید کی خوشیوں کا بندوبست کرتا کہ وہ بھی عید کی خوشیوں میں احسن طریقے سے شامل ہو سکے۔ حضرت یہ آپ کے لئے عید کا سامان ہے قبول فرمائیں نیز میں کپڑے بھی لایا ہوں اور ساتھ ہی سلائی کے لئے درزی بھی ساتھ لایا ہوں۔ یہ درزی موجود ہے آپ بچوں کو بلائیں تا کہ یہ ان کا ماپ لے کر ان کے لئے سلائی شروع کرے۔ رئیس نے درزی کو حکم دیا کہ پہلے بچوں کے کپڑے بعد میں بڑوں کے سلائی کرے۔ محبوب پیغمبر صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کی عنایت وشفقت سے درود شریف کی برکت کے باعث رات کو ہی تمام بندوبست ہو گیا اور حضرت ابوالحسن کا غم خوشی میں تبدیل ہو گیا اور آپ بھی عید کی خوشیوں میں شامل ہو گئے۔ (سعادۃ الدارین ص ۱۴۸)

(صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی حَبِیْبِہٖ مُحَمَّدٍ وَّآلِہٖ وَسَلَّمْ)

درود شریف پڑھنے سے فرشتے کی توبہ قبول ہو گئی:

معراج شریف کی رات حضور نبی کریم رؤف الرحیم رحمۃ اللعالمین صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے ایک ایسا فرشتہ دیکھا جس کے پر جلے ہوئے تھے۔ آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے حضرت جبرائیل علیہ السلام کو فرمایا اے جبرائیل اس فرشتے کو کیا ہوا ہے عرض کیا یا رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم اللہ تبارک وتعالیٰ نے اسے ایک شہر تباہ کرنے کے لئے بھیجا تھا جب یہ وہاں پہنچا تو ایک شیر خوار بچے کو دیکھ کر اسے رحم آ گیا اور یہ شہر تباہ کئے بغیر ہی واپس آ گیا اللہ تبارک وتعالیٰ نے اسے یہ سزا دے دی ہے۔

رحمۃ للعلمین نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا جبرائیل کیا اس کی توبہ قبول ہوسکتی ہے۔ جبرائیل علیہ السلام نے عرض کیا یارسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم قرآن مجید میں ہے وَاِنِّیْ لَغَفَّارٌ لِّمَنْ تَابَ یعنی جو توبہ کرے میں اسے ضرور بخشنے والا ہوں۔

آقا دوجہاں صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے بارگاہ الٰہی میں عرض کیا یا اللہ اس فرشتے پر اپنا کرم فرما اس کو بخش دے اسے معاف فرمادے اللہ تبارک وتعالیٰ نے فرمایا اے میرے محبوب (صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم) اس کی توبہ یہ ہے کہ یہ آپ پر دس دفعہ درود شریف پڑھے آپ نے اس فرشتے کو حکم الٰہی سنایا تو اس نے دس دفعہ درود شریف پڑھا اللہ تبارک وتعالیٰ نے اسے معاف فرمادیا اس کے بال و پر صحیح سلامت ہوگئے۔ ملائکہ میں آواز بلند ہوئی کہ اللہ تبارک وتعالیٰ نے درود شریف کے سبب فرشتوں پر رحم فرمادیا۔ (رونق المجالس ص ۱۱)

(صَلَّی اللّٰهُ عَلٰی حَبِیْبِہٖ مُحَمَّدٍ وَّآلِہٖ وَسَلَّمْ)

درود شریف پڑھنے والے کو بشارت کہ تو ایک لاکھ کی شفاعت کرے گا:

حضرت شاذلی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ فرماتے ہیں کہ مجھے خواب میں محبوب پیغمبر صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کی زیارت نصیب ہوئی آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے مجھے فرمایا شاذلی تو میری امت کے ایک لاکھ آدمیوں کی شفاعت کرے گا میں نے عرض کیا یارسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم یہ اتنا بڑا اکرم کس وجہ سے ہے۔ ارشاد فرمایا تیرا یہ مقام و مرتبہ کثرت سے درود شریف پڑھنے کے سبب ہے کیونکہ تو مجھ پر کثرت سے درود شریف پڑھتا رہتا ہے۔ (سعادۃ الدارین ص ۱۳۲)

(صَلَّی اللّٰهُ عَلٰی حَبِیْبِہٖ مُحَمَّدٍ وَّآلِہٖ وَسَلَّمْ)

(ا)یک ہزار دن کو اور ایک ہزار رات کو درود شریف پڑھنے والے کو حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے بوسہ دیا:

حضرت شاذلی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ فرماتے ہیں کہ میں خواب میں حضور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کے دیدار سے مشرف ہوا تو رحمۃ اللعلمین صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے میرے چہرہ پر بوسہ دیا اور ساتھ ہی ارشاد فرمایا جو میرا امتی ایک ہزار دفعہ دن میں اور ایک ہزار دفعہ رات کو درود شریف پڑھتا ہے میں اس کے چہرہ پر بوسہ دیتا ہوں پھر آپ نے ارشد فرمایا: اِنَّآ اَعْطَیْنٰکَ الْکَوْثَرْ کتنا اچھا وظیفہ ہے اگر رات کو تو پڑھا کرے تو بہت اچھا ہے پھر ارشاد فرمایا تیری دعا یہ ہونی چاہیے: اَللّٰھُمَّ فَرِّجْ کُرُبَاتِنَا اَللّٰھُمَّ اَقِلْ عَثَرَاتِنَا اَللّٰھُمَّ اغْفِرْ زَلَّاتِنَا اور درود پڑھ کر یہ پڑھا کرو سَلَامٌ عَلَی الْمُرْسَلِیْنَ وَالْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ ○

(سعادۃ الدارین ص ۱۳۲)

(صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی حَبِیْبِہٖ مُحَمَّدٍ وَّآلِہٖ وَسَلَّمْ)

درود شریف پڑھنے والے کو حضور نے اپنے پاس بٹھایا اور حضرت صدیق اکبر نے ان کے سر پر پگڑی باندھی:

حضرت شریف نعمانی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ فرماتے ہیں کہ مجھے خواب میں حضور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کا دیدار نصیب ہوا میں نے دیکھا کہ آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم ایک بہت بڑے خیمے میں تشریف فرما ہیں اولیاء کرام حاضر ہو کر باری باری سلام عرض کر رہے ہیں کوئی صاحب ان کا تعارف کرا رہے ہیں اور بتا رہے ہیں کہ اب یہ فلاں ولی حاضر ہو رہے ہیں اور اب فلاں اولیاء کرام خدمت اقدس میں حاضری اور سلام کے بعد ایک طرف ہو کر بیٹھ جاتے ہیں کیا دیکھتا ہوں کہ

بہت سے لوگ اکٹھے ہو کر جم غفیر کی شکل میں حاضری کے لئے آ رہے ہیں تعارف کرانے والے نے آواز دے کر بتایا کہ یہ محمد حنفی آ رہے ہیں۔ محمد حنفی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ خدمت اقدس میں حاضر ہوئے تو رؤف و رحیم نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے انہیں بالکل اپنے پاس بٹھالیا پھر محبوب پیغمبر صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے سیّدنا حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی طرف متوجہ ہو کر اور حضرت محمد حنفی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کی طرف اشارہ فرما کر ارشاد فرمایا میں اس سے محبت کرتا ہوں مگر اس کی پگڑی شملہ کے بغیر ہے سیّدنا حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے عرض کیا یا رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم اجازت ہو تو میں اس کے سر پر پگڑی باندھ دوں آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے اجازت عطا فرما دی سیّدنا حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اپنا عمامہ شریف لے کر حضرت محمد حنفی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کے سر پر باندھ دیا اور اس میں ان کے بائیں جانب شملہ بھی چھوڑا۔

حضرت شریف نعمانی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ فرماتے ہیں اس کے بعد میری آنکھ کھل گئی اور میں بیدار ہو گیا میں حضرت محمد حنفی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کی خدمت میں پہنچا اور انہیں اپنا پورا خواب سنایا خواب سنتے ہی ان کی اور ان کے ساتھیوں کی آنکھوں سے آنسو چھلک پڑے۔ محمد حنفی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے حضرت شریف نعمانی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کو فرمایا جب دوبارہ کسی وقت زیارت سے مشرف ہوں تو عرض کرنا یا رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم محمد حنفی پر اتنا بڑا کرم اور ان سے اتنی محبت ان کے کس عمل کی وجہ سے ہے۔

حضرت شریف نعمانی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ جب زیارت سے دوبارہ مشرف ہوئے تو انہوں نے یہ عرض کر دیا حضور نبی کریم رؤف الرحیم رحمۃ اللعلمین صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا محمد حنفی مغرب کے بعد خلوت میں ہر روز مجھ پر یہ درود

شریف پڑھتا ہے۔

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ النَّبِیِّ الْاُمِّیِّ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ وَسَلِّمْ عَدَدَ مَا عَلِمْتَ وَزِنَۃَ مَا عَلِمْتَ وَمِلْأَ مَا عَلِمْتَ۔

حضرت شریف نعمانی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے پھر یہ خواب حضرت محمد حنفی رحمۃ اللہ عالیٰ علیہ کو سنایا تو آپ نے فرمایا صدق رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم یعنی اللہ تبارک وتعالیٰ کے رسول صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ وسلم نے سچ فرمایا اور پھر اس کے بعد حضرت محمد حنفی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ اور آپ کے ساتھیوں نے شملہ چھوڑ کر پگڑی باندھنا شروع کردی۔ (سعادۃ الدارین ص ۱۳۲)

(صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی حَبِیْبِہٖ مُحَمَّدٍ وَّاٰلِہٖ وَسَلَّمْ)

سیّدالانبیاء والمرسلین محبوب خدا صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ وسلم کی صفت امی کی وجہ:

بعض درود شریف میں محبوب کائنات محبوب خدا صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کی صفت اُمّی کا ذکر ہے اس کا کیا مطلب ہے، بعض لوگوں نے اس کا معنی اَن پڑھ کر کے وضاحت کردی کہ چونکہ حضور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ وسلم نے کسی استاذ سے علم نہیں پڑھا اس لئے آپ کا لقب اُمّی ہوا اور پہلی وحی کے وقت حضرت جبرائیل علیہ السلام کے اقرأ کہنے پر نبیوں رسولوں کے سردار محبوبِ خدا معلم کائنات صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ وسلم کا فرمانا مَا اَنَا بِقَارِئٍ کا انہوں نے اس لحاظ سے ترجمہ کردیا کہ حضور نے فرمایا میں پڑھا ہوا نہیں (معاذ اللہ) آئیں ذرا دیکھیں کہ آپ کی صفت اُمّی کا اصل مطلب کیا ہے جہاں تک محبوب پیغمبر محبوب خدا صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ وسلم کا حضرت جبرائیل علیہ السلام کو پہلی وحی کے وقت مَا اَنَا بِقَارِئٍ فرمانا ہے اس کا مطلب ومفہوم تو الحمد للہ بندہ نے اپنی تصنیف حبیب القاری شرح بخاری جلد اوّل جو انشاء اللہ تعالیٰ بہت جلد ہی مارکیٹ میں آنے والی ہے میں بہترین وضاحت

کے ساتھ بیان کر دیا ہے۔ اُمّی کا معنی اَن پڑھ حضور کی شان نہیں۔ عجیب بات ہے محبوب خدا صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے لئے امّی کا معنی اَن پڑھ کرنے والے اپنے علماء کے لئے قدوۃ العلماء شمس العلماء شیخ الحدیث اور نہ جانے کیا کیا القاب ان کے علم کے لحاظ سے ادا کرتے اور لکھتے ہیں حالانکہ وہ جتنے بھی بڑے عالم ہوں گے ان کے اساتذہ انسان ہی ہوں گے جن سے انہوں نے مدارس میں آٹھ دس سال میں علم حاصل کیا اب قابل غور بات یہ ہے کہ جو انسانوں سے پڑھے وہ تو شمس العلماء اور جنہیں مالک کائنات پڑھائے وہ امی بمعنی اَن پڑھ ہو جائیں (معاذ اللہ)

حضور کا علم قرآن مجید سے:

رب کریم نے قرآن مجید میں فرمایا: عَلَّمَكَ مَا لَمْ تَكُنْ تَعْلَمُ وَكَانَ فَضْلُ اللّٰهِ عَلَيْكَ عَظِيْمًا ○ اے محبوب (صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم آپ کے رب نے) جو بھی آپ نہیں جانتے تھے آپ کو وہ سب کچھ سکھا دیا اور آپ پر اللہ کا فضل عظیم ہے (پ ۵ ع ۱۴) قرآن مجید میں ہی ہے وَعَلَّمَ آدَمَ الْاَسْمَآءَ كُلَّهَا اور اللہ تبارک وتعالیٰ نے آدم علیہ السلام کو تمام چیزوں کے نام سکھائے۔ یہاں یوں ذکر نہیں کہ آدم علیہ السلام کو جو بھی نہیں جانتے تھے۔ سب کچھ سکھا دیا اور یہ ان پر اللہ کا بڑا فضل عظیم ہے بلکہ صرف اتنا ارشاد خداوندی ہے کہ آدم علیہ السلام کو تمام چیزوں کے نام سکھا دیئے حقیقت یہ ہے کہ فرشتے اس علم سے بھی عاجز آ گئے اس سے بھی سیّدنا حضرت آدم علیہ السلام کا علم تمام فرشتوں سے بڑھ گیا تو اس سے نبیوں رسولوں کے سردار محبوب خدا صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کے علم کا سوچ لیں کہ جن کے بارے میں ارشاد خداوندی ہے سب کچھ سکھا دیا اور یہ فضل عظیم ہے کہ اس علم کی شان کیا ہو گی جس کے متعلق رب کائنات رب العلمین نے فضل عظیم فرما دیا ہے۔

قرآن مجید میں سیّدنا حضرت ابراہیم علیہ السلام کی دعا کا ذکر ہے: رَبَّنَا وَابْعَثْ

فِيهِمْ رَسُولًا مِّنْهُمْ يَتْلُوا عَلَيْهِمْ اٰيٰتِكَ وَ يُعَلِّمُهُمُ الْكِتٰبَ وَ الْحِكْمَةَ وَ يُزَكِّيهِمْ ؕ (پ ا ر ۱۵)

اے ہمارے رب انہیں میں سے ان میں ایک رسول بھیج جو ان پر تیری آیتیں تلاوت فرمائے اور انہیں تیری کتاب اور پختہ علم سکھائے اور انہیں خوب صاف ستھرا فرمائے۔

سیّدنا حضرت ابراہیم علیہ السلام کی اس دعا میں ایسے رسول بھیجنے کی عرض ہے جو آیتوں کی تلاوت فرمائے۔ اللہ تبارک وتعالیٰ کی کتاب سکھائے اور پختہ علم سکھائے ظاہر ہے ایک اَن پڑھ تو یہ نہیں کرسکتا اور حدیث شریف میں ہے کہ حضور نبی کریم رؤف الرحیم رحمۃ اللعٰلمین صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ وسلم فرماتے ہیں میں ابراہیم علیہ السلام کی دعا ہوں۔ قرآن مجید میں ہے: لَقَدْ مَنَّ اللّٰهُ عَلَى الْمُؤْمِنِينَ اِذْ بَعَثَ فِيهِمْ رَسُولًا مِّنْ اَنْفُسِهِمْ يَتْلُوا عَلَيْهِمْ اٰيٰتِهٖ وَ يُزَكِّيهِمْ وَ يُعَلِّمُهُمُ الْكِتٰبَ وَ الْحِكْمَةَ ؑ ''بے شک مسلمانوں پر اللہ تبارک وتعالیٰ کا بڑا احسان ہوا کہ انہیں میں سے ان میں ایک رسول بھیجا جو ان پر اس کی آیتیں پڑھتا ہے اور انہیں پاک کرتا ہے اور انہیں کتاب وحکمت سکھاتا ہے۔''

اس آیت مبارکہ میں اللہ تبارک وتعالیٰ ایمان والوں پر اس بات کا احسان جتلا رہا ہے کہ تم میں ایسا رسول بھیجا ہے جو تم پر میری آیتیں بھی تلاوت کرتا ہے تمہیں کتاب وحکمت بھی سکھاتا ہے اور تمہیں پاک بھی کرتا ہے۔

اب ظاہر ہے کہ آیتوں کی تلاوت کتاب وحکمت کا سکھانا اَن پڑھ کا کام تو نہیں پھر اللہ تبارک وتعالیٰ کا احسان جتلانا کیا معاذ اللہ یہ احسان ہے کہ اس نے ہمیں اُمّی بمعنی اَن پڑھ رسول عطا فرمایا ہے نہیں نہیں ہرگز نہیں تو معلوم ہوا کہ آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ وسلم کی صفت اُمّی کا مفہوم کچھ اور ہے لہٰذا اب اس کا اصل

مفہوم بیان کرتے ہیں۔

حضور کی عالی شان پیاری صفت اُمّی کا مفہوم:

اُم کا لغوی معنی ہے اصل اسی لئے عربی زبان میں والدہ کو اُم کہا جاتا ہے کہ وہ بچے کی اصل ہے مکہ مکرمہ کو ام القریٰ سورۃ فاتحہ کو اُم القران یا ام الکتاب لوح محفوظ اور قرآن مجید کو بھی ام الکتاب کا نام دیا جاتا ہے اَن پڑھ جاہل کو بھی اُمی اس لئے کہا جاتا ہے کہ جیسے پیدا ہوتے وقت وہ اَن پڑھ اور جاہل تھا اب بھی اپنی اسی اصل پر ہے تو اُم کا حقیقی معنی اصل ہے سیّد الانبیاء والمرسلین محبوب خدا صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کی عالی شان پیاری صفت اُمّی کا مفہوم تفسیر روح البیان جلد ۵، ص ۱۹۹ میں جو بیان کیا گیا ہے وہ پڑھیں اور اس سے اپنے دلوں کو نور ایمان سے مزید منور اور عشق مصطفی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم سے لبریز کریں وہ یہ ہے: وَالْاَرْوَاحُ خُلِقَتْ مِنْ رُوْحِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّمْ وَاِنَّ رُوْحَہٗ اَلْاَرْوَاحِ وَلِھٰذَا سُمِّیَ اُمِّیًّا اَیْ اِنَّہٗ اُمُّ الْاَرْوَاحِ فَکَمَا کَانَ آدَمُ عَلَیْہِ السَّلَامُ اَبَا الْبَشَرِ کَانَ النَّبِیُّ عَلَیْہِ السَّلَامُ اَبَا الْاَرْوَاحِ وَاُمَّھَا الخ ”تمام روحیں حضور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کی روح مبارکہ سے ہی تخلیق کی گئی ہیں اور بے شک آپ کی روح تمام روحوں کی اصل ہے اسی لئے آپ کو اُمّی کہا گیا ہے یعنی بے شک محبوب آقا حضور نبی کریم رؤف الرحیم رحمۃ اللعلمین صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کی روح مبارکہ تمام روحوں کی اصل ہے جیسے سیّدنا حضرت آدم علیہ السلام ابوالبشر ہیں یعنی تمام انسانوں کے باپ ہیں ایسے ہی محبوب کائنات محبوبِ خدا حضور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم تمام روحوں کے باپ اور ان کی اصل ہیں جب اللہ تبارک وتعالیٰ نے اپنے محبوب حضور نبی کریم رؤف الرحیم رحمۃ اللعلمین صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کی روح مبارکہ کو تخلیق فرمایا تو اس وقت کوئی اور چیز نہ تھی یا رب تعالیٰ

کی ذات تھی یا پھر اس کے محبوب تھے پھر حضور کے نور سے ساری کائنات کو پیدا فرمایا لہٰذا آپ سب کی اصل ہیں اس لئے آپ کا لقب امّی ہے۔

حضرت آدم علیہ السلام میں جو روح پھونکی گئی وہ بھی حضور کی روح سے تھی:

روح البیان جلد نمبر ۵ ص ۲۰۰ میں ہے کہ اللہ تبارک وتعالیٰ نے جب سیّدنا حضرت آدم علیہ السلام کو تخلیق فرمایا تو ان میں روح پھونکی قرآن مجید میں اس کے متعلق ارشاد خداوندی ہے: (فَاِذَا سَوَّیْتُهٗ وَنَفَخْتُ فِیْهِ مِنْ رُّوْحِیْ) فَكَانَ رُوْحُ آدَمَ مِنْ رُّوْحِ النَّبِیِّ عَلَیْهِ السَّلَامُ یعنی سیّدنا حضرت آدم علیہ السلام کے جسد اقدس میں جو روح پھونکی گئی تو وہ بھی حضور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ وسلم کی روح مبارکہ سے تھی۔

اسی طرح روح البیان میں اسی جگہ جلد نمبر ۵ ص ۲۰۰ میں ہے کہ قرآن مجید میں جو سیّدنا حضرت عیسٰے علیہ السلام کے متعلق ہے (وَنَفَخْنَا فِیْهِ مِنْ رُّوْحِنَا) فَكَانَتِ النَّفْخَةُ لِجِبْرَائِیْلَ وَرُوْحُهَا مِنْ رُّوْحِ النَّبِیِّ عَلَیْهِ السَّلَامُ یعنی حضرت جبرائیل علیہ السلام کا حضرت مریم کی طرف پھونک مارنا اور حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی روح مبارکہ بھی محبوب خدا صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ وسلم کی روح مبارکہ مقدسہ سے ہی تھا۔

سب سے پہلے حضور کا نور اور آپ کے نور سے سب کا ظہور:

حدیث شریف اَوَّلُ مَا خَلَقَ اللّٰهُ نُوْرِیْ جو حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے اور بے شمار علماء ومحدثین نے اسے نقل کیا ہے حتیٰ کہ علماء دیوبند نے بھی اسے اپنی کتابوں میں نقل کیا ہے علماء دیوبند کے بزرگ وپیشوا مولانا اشرف علی تھانوی نے تو اپنی کتاب نشر الطیب میں سرفہرست اس حدیث شریف کو بیان کیا ہے اور لکھا ہے کہ حضور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ وسلم نے فرمایا اے جابر اللہ تبارک وتعالیٰ

نے تمام اشیاء سے پہلے تیرے نبی کا نور اپنے نور سے پیدا فرمایا اس وقت نہ لوح تھی نہ قلم تھا نہ بہشت نہ دوزخ نہ فرشتے نہ آسمان نہ زمین نہ سورج نہ چاند نہ جن تھے نہ انسان تھے الخ۔

مدارج النبوت جلد ۲ ص ۱ میں ہے جناب محمد رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا نور مبارک ہی اللہ تبارک وتعالیٰ کی سب سے پہلی مخلوق ہے اور صدور کائنات کا واسطہ ہے اور آدم علیہ السلام او تمام مخلوقات کی تخلیق کا واسطہ ہے چنانچہ حدیث شریف میں وارد ہوا ہے اَوَّلُ مَاخَلَقَ اللّٰہُ نُوْرِیْ اور تمام علوی وسفلی کون ومکان اسی نور سے پیدا شدہ ہیں اور اسی جوہر پاک سے تمام ارواح واشیاء اور عرش وکرسی، لوح وقلم، بہشت ودوزخ، ملک وفلک، انس وجن، آسمان وزمین، سمندر، پہاڑ اور درخت وغیرہ پیدا ہوئے ہین اور اس وحدت سے اس کثرت کا پیدا ہونا اور تمام مخلوقات کا ظہور اسی جوہر پاک سے ہے۔

معارج النبوت جلد ۱ ص ۳۵۱ میں ہے سرور کائنات علیہ الصلوٰۃ والسلام کائنات کی اصل اور اس کا بیج یا جڑ ہیں۔

ان حوالہ جات سے روز روشن کی طرح واضح ہو گیا کہ محبوب کائنات محبوب خدا حضور نبی کریم رؤف الرحیم رحمۃ اللعلمین صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم تمام کائنات کی اصل ہیں اور اُم کا معنی اصل ہے لہٰذا آپ کا لقب اور آپ کی صفت اس وجہ سے اُمّی ہے۔

(صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی حَبِیْبِہٖ مُحَمَّدٍ وَّآلِہٖ وَسَلَّمْ)۔

شفیع المذنبین رحمت دوعالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے گناہوں میں مبتلا کثرت سے درود شریف پڑھنے والے کا ہاتھ تھام لیا

حضرت عبدالواحد بن زید رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ فرماتے ہیں ہمارا پڑوسی بادشاہ کا ملازم تھا گناہوں میں بے باک تھا فسق وفجور میں اس کی بہت شہرت تھی معاشرے

میں بدنام تھا مگر میں نے خواب میں دیکھا کہ حضور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ وسلم کے دست اقدس میں اس کا ہاتھ ہے میں بڑا حیران ہوا کہ ایسے بدکردار کا ہاتھ محبوب خدا صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ وسلم کے دست اقدس میں کیسے تو میں نے عرض کیا یا رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ وسلم یہ تو بہت زیادہ بدکردار اور بدنام شخص ہے اسے تو اللہ تبارک وتعالیٰ یاد ہی نہیں تھا مگر میں دیکھ رہا ہوں کہ اس کا ہاتھ آپ نے تھام رکھا ہے۔ شفیع المذنبین رحمۃ اللعلمین صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ وسلم نے فرمایا میں اس کے تمام حالات سے آگاہ ہوں میں اسے پکڑ کر بارگاہ الٰہی میں شفاعت کے لئے لے جا رہا ہوں میں نے عرض کیا یا رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ وسلم اس پر اتنا کرم اتنی شفقت کس وجہ سے ہے فرمایا یہ ہر رات سونے سے پہلے مجھ پر ایک ہزار دفعہ درود شریف پڑھتا ہے اس کے اس کثرت سے درود شریف پڑھنے کی وجہ سے میں بارگاہ الٰہی میں اس کی شفاعت کر رہا ہوں اس رحیم وکریم وغفور الرحیم کی بارگاہ سے امید ہے کہ میری شفاعت قبول فرما کر اسے بخش دے گا۔

حضرت عبدالواحد رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ فرماتے ہیں کہ اس خواب کے بعد میری آنکھ کھل گئی اور میں بیدار ہو گیا مسجد میں گیا تو صبح کے وقت نمازیوں میں میں رات والا خواب سنا رہا تھا کہ وہی شخص مسجد میں داخل ہوا اس کی آنکھوں سے آنسو جاری تھے اور وہ روئے جا رہا تھا اس نے اسلام علیکم کہا اور میرے روبرو بیٹھ گیا اور مجھے کہا کہ خواب میں حضور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ وسلم نے مجھے آپ کے پاس بھیجا ہے اور مجھے حکم فرمایا ہے کہ جا کر عبدالواحد کے ہاتھ پر توبہ کر۔ آپ ہاتھ بڑھائیں تاکہ میں آپ کے ہاتھ پر توبہ کروں میں نے اس سے خواب کی تفصیل پوچھی تو اس نے بتایا کہ آج رات مجھے حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ وسلم کی خواب میں زیارت نصیب ہوئی آپ نے میرے ہاتھ کو پکڑ کر ارشاد فرمایا تو مجھ پر کثرت سے درود شریف پڑھتا ہے اس لئے بارگاہ الٰہی میں میں تیری

شفاعت کرتا ہوں پھر شفیع المذنبین صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے میری شفاعت فرمائی اور مجھے حکم فرمایا کہ گذشتہ گناہ تو میں نے معاف کرا دیئے ہیں صبح عبدالواحد کے ہاتھ پر آئندہ کے لئے توبہ کر لینا اور اس پر قائم بھی رہنا۔ (سعادۃ الدارین ص ۱۳۵)

(صَلَّى اللّٰهُ عَلٰى حَبِيْبِهٖ مُحَمَّدٍ وَّآلِهٖ وَسَلَّمْ)

کثرت سے درود شریف پڑھنے والے کے لئے دنیا میں ہی جہنم سے بری ہونے کا سرٹیفکیٹ:

حضرت سیّد محمد کردی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے اپنی کتاب باقیات صالحات میں لکھا ہے کہ میری والدہ محترمہ نے مجھے بتایا کہ میرے والد گرامی نے مجھے وصیت فرمائی تھی کہ میرے فوت ہونے کے بعد میرے کفن پر چھت سے ایک سبز رنگ کا کاغذ گرے گا جس پر لکھا ہوگا یہ محمد کے لئے آگ سے برأت نامہ ہے (ان کی والدہ ماجدہ کے والد کا نام محمد تھا) اس کاغذ کو میرے کفن میں رکھ دینا۔ جب میری والدہ کے والد میرے نانا جان فوت ہوئے اور غسل کے بعد جب انہیں کفن پہنا دیا گیا تو واقعی چھت سے انکے کفن پر کاغذ گرا جس پر لکھا ہوا تھا هٰذِهٖ بَرَاءَةُ مُحَمَّدِ نِ الْعَالِمِ بِعِلْمِهٖ مِنَ النَّارِ اس کاغذ کی خاص نشانی یہ تھی کہ جس طرف سے بھی اسے پڑھیں لکھا ہوا سیدھا ہی نظر آتا تھا۔ میں نے اپنی والدہ ماجدہ سے پوچھا میرے نانا جان کا زیادہ نیک عمل کیا تھا تو انہوں نے بتایا وہ کثرت سے درود شریف اور ذکر الٰہی کیا کرتے تھے۔

(سعادۃ الدارین ص ۱۳۷)

(صَلَّى اللّٰهُ عَلٰى حَبِيْبِهٖ مُحَمَّدٍ وَّآلِهٖ وَسَلَّمْ)

درود شریف پڑھنے والی لڑکی کے لعاب دہن سے کنواں پانی سے کنارے تک بھر گیا:

دلائل الخیرات کے مؤلف حضرت محمد بن سلیمان جزولی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ ایک

دفعہ کہیں تشریف لے گئے نماز کا وقت ہو گیا آپ نے وضو کے لئے پانی حاصل کرنے کی کوشش فرمائی دیکھا کنواں تو موجود ہے مگر اس میں سے پانی نکالنے کے لئے نہ تو ڈول ہے اور نہ ہی رسی محمد بن سلیمان جزولی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ فرماتے ہیں میں اسی پریشانی میں تھا کہ کنوئیں سے پانی کیسے نکالا جائے اور کیسے وضو کیا جائے کہ ایک قریبی مکان سے ایک لڑکی نے اوپر سے جھانکا اور مجھ سے پوچھا آپ کیا تلاش کر رہے ہیں اور کیوں پریشان ہیں میں نے اسے بتایا کہ میں نے وضو کرنا ہے مگر کنوئیں سے پانی نکالنے کے لئے کوئی چیز نہیں ہے اس نے پوچھا آپ کون ہیں میں نے بتایا کہ میں محمد بن سلیمان جزولی ہوں اس نے کہا تعجب کی بات ہے کہ لوگوں میں تو محمد بن سلیمان جزولی کی بزرگی کے بڑے چرچے ہیں مگر آپ ہیں کہ آپ سے کنوئیں سے پانی ہی نہیں نکالا جا رہا اتنا کہتے ہی اس لڑکی نے اپنے منہ کا لعاب کنوئیں میں ڈالا جس سے کنوئیں کا پانی کناروں تک بلکہ کنوئیں کے کناروں سے بھی باہر آ گیا۔ محمد بن سلیمان جزولی رحمۃ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں میں نے اس سے وضو کیا اور نماز ادا کی نماز کے بعد میں نے اس لڑکی سے قسم دے کر پوچھا کہ تجھے یہ کمال کیسے حاصل ہوا اس نے بتایا کہ یہ سارا کمال درود شریف زیادہ سے زیادہ کثرت سے پڑھنے کی برکت کے سبب ہے۔ محمد بن سلیمان جزولی فرماتے ہیں میں نے وہاں ہی دل میں پختہ ارادہ کر لیا اور قسم اٹھالی کہ میں اب درود شریف کے متعلق کتاب لکھوں گا۔ لہٰذا پھر آپ نے کتاب لکھی جس کا نام دلائل الخیرات ہے۔ (سعادۃ الدارین ص ۱۴۴)

(صَلَّى اللّٰهُ عَلٰى حَبِيْبِهٖ مُحَمَّدٍ وَّآلِهٖ وَسَلَّمْ)

گناہوں کے سبب سیاہ چہرہ درود شریف کی برکت سے منور ہو گیا:

خلیفہ ثانی امیر المومنین سیّدنا حضرت عمر فاروق رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے دور خلافت میں ایک آدمی بہت مالدار تھا جو اچھے کردار کا نہیں تھا مگر وہ درود شریف

پڑھنے کا بہت عادی تھا اسے درود شریف سے بہت محبت تھی ہر دم درود شریف کا ورد کرتا رہتا تھا آخر اس کی زندگی کا آخری وقت آ گیا نزع کے وقت کے قریب اس کا چہرہ سیاہ اور مہیب ہو گیا جو بھی اسے دیکھتا ڈر جاتا اس نے شفیع المذنبین رحمۃ اللعلمین صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کو اس مشکل وقت میں پکارا یا رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم میں آپ سے محبت رکھنے والا ہوں اور آپ پر درود شریف کثرت سے بھیجتا رہا ہوں اس کی یہ پکار اور فریاد ابھی مکمل بھی نہ ہو پائی تھی کہ آسمان سے ایک پرندہ اچانک نیچے آیا اس نے اپنا پَر اس کے منہ پر پھیر دیا جس سے اس کے چہرہ کی سیاہی ختم ہو گئی اور اس کا چہرہ منور ہو گیا، نور سے چمک اٹھا کستوری کی خوشبو کی مہک آنے لگی اور کلمہ طیبہ کا ورد کرتا ہوا دار فانی سے کوچ کر گیا جب اسے قبر میں اتار گیا تو غیب سے آواز آئی کہ ہم نے اپنے اس بندے کو درود شریف کثرت سے پڑھنے کے سبب قبر میں رکھنے سے پہلے ہی بخش دیا ہے اور اسے جنت میں بھیج دیا ہے لوگ یہ سن کر بہت ہی حیران ہوئے رات کو کسی نے اسے خواب میں دیکھا کہ وہ زمین اور آسمان کے درمیان چل رہا ہے اور یہ آیت پڑھ رہا ہے۔

اِنَّ اللّٰهَ وَ مَلٰٓىٕكَتَهٗ يُصَلُّوْنَ عَلَى النَّبِيِّ ؕ يٰۤاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا صَلُّوْا عَلَيْهِ وَسَلِّمُوْا تَسْلِيْمًا (درۃ الناصحین ص ۱۷۲)

(صَلَّى اللّٰهُ عَلٰى حَبِيْبِهٖ مُحَمَّدٍ وَّاٰلِهٖ وَسَلَّمْ)

خواب میں درود شریف پڑھنے کی تاکید:

حضرت احمد بن ثابت مغربی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ فرماتے ہیں کہ درود شریف کی بے شمار برکتیں جو میں نے دیکھیں ہیں ان میں سے ایک یہ ہے کہ میں نے ایک رات تہجد کے بعد بیٹھ کر درود شریف پڑھنا شروع کیا تو مجھے نیند آ گئی میں نے خواب میں دیکھا کہ ایک شخص جو بڑے جسم والا چہرہ سیاہ ناک بڑی ہے اور منہ پر چیچک کے داغ

ہیں اس کے ٹخنوں تک گندھک کا لباس ہے گلے میں طوق ہے اسے گھسیٹتے ہوئے لے جایا جا رہا ہے میں نے گھسیٹنے والوں نے سے اللہ تبارک وتعالیٰ اور اس کے پیارے رسول صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کا واسطہ دے کر پوچھا کہ یہ کون ہے انہوں نے بتایا کہ یہ ملعون ابوجہل ہے میں نے ابوجہل سے کہا اے اللہ تبارک وتعالیٰ اور اس کے محبوب رسول صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کے دشمن تیری یہی سزا ہونی چاہیے کیونکہ اللہ تبارک وتعالیٰ اور اس کے رسول صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کے دشمن کی سزا ایسی ہی ہوتی ہے پھر میں نے بارگاہ الٰہی میں دعا کی کہ اے میرے مہربان رب تعالیٰ اب مجھے اپنے محبوب پیغمبر صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کے دیدار سے بھی نواز دے تو ارحم الرحمین ہے مجھ پر یہ کرم ضرور فرما اس کے بعد میں نے خواب میں ہی دیکھا کہ میں ایک اجنبی جگہ پر ہوں وہ جگہ میری پہچان سے باہر ہے اسی اثنا میں مجھے وہاں ایک جاننے والے نیک بزرگ شخص ملے میں نے انہیں سلام عرض کیا اور ان سے پوچھا کہ آپ کہاں تشریف لے جا رہے ہیں انہوں نے فرمایا میں مدینہ شریف مسجد نبوی شریف میں جا رہا ہوں میں بھی ان کے ساتھ ہو لیا تھوڑے سے وقت میں ہم مسجد نبوی شریف پہنچ گئے۔ میرے ساتھی نے مجھے بتایا کہ یہ مسجد نبوی شریف ہے۔ میں نے انہیں کہا پیارے آقا رحمت دو عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کہاں ہوں گے انہوں نے فرمایا ابھی آپ تشریف لانے ہی والے ہیں ذرا صبر سے کام لو جب آقا صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم تشریف لائے تو آپ کے ساتھ ایک ایسے بزرگ تھے جن کا چہرہ نور سے منور تھا۔

میں نے آگے بڑھ کر محبوب کائنات، محبوب خدا رحمۃ للعلمین صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کو سلام عرض کیا تو آپ نے فرمایا اللہ تبارک وتعالیٰ کے پیارے پیغمبر حضرت ابراہیم علیہ السلام کو بھی سلام عرض کر تو میں نے انہیں بھی سلام عرض کیا پھر میں

نے دونوں سے اپنے حق میں دعا کی درخواست کی انہوں نے میرے لئے دعا فرمائی پھر میں نے عرض کیا حضور آپ دونوں میرے ضامن بن جائیں پیارے آقا حضور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ وسلم نے فرمایا میں تیرا اس بات کا ضامن ہوں کہ تیرا خاتمہ بالخیر ایمان پر ہوگا۔

میں نے عرض کیا یا رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ وسلم مجھے کچھ ارشاد فرمائیں آپ نے فرمایا مجھ پر درود شریف کثرت سے پڑھا کر میں نے عرض کیا یا رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ وسلم میں درود شریف جو پڑھتا ہوں تو کیا آپ سنتے بھی ہیں فرمایا ہاں میں سنتا بھی ہوں اور تیری مجلس میں مقرب فرشتے بھی آتے ہیں۔

میں نے دوبارہ عرض کیا یا رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ وسلم آپ میرے ضامن ہیں فرمایا ہاں تو میری ضمانت میں ہے میں نے عرض کیا حضور آپ میرے متوسلین کے بھی ضامن بن جائیں آپ نے فرمایا میں ان کا بھی ضامن ہوں۔ میں نے اپنے متوسلین میں سے ایک کے لئے خصوصی طور پر ذکر کیا تو آپ نے فرمایا وہ صالحین سے ہے پھر میں نے اپنے شیخ کے متعلق عرض کیا تو آپ نے فرمایا وہ اولیاء سے ہے پھر میں نے عرض کیا حضور میں نے درود شریف کے متعلق جو کتاب لکھی ہے میں چاہتا ہوں کہ جو بھی اسے پڑھیں آپ ان سب کے بھی ضامن ہو جائیں آپ نے فرمایا میں اس کتاب کے پڑھنے والوں کا بھی ضامن ہوں اور اس کتاب میں جو درود شریف لکھے ہیں جو بھی انہیں پڑھے میں اس کا بھی ضامن ہوں اور تجھ پر لازم کرتا ہوں کہ تو مجھ پر اس درود شریف کو کثرت سے پڑھ تو نے جو بھی سوال کئے ہیں تجھے وہ ہر نعمت عطا ہوگی۔ حضرت فرماتے ہیں اس خواب کے بعد میری آنکھ کھل گئی میں بیدار ہوگیا مجھے امید ہے کہ اللہ تبارک وتعالیٰ مجھے کثرت سے درود شریف پڑھنے کی سعادت سے نوازے گا اور محبوب پیغمبر صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی زیارت کے

شرف سے ہر دو عالم میں نوازے گا۔ (سعادۃ الدارین ص ۱۰۶)

(صَلَّى اللّٰهُ عَلٰى حَبِيْبِهٖ مُحَمَّدٍ وَّآلِهٖ وَسَلَّمْ)

خواب میں حضور آقا صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کی درود شریف پڑھنے کی نصیحت:

حضرت احمد بن ثابت مغربی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ درود شریف کی ایک اور برکت بیان فرماتے ہوئے ذکر کرتے ہیں کہ میں نے خواب میں ایک ایسا چٹیل میدان دیکھا جس میں ایک منبر رکھا ہوا ہے میں منبر پر چڑھنے لگا ابھی سیڑھیاں چڑھ رہا تھا کہ منبر ہوا میں اڑنے لگا اور زمین سے کافی اونچا ہو گیا واپسی کا کوئی بھی راستہ نظر نہیں آ رہا تھا مگر پھر بھی دل میں یہی خیال تھا کہ چلو کوئی بات نہیں رب کریم جہاں بھی لے جائے بہتر ہی ہوگا اور بلندی پر پہنچ کر میں نے نیچے جھانکا تو منبر کے نیچے والی سیڑھیاں غائب ہو چکی تھیں میرے دائیں بائیں ہوا ہی ہوا تھی میں نے بارگاہ الٰہی میں التجا کی اے میرے مہربان رب درود شریف کی برکت سے مجھے امن و سلامتی کے ساتھ رکھ پھر میں نے اندھیرے میں کھینچا ہوا باریک سا دھاگہ جیسے کہ وہ پل صراط ہو میں نے جب پل صراط کا منظر دیکھا تو میرے دل میں آیا کہ بڑا افسوس ہے کہ میرے پاس تو کوئی خاص نیک اعمال بھی نہیں ہیں اور میں پل صراط پر ہوں اب کیا ہوگا اب محض اللہ تبارک و تعالیٰ کے فضل اور درود شریف کی برکت ہی سے میرا کچھ معاملہ اچھائی میں ہو سکتا ہے اسی اثنا میں مجھے غیبی آواز سنائی دی کہ اے احمد اگر تو نے پل صراط کو عبور کر لیا تو تجھے حضور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم اور صحابہ کرام کی زیارت نصیب ہو جائے گی مجھے یہ آواز سن کر خوشی ہوئی اور میں نے درود شریف کے وسیلہ سے بارگاہ الٰہی میں التجا کی بس پھر کیا تھا نور کا ایک بادل ظاہر ہوا جس نے مجھے پل صراط سے گزار کر حضور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کی خدمت میں پہنچا دیا میں نے دیکھا کہ محبوب آقا صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم تشریف فرما ہیں آپ کے آگے سیّدنا حضرت علی کرم اللہ وجہہ

دائیں طرف سیّدنا حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ بائیں جانب سیّدنا حضرت عمر فاروق رضی اللہ تعالیٰ عنہ اور پیچھے سیّدنا حضرت عثمان غنی رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیٹھے ہوئے ہیں۔ میں نے عرض کیا یارسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم آپ میرے ضامن بن جائیں آپ نے ارشاد فرمایا میں تیرا ضامن ہوں، تیرا ایمان کے ساتھ خاتمہ ہوگا پھر میں نے عرض کیا میرے لئے دعا فرمائیں آپ نے فرمایا کثرت سے درود شریف پڑھنا تو اپنے آپ پر لازم کرلے اور لہو سے بچ کر رہ پھر میں سیّدنا حیدر کرار حضرت علی کرم اللہ وجہہ کی طرف متوجہ ہوا اور ان سے عرض کیا ماموں جان آپ بھی میرے لئے دعا فرمائیں۔ سیّدنا حیدر کرار حضرت علی کرم اللہ وجہہ نے یہ سن کر میرے کندھے کو جھٹکا دیا اور مجھے فرمایا میں تیرا ماموں نہیں بلکہ میں تیرا دادا جان ہوں اور حضور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم تیرے نانا جان ہیں۔

میں اس جھٹکے سے خوف زدہ ہوا اور میری آنکھ کھل گئی۔ میں نیند سے بیدار ہوگیا بیداری میں بھی اس جھٹکے کی وجہ سے میرا کندھا درد کرتا رہا اور کئی روز تک میں شرمندہ بھی رہا اور پریشان بھی کہ میں نے خواب میں سیّدنا حضرت علی کرم اللہ وجہہ کو ماموں کیوں کہا میں نے دل میں سوچا کہ حضور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے مجھے لہو سے بچنے کا حکم فرمایا ہے وہ لہو کیا ہے بعد میں مجھے معلوم ہوگیا کہ رشتہ داری کے جھگڑے میں جو میں ملوث ہوگیا تھا اس سے بچنے کا حکم ہے اور اس وجہ سے ایک سال تک میں آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کی زیارت سے بھی مشرف نہ ہوسکا لہٰذا میں نے اس غلطی پر توبہ کی اور درود شریف کے وسیلہ سے بارگاہ الٰہی میں استغفار کیا اور زیارت محبوب صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم سے مشرف ہونے کی دعا کی۔ (سعادۃ الدارین ص ۱۰۹)

(صَلَّى اللّٰهُ عَلٰى حَبِيْبِهٖ مُحَمَّدٍ وَّآلِهٖ وَسَلَّمْ)

درود شریف لکھنے والوں کے واقعات

درود شریف کی کتاب لکھنے کی برکت:

حضرت عبدالجلیل رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ تنبیہ الانام کے مقدمہ میں لکھتے ہیں کہ میں جن دنوں درود شریف کے متعلق کتاب لکھ رہا تھا میں نے خواب دیکھا کہ میں ایک خچر پر سوار ہوں اور کچھ لوگ کسی چیز کی تلاش میں مجھ سے آگے چلے گئے ہیں میں پیچھے رہ گیا ہوں اب میں ان کے ساتھ ملنے کی کوشش میں ہوں لہٰذا میں نے اپنے خچر کو ڈانٹا جس سے وہ تیز چلنے لگ گیا مگر ایک آدمی نے آگے بڑھ کر خچر کی لگام پکڑ کر اسے روک لیا میں پریشان ہو گیا کہ اس نے اسے روک کر میرا راستہ کیوں روکا ہے کہ اچانک ایک نہایت ہی پاکیزہ و اعلیٰ صورت و سیرت بزرگ تشریف لائے۔ انہوں نے اس روکنے والے کو سخت ڈانٹ پلائی اور اسے غصہ سے جھڑک کر مجھے اس سے یہ کہہ کر چھڑایا کہ اسے چھوڑ دے اس کی تو اللہ تبارک و تعالیٰ نے بخشش فرما دی ہے اور اس کے تمام گھر والوں کے لئے اسے شفاعت کرنے والا بنا دیا ہے اور اس کے سر سے اس کا تمام بوجھ اتار دیا ہے اس کے بعد میری آنکھ کھل گئی اور میں بیدار ہو گیا مجھے اس خواب سے بہت ہی مسرت حاصل ہوئی میرے دل نے گواہی دی کہ مجھے اس سے چھڑانے والے اور میرے لئے رب کریم کی رحمت اور اس فضل و کرم انعام فرمانے والے رب کی مہربانی کا ذکر خیر فرمانے والے سیدنا حیدر کرار حضرت علی کرم اللہ وجہہ تھے اور یہ تمام انعامات واکرام درود شریف کی برکت کا باعث تھے۔ (سعادۃ الدارین ص ۱۳۶)

(صَلَّى اللّٰهُ عَلٰى حَبِيْبِهٖ مُحَمَّدٍ وَّاٰلِهٖ وَسَلَّمْ)

درود شریف کی برکت سے رب کریم کی رضا حاصل ہوگئی:

حضرت احمد بن ثابت مغربی رحمۃ اللہ تعالیٰ اپنے ایک اور خواب کا ذکر کرتے ہوئے فرماتے ہیں کہ میں نے خواب میں دیکھا کہ میں اللہ تبارک وتعالیٰ کی بارگاہ میں حاضر ہوں اللہ تبارک تعالیٰ کی طرف سے مجھے جھڑکیاں مل رہی ہیں کہ میں دنیاوی جھگڑوں اور لہو ولعب میں کیوں پھنس گیا میں بارگاہ الٰہی میں مسلسل عرض کئے جارہا ہوں اے اللہ معاف فرمادے اپنا فضل وکرم فرمادے اپنی رحمت فرمادے لیکن اس کے باوجود بھی مجھے بارگاہ الٰہی سے ڈانٹ ہی پڑ رہی ہے حتیٰ کہ میں نے دل میں خیال کیا شاید میں اہل نار سے ہوں مگر پھر فوراً ہی یہ خیال بھی آ گیا کہ میرے ضامن تو حضور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ وسلم ہیں میں کیسے دوزخی ہوسکتا ہوں یہ خیال آتے ہی میں نے بارگاہ الٰہی میں پھر التجا کی اے میرے رحیم وکریم رب میں تیرے محبوب پیغمبر صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ وسلم پر کثرت سے درود شریف پڑھنے والا ہوں اور تیرے محبوب پیغمبر صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ وسلم میرے ضامن بھی ہیں میں نے اتنا عرض کیا ہی تھا کہ دیکھا آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ وسلم بھی وہاں تشریف فرما ہیں میری فریاد سن کر آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ وسلم نے فرمایا ہاں میں صاحب شفاعت، صاحب وسیلہ اور صاحب عنایت ہوں مجھے کسی کی آواز سنائی دی کہ کوئی کہہ رہا ہے اے اللہ کیا یہ دوزخی ہے رحیم وکریم رب تعالیٰ نے فرمایا نہیں یہ دوزخی نہیں یہ دوزخ سے امن میں ہے اسی اثنا میں میری آنکھ کھل گئی اور میں بیدار ہوگیا۔

میں اس فضل وکرم واحسان فرمانے والے مالک کی رحمت سے امید رکھتا ہوں کہ وہ ہمیں بروز قیامت رسوا وذلیل نہیں فرمائے گا۔ (سعادۃ الدارین ص ۱۰۹)

(صَلَّى اللّٰهُ عَلٰى حَبِيْبِهٖ مُحَمَّدٍ وَّاٰلِهٖ وَسَلَّمْ)

کتابوں میں درود شریف لکھنے کے انعامات

درود شریف لکھنے والا فرشتوں کا امام بن گیا:

مشہور محدث حضرت ابوزرعہ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کو فوت ہونے کے بعد حضرت جعفر بن عبداللہ نے خواب میں دیکھا کہ وہ آسمان پر فرشتوں کی نماز میں امامت کر رہے ہیں تو انہوں نے پوچھا اے ابوزرعہ آپ کو یہ درجہ یہ مقام کیسے حاصل ہو گیا حضرت ابوزرعہ نے بتایا کہ میں نے اپنے ہاتھ سے حضور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ و آلہ وسلم کی دس لاکھ حدیثیں لکھی ہیں اور اس طرح لکھا عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّمَ یعنی میں نے ہر دفعہ حضور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ و آلہ وسلم کے اسم گرامی کے ساتھ درود شریف لکھا ہے اور سرکار دو عالم رحمۃ اللعالمین صلی اللہ تعالیٰ علیہ و آلہ وسلم کا فرمان ذیشان ہے کہ جس نے مجھ پر ایک دفعہ درود شریف پڑھا اللہ تبارک وتعالیٰ اس پر دس رحمتیں نازل فرماتا ہے۔ (القول البدیع ص ۲۵۴، سعادۃ الدارین ص ۱۲۸)

(صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی حَبِیْبِہٖ مُحَمَّدٍ وَّآلِہٖ وَسَلَّمْ)

درود شریف کی کتاب کا نور سات زمینوں اور سات آسمانوں میں چمک رہا ہے:

حضرت احمد بن ثابت رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ فرماتے ہیں میں نے علی الحاج رحمۃ اللہ کو ان کے فوت ہونے کے بعد خواب میں دیکھا تو ان سے پوچھا کہ اللہ تبارک وتعالیٰ نے آپ کے ساتھ کیا معاملہ فرمایا انہوں نے فرمایا میرے رحیم و کریم رب تعالیٰ نے اپنے فضل و کرم سے مجھے بخش دیا اور مجھے عزت بخشی میں نے اپنے مہربان رب کو بڑا ہی رحیم و کریم پایا میں نے ساتھ ہی مدفون ساتھیوں کے متعلق پوچھا تو فرمایا سب عافیت میں ہیں میں نے کچھ وصیت کرنے کے متعلق عرض کیا تو فرمایا تیری

والدہ بہت نیک ہیں ان کی خدمت کیا کران کی خدمت تجھ پر فرض ہے میں نے انہیں اللہ تبارک وتعالیٰ اور اس کے محبوب پیغمبر صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کا واسطہ دے کر پوچھا کہ کیا آپ کو ہمارے حالات کے متعلق بھی کوئی آگاہی ہے فرمایا میں تجھے سخت تاکید سے نصیحت کرتا ہوں کہ محبوب پیغمبر صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم پر کثرت سے درود شریف بھیجو اور آپ نے درود شریف کے متعلق جو کتاب لکھی ہے اسے زیادہ سے زیادہ پڑھو میں نے عرض کیا آپ کو کیسے معلوم ہو گیا کہ میں نے درود شریف کے متعلق کتاب لکھی ہے میں نے تو وہ آپ کے وصال فرمانے کے بعد لکھی ہے تو انہوں نے اللہ تبارک وتعالیٰ کی قسم اٹھا کر فرمایا اس کتاب کا نور سات زمینوں اور سات آسمانوں میں چمک رہا ہے۔ (سعادۃ الدارین ص ۱۱۱)

(صَلَّى اللّٰهُ عَلٰى حَبِيْبِهٖ مُحَمَّدٍ وَّاٰلِهٖ وَسَلَّمْ)

حضور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کے اسم گرامی کے ساتھ درود شریف لکھنے کے باعث بخشش ہوگئی:

حضرت سفیان بن عینیہ رحمہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں میرا ایک دوست فوت ہو گیا میں نے اسے خواب میں دیکھا تو اس سے پوچھا رب تعالیٰ نے آپ کے ساتھ کیا معاملہ فرمایا اس نے کہا رب کریم نے مجھے بخش دیا میں نے کہا کس عمل کی وجہ سے بخشش ہوگئی اس نے بتایا میں حدیث شریف لکھا کرتا تھا جب بھی حضور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کا اسم گرامی آتا تو میں ساتھ ہی ثواب کی خاطر صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم بھی لکھتا اسی وجہ سے رب رحیم وکریم نے میری مغفرت فرمادی۔

(القول البدیع ص ۲۵۲)

(صَلَّى اللّٰهُ عَلٰى حَبِيْبِهٖ مُحَمَّدٍ وَّاٰلِهٖ وَسَلَّمْ)

کاش کوئی دیکھے کتابوں میں درود شریف لکھنے والوں کے لئے درود شریف

قبروں میں کتنا منور اور روشن ہوتا ہے:

حسن بن محمد رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ فرماتے ہیں امام احمد بن حنبل رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کو ان کے وصال کے بعد میں نے خواب میں دیکھا تو انہوں نے مجھ سے فرمایا اے حسن کاش تو دیکھ سکتا کہ ہم نے کتابوں میں جو درود شریف لکھا ہے وہ ہمارے لئے اب کس طرح روشن اور منور ہو رہا ہے۔ (القول البدیع ص ۲۵۲)

(صَلَّى اللّٰهُ عَلٰى حَبِيْبِهٖ مُحَمَّدٍ وَّآلِهٖ وَسَلَّمْ)

درود شریف لکھنے والے کی انگلیوں پر فوت ہونے کے بعد سونے یا زعفران سے کوئی چیز لکھی گئی:

ابوالحسن میمونی فرماتے ہیں کہ میں نے اپنے شیخ ابوعلی کو ان کے فوت ہونے کے بعد خواب میں دیکھا تو میں نے دیکھا کہ ان کی انگلیوں پر سونے یا زعفران سے کوئی چیز لکھی ہوئی ہے میں نے پوچھا حضرت یہ کیا ہے انہوں نے بتایا کہ میں حضور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کی حدیث مبارکہ لکھا کرتا تو اس کے اوپر صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم بھی لکھا کرتا (اس وجہ سے یہ کرم ہے) (القول البدیع ص ۲۵۲)

(صَلَّى اللّٰهُ عَلٰى حَبِيْبِهٖ مُحَمَّدٍ وَّآلِهٖ وَسَلَّمْ)

درود شریف لکھنے والا نئے سبز کپڑوں میں جنت میں اعزاز واکرام کے ساتھ:

حضرت سفیان بن عینیہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ ہمیں خلف صاحب الخلقان نے بیان فرمایا کہ میرا ایک دوست تھا جو میرے ساتھ حدیث شریف پڑھا کرتا تھا وہ فوت ہو گیا میں نے اسے خواب میں دیکھا کہ وہ نئے سبز کپڑوں میں ملبوس بڑے اعزاز واکرام سے جنت میں گھوم پھر رہا ہے میں نے اسے کہا تو ہمارے ساتھ ہی احادیث مبارکہ پڑھتا اور لکھتا تھا مگر میں تجھے جس اعزاز واکرام میں دیکھ رہا ہوں

یہ تجھے کیسے حاصل ہوا اس نے کہا بے شک احادیث مبارکہ تو میں تمہارے ساتھ ہی لکھا کرتا تھا مگر جب حضور نبی کریم رؤف الرحیم رحمۃ اللعالمین صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ وسلم کا اسم مبارک حدیث شریف میں آتا تو میں اس کے نیچے درود وسلام صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ وسلم کے الفاظ ضرور لکھتا تھا رحیم وکریم مہربان مالک جل جلالہٗ نے اپنے فضل وکرم سے درود شریف لکھنے کے باعث مجھے اس عزت واکرام سے نوازا ہے جو مجھ پر آپ دیکھ رہے ہیں۔ (القول البدیع ص ۲۵۳)

(صَلَّى اللهُ عَلٰى حَبِيْبِهٖ مُحَمَّدٍ وَّآلِهٖ وَسَلَّمْ)

ابوسلیمان درود شریف لکھنے کے سبب بخش دیئے گئے:

محمد بن ابوسلیمان فرماتے ہیں میرے والد فوت ہو گئے میں نے انہیں میں دیکھا تو ان سے پوچھا اللہ تبارک وتعالیٰ نے آپ کے ساتھ کیا معاملہ فر نے کہا رحیم وکریم رب تعالیٰ نے مجھے بخش دیا میں نے پوچھا کس عمل کے سبب نے کہا میں ہر حدیث شریف میں اپنے محبوب پیغمبر صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ وسلم پر درود شریف لکھا کرتا تھا میرا یہی عمل میری بخشش کا سبب بن گیا۔ (القول البدیع ص ۲۵۳)

(صَلَّى اللهُ عَلٰى حَبِيْبِهٖ مُحَمَّدٍ وَّآلِهٖ وَسَلَّمْ)

کتاب میں درود شریف لکھنے والے کے لئے جنت کو دلہن کی طرح سجایا گیا:

عبداللہ بن عبدالحکم فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت امام شافعی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کو خواب میں دیکھا میں نے ان سے پوچھا اللہ تبارک وتعالیٰ نے آپ کے ساتھ کیا معاملہ فرمایا انہوں نے فرمایا اللہ تبارک وتعالیٰ نے مجھ پر رحم فرمایا مجھ بخش دیا اور میرے لئے جنت ایسی سجائی گئی جیسے دلہن کو سجایا جاتا ہے اور مجھ پر موتی یاقوت اور نعمتیں یوں نچھاور کی گئیں جیسے دلہن اور دولہا پر نچھاور کیئے جاتے ہیں میں نے پوچھا یہ اتنا بڑا مرتبہ اور مقام کیسے حاصل ہوا (کسی خاص عمل کے سبب سے ہے) فرمایا مجھ

سے کسی کہنے والے نے کہا کہ آپ کے کتاب الرسالہ میں حضور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ وسلم پر جو درود شریف لکھا ہے یہ مرتبہ و مقام اس وجہ سے حاصل ہوا ہے میں نے پوچھا وہ کون سا درود شریف ہے تو فرمایا وہ ہے:

صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّدٍ عَدَدَ مَا ذَکَرَہُ الذَّاکِرُوْنَ
وَعَدَدَ مَا غَفَلَ عَنْ ذِکْرِہِ الْغَافِلُوْنَ

عبداللہ بن عبدالحکم فرماتے ہیں کہ میں صبح کو بیدار ہوا تو میں نے امام صاحب کی کتاب رسالہ میں دیکھا تو بالکل یہی درود شریف لکھا ہوا تھا۔

(القول البدیع ص ۲۵۴، سعادۃ الدارین ص ۱۱۸ جذب القلوب ص ۲۲۲)

(صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی حَبِیْبِہٖ مُحَمَّدٍ وَّآلِہٖ وَسَلَّمْ)

امام شافعی کا ایک خصوصی درود شریف پڑھنا اور اس کے سبب حضور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ وسلم کی خصوصی شفاعت کہ ان کا حساب نہ کیا جائے:

ابن نبہان اصفہانی فرماتے ہیں کہ مجھے محبوب پیغمبر رحمۃ اللعالمین صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ وسلم کا خواب میں دیدار نصیب ہوا میں نے عرض کیا یارسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ وسلم محمد بن ادریس شافعی (امام شافعی) آپ کے چچا کے بیٹے ہیں (ہاشمی ہونے کے ناطے) کیا آپ نے ان کے ساتھ کوئی خصوصی شفقت فرمائی کوئی انہیں کریمانہ نفع عطا فرمایا پیارے آقا صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ وسلم نے فرمایا ہاں میں نے بارگاہ الٰہی میں عرض کیا کہ اے میرے رب شافعی کا حساب نہ لیا جائے میں نے عرض کیا یارسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ وسلم یہ اتنا بڑا اکرم کس عمل کے سبب ہوا فرمایا شافعی مجھ پر ایسے الفاظ سے درود شریف پڑھتے رہے ہیں کہ اس کی مثل کسی اور نے کبھی نہیں پڑھا میں نے عرض کیا حضور ارشاد فرمائیں وہ کون سا درود شریف ہے فرمایا وہ یہ درود شریف پڑھتے رہے ہیں۔ اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ کُلَّمَا ذَکَرَہُ

الذَّاكِرُوْنَ وَصَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ کُلَّمَا غَفَلَ عَنْ ذِکْرِہِ الْغَافِلُوْنَ۔

(القول البدیع ص ۲۵۴، سعادۃ الدارین ص ۱۲۹)

(صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی حَبِیْبِہٖ مُحَمَّدٍ وَّآلِہٖ وَسَلَّمْ)

رحمۃ اللعالمین صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا میں نے درود شریف پڑھنے کا صلہ یہ دیا ہے کہ وہ حساب کتاب کے لئے نہیں روکا جائے گا:

امام بیہقی نے مناقب میں تیمی نے ترغیب میں ابوالحسن شافعی سے ایک خواب ذکر کیا ہے کہ ابوالحسن فرماتے ہیں: میں خواب میں حضور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کے دیدار سے مشرف ہوا میں نے عرض کیا یا رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم امام شافعی نے اپنی کتاب رسالہ میں جو درود شریف صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّدٍ کُلَّمَا ذَکَرَہُ الذَّاکِرُوْنَ وَغَفَلَ عَنْ ذِکْرِہِ الْغَافِلُوْنَ لکھا ہے آپ کی طرف سے انہیں اس کا کیا صلہ عطا ہوا ہے محبوب پیغمبر صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا میری طرف سے یہ صلہ ہے کہ وہ حساب کے لئے روکے نہیں جائیں گے۔ (القول البدیع ص ۲۵۴)

(صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی حَبِیْبِہٖ مُحَمَّدٍ وَّآلِہٖ وَسَلَّمْ)

درود شریف کے وہ پانچ کلمے جو بخشش اور رضائے الٰہی کا باعث بن گئے:

امام بیہقی کے نزدیک ایک یہ بھی ہے کہ امام شافعی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کو ان کے وصال کے بعد کسی نے خواب میں دیکھا تو ان سے پوچھا کہ اللہ تبارک وتعالیٰ نے آپ کے ساتھ کیا معاملہ فرمایا آپ نے فرمایا رحیم وکریم مہربان رب تعالیٰ نے مجھے بخش دیا پوچھا کس عمل کی وجہ سے فرمایا درود شریف کے پانچ کلموں کے باعث عرض کیا وہ پانچ کلمے کون سے ہیں فرمایا وہ کلمے یہ ہیں۔ اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ عَدَدَ مَنْ صَلّٰی عَلَیْہِ وَصَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ عَدَدَ مَنْ لَّمْ یُصَلِّ عَلَیْہِ وَصَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ

كَمَا اَمَرْتَ اَنْ يُّصَلّٰى عَلَيْهِ وَصَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ كَمَا تُحِبُّ اَنْ يُّصَلّٰى عَلَيْهِ وَصَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ كَمَا تَنْبَغِيْ اَنْ يُّصَلّٰى عَلَيْهِ۔ (القول البدیع ص ۲۵۵، سعادۃ الدارین ص ۱۲۹)

(صَلَّى اللّٰهُ عَلٰى حَبِيْبِهٖ مُحَمَّدٍ وَّآلِهٖ وَسَلَّمْ)

حدیث شریف لکھتے ہوئے ذکر رسول صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ وسلم پر درود شریف لکھنے والا بخش دیا گیا:

ابن بشکوال نے لکھا ہے کہ عبداللہ بن عمر بن میسرۃ القواریری فرماتے ہیں کہ میرا ایک پڑوسی تھا جو کتابت کا کام کرتا تھا فوت ہو گیا اسے کسی نے خواب میں دیکھا یا خود عبداللہ بن عمر بن میسرہ قواریری نے دیکھا تو اس سے پوچھا اللہ تبارک وتعالیٰ نے تیرے ساتھ کیا معاملہ فرمایا اس نے کہا رحیم وکریم رب تعالیٰ نے مجھے بخش دیا پوچھا کس وجہ سے اس نے کہا حدیث شریف میں لکھتے ہوئے جب بھی رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ وسلم کا ذکر خیر آتا تو میں صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ وسلم ضرور لکھتا اللہ تبارک وتعالیٰ نے دورد شریف لکھنے کے باعث میری مغفرت فرما دی۔

(القول البدیع ص ۲۵۳)

(صَلَّى اللّٰهُ عَلٰى حَبِيْبِهٖ مُحَمَّدٍ وَّآلِهٖ وَسَلَّمْ)

درود شریف کے موضوع پر کتاب لکھنے والے کا چرچا عالم ارواح میں:

صاحب تنبیہ الانام رحمۃ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں کہ میں نے اپنے والد کو ان کے وصال کے بعد خواب میں بڑا ہی خوش اور ہشاش بشاش دیکھا میں نے عرض کیا ابا جان میری وجہ سے بھی آپ کو کچھ فائدہ ہوا ہے یا نہیں انہوں نے اللہ تبارک وتعالیٰ کی قسم اٹھا کر بتایا کہ تیری وجہ سے مجھے بہت فائدہ ہوا ہے میں نے عرض کیا میری وجہ سے فائدہ کیسے ہوا تو انہوں بتایا کہ تو نے درود شریف کے موضوع پر جو کتاب لکھی ہے اس کی وجہ سے مجھے بہت فائدہ ہوا میں نے کہا ابا جان آپ کو کیسے معلوم ہوا کہ

میں نے درود شریف کے موضوع پر کتاب لکھی ہے میں نے تو وہ آپ کے فوت ہونے کے بعد لکھی ہے انہوں نے کہا اس معاملہ میں تو عالم ارواح میں تیری دھوم مچی ہوئی ہے (سعادۃ الدارین ص ۱۳۶) ۔

(صَلَّى اللّٰهُ عَلٰى حَبِيْبِهٖ مُحَمَّدٍ وَّآلِهٖ وَسَلَّمْ)

کاتب جو درود شریف لکھنے کے باعث بخش دیا گیا:

کوفہ میں ایک شخص کتابت کا کام کرتا تھا اس کا طریقہ یہ تھا کہ کسی کی کتاب لکھتا اگر اس میں حضور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ وسلم کا اسم گرامی آتا تو اپنی طرف سے صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ وسلم کا اضافہ کر دیا کرتا اور زبان سے بھی درود شریف پڑھتا وہ فوت ہو گیا تو اس کے فوت ہونے کے بعد کئی لوگوں نے اسے خواب میں دیکھا تو اس سے پوچھا اللہ تبارک وتعالیٰ نے تیرے ساتھ کیا معاملہ فرمایا اس نے بتایا رحیم وکریم رب تعالیٰ نے مجھے بخش دیا اور بخشش کا سبب یہ بتایا کہ کتابت کرتے ہوئے جب بھی محبوب پیغمبر صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ وسلم کا اسم گرامی آتا تو میں ساتھ درود شریف ضرور لکھتا تھا اس معاملے میں میں نے کبھی کوتاہی نہیں کی تھی یہی چیز میری بخشش کا سبب بن گئی۔ (معارج النبوت جلد ا ص ۳۳۱)

(صَلَّى اللّٰهُ عَلٰى حَبِيْبِهٖ مُحَمَّدٍ وَّآلِهٖ وَسَلَّمْ)

بعض محدثین کا وصال کے بعد بتانا کہ ہماری بخشش درود شریف لکھنے کے باعث ہوئی ہے:

حضرت ابو صالح صوفی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ فرماتے ہیں کہ ایک محدث کو ان کے وصال کے بعد لوگوں نے خواب میں دیکھا تو ان سے حال پوچھا انہوں نے بتایا کہ میری بخشش ہو گئی عرض کیا گیا کس عمل کے سبب تو انہوں نے بتایا میں نے اپنی کتاب میں حضور نبی کریم رؤف الرحیم رحمۃ اللعالمین صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ وسلم پر درود

شریف لکھا ہے اس کی برکت سے میری بخشش ہوگئی۔

(سعادۃ الدارین ص ۱۲۹ القول البدیع ص ۲۵۵)

(صَلَّى اللّٰهُ عَلٰى حَبِيْبِهٖ مُحَمَّدٍ وَّآلِهٖ وَسَلَّمْ)

محدّث نے خواب میں بتایا کہ ان انگلیوں سے درود شریف لکھنے کے باعث بخشش ہوگئی:

ایک محدّث کو فوت ہونے کے بعد کسی نے خواب میں دیکھا تو پوچھا حضرت اللہ تبارک وتعالیٰ نے آپ کے ساتھ کیا معاملہ فرمایا انہوں نے کہا ان دو انگلیوں سے کثرت کے ساتھ جو میں نے درود شریف لکھا ہے وہ میری بخشش کا سبب بن گیا لہٰذا غفور الرحیم رب تعالیٰ نے مجھے بخش دیا۔ (القول البدیع ص ۲۵۵)

(صَلَّى اللّٰهُ عَلٰى حَبِيْبِهٖ مُحَمَّدٍ وَّآلِهٖ وَسَلَّمْ)

بہت سے محدثین نے فوت ہونے کے بعد بتایا کہ درود شریف لکھنے کے باعث ان کی بخشش ہوگئی:

حافظ ابوموسیٰ مدینی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے اپنی کتاب میں لکھا کہ بہت سے محدثین کو بعد وصال خواب میں دیکھا گیا تو انہوں نے بتایا کہ ہم نے اپنی کتابوں میں جو درود شریف لکھا ہے وہ ہماری بخشش کا ذریعہ بن گیا۔ (القول البدیع ص ۲۵۵)

(صَلَّى اللّٰهُ عَلٰى حَبِيْبِهٖ مُحَمَّدٍ وَّآلِهٖ وَسَلَّمْ)

حضرت ابوالفضل کندی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ درود شریف لکھنے کے باعث بخش دیئے گئے اور ان کا بہت احترام کیا گیا:

حضرت عیسیٰ بن عباد رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ فرماتے ہیں حضرت ابوالفضل کندی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کو ان کے وصال کے بعد بعض لوگوں نے خواب میں دیکھا تو پوچھا اللہ

تبارک وتعالیٰ نے آپ کے ساتھ کیسا معاملہ فرمایا انہوں نے فرمایا اللہ تبارک وتعالیٰ نے مجھ پر اپنا خاص فضل وکرم اور اپنی خاص رحمت فرمائی میری تمام غلطیوں لغزشوں اور گناہوں کو معاف فرمادیا اور میرا بڑا احترام واکرام فرمایا پوچھا کس عمل کے سبب ایسا ہوا فرمایا میری ان دو انگلیوں کے سبب لوگوں نے پوچھا وہ کیسے تو فرمایا میں ان انگلیوں سے درود شریف لکھتا رہا ہوں وہ میرے کام آ گیا۔ (معارج النبوت جلد ا ص ۳۴۲)

(صَلَّى اللهُ عَلٰى حَبِيْبِهٖ مُحَمَّدٍ وَّآلِهٖ وَسَلَّمْ)

خواب میں دیکھا کہ جس جگہ درود شریف کے متعلق احادیث لکھتے تھے وہاں نور کا ستون ہے:

حضرت ابوالقاسم مروزی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ فرماتے ہیں کہ میں اور میرے والد رات کو حدیث شریف کی کتاب کا تقابل کیا کرتے تھے خواب میں دیکھا کہ جس جگہ ہم مقابلہ کیا کرتے تھے وہاں نور کا ایک ایسا ستون ہے جس کی اونچائی آسمان تک ہے کسی نے کہا یہ ستون کیسا ہے تو بتایا گیا کہ یہ نورانی ستون وہ درود شریف ہے جسے یہ دونوں کتاب کے تقابل کے وقت پڑھا کرتے تھے صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَشَرَّفَ وَكَرَّمَ۔ (القول البدیع ص ۲۵۵)

(صَلَّى اللهُ عَلٰى حَبِيْبِهٖ مُحَمَّدٍ وَّآلِهٖ وَسَلَّمْ)

حدیث شریف کی کتاب میں درود شریف لکھا دیکھ کر حضور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ وسلم نے تحسین فرمائی:

حضرت ابواسحٰق نہشل رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ فرماتے ہیں کہ میں حدیث شریف کی ایک کتاب لکھا کرتا تھا اس میں حضور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ وسلم کے ذکر خیر کو میں یوں لکھا کرتا قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ تَعَالٰى عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَسْلِيْمًا مجھے خواب میں

محبوب پیغمبر صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کا دیدار نصیب ہوا تو میں نے دیکھا کہ حضور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم میری لکھی ہوئی کتاب کو ملاحظہ فرما رہے ہیں آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے ملاحظہ فرما کر ارشاد فرمایا بہترین خوبصورت ہے۔

(القول البدیع ص ۲۵۵)

(صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی حَبِیْبِہٖ مُحَمَّدٍ وَّآلِہٖ وَسَلَّمْ)

درود شریف کی کتاب لکھنے والے کا درجہ صدیقوں کے ساتھ:

حضرت احمد بن ثابت مغربی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ فرماتے ہیں کہ میرا ایک دوست فوت ہوگیا میں نے اسے خواب میں دیکھا تو اس سے پوچھا اللہ تبارک وتعالیٰ نے آپ کے ساتھ کیا معاملہ فرمایا اس نے بتایا اس رحیم وکریم مالک نے مجھے بخش دیا مجھ پر رحم فرمایا اور عزت عطا فرمائی میں نے اس سے پوچھا اے بھائی ہمارا حال بھی آپ پر کچھ منکشف ہے یا نہیں تو اس نے کہا ارے بھائی آپ کو خوشخبری ہو بارگاہ الٰہی میں آپ کا یہ مقام ہے کہ آپ صدیقین میں سے ہیں آپ نے درود شریف کی جو کتاب لکھی ہے اللہ تبارک وتعالیٰ نے اس کے صدقہ میں آپ کو بلند مقام صدیقین میں کر دیا ہے۔ (سعادۃ الدارین)

(صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی حَبِیْبِہٖ مُحَمَّدٍ وَّآلِہٖ وَسَلَّمْ)

درود شریف لکھنے کے فضائل کے متعلق احادیث مبارکہ

کتاب میں درود شریف لکھنے والے کے لئے فرشتے استغفار کرتے رہتے ہیں:

عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ تَعَالٰی عَلَیْهِ وَآلِهٖ وَسَلَّمَ مَنْ صَلّٰی عَلَیَّ فِیْ کِتَابٍ لَمْ تَزِلِ الْمَلٰئِکَةُ یَسْتَغْفِرُوْنَ لَهٗ مَادَامَ اِسْمِیْ فِیْ ذٰلِكَ الْکِتَابُ۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ وسلم نے فرمایا جس نے بھی کتاب لکھتے ہوئے مجھ پر درود شریف لکھا تو جب تک اس کتاب میں میرا اسم گرامی موجود رہے گا فرشتے اس کے لئے بخشش کی دعائیں کرتے رہیں گے۔ (القول البدیع ص ۲۵۰، سعادۃ الدارین ص ۸۳)

(صَلَّی اللّٰهُ عَلٰی حَبِیْبِهٖ مُحَمَّدٍ وَّآلِهٖ وَسَلَّمْ)

جب تک کتاب پڑھی جاتی رہے گی ثواب ملتا رہے گا:

عَنْ اَبِیْ بَکْرِنِ الصِّدِّیْقِ رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ تَعَالٰی عَلَیْهِ وَآلِهٖ وَسَلَّمَ مَنْ کَتَبَ عَنِّیْ عِلْمًا فَکَتَبَ مَعَهٗ صَلٰوةً عَلَیَّ لَمْ یَزَلْ فِیْ اَجْرٍ مَا قُرِئَ ذٰلِكَ الْکِتَابُ

سیدنا حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ وسلم نے فرمایا جس شخص نے علم کی کوئی بات میری طرف سے لکھی اور اس کے ساتھ درود شریف بھی مجھ پر لکھ دیا تو وہ کتاب جب تک پڑھی جاتی رہے گی اسے ثواب حاصل ہوتا رہے گا۔ اسے دارقطنی اور ابن بشکوال نے بھی روایت کیا۔

(القول البدیع ص ۲۵۱، سعادۃ الدارین ص ۸۳)

(صَلَّی اللّٰهُ عَلٰی حَبِیْبِهٖ مُحَمَّدٍ وَّآلِهٖ وَسَلَّمْ)

جب تک کتاب میں درود شریف رہے گا لکھنے والے پر رحمتیں برستی رہیں گی:

عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُمَا قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّمَ مَنْ صَلّٰی عَلَیَّ فِیْ کِتَابٍ لَمْ تَزَلِ الصَّلٰوۃُ جَارِیَۃٌ لَّہٗ مَادَامَ اِسْمِیْ فِیْ ذٰلِکَ الْکِتَابُ۔

سیدنا حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ وسلم نے فرمایا جس نے کتاب میں مجھ پر درود شریف لکھا تو جب تک اس کتاب میں میرا اسم گرامی (درود شریف مع ذکر سید الانبیاء والمرسلین صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ وسلم) رہے گا اس کتاب لکھنے والے پر رحمتیں برستی رہیں گی۔ (القول البدیع ص ۲۵۱)

(صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی حَبِیْبِہٖ مُحَمَّدٍ وَّآلِہٖ وَسَلَّمْ)

درود شریف لکھنے والے اصحاب حدیث کو حکم ہوگا جنت میں جاؤ:

عَنْ اَنَسٍ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّمَ اِذَا کَانَ یَوْمُ الْقِیَامَۃِ یَجِیْئُ اَصْحَابُ الْحَدِیْثِ وَمَعَھُمُ الْمَحَابِرُ فَیَقُوْلُ اللّٰہُ لَھُمْ اَنْتُمْ اَصْحَابُ الْحَدِیْثِ طَالَ مَا کُنْتُمْ تَکْتُبُوْنَ الصَّلٰوۃَ عَلٰی نَبِیِّیْ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّمَ اِنْطَلِقُوْا اِلَی الْجَنَّۃِ۔

حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ وسلم نے فرمایا جب قیامت کا دن ہوگا تو احادیث مبارکہ پڑھنے لکھنے والے علماء میدان حشر میں اس طرح آئیں گے کہ ان کے ہاتھوں میں سیاہی کی دواتیں ہوں گی اللہ تبارک وتعالیٰ انہیں فرمائے گا تم احادیث پڑھنے لکھنے والے لوگ ہو تم میرے نبی (صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ وسلم) پر کثرت سے درود شریف بھیجتے تھے اے فرشتو انہیں جنت میں لے جاؤ۔ (القول البدیع ص ۲۵۱)

اسے طبرانی اور ابن بشکوال نے بھی نقل کیا:

مسند فردوس میں بھی یہی روایت ان الفاظ کے ساتھ دوسری سند کے ساتھ نقل کی گئی ہے۔

اِذَا کَانَ یَوْمَ الْقِیَامَۃِ جَاءَ اَصْحَابُ الْحَدِیْثِ بِاَیْدِیْہِمُ الْمَحَابِرُ فَیَأْمُرُ اللّٰہُ جِبْرَائِیْلَ عَلَیْہِ السَّلَامُ اَنْ یَّاْتِیَہُمْ فَیَسْأَلُہُمْ مَنْ ہُمْ فَیَقُوْلُوْنَ نَحْنُ اَصْحَابُ الْحَدِیْثِ فَیَقُوْلُ اللّٰہُ لَہُمْ اُدْخُلُوا الْجَنَّۃَ فَقَدْ طَالَ مَا کُنْتُمْ تُصَلُّوْنَ عَلٰی نَبِیِّ مُحَمَّدٍ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ۔

جب قیامت کا دن ہوگا تو احادیث کے پڑھنے لکھنے والے علماء کرام ہاتھوں میں سیاہی کی دواتیں لئے (میدان حشر میں) آئیں گے اللہ تبارک وتعالیٰ جبرائیل علیہ السلام کو حکم فرمائے گا ان کے پاس جا کر ان سے پوچھ کہ یہ کون ہیں (حضرت جبرائیل علیہ السلام کے پوچھنے پر وہ بتائیں گے کہ) ہم حدیث شریف کے پڑھنے لکھنے والے ہیں اللہ تبارک وتعالیٰ انہیں فرمائے گا تم (دنیا میں) میرے نبی محمد مصطفی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم پر کثرت سے درود شریف بھیجنے والے تھے جاؤ تم جنت میں داخل ہو جاؤ۔ (القول البدیع ص ۲۵۱)

(صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی حَبِیْبِہٖ مُحمدٍ وَّآلِہٖ وَسَلَّمْ)

نمیری نے ان الفاظ سے بھی یہ روایت نقل فرمائی ہے:

یَحْشُرُ اللّٰہُ اَصْحَابَ الْحَدِیْثِ وَاَہْلَ الْعِلْمِ یَوْمَ الْقِیَامَۃِ وَحِبْرُہُمْ خُلُوْقٌ یَفُوْحُ فَیَقِفُوْنَ بَیْنَ یَدَیِ اللّٰہِ تَبَارَکَ وَتَعَالٰی فَیَقُوْلُ لَہُمْ طَالَ مَا کُنْتُمْ تُصَلُّوْنَ عَلٰی نَبِیِّ اِنْطَلِقُوْا بِہِمْ اِلَی الْجَنَّۃِ

اللہ تبارک وتعالیٰ قیامت کے دن محدثین کرام اور علماء کرام کو اٹھائے گا ان کی سیاہی (جن سے دنیا میں احادیث مبارکہ اور درود شریف لکھتے تھے) خوشبو سے بہت

زیادہ مہک رہی ہوگی وہ اللہ تبارک وتعالیٰ کی بارگاہ کریمانہ میں حاضر ہوں گے اللہ تبارک وتعالیٰ انہیں فرمائے گا یہ (دنیا میں) میرے محبوب پیغمبر صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ وسلم پر کثرت سے درود شریف بھیجتے رہے تھے اے فرشتوں انہیں جنت میں لے جاؤ۔ (القول البدیع ص ۲۵۱، سعادۃ الدارین ص ۸۵)

(صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی حَبِیْبِہٖ مُحَمَّدٍ وَّآلِہٖ وَسَلَّمْ)

کتاب میں اسم گرامی کے ساتھ درود شریف لکھنے کے فضائل کی بعض احادیث پر اعتراض کا جواب:

بعض حضرات علماء کرام کی طرف سے کتاب میں محبوب پیغمبر حضور نبی کریم رؤف الرحیم رحمۃ اللعالمین صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ وسلم کے ذکر خیر پر درود شریف لکھنے اور پڑھنے کے فضائل میں جو احادیث مبارکہ منقول ہیں ان میں سے بعض کو کہا ہے کہ یہ صحیح نہیں جیسے تفسیر ابن کثیر جلد ۳ ص ۵۳۲ میں سیدنا حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے جو حدیث ہے کہ جس۔ نہ کتاب میں مجھ پر درود شریف لکھا تو جب تک اس کتاب میں میرا نام رہے گا لکھنے والے پر رحمتوں کی بارش ہوتی رہے گی کو لکھا گیا ہے کہ یہ صحیح نہیں ہے اور اسی طرح حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے اسی کے متعلق مروی حدیث مبارکہ کو بھی لکھا ہے کہ یہ بھی صحیح نہیں ہے بلکہ علامہ ابن کثیر نے تو حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی اس حدیث کے متعلق فرمایا:

قَالَ الْحَافِظُ اَبُوْعَبْدِاللّٰہِ الذَّہَبِیُّ شَیْخُنَا اَحْسِبُہٗ مَوْضُوْعًا (تفسیر ابن کثیر جلد ۳ ص ۵۳۲) یعنی علامہ ابن کثیر فرماتے ہیں کہ ہمارے شیخ حافظ ابوعبداللہ ذہبی حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی یہ حدیث کہ جب تک کتاب میں میرا نام رہے گا میرے نام کے ساتھ درود شریف لکھنے والے پر اس وقت تک فرشتے اس کے لئے مغفرت کی دعائیں کرتے رہیں گے کے متعلق فرمایا ہے میں اسے موضوع گمان کرتا ہوں۔

جواب: جہاں تک محدثین کرام کا کسی حدیث شریف کے متعلق یہ کہنا کہ یہ حدیث صحیح نہیں تو اس سے مراد غلط نہیں ہے بلکہ صحیح کی نفی کے بعد بھی حدیث کے درجے ہیں علامہ ابن کثیر وغیرہ نے ان کی نفی نہیں فرمائی اور جہاں تک علامہ ابن کثیر کا یہ فرمانا کہ ہمارے شیخ حافظ ابوعبداللہ ذہبی فرماتے ہیں کہ میں ابوہریرہ کی روایت کو موضوع گمان کرتا ہوں تو اس میں بھی قابل غور یہ ہے کہ انہیں بھی صرف گمان ہی ہے یہ ان کا خیال ہی ہے حتمی فیصلہ ان کا بھی نہیں ہے کہ یہ موضوع ہی ہے نہ ہی اس میں دیگر محدثین کی آراء کو بیان کیا گیا ہے لہٰذا ضروری نہیں کہ صرف خیال وگمان سے حدیث موضوع ہو جائے۔

اس سلسلہ میں اھل سنت وجماعت بریلوی مسلک کے علماء کی آراء تو بہت ہی مثبت ہے اور ماشاءاللہ محبت درود شریف میں سرشار ہیں میں یہاں مسلک دیوبند کے علماء کے استاذ شیخ الحدیث مولانا محمد زکریا کی کتاب فضائل درود سے ایک اقتباس پیش کرتا ہوں جو تبلیغی نصاب کے نام سے جو کتاب ہے اس کے صفحہ ۷۶۷ اور فضائل اعمال کے نام سے جو کتاب ہے اس کے حصہ فضائل درود میں ص ۸۳ میں موجود ہے اقتباس یہ ہے بہت سی روایات حدیث بھی اس سلسلہ مین وارد ہوئی ہیں اگرچہ وہ متکلم فیہ بلکہ بعض کے اوپر موضوع ہونے کا حکم بھی لگایا گیا ہے لیکن کئی روایات اس قسم کے مضمون کی وارد ہونے پر اور جملہ علماء کا اس پر اتفاق اور اس پر عمل اس بات کی دلیل ہے کہ ان احادیث کی کچھ اصل ضرور ہے۔

شیخ الحدیث مولانا محمد زکریا نے علما کے اتفاق اور اس پر عمل کی جو بات کی ہے وہ یہ ہے کہ اب ہر مسلک کے علما خواہ ان کا تعلق بریلوی، دیوبندی، وہابی یا شیعہ سے ہو جب بھی حضور نبی کریم رؤف الرحیم رحمۃ اللعالمین صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کا اسم گرامی لکھیں گے تو ساتھ درود شریف صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ضرور لکھیں گے اب سب

کا اس پر اتفاق ہے اور سب کا یہ عمل ہے۔

(صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی حَبِیْبِہٖ مُحَمَّدٍ وَّآلِہٖ وَسَلَّمْ)

تحریر میں بار بار اسم گرامی آئے تو بار بار درود شریف بھی ساتھ لکھا جائے:

القول البدیع میں ہے کہ جس طرح حضور نبی کریم رؤف الرحیم رحمۃ اللعالمین صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ وسلم کا اسم گرامی زبان سے ادا کرتے ہوئے ساتھ درود شریف بھی پڑھتے ہیں اسی طرح آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ وسلم کا اسم گرامی لکھنے پر ساتھ درود شریف بھی ضرور لکھنا چاہیے کہ اس میں بہت بڑا ثواب ہے اور یہ اتنی بڑی فضیلت ہے کہ حدیث شریف کا علم لکھنے والے اسی وجہ سے بڑی کامیابی وکامرانی حاصل کرتے ہیں علماء کرام نے اسے مستحب قرار دیا ہے کہ اگر تحریر میں حضور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ وسلم کا اسم بار بار آئے تو ساتھ درود شریف بھی بار بار لکھے لکھنے سے اکتائے نہیں بلکہ محبت سے پورا مکمل درود شریف یعنی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ وسلم لکھے کاہلوں اور جاہلوں کی طرح لفظ ص یا صلعم نہ لکھے۔

(القول البدیع ص ۲۵۰)

(صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی حَبِیْبِہٖ مُحَمَّدٍ وَّآلِہٖ وَسَلَّمْ)

محدثین یہ بھی فرماتے ہیں کہ یہ احادیث مبارکہ بہت سی اسناد سے مروی ہیں لہٰذا یہ چیز اسے موضوع سے خارج کردیتی ہے اور یہ اس بات کی مقتضی ہے کہ اس حدیث کی اصل ضرور موجود ہے اس لئے طبرانی نے اسے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے نقل کیا ہے اور ابن عدی نے حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے نقل کیا ہے اصبہانی نے حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے اور ابونعیم نے ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے نقل کیا ہے صاحب اتحاف نے

بھی شرح احیاء میں اس کی سندوں پر بحث کی ہے وہ فرماتے ہیں کہ علامہ سخاوی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے فرمایا ہے کہ یہ حدیث حضرت امام جعفر صادق رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے کلام سے موقوفاً نقل کی گئی ہے ابن قیم فرماتے ہیں کہ یہ زیادہ اقرب ہے صاحب اتحاف فرماتے ہیں کہ حدیث شریف کے طلبا کو عجلت اور جلد بازی میں درود شریف لکھنا چھوڑنا نہیں چاہیے ہم نے اس میں بہت مبارک خواب دیکھے ہیں۔

الحمدللہ رب العالمین مالک کائنات کے فضل وکرم سے یہ کتاب ماہ شعبان المعظم 1433 ہجری میں مکمل ہوئی۔

بلغ العلیٰ بکمالہ
کشف الدجیٰ بجمالہ
حسنت جمیع خصالہ
صلوا علیہ وآلہ